# نسخہ جات برائے بچگان

## نسخہ جات برائے بخار

(۱) اینٹی پائیرین ایک گرین۔ ایرومیٹک اسپرٹ آف امونیا ۲ بوند
چینی ۵ رتی۔ پانی ۶۰ بوند۔ یہ ایک خوراک ہے۔ ایسی تین خوراکیں
دن میں دیں۔

(۲) لائکوار امونیا ایسی ٹیٹس ۸ بوند۔ نائیٹر ¼ گرین۔ اسپرٹ ایتھر نائیٹروسائی
۳ بوند۔ ٹنکچر اکونائیٹ ¼ بوند پانی ۶۰ بوند۔ یہ ایک خوراک ہے۔ دو دو گھنٹہ
کے بعد دیں۔

(۳) جوکھار ¼ گرین۔ قلمی شورہ ¼ گرین۔ عرق گاؤزبان ۳۰ بوند۔ عرق سونف
۳۰ بوند۔ یہ ایک خوراک ہے۔ دو دو گھنٹہ کے بعد دینی چاہئے۔

(۴) کونین ایک گرین۔ رس لیموں ۲ بوند یا ڈائیلیوٹ سلفیورک ایسڈ ایک بوند
شربت نیلوفر ۳۰ بوند۔ پانی ۳۰ بوند۔ اول کونین کو پانی میں ملادیں بعد ازاں لیموں
کا عرق یا گندھک کا تیزاب ڈالیں اور پھر شربت نیلوفر کو ملادیں۔ یہ ایک خوراک

ہے اور بخار کے چڑھنے سے دو گھنٹہ پیشتر پلانی چاہیے۔

## نسخہ جات برائے ڈی سنٹری یعنے پیچش

(۱) ڈوورس پوڈر ۱/۲ گرین۔ ایرومیٹک چاک پوڈر ۳ گرین۔ اس کی ایک پڑیہ ایسی دو یا تین پڑیہ دن میں کھلاویں۔

(۲) لعاب بہدانہ ۶۰ بوند۔ تخم بالنگوں دس گرین مصری ۵ گرین ملا کر پلاویں۔ اور دن میں دو یا تین دفعہ دیں۔

(۳) کسٹرائیل ۵ بوند۔ ٹنکچر کینابس انڈیکا ایک بوند۔ گوند کا پانی ۶۰ بوند رگڑ کر پلاویں اور دن میں دو یا تین دفعہ دیں۔

## نسخہ جات برائے اسہال

(۱) خاص کر جب قے اور دست پھٹے ہوئے آویں۔ کیالومل ۱/۱۲ گرین ایرومیٹک چاک پوڈر ۲ گرین۔ اس کی ایک خوراک بناویں اور دو دو گھنٹہ کے بعد کھلاویں۔

(۲) سفوف کمرکس ایک گرین۔ سفوف ماجو ۳ گرین۔ سفوف الائچی خورد ایک گرین۔ یہ ایک خوراک ہے ایسی دو یا تین خوراک دن میں کھلانی چاہیے۔

(۳) خاص کر جب دست سفید ہوں اور بچہ دودھ اگلتا ہو۔ کاربونیٹ آف مگنیشیا ایک گرین۔ سوڈا ایک گرین۔ بسمتھ ۱/۲ گرین۔ سفوف ریوند چینی ۲ گرین۔ یہ ایک خوراک ہے ایسی تین خوراک دن میں دیں۔

(۴) سفوف کتھ ایک گرین، شربت بیل ایک چمچہ۔ اس کی ایک خوراک بنا دیں اور ایسی دو خوراک دن میں دیں۔

# نسخہ جات برائے قبض

(۱) سفوف ریوند چینی ۳ گرین، سوڈا ۲ گرین، سفوف سونٹھ ½ گرین ہمراہ عرق سونف کے کھلاویں۔

(۲) کیالومل ایک گرین، مصری ۴ گرین۔ بچہ کو چٹاویں۔

(۳) کیالومل ½ گرین، کمپونڈ جالپ پوڈر ۳ گرین۔ یہ ایک خوراک ہے

(۴) گلسرخ ایک ماشہ، ریوند چینی ۳ رتی، سونف ایک ماشہ، گلقند ۲ ماشہ، تین چار تولہ پانی میں ملا کر جوش دیں اور جب پانی کا مقدار قریب ایک چمچہ کے رہ جاوے تو چھان کر پلاویں۔

(۵) گودا املتاس ۲ ماشہ، عرق سونف نصف چمچہ، دودھ نصف چمچہ، چینی حسب ضرورت ملا کر پلاویں۔

(۶) ترنجبین ۵ گرین، عرق گلاب ایک چمچہ ملا کر پلاویں۔

(۷) شیرخشت ۵ گرین، شربت ورد نصف چمچہ، عرق سونف نصف چمچہ ملا کر پلاویں۔

# نسخہ جات برائے کھانسی

(۱) ڈوور سپوڈر ½ گرین، کاربونیٹ آف امونیا ½ گرین، شربت زوفا

چار ماشہ۔ ایسی دو یا تین خوراک دن میں چٹاویں۔

(۲) وائینم اپیکاک ۳ بوند۔ کاربونیٹ آف امونیا ½ گرین۔ لائیکوار امونیا ایسی ٹیٹس ۵ بوند۔ اسپرٹ کلوروفارم ۲ بوند۔ پانی ۶۰ بوند۔ یہ ایک خوراک ہے ایسی تین خوراک دن میں پلاویں۔

(۳) ملٹھ ۶ ماشہ۔ زوفا ۴ ماشہ۔ لسوڑیاں ۱۰ عدد۔ سونف ۴ ماشہ۔ مصری ۲ تولہ پانی ۳ چھٹانک۔ سب چیزوں کو پانی میں چند گھنٹہ تک بھگو کر جوش دیں۔ جب پانی ۱½ چھٹانک رہ جاوے تو چھان کر مصری ملاویں اور نصف چمچہ کے مقدار میں تین دفعہ پلاویں۔

## نسخہ جات برائے کوکر کھانسی

(۱) سفوف پھٹکڑی ایک گرین۔ کونین ½ گرین۔ یہ ایک خوراک ہے ایسی دو خوراک دن میں کھلاویں۔

(۲) اینٹی پائیرین ایک گرین۔ سفوف پھٹکڑی ایک گرین شربت زوفا ۳ ماشہ ایسی دو خوراک دن میں چٹاویں۔

(۳) برومائیڈ آف پوٹاش ½ گرین۔ آیوڈائیڈ آف پوٹاش ¼ گرین۔ کاربالک ایسڈ ½ گرین ٹنکچر آیوڈین ½ بوند۔ ٹنکچر بلاڈونا ½ بوند۔ گلسرین ۵ بوند۔ پانی ۶۰ بوند۔ یہ ایک خوراک ہے ایسی دو خوراک دن میں پلاویں۔

## نسخہ جات برائے تشنج

(۱) پوٹاسی برومائیڈ ایک گرین۔ کلورل ہیڈریٹ ½ گرین۔ مصری ۵ گرین

حسب ضابطہ رجسٹری کرائی گئی ہے

ضو الشک

# رسالۂ طب

موسومہ بہ

# خزانۂ حکمت

مصنفہ

## خزان چند آہوجہ۔ ایل۔ ایم۔ ایس

سول سرجن

ڈیرہ غازیخان

برائے رفاہِ عام و استفادہ عیالداراں

سنہ ۱۹۰۷ء

وزیر ہند گسٹن پریس امرتسر میں کارپردازان کے اہتمام سے چھپا۔
قیمت فی جلد عہ محصولڈاک معاف



تعداد جلد ۵۰۰ — بار دویم۔

# غلط نامہ

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح | صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۲ | ۵ | ۱۲۴ صفحہ | ۱۴۴ صفحہ | ۱۱۷ | ۱۷ | استعمال | استعمال سے |
| ۳ | ۶ | کھانسی جدید | کھانسی شدید | ۱۲۲ | ۹ | دبادیتی ہیں | دبا دیتی ہے |
| ۲ | ۵ | تیسری | دوسری | ۱۳۱ | ۱۴ | کمزور | کمزوری |
| ۳ | ۶ | اوزاں | اوزاروں | ۱۶۳ | ۲ | ورید کو ٹھوکر | بندھن کو ٹھوکر |
| ۱۷ | ۳ | کھولتا ہو | کھولتا ہوا | ۱۶۳ | ۶ | سارے حصہ | اس سارے حصہ |
| ۱۹ | ۴ | رجوع کرتی ہیں | رجوع ہوتی ہیں | ۱۸۲ | ۱۴ | چوٹ | چوٹ لگے |
| ۲۲ | ۱۰ | کچلا ہو | کچلا ہوا | ۱۸۶ | ۲ | عمدہ | عمدہ علاج |
| ۲۲ | ۱۶ | تکلیف ہو آتا ہو | تکلیف سے آتا ہو | ۱۹۲ | ۵ | معلوم ہو سکتا | معلوم ہوتا ہے |
| ۲۵ | | استعمال جراحی میں بیہوشی پیدا کرنے کیلئے | | ۱۹۳ | ۱۸ | السی کا تیل | السی کا پولٹس |
| | | آگے پڑھو یہ عبارت۔ درد کو رفع کرنے کے لحاظ | | ۲۰۱ | ۸ | پھٹ | پھٹ کر |
| | | درد زہ کو کم کرنے اور کئی حالت میں | | ۲۰۲ | ۱۱ | کھائے جائیگا | کھائے جاتا ہے |
| | | تشنج کو دور کرنے کیلئے | | ۲۰۳ | ۹ | نکلتی | نکلتی ہے |
| ۲۵ | ۱۴ | پلاتے ہیں | کھلاتے ہیں | ۲۰۳ | ۱۷ | کاربالک | کاربالک آئل |
| ۲۷ | ۱۰ | بھرا ہوتا ہے | بھرا رہتا ہے | ۲۰۸ | ۱۲ | رہتی | رہتی ہیں |
| ۳۱ | ۱۲ | شفاف | شفاف پانی | ۲۰۸ | ۱۶ | پیپ پڑ جاتی | پیپ پڑھ جاتی ہے |
| ۵۶ | ۸ | کلوفارم | کلورافارم | ۲۱۰ | ۱۴ | مونھ کو آتا ہے | مونھ آتا ہے |
| ۷۷ | ۴ | شیشی | بدشیشی | ۲۱۴ | ۲ | ڈور ڈور | ڈورسپوڈر |
| ۸۱ | ۳ | ½ رتی | ۲½ رتی | ۲۱۴ | ۱۵ | ظہو | ظہور |

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|
| ۲۱۴ | ۱۴ | پوری میعاد پر بچہ پیدا ہوتا ہے آگے پڑھو یہ عبارت۔ اور اسمیں علامات آتشک کی پائی جاتی ہیں۔ یا بچہ بالکل تندرست پیدا ہوتا ہے۔ | |
| ۲۱۴ | ۱۸ | مبتلا ہوتی | مبتلا ہوتی ہیں |
| ۲۱۵ | ۱۴ | زخم ہوجاتے | زخم ہوجاتے ہیں |
| ۲۱۹ | ۸ | بادام روغن | بادام روغن ہیں |
| ۲۲۵ | ۱ | سامنے ہو | سامنے ہوا |
| ۲۲۵ | ۱۲ | نبض | نبض کی رفتار |
| ۲۲۵ | ۱۴ | نبضوں کی رفتار | نبض کی رفتار |
| ۲۳۱ | ۱ | جاری ہوتا | جاری ہوتا ہے |
| ۲۳۵ | ۴ | اس کا زہر | اس کا زور |
| ۲۴۳ | ۱۱ | شانوں میں | شانوں پر |
| ۲۴۴ | ۱۵ | ہودار | ہوادار |
| ۲۴۷ | ۴ | امیونیا | لائیکوار امیونیا |
| ۲۴۷ | ۹ | اسہال جاری ہیں | اسہال جاری ہوں |
| ۲۴۸ | ۱ | نکل آوے | نکل چکے |
| ۲۵۸ | ۱۴ | گلسپوڈر | مگڈ و گلسپوڈر |
| ۲۵۹ | ۱۵ | دہوکر | صابن سے دہوکر |
| ۳۱۹ | ۱۲ | رنگت سے | کثرت سے |

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|
| ۳۲۶ | ۷ | پہلے بخار ہوجاتا ہے۔ آگے پڑ یہ عبارت۔ بعد ازاں کن پیڑ سوج جاتے ہیں۔ سوجن کا مق درد کرنے لگتا ہے اور گرم ہو | |
| ۳۲۸ | ۱۱ | گلوں کی سوزش | گلوں میں سوز |
| ۳۵۴ | ۱۵ | میعاد کیڑے | بنیاد کیڑ |
| ۳۵۸ | ۱۷ | سورج جاتے ہیں | سوج جاتے ہ |
| ۳۷۴ | ۱۰ | شورہ کا تیزاب | شورہ کا تیز تیزا |
| ۳۹۵ | ۸ | شدید مزمن | شدید اور مزمن |
| ۴۰۲ | | ۴۰۲ صفحہ | ۴۰۳ صفحہ |
| ۴۰۳ | | ۴۰۳ " | ۴۰۲ " |
| | | مضامین انڈکس | |
| ۲ | | اپیکاکوانیا وائین | پڑھو صفحہ ۱۲ |
| ۵ | | سلفونل | " ۵۷ |

# فہرست مضامین

اقسام جذرہ چیچک - ٹیکا لگانے کا طریق - کاکڑہ لاکڑہ - وبائی زکام
ہیضہ پیچش تپ محرقہ - ٹلیبریٹیل - فیورس - باری کا بخار - ریمی ٹنٹ فیور
وجع المفاصل شدید و مزمن - پٹھوں کا وجع المفاصل - نقرس -
اسکروی - مرض خنازیر - ٹیوبرکیولوسس - ہیں مہلک ہس ذیابیطیس
کوکر کھانسی - دمہ زکام - سوزش حنجرہ - کروپ - لیرنجس مس - اسٹیرجولیس
کھانسی جدید و مزمن - نفث الدم - سوزش پھیپھڑہ - سِل شدید و مزمن
خفیف بخار - ذات الجنب شدید و مزمن - امراض قلب - درد قلب
اگزآف نہلمک برانکوسیل منہ کا پک جانا - تھرش - سوزش
زبان کن پیڑے - تھوک کا کثرت سے پیدا ہونا - خناک امراض نالی
خوراک - اُس کا تشنج - فالج اور زخم - نیز اُس میں نئے مادہ کا
پایا جانا اور نالی کا تنگ ہو جانا - امراض معدہ بدہضمی سوزش معدہ - شدید
و مزمن - زخم معدہ - اسہال - قبض - قولنج - سوزش امعا - عام علاج
سوزش امعاء - بندش امعاء - کرم شکم مثلاً کدو دانہ - کینچوا اور چھوٹے
ٹرائی کینا - اسپائریلس - جلودہر - سوزش جگر - شراب خوروں کا جگر
یرقان پتھری مرارہ - تلی کا بڑھ جانا - بیان و امتحان قارورہ
یوریمیا - اکیوٹ و کرانک برائیٹس ڈزیز - پتھری گردہ - کائی
لیوریا - پیشاب میں نوبتی طور پر خون کا نکلنا - زیادتی پیشاب
سوزش مثانہ - سوزش پردہ دماغ - سوزش دماغ - جریان
خون دماغ - فالج - سکتہ - دماغ میں پانی کا بھر جانا - سوزش پردہ

حرام مغز۔ حرام مغز میں جریان خون سوزش حرام مغز
بچوں کا فالج۔ رعشہ۔ علاج امراض حرام مغز۔ لقوہ۔ کانپوں
کا فالج گردن میں بل پڑجانا۔ مرگی۔ باؤگولہ وہم۔ کوریا۔ تشنج کا
صدمہ۔ عصبی درد۔ دردشقیقہ۔ بگرین شراب نوشی۔ سیسہ کی زہر
خارش جوئیں۔ گنج۔ تھم۔ خشک کھجلی۔ چھپاکی۔ امراض جلد کہ جیسیں
جسم پر آبلے پڑجاتے ہیں۔ بدن پر چھوٹی چھوٹی سفید منہ والی پھنسیوں
کا نکل آنا۔ جلد کا سکری بنکر جھڑنا چنبل۔ بالچر۔ نارو ا۔ فہرست
نسخہ جات۔

# انڈکس مضامین کتاب خزانہ حکمت

تمت

# اونگ

## دیباچہ

### ثنائے باری تعالے

ہزار ہا شکر ہے اوس پاک پروردگار کا جس نے انسان کو عقل بخشی جس کے ذریعہ انسان نے مختلف اقسام کی امراض کی تشخیص۔ ماہیت اور علاج دریافت کیا۔ اگر بیماریاں بھی شروع زمانے سے چلی آتی ہیں تو ساتھ ہی اُس شافی مطلق نے نباتات و معدنیات وغیرہ میں ایسی تاثیر پیدا کی ہے کہ اُن کے استعمال سے شفا حاصل ہوتی ہے۔ اس دنیا کو پیدا ہوئے لکھوکھا سال گذر گئے ہیں۔ اور حکمائے حاذق علم قرابادین اور طب میں ہمہ تن کوشش کرتے چلے آئے ہیں۔ بیشک اُن کی تحقیقات اور اُن کے تجربات سے انسان نے بہت کچھ فائدہ اُٹھایا ہے اور اُٹھائیں گے۔ لیکن جیسے اللہ تعالیٰ جل شانہ بیحد ہے ویسی ہی اُسکی بنائی ہوئی چیزوں کی بھی کوئی حد نہیں ہے۔ اور جو کچھ آج تک علم طب کے بارہ میں دریافت ہو چکا ہے وہ بالکل سمندر میں قطرۂ آب کے برابر ہے اسواسطے ہر ایک طبیب کا فرض ہے کہ علم طب کی ترقی میں کوشش کرتا رہے ۔

# سبب تالیف و تصنیف

چونکہ علم طب کے ناپیدا کنار سمندر کو کامل طور پر عبور کرنے کا مجھے دعوے نہیں اور نہ ہی کوئی انسان اس دعوے کا جائز مستحق ہو سکتا ہے اور اردو زبان میں بھی مجھے پوری دستگاہ حاصل نہیں اسواسطے میں امید کرتا ہوں کہ جو صاحب بعد مطالعہ کتاب ہذا اس میں کسی قسم کا نقص یا غلطی پاویں گے مجھکو معاف کریں گے اور ازروئے عنایت اُنکی اصلاح سے آگاہ کریں گے۔ تاکہ اس کتاب کو تیسری دفعہ چھاپنے کے وقت اُسے ملحوظ رکھا جائے۔ میں نے اس کتاب کو اعلیٰ درجہ اور پایہ کی مختلف طبی کتب کی امداد سے تصنیف کیا ہے۔ اور جو کچھ میرے ناقص تجربہ میں آیا وہ بھی اس میں موقعہ دیکھ کر شامل کر دیا ہے۔

میں نے اس کتاب کو خصوصیت کے ساتھ قصبوں اور دیہاتوں کے باشندوں کے فائدہ کے لئے تصنیف کیا ہے جنکو ضرورت کے وقت کوئی اچھا ڈاکٹر یا حکیم مل نہیں سکتا اور اسی غرض سے کل امراض مختصر طور پر بیان کی گئی ہیں۔ صرف اُنکی بڑی بڑی علامات کہ جن سے مرض کی فی الفور تشخیص ہو جاوے درج کی گئی ہیں۔ علاج بہت سہل بتایا گیا ہے۔ عیالدار جن کے گھر شب و روز کسی نہ کسی قسم کی تکلیف رہتی ہے اس کتاب سے فیضیاب ہونگے۔ دوائیاں جو مختلف امراض کے واسطے درکار ہوتی ہیں۔ بہت تھوڑی ہیں عیالدار اُن دوائیوں کو جو عام طور پر بازار میں مل نہیں سکتیں اگر منگوا کر رکھ لیویں گے تو ود ہر مرض کا علاج اپنے طور پر کر لیویں گے۔

اس کتاب کو سات حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلے حصہ میں پیمانہ و زن اور دوائیون کا بیان ہے۔ اور فہرست اُن دوائیوں کی بھی دی گئی ہے جو عام طور پر امراض متعلقہ کتاب ہٰذا میں استعمال کی جاویں گی۔ اُن کی تشریح۔ خوراک اور مرکبات وغیرہ بھی بیان کئے گئے ہیں۔ نیز اُن ادویہ کی فہرست بھی دیگئی ہے۔ جنکا گھر میں رکھنا ضروری ہے اور اُن کی بھی جنکا گھر میں رکھنا ضروری نہیں معلوم ہوتا۔ ماسوائے ادویہ کے اُن اوزان کا نام بیان کیا گیا ہے کہ جن کے رکھنے سے عیال داروں کو فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ دوسرے حصہ میں اسباب کو مختصر طور پر بیان کیا گیا ہے کہ انسان کو صحت قایم رکھنے کے لئے کن کن باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ مثلاً زمین۔ پانی۔ ہوا وغیرہ کا ذکر کیا گیا ہے۔ تیسرے حصہ میں امراض مستورات کا جن کو عام لوگ سمجھ سکتے ہیں مختصر طور پر بیان کیا گیا ہے۔ چوتھے حصہ میں بچوں کی عام بیماریاں اور اُن کا علاج بتلایا گیا ہے۔ پانچویں حصہ میں سمیات و مرگ مفاجات کا مختصر طور پر ذکر کیا گیا ہے۔ چھٹے حصہ میں امراض متعلقہ علم جراحی کا مختصر طور پر جو عوام الناس کی سمجھ میں آسکے ذکر کیا گیا ہے۔ ساتویں حصہ میں وہ امراض متعلقہ طب بیان کی گئی ہیں۔ جنکو عام لوگ سمجھ سکتے ہیں اور جو اس ملک میں پائی جاتی ہیں۔ اُن بیماریوں کا جو اس ملک میں پائی نہیں جاتیں یا جو عام آدمیون کی سمجھ میں نہیں آسکتیں۔ یا جو لاعلاج ہیں اُن کا ذکر عمداً نہیں کیا گیا۔ کیونکہ ایک تو عیالداروں کو اُن کے بیان سے کچھ حاصل نہ ہوتا اور دوسرا کتاب ہٰذا کا بے فایدہ حجم بڑھ جاتا۔ جہاں کہیں مناسب سمجھا گیا یہ بات بتادی گئی ہے کہ فلان درجے کے بعد یا فلان وقت پر حکیم

یا ڈاکٹر سے صلاح لینی چاہیئے۔

اگر کسی موقعہ پر کسی مرض کے علاج میں کسی ایسی دوائی کا نام آگیا ہو جو فہرست میں درج نہیں ہے تو اُس کے لئے معافی مانگتا ہوں۔ اس امر کا ہر وقت تصنیف کتاب ہذا کے وقت خیال رکھنا کہ کونسی دوائی فہرست میں دی گئی ہے یا نہیں دی گئی مشکل امر تھا اگرچہ میرا خیال ہے کہ ایسی غلطیاں کتاب ہذا میں بہت ہی کم ہونگی۔ کتاب کے اخیر میں ایک فہرست نسخوں کی دی گئی ہے تاکہ عیالداروں کو نسخہ کے سوچنے اور مختلف دوائیوں کے ملانے میں تشویش نہ ہو۔ جو صاحب پہلے حصہ کتاب کو بغور تمام مطالعہ کرینگے۔ اُن کو بیماریوں کے علاج اور نسخہ کے سوچنے اور بنانے میں کسی طرح کی وقت پیش نہ آئیگی +

# حصۂ اوّل

## پیمانہ۔ وزن اور دوائیوں کے بیان میں

انگریزی وزن۔ گرین۔ اونس۔ جس میں ۴۳۷½ گرین ہوتے ہیں۔ پونڈ جس میں ۷۰۰۰ گرین ہوتے ہیں۔ یہ خشک ادویہ کے واسطے وزن ہیں۔ ماسوائے ان کے ڈرام اور اسکروپل بھی استعمال میں آتے ہین۔ اسکروپل ۲۰ گرین کا ہوتا ہے اور ڈرام ۶۰ گرین کا ہوتا ہے۔

رقیق چیزون کا پیمانہ۔ منیم یعنی قطرہ۔ فلوئیڈ ڈرام۔ جو ۶۰ قطرہ یعنی مینم کا ہوتا ہے فلوئیڈ اونس۔ جو ۸ فلوئیڈ ڈرام کا ہوتا ہے۔ پائینٹ جو ۲۰ فلوئیڈ اونس کا ہوتا ہے

دیسی وزن۔ رتی جو قریب ۲ گرین کے ہوتی ہے۔ ماشہ جو برابر ۱۵ گرین کے اور تولہ جو برابر ۳ ڈرام یا ۱۸۰ گرین کے ہوتا ہے۔

خانگی پیمانہ۔ اوّل چاء پینے کا چمچہ جس کو ٹی اسپون کہتے ہیں۔ یہ برابر ہوتا ہے۔ ایک فلوئیڈ ڈرام کے۔

دوئم۔ سالن کا چمچہ جس کو ڈیزرٹ اسپون کہتے ہیں یہ برابر ہوتا ہے ۲ فلوئیڈ ڈرام کے۔

سوئم۔ کھانا کھانیکا چمچہ جسکو ٹیبل اسپون کہتے ہیں۔ یہ برابر ہوتا ہے ۴ فلوئیڈ ڈرام کے۔

چہارم۔ وائین گلاس یعنی شراب پینے کا گلاس جو برابر ہوتا ہے ۲½ فلوئیڈ اونس کے۔

ان پیمانون میں اکثر غلطی ہو جانیکا احتمال ہے کیونکہ چمچے ایک ہی مقدار کے کم ہوتے

ہیں کسی قدر اُن کے حجم میں فرق پایا جاتا ہے اسواسطے مناسب ہے۔ کہ خانگی پیمانوں کو اگر موقع ملے تو فلوئیڈ پیمانہ جات کے ساتھ مقابلہ کر کے تفاوت معلوم کر لیا جاوے تاکہ ادویات کے دینے میں غلطی نہ ہونے پاوے۔ جب کبھی حکماء شراب کے گلاس کے پیمانہ کا ذکر کرتے ہیں تو اُن کا منشا ۲۔ فلوئیڈ اونس سے ہوتا ہے۔ چھوٹی چاء کی پیالی میں قریب ۶ فلوئیڈ اونس کے پانی آتا ہے۔ اور چھوٹی حاضری کے پیالہ میں قریب ۱۲۔ اونس کے معمولی ٹمبلر یعنے کانچہ کے گلاس میں قریب ۱۰۔ اونس کے پانی آجاتا ہے۔

ادویہ کے بیان میں جو دوائیوں کی خوراک دی جاویگی وہ جوانوں کیواسطے سمجھنی چاہیئے۔ بچوں کے لئے خوراک کے معلوم کرنے کے لئے عمدہ طریق یہہ ہے کہ بچہ کی عمر کو ۲۴ پر تقسیم کر لیویں اور جو حاصل تقسیم آوے اُس کا اُتنا حصہ اُس خوراک کا جو جوان کے واسطے دیگئی ہے بچہ کے لئے سمجھنا چاہیئے۔ مثلاً ایک دوائی کی خوراک ۲۰ گرین ہے تو اُس بچہ کے لئے جو ۲ برس کا ہو مفصلہ ذیل ہوگی۔

$\frac{۲}{۲۴} = \frac{۱}{۱۲}$ پس ۲۰ گرین کا $\frac{۱}{۱۲} = \frac{۲۰}{۱۲}$ یعنی $۱\frac{۲}{۳}$ گرین کے۔

## دوائیوں کو استعمال کرنے کا طریق

دوائی یا تو کھلائی جاتی ہے یا سنگھائی جاتی ہے یا جلد پر ملی جاتی ہے۔ اس طریق سے وہ خون میں جذب ہو کر اپنی تاثیر پیدا کرتی ہے۔ یا جلد کے نیچے بذریعہ پچکاری کے لگائی جاتی ہے۔ یا وریدوں میں اُس کی پچکاری کرتے ہیں۔ یا مقعد میں اُسکو بذریعہ پچکاری یا گولی لگاتے ہیں۔ اور فرج میں لگانے سے بھی دوائی اپنی تاثیر کرتی ہے۔

# فہرست اور بیان اُن دوائیوں کا جو عام طور پر امراض مندرجہ کتاب ہذا میں استعمال کی جاویں گی

## مصفی خون

اننت مول - پوٹاسی آیوڈائڈ - پارہ کے مرکبات - شاہترہ - شہد - عشبہ عناب - کیلسائی سلفائڈ ؛

### (۱) اننت مول

اسکی جڑھ استعمال میں آتی ہے - جو لمبائی میں مختلف ہوتی ہے رنگ اُسکا زردی مائل بھورا ہوتا ہے - اور اسکی لمبائی میں نشیب پائے جاتے ہیں - یہ جڑیں پیچدار ہوتی ہیں اور اُنکے چھلکے میں تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر گرداگرد شگاف پائے جاتے ہیں - اس میں ایک خاص قسم کی خوشبو اور مزہ میں کسی قدر تلخی پائی جاتی ہے -

**فوائد** مصفی و مقوی خون - مدر و معرق یعنی پیشاب و پسینہ لانیوالا -

**استعمال** بچوں کی کمزوری - امراض آتشک - وجع المفاصل اور امراض جلد میں دیتے ہیں - اسکا اکثر خیسانده برتتے ہیں - جسکے تیار کرنے کی ترکیب یہہ ہے -

**نسخہ** اننت مول کی کچلی ہوئی جڑ (۲½) اڑھائی تولہ - کھولتا ہوا پانی پانچ چھٹانک دونوں کو ملا کر ایک ڈھکے ہوئے برتن میں ایک گھنٹہ تک بھگو رکھیں - اور چھان لیں -

**خوراک** - ایک چھٹانک ۳ دفعہ دن میں - اگر گرم پیا جائے تو زیادہ مفید ہوتا ہے بچوں کو دودھ اور چینی کے ساتھ ملا کر دیویں تاکہ وہ خوشی سے پی جاویں - تازہ جڑ کا

خیساندہ بہت مفید ہوتا ہے +

## (۲) پوٹاسی آیوڈائڈ

اس کی ڈلیں ہوتی ہیں۔ رنگ اسکا سفید ہوتا ہے۔ اور پانی میں حل ہوجاتا ہے۔

**فوائد**۔ مصفی خون اور گلٹیوں اور ورم اور سوزش کہنہ کا تحلیل کرنے والا اور آتشک کے دوسرے درجہ اور خاصکر تیسرے درجہ میں بہت مفید ہوتا ہے۔

**استعمال**

امراض استخوان اور اُن کی جھلیوں اور سنجیروں کے تحلیل کرنے میں استعمال کرتے ہیں آنکھہ کی اُن بیماریوں میں جو آتشک کے باعث پیدا ہوں مفید ہوتا ہے۔ اس کو جگر طحال اور جوڑوں کی بیماریوں میں استعمال کرتے ہیں۔ نقرس۔ وجع مفاصل۔ پرانی کھانسی۔ گلہڑ۔ اور بہت سی عصبی امراض میں مفید پایا گیا ہے۔ جلد کی پرانی امراض اور پرانے ورم میں فایدہ بخش سمجھا گیا ہے۔ اس کو بطور مرہم کے مقام سوزش اور گلٹیوں کے پھولنے پر لیپ کرتے ہیں۔

**مرہم اس طور پر تیار ہوتی ہے**۔ آیوڈائڈ آف پوٹاش۔ چار ماشہ دو رتی۔ جوکھار۔ دو رتی پانی ساٹھ قطرہ۔ ان تینوں کو ملالیں اور بعد ازاں (۲½) اڑھائی تولہ صاف کی ہوئی چربی ملادیں۔

**خوراک**۔ ۲ سے ۱۰ گرین تک یا زیادہ ۲ یا ۳ دفعہ دن میں پانی میں حل کر کے پلادیں آیوڈائڈ آف پوٹاش کے کھانے سے بعض اشخاص میں زکام کی علامتیں ظہور میں آتی ہیں۔ ایسی حالت میں اگر پانچ یا دس بوند ٹنکچر بلاڈونا اسکے ہمراہ ملاکر پلایا جائے تو زکام نہیں ہوتا +

## (۳) مرکبات پارہ

**مرکیوری ال پل** - جس کو بلوپل بھی کہتے ہیں - **نسخہ** - پارہ ایک چھٹانک - گلقند ڈیڑھ چھٹانک - سفوف ملٹھ ۱/۲ نصف چھٹانک - پارہ اور گلقند کو ایک کھرل میں اُس وقت تک کھرل کریں کہ پارہ کے باریک ذرّہ نظر نہ آویں تب سفوف ملٹھ کو ملادیں اور سب کو اچھی طرح سے خوب کھرل کریں -

**فوائد** - مصفی خون اور ملین اور صفراء کو خارج کرنے والا -

**استعمال** - آتشک اور اُن امراض میں جو آتشک سے پیدا ہوتی ہیں مفید سمجھا جاتا ہے بدہضمی میں جبکہ جگر اپنا کام اچھی طرح سے نہیں کرتا اور ریت خارج نہیں ہوتا تو اُس حالت میں بھی مفید ہوتا ہے -

**خوراک** - اول بطور مصفی خون ۲ گرین سے ۳ گرین تک دو دفعہ دن میں اور بطور ملین ۵ سے ۱۰ گرین تک - طاقت اُسکی ۳ گرین میں ۱ - گرین پارہ ہوتا ہے -

**ہائیڈرار جرائی کم کریٹا** - اس کو گرے پوڈر بھی کہتے ہیں - **نسخہ** - پارہ نصف چھٹانک صاف کی ہوئی کھڑیا مٹی ایک چھٹانک - کھڑیا مٹی اور پارہ کو ایک کھرل میں تب تک کھرل کریں کہ پارہ کے ذرّے بالکل نابود ہوجائیں - اور دوائی کا رنگ صاف بھوسلہ ہوجائے چونکہ یہ دوائی بہت دیر تک رہنے سے اس ملک میں خراب ہوجاتی ہے - اور اُس میں زہر کی تاثیر پیدا ہوجاتی ہے اسواسطے اُس میں ہموزن چینی ملاکر اور کھرل کرکے ایک بند شیشی میں رکھیں چینی کے ملانے سے اُسکی تاثیر میں فرق نہیں آتا -

**فوائد** - مانند بلوپل کے لیکن اُسکی نسبت کسی قدر کمزور ہے -

**خوراک** - جوانوں کے واسطے ۵ گرین اور بچوں کے واسطے ۱ - گرین سے ۲ گرین تک ہلکی

۳ گرین میں ۱-گرین پارہ ہوتا ہے۔

مرکیوریل آئینٹمنٹ۔نسخہ۔پارہ ۲-اونس۔چربی ۲-اونس۔۱ڈرام۔دونوں کو ملا کر ایک کھرل میں خوب کھرل کریں اسکو بلیو آئنٹمنٹ بھی کہتے ہیں۔

فوائد۔آتشک کے زخموں میں مفید ہوتا ہے۔جب کبھی کسی مریض کو پارہ دینے کی ضرورت ہو اور اُس کا معدہ پارہ کو قبول نہ کرسکے تو اُس حالت میں اس مرہم کو لگاتے ہیں۔تاکہ پارہ جلد میں جذب ہو کر خون میں وہی اثر پیدا کرے جیسا کہ کھانے سے پیدا ہوتا ہے

پرکلورائیڈ آف مرکیوری۔اسکو دار چکنا بھی کہتے ہیں۔لیکن بازار میں جو دار چکنا ملتا ہے وہ صاف نہیں ہوتا اُس میں ملاوٹ رسکپور کی پائی جاتی ہے۔

فوائد۔کم خوراک میں ایک عمدہ مصفی خون اور زیادہ مقدار میں سخت زہر۔

استعمال۔آتشک اور اُس کے متعلقہ بیماریوں میں بہت مفید سمجھا گیا ہے۔سوزاک اور قرح میں اس کی پچکاری بہت فائدہ کرتی ہے بہت سے امراض میں اسکا لوشن اور مرہم لگاتے ہیں۔بالوں کی جوؤں کے مارنے کے واسطے بھی بہت مفید پایا گیا ہے اور اسکا لوشن بطور اینٹی سپٹک یعنی دافع بو کے زخموں پر بھی برتتے ہیں۔

خوراک ۱/۱۶ حصہ گرین سے ۱/۸ حصہ گرین تک دو یا تین دفعہ دن میں۔اسکا سلوشن بنا کر استعمال کرتے ہیں اور جسکے بنانے کی ترکیب یہ ہے۔پرکلورائیڈ آف مرکیوری ۱۰ گرین۔نوشادر ۱۰-گرین مقطر کیا ہوا پانی ایک پائنٹ۔یعنی ۱۰ چھٹانک سب کو ملا کر حل کر لیویں۔خوراک سلوشن کی ۳۰ بوند سے ۶۰ بوند تک اسکے ایک اونس میں ۱/۲ گرین پرکلورائیڈ آف مرکیوری ہوتا ہے

گرین آئیوڈائیڈ آف مرکیوری

فوائد۔مصفی خون زیادہ مقدار میں زہر۔

استعمال۔ مرض آتشک اور جلدی امراض۔

خوراک۔ ۱۔گرین سے ۳۔گرین تک گولی بناکر دیتے ہیں۔

ریڈ ائیوڈائیڈ آف مرکیوری۔ فوائد اور استعمال مانند گرین آئیوڈائیڈ کے لیکن اسکو اندر نہیں دیتے اور اُسکی مرہم بناکر گلھڑ اور طحال اور وَرموں پر لگاتے ہیں۔

مرہم۔ ریڈ ائیوڈائیڈ آف مرکیوری۔۱۶۔گرین سمپل انٹمنٹ ایک اونس۔ دونوں کو خوب اچھی طرح سے ملاویں نوٹ سمپل انٹمنٹ کے بنانے کی ترکیب آگے بیان کیجاویگی۔

## (۴) شاہترہ

جس کو عام زبان میں پت پاپڑہ یا پاپڑہ کہتے ہیں۔ یہ ایک قسم کی بوٹی ہوتی ہے جو کنک کے کھیتوں میں پیدا ہوتی ہے۔ پاپڑہ دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک کے پتے باریک مثل پتے دھنیا کے اور رنگ میں خاکستری پھول اُسکا چھوٹا مثل بنفشہ کے ہوتا ہے۔ دوسرے کے پتے دراز چوڑے اور سبز ہوتے ہیں اور پھول اُسکا سفید ہوتا ہے۔ مزہ دونوں کا تلخ ہوتا ہے پتے بہ نسبت اور اجزاء پودہ کے زیادہ مفید ہوتے ہیں۔

استعمال۔ اگر تازہ پودہ ملے تو اُسکو گھوٹ کر اُسکا پانی نکال لیں۔ اور شہد میں ملاکر استعمال میں لاویں۔ خشک پاپڑہ کو سفوف کرکے شہد میں ملاکر استعمال میں لاویں یا اُسکا خیسانذہ بناکر شہد اُس میں ملاکر استعمال کریں۔

فوائد حکمائے ہندی و یونانی بیان کرتے ہیں کہ شاہترہ امراض جلدی معدہ اور جگر میں مفید پایا گیا ہے اور عام طور پر مصفی خون سمجھا گیا ہے۔

خوراک۔ سبز پودہ کا پانی ۲ تولہ سے ۴ تولہ تک دو یا تین دفعہ دن میں پلاویں۔ خوراک سفوف ۶ ماشہ۔ خوراک خیسانذہ۔ ۱۔ چھٹانک +

## (۵) شہد

یہہ مکھیوں کے چھتہ سے نکلتا ہے اور دو قسم کا ہوتا ہے - ایک دیسی اور ایک پہاڑی - پہاڑی بہ نسبت دیسی کے شفاف اور صاف ہوتا ہے اور زیادہ مفید سمجھا گیا ہے - شہد کے صفا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ شہد کو کھولتے ہوئے پانی کے دیگچے پر جس کے نیچے آگ جلتی ہو ایک برتن میں ڈال کر رکھ چھوڑیں - جب وہ بہ پگھل جاوے تب اُسکو فلالین کے کپڑے سے چھان لیں -

فوائد حکمائے یونانی و ہندی اس کو مصفی خون قرار دیتے ہیں اور انگریزی حکما اس کو بطور مسہل کے استعمال میں لاتے ہیں - اوویات کے خوش ذائقہ کرنیکے واسطے کئی نسخوں میں ڈالتے ہیں - جب شیر خوار بچوں کے مُنہ میں آبلے پڑجاتے ہیں - تو سوہاگہ اور شہد کو ملا کر اُن کے مُنہ کے اندرون میں کئی بار لیپ کرنے سے فائدہ ہوتا ہے -

ترکیب بنانے لیپ کی - سوہاگہ - ۴ ماشہ - شہد ½۲ تولہ - سوہاگہ کو پیسکر شہد میں ملا کر ایک مٹی کی پیالی میں رکھ چھوڑیں -

خوراک شہد ۲ تولہ سے ۴ تولہ تک +

## (۶) عشبہ

یہہ جڑ ہوتی ہے - جو پر کی قلم سے زیادہ موٹی نہیں ہوتی - اکثر کئی فٹ طول میں ہوتی ہیں رنگ ان کا سُرخی مائل بھوسلا ہوتا ہے اور اِنکی سطح پر باریک چھوٹی چھوٹی جڑیں لگی رہتی ہیں - عشبہ بنڈل یعنی مُٹھوں میں لپٹا ہوا آتا ہے جو قریب ½۱ فٹ طول میں ہوتے ہیں - عشبہ میں کوئی خوشبو نہیں ہوتی - مزہ اُسکا لیسدار ہوتا ہے - خفیف سا تلخی دار - اسکو انگریزی میں "سارسا پریلا" کہتے ہیں -

فائدہ۔ مصفی خون۔

**۲ استعمال**۔ امراض آتشک۔ وجع المفاصل اور امراض جلد میں مفید سمجھا گیا ہے۔

**خوراک**۔ سفوف ۲ ماشہ سے ۴ ماشہ تک۔

**مرکبات۔ جوشاندہ**۔ نسخہ۔ عُشبہ کٹا ہوا ساڑھے چھ تولہ۔ کھوتا ہوا پانی ایک سیر عُشبہ کو پانی میں ایک گھنٹہ تک بھگو رکھیں بعد ازاں ایک ڈھکے ہوئے برتن میں۔ دس منٹ تک جوش دیکر رکھ چھوڑیں۔ جب سرد ہو جائے تو ایک ململ کے کپڑہ سے چھان لیں اور اُس ململ پر اسقدر پانی ڈالیں کہ چھانا ہوا جوشاندہ وزن میں دس چھٹانک ہو جائے۔

**خوراک**۔ ایک چھٹانک سے ۲ چھٹانک۔ تین یا چار دفعہ دیویں۔

بازار میں تیار شدہ لکوئیڈ اکسٹرکٹ ملتا ہے جو ایجاد کنندہ کے نام پر مشہور ہوتا ہے جیسے ٹونسنڈ کا سارس اپریلا اور ولکنسن صاحب کا سارسپریلا وغیرہ وغیرہ۔ ان کی خوراک بھی نصف چھٹانک سے ۲ چھٹانک تک ہوتی ہے۔

## (۷) عُناب

یہ ایک درخت کا پھل مثل بیر کے ہوتا ہے۔ رنگ میں سُرخ ہوتا ہے۔ مزہ اس کا شیریں قدرے تلخ ہوتا ہے۔ دو برس سے زیادہ اگر پڑا رہے تو اُس کی تاثیر زائل ہو جاتی ہے۔

**ترکیب استعمال**۔ یا تو اسکا شربت بنا کر استعمال میں لاتے ہیں۔ یا اننت مول عُشبہ وغیرہ کے ہمراہ ملا کر مانند جوشاندہ کے استعمال کرتے ہیں۔

فائدہ۔ مصفی خون۔

خوراک۔ پانچ دانہ سے پندرہ دانہ تک۔

## (۸) کیلسائی سلفائیڈ

اس کو سلفیوریٹڈ لائیم اور سلفائیڈ آف کیلسیئم بھی کہتے ہیں۔

فوائد۔ بال توڑ۔ پھوڑے اور کھکھر پھوڑے کل یا ہنجیروں اور ان کے زخموں میں مفید پایا گیا ہے۔ اور اس میں تعریف یہہ ہے کہ جو پھوڑے بن چکے ہوں اُن میں پیپ جلدی پڑجاتی ہے۔ اور نئے پھوڑے پیدا نہیں ہوتے۔

ترکیب استعمال۔ سلفائیڈ آف کیلسیئم کو یا تو گولی بنا کر دیتے ہیں۔ یا ہمراہ چینی کے پڑیہ بنا کر کھلاتے ہیں۔

خوراک۔ دسویں حصہ گرین سے ½ گرین تک۔ دو دو گھنٹہ کے بعد دیویں۔

## کرم کش اُدویات

یعنی وہ اودویات جن کے سے پیٹ کے کیڑے خارج ہوتے ہیں۔

باٹرنگ ۔ تہائی مال تیل تارپین سنٹونین ۔ کمیلا ۔ کسو ۔

## باٹرنگ

یہ ایک بوٹی کا پھل ہوتا ہے اور امراض ذیل میں مفید پایا گیا ہے۔ کرم شکم۔ کمی حیض اور نفخ شکم۔

فائدہ۔ کدو دانہ کے مارنیکے لئے بہت مفید ہے۔

خوراک۔ آٹھ ماشہ سے دو تولہ تک ہمراہ قند سیاہ۔ یا شہد جس دن مریض کو باٹرنگ دی جائے اُس روز غذا ہلکی مثل دودھ چاول یا دلیا کے دینی چاہیئے

بعد دو یا تین دن استعمال کے جلاب دیویں۔

## تھائی مال

اس کی خوشبودار قلمیں ہوتی ہیں۔ کدو دانہ کے خارج کرنے کے لئے اس دوائی کو میں نے بہت مفید پایا ہے۔ پانی میں کم حل ہوتی ہے۔

**فوائد** - اینٹی سپٹک یعنی دافع بدبو۔ اور کرم کش۔

**استعمال** - کدو دانہ میں مفید ہے۔ اور جلدی امراض میں اسکی مرہم لگاتے ہیں۔ ایتھر میں حل کر کے داد یعنی دھدر پر لگاتے ہیں۔ گلے کی امراض میں اسکی بھاپ دیتے ہیں۔ پانی میں حل کر کے سوزاک میں پچکاری کرتے ہیں۔

**خوراک** - بطور کرم کش ½ رتی۔ دن میں تین دفعہ دیں۔

## تیل تارپین

تیل تارپین بازار میں عام طور پر بکتا ہے۔ بے رنگ ہوتا ہے اور اس میں خاص بو ہوتی ہے۔ مزہ تیز ہوتا ہے اور چرپراہٹ پیدا کرتا ہے۔ پانی میں کم حل ہوتا ہے۔ اس میں تیل اور چربی حل ہو جاتے ہیں۔

**فوائد** - تھوڑے مقدار میں قابض اور دافع تشنج۔ زیادہ خوراک میں دست آور اور کرم کش جلد پر لگانے سے جلد سرخ ہو جاتی ہے۔

**استعمال** اس کے استعمال سے پیشاب زیادہ آتا ہے لیکن زیادہ خوراک میں پیشاب میں جلن پیدا کرتا ہے۔ جب خون میں ملتا ہے تو خون کے چھوٹے عروق کو سکیڑتا ہے اس وجہ سے ایسی امراض میں کہ جنمیں خون خارج ہوتا ہے دیتے ہیں۔ یہ تیل ہر قسم کے کیڑے مارنے کے لئے مفید ہے۔ زخموں اور ناک میں جو کیڑے پڑ جاتے ہیں اُن میں بھی بڑا فایدہ کرتا ہے۔

جب خون پھیپھڑے یا معدہ یا انتڑیوں سے آتا ہے تو اس کو بطور قابض استعمال کرتے ہیں۔

خوراک - بطور مُدر اور قابض ۳۰ بوند تک - بطور دست آور اور کِرم کُش ½ تولہ سے ½۲ تولہ تک۔

## سنٹونین

اسکی سفید قلمیں ہوتی ہیں جو سورج کی روشنی لگنے سے کسی قدر زردی مائل ہوجاتی ہیں مزہ تلخ ہوتا ہے۔ اور سرد پانی میں بہت کم حل ہوتی ہے۔

فوائد و استعمال - کِرم کُش کیچوئے یعنی جن کو پنجابی میں ملہپ کہتے ہیں کے نکالنے کے لئے یہ عمدہ دوائی ہے۔

خوراک - بچوں کے لئے ½ رتی سے ۱ رتی تک اور جوانوں کے لئے ½۲ رتی سے ۴ رتی تک ہمراہ چینی کے سب سے عمدہ طریقہ استعمال کا یہ ہے کہ ایک خوراک رات کو سوتے وقت اور دوسری علے الصّباح اور چند گھنٹہ کے بعد کسٹرائیل پلاویں۔ اس ترکیب سے کیڑے خوب عمدہ طور سے خارج ہوتے ہیں۔

## کمیلا

اس کا رنگ سرخ مائل بہ سیاہی ہوتا ہے اور اسکو بھی کدو دانہ کے مارنے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ کیچوے یعنے ملہپ اور چمونوں کے لئے بھی مفید ہے۔

خوراک - آٹھ ماشہ سے ایک تولہ تک دہی میں ملا کر کھلاتے ہیں۔

## کسو

یہ ایک درخت کا پھول اور کونپلی ہوتی ہے۔ جو حبش میں پیدا ہوتا ہے۔

**فوائد و استعمال**۔ پیٹ کے کیڑے خارج کرنے کے لئے بہت مفید ہے چھوٹوں کے واسطے اس کا خیسانذہ بنا کر بچوں میں پچکاری کرتے ہیں جس سے چھوٹے زائل ہو جاتے ہیں۔ خیسانذہ بنانے کی ترکیب یہ ہے۔ کسو، ماشہ۔ کھولتا ہوا پانی ۲ چھٹانک۔ ایک بند برتن میں پندرہ منٹ تک بھگو رکھیں۔ اندر پلانے کے لئے بھی یہی خوراک ہے خالی پیٹ میں پلانا چاہئیے۔ اور چند گھنٹے کے بعد جلاب دینا چاہئیے۔

## مانع بخار

اتیس۔ سنکھیا۔ سنکونا۔ فبری فیوج کونین۔ گلو۔ کوڑ۔ کٹکرنجہ۔ نیم

### (۱) اتیس

اس کو پتیس بھی کہتے ہیں۔ یہ ہمالیہ کے پہاڑ میں کثرت سے پیدا ہوتی ہے۔ جڑھ اسکی استعمال میں آتی ہے۔ اسکی گٹھیاں گاؤدم ایک انچہ ڈیڑھ انچہ تک لمبی ہوتی ہیں اور قریب نصف انچہ کے موٹائی میں۔ ان کی سطح بھوسلے رنگ کی اور طوالت میں کھردری ہوتی ہے اور اُس پر چھوٹی چھوٹی جڑھوں کے نشان معلوم ہوتے ہیں۔ اگر اُسکی گٹھی کو کاٹ کر اندر سے دیکھا جاوے تو اندر سے سفید نکلتی ہے۔ اس میں بو نہیں ہوتی اور ذائقہ اس کا تلخ ہوتا ہے۔

**فوائد و استعمال**۔ مقوی اور مانع بخار۔ باری کے بخاروں میں اور اُن امراض میں جو اُن سے پیدا ہوتے ہیں۔ بطور مقوی کے استعمال کرتے ہیں۔

**خوراک**۔ سفوف ۲/۱ ۱ رتی سے ۳۰ رتی تک۔ تھوڑے مقدار میں مقوی اور زیادہ میں نافع بخار۔

## (۲) سنکھیا سفید

یہ بازار میں عام ملتا ہے اسکے یا تو ڈھیلے ملتے ہیں یا وزنی دانہ دار سفوف۔

**فوائد۔** مصفی خون۔ مقوی۔ مانع بخار۔ زیادہ خوراک میں زہر

**استعمال۔** یہ دورہ والی امراض۔ باری کے بخار عصبی درد۔ آدھی سیسی۔ مرگی۔ کُتے ہیں کھانسی۔ دم کشی۔ اور جلدی امراض میں بہت مفید پایا گیا ہے۔ اس کو پرانے وجع المفاصل میں بھی دیتے ہیں۔

**خوراک۔** ۱/۶۰ گرین سے ۱/۱۲ گرین تک بطور مصفی خون۔ ۱/۱۲ سے ۱/۸ تک مانع بخار پہلے تھوڑی سی مقدار میں شروع کرنا چاہئے۔ پھر آہستہ آہستہ بڑھانا چاہئیے۔ معمولی طور پر خالص سنکھیا دوائی میں کم استعمال کرتے ہیں اور بجائے اُسکے اُسکا سلوشن بنا کر جسکو لائیکوائر آرسنی کیلس یا فولرز سلوشن کہتے ہیں برتتے ہیں۔

**خوراک۔** لائکوار آرسنی کیلس کی ۵ بوند سے ۱۰ بوند تک کھانا کھانیکے درمیان۔ یا اُس کے بعد پانی میں ملا کر پینا چاہئے۔ طاقت سلوشن کی ۵۵ بوند میں ۱/۲ گرین سنکھیا ہوتا ہے۔

## (۳) سنکونا فبری فیوج

یہ بھو سلے خاکستری رنگ کا ہوتا ہے۔ تاثیر اس کی مثل کونین کے ہوتی ہے۔ لیکن کسی قدر متلی پیدا کرتا ہے۔ اور زیادہ مقدار میں کھلانا پڑتا ہے۔

## (۴) کونین

اس کو سلفٹ آف کونین بھی کہتے ہیں۔ اور اس کی خاصیت اور فوائد ہر ایک پر روشن ہیں۔ لہٰذا ان کے بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔

**خوراک۔** بطور مقوی ۱/۲ رتی سے ۱/۲ ۲ رتی تک۔ بطور مانع بخار ۱/۲ ۲ رتی سے ۱۰ رتی تک

## (۵) گلو

اس کو گلنچہ بھی کہتے ہیں۔ بازار میں اس کی لکڑیاں عام ملتی ہیں اور باغوں میں اس کی بیل پائی جاتی ہے۔ اسکی لکڑی کا چھلکا سکڑا ہوا ہوتا ہے۔ اور عموماً کر اور بھی زیادہ سکڑ جاتا ہے۔ لکڑی کے سرے سفیدی مائل ہوتے ہیں اور اسپر چھوٹے چھوٹے سے ابھار معلوم ہونے ہیں۔ اور کئی ایک لکیریں جو مرکز سے محیط کو رجوع کرتی ہیں۔ اس کا ذائقہ تلخ ہوتا ہے۔

**فوائد واستعمال**۔ ہری گلو گھوٹ کر اسکا پانی ہمراہ سیاہ مرچ کے پلاتے ہیں اور اکثر سوکھی گلو کو بھی اس طور پر استعمال میں لاتے ہیں بعض خیسانده بنا کر برتتے ہیں خیسانده کا نسخہ یہ ہے۔ گلو ۱/۲ چھٹانک۔ پانی سرد ۵ چھٹانک۔ ۲ گھنٹہ تک بند برتن میں بھگو کر چھان لیں۔

خوراک خیسانده ۱/۴ چھٹانک سے ۱/۲ چھٹانک تک تین دفعہ دن میں۔

گلو کا ست بھی نکالتے ہیں۔ ترکیب یہ ہے۔ گلو آدھ سیر کو باریک کاٹ کر ۱/۲ سیر پانی میں بارہ گھنٹہ تک بھگو رکھیں پھر نچوڑ کر چھان لیویں۔ پسمانده گلو کو پھر اسی مقدار پانی میں اتنی دیر تک بھگو کر چھان لیں۔ دونوں چھنے ہوئے عرقوں کو ملا کر آگ پر خشک کریں جبتک کہ گولی بنانے کے لائق نہ ہو جاوے۔

**خوراک**۔ ست گلو۔ پانچ رتی سے تیس رتی تک۔

## (۶) کوڑ

ایک بوٹی ہے جس کو عام لوگ جانتے ہیں اسکو گھوٹ کر اور پانی نکال کر ہمراہ اور کڑوی چیزوں مثلاً گلو کالی مرچ وغیرہ کے بخاروں میں پلاتے ہیں۔

**فوائد۔** مانع بخار اور مقوی ہاضمہ۔

**استعمال۔** بخار میں دیتے ہیں۔

### (۷) کھٹکرنجہ

یہہ بیج ہوتے ہیں بیڈول گول شکل کے اور ہر ایک بیج آدھ انچہ سے ۳/۴ انچہ تک قطر میں ہوتا ہے سطح اُس کی صاف اور سخت اور رنگ اُس کا مثل سیسہ یعنی سکّہ کے ہوتا ہے۔

**فوائد۔** مقوی مانع بخار۔

**استعمال۔** مانند اتیس کے۔

**خوراک سفوف۔** ۵ رتی سے ۱۰ رتی تک۔ اس کے سفوف کو ہمراہ سفوف سیاہ مرچ کے دیتے ہیں۔

### (۸) نیم

اس کا درخت ہندوستان کے باغوں میں عام طور پر ملتا ہے۔ اسکا چھلکا اور پتے اور ممولیاں اور اس کی رس جو تنہ سے سوراخ کرکے نکالتے ہیں استعمال میں لاتے ہیں۔

**فوائد اور استعمال۔** مصفی خون۔ مقوی۔ مانع بخار۔

نیم کے پتے گھوٹ کر اُسکا پانی نکالکر باری کے بخاروں اور جلدی امراض اور معدہ کی کمزوری میں دیتے ہیں۔ ان کا پولٹس بناکر گندے زخموں پر لگاتے ہیں۔ پتّوں کو اُبال کر اُسکے پانی سے زخموں کو دہوتے ہیں۔ نیم کے چھلکے کو پانی کے ہمراہ گھوٹ کر یا اُس کو سفوف کرکے بخار میں دیتے ہیں۔ نیم کی ممولیاں جو اسیر کی مرض میں نہایت ہی نگلوائی جاتی ہیں تنے سے جو رس نکلتا ہے اُس کو بیرونی اور اندرونی طور پر جلدی امراض میں لگاتے اور پلاتے ہیں۔ نیم کے پھل کے بیج کا تیل نکال کر وجع المفاصل اور ایسی

امراض میں لیپ کرتے ہیں۔

## دافع ریح

اجوائن۔ بھنگ۔ پودینہ۔ پلپل دراز۔ جائفل۔ دارچینی۔ سونف۔ سویہ۔ سونٹھ۔ لونگ ہینگ۔ یہ ادویات چونکہ ہر ایک خاص وعام کو معلوم ہیں اس واسطے ان کا بیان کرنا بے فائدہ ہے۔

## دافع تشنج

افیون۔ بانچھڑ۔ پوٹاسی۔ برومائیڈ۔ خراسانی اجوائن۔ دھتورہ۔ سنبل۔ کلورل ہیڈریٹ کلوروفارم۔ ہینگ۔

### (۱) افیون

اس کی خاصیت ہر ایک بشر پر روشن ہے۔ یہ دوائی نیند آور۔ دافع تشنج۔ دافع ریح قابض اور درد کو دور کرنیوالی ہے۔

خوراک۔ نصف رتی سے ایک رتی تک۔ بچوں کو بڑی ہوشیاری سے دینی چاہئے کیونکہ اُن کے بدن میں اس کی خفیف خوراک بھی زہر کا اثر پیدا کرتی ہے۔

جو لوگ اس کے کھانے کے عادی ہو جاتے ہیں۔ وہ زیادہ مقدار میں کھا سکتے ہیں یہانتک کہ ایک تولہ سے ۲ تولہ تک کھانیوالے موجود ہیں۔ عام لوگوں کا قیاس ہے کہ چالیس سال کی عمر کے بعد افیون کا استعمال کرنا ضروری ہے۔ اور یہ بھی کہتے ہیں کہ اسکے کھانے سے انسان کا بدن چست وچالاک رہتا ہے۔ مشقت کا متحمل ہو سکتا ہے۔ سفر میں تھکتا نہیں۔ اور زکام ونزلہ سے بچ رہتا ہے۔ جن لوگوں نے اسکا تجربہ کیا ہوگا وہی اس خیال کی تصدیق کر سکتے ہیں۔ بہرحال اسکا عادی ہو جانا خراب ہی سمجھا جاتا ہے

دوائی وہاں تک فائدہ کرتی ہے۔ جہاں تک کہ اُسکو گاہو گاہو ضرورت کے وقت ہی استعمال کیا جائے۔ اگر اُسکی عادت ڈالی جائے تو وہ دوائی نہیں رہتی اُس کی تاثیر زائل ہو جاتی ہے

## (۲) بالچھڑ

اِس کی جڑھ چھوٹی ہوتی ہے اور رنگ اِس کا زردی مائل سفید ہوتا ہے۔ اور اِسکی سطح میں بہت سی باریک چھوٹی جڑیں جو قریب دو یا تین انچ کے لمبی ہوتی ہیں لگی رہتی ہیں بالچھڑ کا مزا کڑوا ہوتا ہے۔ اور اُسکی بُو بہت ہی تیز ہوتی ہے۔ تازی جڑوں میں خوشبو معلوم ہوتی ہے۔ دیر کے بعد بجائے خوشبو کے بو آنے لگتی ہے۔

**فوائد اور استعمال**۔ مانند سُنبل۔

**خوراک**۔ دس رتی سے بیس رتی تک۔

اکثر اِس کا خیساندہ استعمال کرتے ہیں جس کے بنانے کی ترکیب یہ ہے۔

بالچھڑ کچلا ہوا ۶ ماشہ۔ کھولتا ہوا پانی ۵ چھٹانک۔ ایک بند برتن میں ایک گھنٹہ تک بھگو کر چھان لیں۔

**خوراک**۔ نصف چھٹانک سے ایک چھٹانک تک۔

## (۳) پوٹاسی بروماَئیڈ

اس کی بے رنگ اور بے بو قلمیں ہوتی ہیں اور اس کا ذائقہ نمکین ہوتا ہے۔ اور پانی میں حل ہو جاتا ہے۔

**فوائد**۔ نیند آور۔ دافع تشنج۔ اور اعضائے تناسل کی خیزش کو کم کرنے والا۔

**استعمال**۔ مرگی۔ مرض باؤگولا۔ جریان منی۔ حیض جب تکلیف سے آتا ہے یا مقدار سے زیادہ آتا ہو۔ کتے کھانسی۔ دمہ کشی۔ بچوں کے تشنج وغیرہ میں مفید ہوتا ہے۔

خوراک - ½ ۱ رتی سے ۵ رتی تک -

## (۴) خراسانی اجوائن

اس کے بیج ویسی اجوائن کے بیج کی مانند ہوتے ہیں - اور حکما لوگ نیند لانے اور تشنج رفع کرنے کے لئے استعمال کرتے ہیں - زیادہ مقدار میں زہر کا اثر رکھتی ہے -

خوراک ½ ۱ رتی سے ۵ رتی تک -

## (۵) دہتورہ

دھتورہ دو قسم کا ہوتا ہے ایک کے پھول سفید ہوتے ہیں - اور دوسرے کے کالے ان دونوں کے پتّے اور بیج استعمال میں آتے ہیں -

فوائد - دافع درد - دافع تشنج - زیادہ خوراک میں زہر - اصل میں مُنشّی اور زہر -

استعمال - اُن امراض میں جن میں تشنج ہوتا ہے - استعمال کرتے ہیں - دمہ کی بیماری اور بڑھاپے کی کھانسی میں بہت مفید پایا گیا ہے - دہتورہ کے پتوں یا بیجوں کو حقہ میں ڈال کر پینے سے دم کشی میں آرام ملتا ہے - دہتورہ کے پتّے جوڑوں اور گلٹیوں کے درد کے رفع کرنے کے لئے باندھا کرتے ہیں - دہتورہ کے پتّے اور بیج کا انگریزی حکما ر اکسٹراکٹ اور ٹنکچر بنا کر زیادہ استعمال کرتے ہیں -

یہ بات قابل یاد رکھنے کے ہے کہ دہتورہ سے آنکھ کی پُتلی پھیل جاتی ہے - راہزن لوگ مسافروں کو لوٹنے کی غرض سے دہتورہ یا تو حُقّہ میں پلا دیتے ہیں - یا اُس کے بیج جو مانند سرخ مرچ کے ہوتے ہیں ساگ اور دال میں پکا کر کھلا دیتے ہیں - یا دھتورہ کو گھوٹ کر اور اُسکے ذائقہ کو دودھ اور چینی سے چھپا کر پلا دیتے ہیں - جب دھتورہ کے زہر کی علامات پیدا ہو جاتی ہیں اور مسافر نشہ میں ہو جاتا ہے تو راہزن نقیر وغیرہ

اُسکے مال کو لُوٹ لیتے ہیں۔ علامات دھتورہ کے نشہ کی عجیب قسم کی ہوتی ہیں۔ پہلے سر کو چکر آتا ہے۔ چہرہ سرخ ہو جاتا ہے۔ اور بیہوشی طاری ہوتی ہے۔ بیمار کوئی چیز نگل نہیں سکتا۔ گلا خشک ہو جاتا ہے آواز بدل جاتی ہے۔ گفتگو صاف سمجھ میں نہیں آتی۔ بصارت میں فرق آجاتا ہے۔ مریض بے چین ہو جاتا ہے۔ آوارہ گھومتا ہے۔ واہیات اور بے مطلب بکتا ہے لیکن بزدل ہوتا ہے اور قابو میں جلدی آجاتا ہے۔ اُس کی عجیب حرکات ہوتی ہیں۔ خیالی چیزوں کو پکڑتا ہے۔ اپنے کپڑوں اور بستر سے کو اپنے ہاتھوں سے بے مطلب ٹٹولتا ہے۔ اور اُنگلیوں کے پوروں سے خیالی سوت کی تاریں کھینچتا ہے۔ یہ علامات آہستہ آہستہ جاتی رہتی ہیں یا بڑھ جاتی ہیں۔ دل اور پھیپھڑوں کی حرکت کم ہو جاتی ہے۔ آخرکار موت واقع ہوتی ہے۔ بعض دفعہ پیٹ پھول جاتا ہے۔ جس مریض نے اچھا ہونا ہوتا ہے اُس کی نیند جاتی رہتی ہے۔ پہلے درجہ کی علامات شروع ہو جاتی ہیں۔ اور آہستہ آہستہ مریض تندرست ہو جاتا ہے۔

## (۲۹) سُنبل

اس کی خشک جڑیں دوائی میں استعمال کرتے ہیں اور یہ گول اور ۳ انچ سے ۱/۲ انچ تک موٹی ہوتی ہیں چھلکا ان کا کالے بھوسلے رنگ کا ہوتا ہے اور اس پر باریک ریشہ ہوتا ہے۔ جڑیں بڑی تیز خوشبودار ہوتی ہیں۔ اور یہ خوشبو مشک کی مانند ہوتی ہے۔ ذائقہ پہلے میٹھا معلوم ہوتا ہے بعد ازاں مُنہ کڑوا ہو جاتا ہے۔ ہندوستان ہندوستان میں جو سنبل پیدا ہوتا ہے وہ سنبل روسی کی نسبت سخت ہوتا ہے اور سُرخ رنگ کا ہوتا ہے۔

**فوائد**۔ عصبوں کا محرک۔ دافع تشنج۔

استعمال - مرض باؤ گولا مرگی - اور ایسی امراض میں مفید پایا گیا ہے۔

خوراک سفوف کی - پانچ رتی سے ۱۰ رتی تک۔

(۷) کلورل ہیڈریٹ

اس کی سفید قلمیں ہوتی ہیں اور اُن سے بڑی تیز بو آتی ہے - ہوا سے نمناک ہوجاتیں اور گل جاتی ہیں۔

فوائد - نیند آور - دافع درد و تشنج -

استعمال مثل پوٹاسی برومایڈ کے۔

خوراک - ۱/۲ ۲ رتی سے ۱۵ رتی تک - پانی میں گھول کر اور چینی ملا کر پلادیں۔

(۸) کلورافارم

کلورافارم رنگ میں مثل پانی کے ہوتا ہے لیکن اُس سے وزنی ہوتا ہے - کلورافارم کی بو تیز اور ذائقہ میٹھا ہوتا ہے۔

فوائد - اگر یہ کپڑہ پر ڈال کر سنگھایا جائے تو بیہوشی ہو جاتی ہے اور اسی واسطے جرّاحی میں بکثرت استعمال کیا جاتا ہے - اگر کھایا جاوے تو دافع تشنج اور درد اور نیند آور ہے اگر جلد پر لگایا جاوے تو جلد سرخ ہو جاتی ہے۔

استعمال - جراحی میں بیہوشی پیدا کرنے کے لئے اسکو سنگھایا کرتے ہیں - معدہ کے امراض ہیضہ اور کھانسی میں اسے پلاتے ہیں اور بہت سے نسخوں میں دوائی کو خوش ذائقہ کرنے کی خاطر ملایا کرتے ہیں۔

خوراک ۳ بوند سے ۱۰ بوند تک ہمراہ گوند کے پانی یا شربت یا زردی بیضہ کے۔

کلورافارم بغیر ڈاکٹر کی موجودگی کے سنگھانا نہیں چاہیئے کیونکہ اس سے

مریض کی جان کا خوف ہوتا ہے۔

## ادویہ قابضہ

افیون - بل کتھ - تازہ بیل - بھنگ - پھول سپاری - شربت موڑیوں - سلفیورک ایسڈ ڈل کشتہ - کمرکش - کھریا مٹی - کلو روڈین - ماجو۔

### (۱) افیون

افیون کے بارہ میں پہلے ذکر آچکا ہے اب صرف اُس کے اُن مرکبات کا ذکر کیا جاویگا جو دوائیوں میں استعمال کئے جاتے ہیں۔

#### (الف) ٹنکچر اوپیم

یہہ انگریزی دوکانوں میں عام ملتا ہے - یہہ افیون کو شراب میں بھگو کر رکھنے سے تیار ہوتا ہے۔

**خوراک** - ۵ بوند سے ۳۰ بوند تک ہے طاقت اس کی پندرہ بوند میں نصف رتی افیون ہوتی ہے۔

#### (ب) وائینم اوپیائی

یہہ بھی ایک قسم کی شراب کے ساتھ جس کو شیری کہتے ہیں تیار ہوتا ہے۔

**خوراک** اسکی ۱۰ بوند سے ۴۰ بوند تک ہے اس کو آنکھوں کے امراض میں اکثر استعمال کرتے ہیں۔

#### (ج) لینمینٹ آف اوپیم

لینمنٹ آف اوپیم وجع المفاصل اور اور مقامات وردمیں مالش کرتے ہیں - یہہ بھی

دوکانوں میں تیار شدہ ملتا ہے۔

## (د) مارفیا

یہ افیون کا ست ہے اور اس کی تین چار قسمیں دوائی میں مستعمل ہوتی ہیں اور وہ یہ ہیں۔ ہائیڈروکلوریٹ آف مارفیا۔ ایسے ٹیٹ آف مارفیا۔ بائی میکونیٹ آف مارفیا۔ ٹارٹریٹ آف مارفیا۔

**خوراک۔** $\frac{1}{16}$ حصہ رتی سے $\frac{1}{4}$ حصہ رتی تک

**خوراک سلوشن یعنی عرق۔** ۱۰ بوند سے ۶۰ بوند تک۔

## (۲) بل کتھ و تازہ بیل

بل کتھ خشک بیل کے پھل کو کہتے ہیں۔ بیل ہندوستان کے خشک جنگلوں میں عام ملتا ہے اسکا آدھا پکا پھل دوائی کے کام میں آتا ہے۔ نارنگی سے بڑا ہوتا ہے اور چھلکا اس کا سخت لکڑی کی طرح ہوتا ہے۔ اس کے اندر دس پندرہ خانے ہوتے ہیں کہ جنہیں ماسوائے بیج کے ایک چیپ دار مادہ بھرا ہوتا ہے۔ اور کسی قدر اسمیں بو اور ذائقہ ہوتا ہے۔ دوکانوں پر بل کتھ یا ثابت بیل کی شکل یا ٹکڑوں میں ملتا ہے۔

**فوائد۔** فقیر لوگ ہندوستان کے جنگلوں میں جن دنوں میں پھل پکتا ہے گو دا کھا کر اپنی زندگی بسر کرتے ہیں۔ بعض بیل کو بھوبھل میں ڈال کر اور پکا کر استعمال میں لاتے ہیں۔ خاص فائدہ اسکا قابض ہے۔ اسہال کی بیماریوں میں جب دستوں کے ساتھ قبض بھی شامل ہوتی ہے تو اس حالت میں یہ بہت ہی مفید ہوتا ہے۔ کیونکہ اسکی تاثیر نہ صرف قابض بلکہ ملین بھی ہے۔ بیل انتڑیوں کو طاقت بخشتا ہے۔

**استعمال۔** مرض سنگرہنی اسہال۔ اور خاصکر ایسے پرانے امراض میں بہت

مُفید پایا گیا ہے۔ اور اُن شخصوں کو جو قبض کے عادی ہوتے ہیں بیل کا استعمال فائدہ بخشتا ہے۔

خوراک۔ خشک بیل کا گودا سفوف کیا ہُوا ۱ رتی سے ۸ ماشہ تک ہمراہ پانی کے تازہ بیل کا ایک پھل ایک مریض کے لئے ایک یا دو دن کے لئے کافی ہوتا ہے۔

بعض دفعہ بیل کا شربت استعمال کرتے ہیں یعنی بیل کے گودا کو نکال کر پانی میں ملکر اُسمیں چینی ڈال کر پیتے ہیں اور بعض اوقات اُسکا ست نکالتے ہیں جسکے نکالنے کی ترکیب یہہ ہے ایک پکا بیل پھل جسکا چھلکا صاف اور پتلا ہو لیویں اور اُسکے گودے کو نکالکر ایک برتن میں ڈال دیں اور اُوپر اسقدر پانی چھوڑیں کہ گودا پانی سے ڈھک جاوے۔ بعد دو گھنٹہ کے اُسکو حرکت دیں اور ململ کے کپڑہ سے چھان لیویں جو گودا پیچھے رہ جاوے اُسسے اُسی ترکیب سے پھر پانی میں ملاکر مثل پہلے کے ست نکالیں اور اس ترکیب کو کئے جاویں کہ جبتک ململ میں سے چھنا ہوا پانی بے ذائقہ نکلنے نہ لگے۔ اس پانی کو آگ پر اُڑا دیں جبتک کہ نرم شیرہ کی طرح ست بن نہ جاوے۔

خوراک۔ اسکی ۲ ماشہ سے ۸ ماشہ تک۔ دو تین دفعہ دن میں کھلادیں۔

بازار میں انگریزی دوکانوں پر اسکا رقیق ست بکتا ہے۔ اور یہہ بباعث ملاوٹ کسی قدر شراب کے بگڑتا نہیں۔
خوراک۔ اِسکی ۴ ماشہ سے ½ تولہ تک۔

## (۳) بھنگ

یہ ایک عام بوٹی ہے کہ جسکو سب لوگ جانتے ہیں اور جسکی خاصیت اور استعمال و نیز خوراک سے بخوبی واقف ہیں اور بطور نشہ کے استعمال کرتے ہیں۔ انگریزی حکما اسکا ست اور ٹنکچر بناکر استعمال میں لاتے ہیں۔ ست کو جسکی خوراک ½ گرین سے ۲ گرین تک

ہوتی ہے اکسٹرکٹ کینابس انڈیکا اور ٹنکچر کو کہ جسکی خوراک ۵ بوند سے ۲۰ بوند تک ہوتی ہے ٹنکچر کینابس انڈیکا کہتے ہیں۔

## (۴) پھول سپاری

یہہ سپاری کے پھول ہوتے ہیں اور بازار میں عام طور پر مل جاتے ہیں۔

فائدہ۔ قابض۔

استعمال۔ مرض سنگرہنی اور اسہال میں بہت مفید پائے گئے ہیں۔

خوراک سفوف ۵ رتی سے ۲ ماشہ تک۔

## (۵) سلفیورک ایسڈ ڈل

تیز تیزاب دوائی کے کام نہیں آتا اسواسطے اس میں پانی ملاکر استعمال کرتے ہیں بازار میں جو دوکانوں پر گندہک کا تیزاب ملتا ہے وہ خالص نہیں ہوتا۔ انگریزی دوکانوں سے خالص ملتا ہے۔

فوائد قابض اور ہاضمہ کو طاقت دینے والا۔

استعمال۔ دستوں کی مرض میں بہت مفید ہے۔ سیسہ کے زہر میں فائدہ دیتا ہے جب کبھی کسی مقام میں ہیضہ پھیلتا ہے۔ تو بطور حفظ صحت ماتقدم اسکا استعمال کیا جاتا ہے جب معدہ۔ پھیپھڑے۔ گردہ۔ یا رحم سے خون جاری ہوتا ہے تو اُن حالتوں میں دیا جاتا ہے۔ مرض سل میں پسینہ کے کم کرنے کی خاطر استعمال کرتے ہیں۔ بطور تفریح طبع کے اسکی شکنجبین بناکر بخاروں میں پلاتے ہیں۔

خوراک سلفیورک ایسڈ ڈل کی۔ ۵ بوند سے ۳۰ بوند تک بہت سے پانی میں ملاکر پلا دیں۔

ایک خوشبودار گندھک کا تیزاب بھی ہوتا ہے کہ جسمیں دارچینی اور سونٹھ وغیرہ بھی ملاتے ہیں اُسکو ایرومیٹک سلفیورک ایسڈ کہتے ہیں۔ خوراک و استعمال اُسکو بھی مانند اُسی کے ہین۔

(۶) شربت موڑیوں

سب پساری اِس کو بنا کر تیار رکھتے ہیں۔

فائدہ۔ قابض۔

استعمال شربت کو پانی میں ملاکر پلاتے ہیں۔

خوراک۔ ایک تولہ سے تین تولہ تک۔

(۷) کتھ

اس کو ہندی میں کھوت کہتے ہیں۔ یہ کتھ کے درخت کی لکڑی کو پانی میں اُبال کر اور اُس پانی کو آگ پر اُڑانے سے بنتی ہے۔ یہ دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک سفید اور دوسری سیاہی مائل بھوسلی۔

فائدہ۔ قابض۔

استعمال۔ اسہال میں بہت مفید ہے۔ مسوڑون کی بیماری میں اسکے غرغرے کرتے ہیں زخموں پر مرہم بنا کر لگاتے ہیں۔ عورتوں کو جب سفید پانی آتا ہے تو اس کی پچکاری کرتی ہیں۔ سوزاک میں اس کی پچکاری مفید ہوتی ہے۔ ہندوستان میں چونہ کے ساتھ ملاکر پان میں چبایا کرتے ہیں۔

خوراک۔ ۵ رتی سے ۱۰ رتی تک۔

(۸) کمرکس

اس کا درخت لنکا اور مدراس کے جنگلوں میں کثرت سے پایا جاتا ہے۔ اس کے تنے

پر ٹانک لگانے سے جو گوند نکلتا ہے اس کو کمرکس کہتے ہیں۔ کمرکس کے ٹکڑے لوکدار چمکیلے اور سیاہ بمائل سُرخی ہوتے ہیں۔ اس میں کوئی بو نہیں ہوتی۔ اور چبانے سے قابض تاثیر معلوم ہوتی ہے۔ اور تھوک کا رنگ سُرخ ہو جاتا ہے۔

**فائدہ**۔ قابض۔

**استعمال**۔ مثل کتھ کے بچوں کے لئے بہت مفید ہے۔

**خوراک سفوف**۔ ۵ رتی سے ۱۵ رتی تک یا زیادہ۔

## (۹) کھریا مٹی

اِس کو انگریزی میں چاک کہتے ہیں۔ بازار میں جو کھریا مٹی ملتی ہے۔ وہ صاف نہیں ہوتی کھریا مٹی چونہ کا مرکب ہے اور اُسکے ڈلے یا سفوف بازار میں ملتے ہیں۔ تیزاب کو ملانے سے جوش کھاتی ہے۔ کھریا مٹی کے صاف کرنیکا طریقہ یہہ ہے کہ کھریا مٹی کو ایک مٹی کے دور میں پانی میں گھول لیں۔ اور کپڑے سے چھان لیں۔ چھنے ہوئے پانی کو ایک دوسرے دور میں ڈال کر رکھ چھوڑیں تاکہ کھریا مٹی تہ نشین ہو جائے۔ بعد ازاں اوپر کے شفاف کو نتھار کر پھینکدیں۔ اور کھریا مٹی جب خشک ہو جاوے تو اُس کو مٹی کے دور سے نکال لیں۔

**فوائد**۔ جب معدہ اور خون کی ترشی بڑھ جاتی ہے۔ تو اُس حالت میں یہ دوا بہت فایدہ کرتی ہے اور نیز عمدہ قابض ہے۔

**استعمال**۔ بچوں کے اسہال میں خاصکر جب اُن کے پیٹ میں ترشی زیادہ ہو بہت فایدہ کرتی ہے۔ اسکو زخموں پر بھی چھڑکتے ہیں۔ کھریا مٹی کے دو مرکب ہیں جو عام طور پر استعمال میں آتے ہیں۔ ایک کو چاک مکچر کہتے ہیں جو رقیق ہوتا ہے اور دوسرے

کو ایرومیٹک چاک پوڈر یعنی خوشبودار کھڑیا مٹی کا سفوف کہتے ہیں۔

خوراک۔ ۵ رتی سے ۴ ماشہ تک یا زیادہ۔

چاک مکچر

نسخہ

| | | |
|---|---|---|
| صاف کی ہوئی کھڑیا مٹی | - | ۷ ½ ماشہ |
| سفوف گوند کیکر | - | ۴ ½ ماشہ |
| شیرہ | - | ۱ ¼ تولہ |
| عرق دارچینی | - | ۳ ¾ چھٹانک |

کھڑیا مٹی سفوف گوند اور عرق دارچینی کو ایک کھرل میں خوب کھرل کریں بعدازاں شیرہ ملا کر رگڑیں اور پھر اسکو ایک بوتل میں بند کر کے رکھ چھوڑیں۔

خوراک۔ ½ چھٹانک سے ایک چھٹانک تک۔

ایرومیٹک چاک پوڈر

نسخہ

| | | |
|---|---|---|
| سفوف دارچینی | - | ۲ چھٹانک |
| سفوف جائفل | - | ۱ ½ چھٹانک |
| زعفران | - | ۱ ½ چھٹانک |
| لونگ | - | ¾ چھٹانک |
| الائچی دانہ | - | ½ چھٹانک |
| بورہ سفید | - | ۲ ¼ چھٹانک |
| صاف کی ہوئی کھڑیا مٹی | | ۵ ½ چھٹانک |

سب کو ملا کر کھرل کریں اور لوہے یا تار کی چھاننی سے چھانکر ایک شیشہ کے کاگ والی

بوتل مین بند کر کے رکھ چھوڑیں۔

خوراک۔ ۵ رتی سے ۴ ماشہ تک اور بچوں کے واسطے ½ ۲ رتی سے ۵ رتی تک

نوٹ۔ نگاہ۔ اس مرکب میں زیادہ قابض کرنے کی غرض سے اس قدر افیون ملاتے ہیں کہ چالیس گرین میں ایک گرین افیون ہو جاوے۔

## (۱۰) کلوروڈین

اس میں مارفیا۔ ڈائلوٹ۔ ہیڈروسیانک ایسڈ۔ کلورافارم۔ پیپرمنٹ۔ شیرہ اور کچھ اسپرٹ ہوتا ہے اور ہر امراض کی دوائی ہے۔ کھانسی۔ زکام۔ اسہال۔ ہیضہ۔ درد معدہ۔ نفخ اور دل کی دھڑکی کو بہت فایدہ بخشتی ہے اور نیند آور ہے وغیرہ وغیرہ۔

خوراک۔ ۵ بوند سے ۳۰ بوند تک پانی میں ملا کر استعمال کریں۔

احتیاط۔ اس کی شیشی کو ہمیشہ ہلا کر دوائی نکالنی چاہیئے۔

## (۱۱) ماجو

ماجو پھل سخت اور بھاری ہوتا ہے۔ شکل میں گول اور قطر میں ½ انچ سے ¾ انچ تک موٹا ہے اُسکی سطح ناہموار ہوتی ہے اور اُسکے اندر ایک چھوٹا سا کھول ہوتا ہے۔ ذائقہ اسکا سخت قابض ہوتا ہے

فائدہ۔ قابض۔

استعمال۔ بطور قابض کے مرض اسہال میں اور مختلف مقامات کے خون بند کرنے کے لئے استعمال کرتے ہیں اسکا جوشاندہ پکا کر افیون اور میٹھا تیلیا کے زہر کو زائل کرنے کی غرض سے دیتے ہیں۔ اسکا مرہم بنا کر بواسیر میں استعمال کرتے ہیں اور اسکے جوشاندہ کا غرغرہ مونہہ کے کئی امراض میں مفید پایا گیا ہے۔

خوراک سفوف ماجو۔ ۵ رتی سے ۱۰ رتی تک۔

جوشاندہ بنانے کی ترکیب یہہ ہے۔ نسخہ۔ کوٹا ہوا ماجو ۲ تولہ ½ ۱ ماشہ پانی دس
چھٹانک۔ دس منٹ تک ایک ڈھکے ہوئے برتن میں جوش دیکر چھان لیں اور اُس میں
اس قدر پانی ملاویں کہ جوشاندہ دس چھٹانک ہوجائے۔
خوراک۔ ۲ تولہ سے ۵ تولہ تک۔ بطور قابض کے اس کی پچکاری اور غرغرہ کراتے ہیں
## ماجو کی مرہم۔ چربی اور تیل میں تیار ہوتی ہے۔
نسخہ۔ سفوف ماجو چالیس رتی۔ چربی او رمیٹھا تیل نصف چھٹانک۔ سب کو ملاویں
بعض اوقات اس مرہم کے نصف چھٹانک میں ۱۱ رتی افیون ملاتے ہیں۔
ماجو میں سے دو قسم کے ست نکلتے ہیں جنکو ٹی نیک ایسڈ اور گیا لک ایسڈ کہتے
ہیں ان دونوں کی تاثیر قابض ہوتی ہے۔ ٹی نیک ایسڈ اکثر بیرونی طور پر استعمال
میں لاتے ہیں۔ اور گیا لک ایسڈ اندر کھلاتے ہیں۔ بعض دونوں کو کھلاتے ہیں۔
خوراک۔ دونوں کی ایک رتی سے ۵ رتی تک

# قابض لعاب دار

اسپغول۔ بہیدانہ۔ تخم بالنگو۔ خوب کلاں۔

## (۱) اسپغول

یہہ عام چیز ہے۔ اور اس کو عام لوگ جانتے ہیں۔ یہ ایک قسم کے باریک بھورے میلے
سرخی مائل بیج ہوتے ہیں جنکو پانی میں ملانے سے ایک بے مزہ لعاب پیدا ہوتا ہے
فوائد۔ قابض اور مفرح دل۔ اسہال پیچش۔ سوزش پیشاب و کھانسی
وغیرہ میں دیتے ہیں۔

استعمال - شربت مصری یا سرد پانی کے ہمراہ استعمال کرتے ہیں۔

خوراک - ۶ ماشہ سے ایک تولہ تک۔

اسپغول جب انتڑیوں میں جاتا ہے تو اُسکی تاثیر اس طور پر ہوتی ہے کہ انتڑیوں کے پردہ کے ساتھ اُسکے بیج لگ جاتے ہیں اور انتڑیوں سے پانی چوس کر پھول جاتے ہیں اور اُسکے پانی کے عوض میں اپنا لعاب انتڑی کی سطح پر چھوڑ دیتے ہیں اور خود آزاد ہو کر فضلہ کے ساتھ نکل جاتے ہیں۔ اِسکا لعاب اُن زخموں کو جو انتڑیوں کی سطح پر موجود ہوتے ہیں محفوظ رکھتا ہے اور فائدہ بخشتا ہے۔

## (۲) بہیدانہ

بہیدانہ بہی پھل کا بیج ہوتا ہے اور پنجاب میں کئی جگہ ملتا ہے۔ خصوصاً پشاور میں پھل مزہ دار ہوتا ہے۔ اور بیج جنکو بہدانہ کہتے ہیں اُن میں ایک قسم کا لعاب پایا جاتا ہے جو بہیدانہ کو پانی میں بھگونے سے ملتا ہے۔ اس لعاب میں مصری ملاکر استعمال میں لاتے ہیں۔

فوائد - مفرح طبع - قابض اور دافع کھانسی۔

استعمال - کھانسی - پیچش - اسہال اور پیشاب کی سوزش میں مفید ہے۔

خوراک - آٹھ ماشہ۔

## (۳) تخم بالنگوں

اس کو پنجابی میں تخم ملنگاں کہتے ہیں۔ اور یہ باریک بیج ہوتے ہیں جو پانی میں ڈالنے سے پھول جاتے ہیں۔

فوائد و استعمال - مثل اسپغول کے۔

خوراک۔ دو ماشہ سے چار ماشہ تک۔

(۴) خوب کلاں

یہہ باریک پیلے رنگ کے بیج ہوتے ہیں اور تاثیر اُن کی مثل اسپغول و تخم بالنگوں کے ہوتی ہے۔

خوراک۔ دو ماشہ سے چھ ماشہ تک۔

## پسینہ آور یعنی معرّق

اینٹی فبرین۔ اینٹی پائیرین۔ اسپرٹ آف نائیٹر۔ سوڈا سیلی سلیٹ۔ قلمی شورہ۔ گاؤزبان گرم پانی۔ گرم چاء۔ لائکوار امونیا ایسی ٹیٹس۔

(۱) اینٹی فبرین

یہ پسینہ آور دوائی ہے۔ رنگ میں سفید اور قلمدار ہوتی ہے ذائقہ پھیکا کسی قدر تلخ ہوتا ہے۔

فائدہ۔ عمدہ پسینہ آور۔

استعمال۔ ہر ایک قسم کے بخار میں حرارت کم کرنے کے لئے دیتے ہیں۔ اس کے دینے سے فی الفور بخار کی حرارت کم ہوجاتی ہے اور مریض پسینہ میں تربتر ہوجاتا ہے۔

خوراک۔ ۲ رتی سے ۵ رتی تک ہمراہ چینی دینی چاہیئے۔ کیونکہ پانی میں حل نہیں ہوتی۔

(۲) اینٹی پائیرین

یہ دوائی بھی سفید اور قلمدار ہوتی ہے۔ ذائقہ اس کا تلخ ہوتا ہے۔ اور پانی میں حل ہوجاتی ہے۔

فوائد۔ پسینہ آور۔ تسکین بخش۔ نیند آور اور اعصاب کے دردوں کو دور کرنیوالی۔

استعمال۔ ہر قسم کے بخار۔ وجع المفاصل۔ مرض نقرس اور اعصابی امراض میں مفید پایا گیا ہے۔ اس دوائی کے دینے سے مریض پسینہ میں تر ہو جاتا ہے اور حرارت بخار کی کم ہو جاتی ہے۔ نیز یہ دوائی بہ نسبت اینٹی فبرین کے زیادہ پسینہ لاتی ہے۔ اور کمزوری بھی پیدا کرتی ہے۔ سر درد۔ دانتوں کی درد۔ عصبی درد۔ اور رینگر دوا میں بہت فائدہ کرتی ہے۔ کھانسی۔ دم کشی اور تلی میں بہت مفید ہوتی ہے۔

خوراک۔ ۲ رتی سے ۱۰ رتی تک۔

## (۳) سویٹ اسپرٹ آف نائیٹر

اسکو اسپرٹ ایتھر نائیٹرک یا اسپرٹ ایتھر نائیٹروسائی کہتے ہیں یہ رقیق ہوتا ہے۔ اور اس میں سے تیز بو آتی ہے۔ رنگ میں کسی قدر زردی مائل اور ذائقہ اسکا تیز اور کسی قدر شیریں ہوتا ہے۔

فوائد۔ اسٹمولنٹ (یعنی محرک یعنی خون کے دوران کو تیز کرنے والا)۔ مدر۔ معرق اور دافع تشنج۔

استعمال۔ بخار۔ زکام۔ کھانسی اور پیشاب کی جلن اور مرض استسقا میں بڑا مفید ہوتا ہے۔ دیگر ادویات کے ساتھ اسکا استعمال کرتے ہین۔

خوراک ۳۰ بوند سے ۱۲۰ بوند تک۔

## (۴) سوڈا سیلی سلیٹ

اس کے سفید باریک چھلکے ہوتے ہیں یا ریشم جیسی قلمیں اور اس میں کسی قسم کی بو نہیں ہوتی۔ پانی میں حل ہو جاتا ہے۔ اُسکا ذائقہ میٹھا ہوتا ہے لیکن اچھا نہیں لگتا۔

فوائد۔ مُعرق ہوتا ہے اور دل کی حرکت کو کسی قدر کم کرتا ہے۔

استعمال۔ وجع المفاصل میں یہ دوائی اکسیر ہے۔ اور ہر قسم کے بخار میں دینے سے پسینہ لاتی ہے۔ اور حرارت کو کم کرتی ہے۔ اِس کو سویٹ اسپرٹ آف نائیٹر میں ملاکر ہرگز نہ دینا چاہیئے۔ سوڈا سیلی سلیٹ جگر کو تحریک دیتا ہے۔ اور پت کو زیادہ پیدا کرتا ہے۔ جب پت کی خارجی نالیوں میں کنکری پیدا ہو جاتی ہے تو اُسکے استعمال سے کنکری حل ہو جاتی ہے۔

خوراک۔ ۵ رتی سے ۱۰ رتی تک۔

## (۵) قلمی شورہ

قلمی شورہ کی صاف قلمیں ہوتی ہیں اور ذائقہ بھی نمکین ہوتا ہے۔

فوائد۔ مُدر و مُعرق و مُفرح طبع۔ بہت سے پانی میں گھول کر پلانا چاہیئے۔ زیادہ مقدار میں زہر۔

استعمال۔ باری کے بخار۔ تپ محرقہ اور سوزاک وغیرہ میں بہت مفید ہے۔ اگر سیاہی چوس کاغذ کو قلمی شورہ کے پانی میں تر کر کے خشک کیا جاوے اور اُسکی بتی بنا کر مانند چُٹ کے دم کشی کے مریض کو پلایا جاوے تو بہت فائدہ بخشتا ہے۔

خوراک۔ ۵ رتی سے ½ ۲ ماشہ تک۔

## (۶) گاؤزبان

یہ بازار میں عام ملتی ہے۔ اِسکو پنجابی میں کازبان کہتے ہیں۔ گاؤزبان کا عرق جو پساری کی دوکان سے ملتا ہے وہ اچھا نہیں ہوتا۔

فوائد۔ مُعرق و مُدر۔

**استعمال** - ہر قسم کے بخار اور مثانہ کے امراض میں مفید پایا گیا ہے - اس کا عرق یا جوشاندہ استعمال میں لاتے ہیں -

**خوراک** عرق ۲ تولہ سے ۴ تولہ تک - دو دو گھنٹہ کے بعد بخار میں پلاتے ہیں اور اگر جوشاندہ تیار کرنا ہو تو اُس میں چھ ماشہ سے نو ماشہ تک گاؤزبان ڈالتے ہیں -

## (۷) گرم پانی

گرم پانی کے غسل یا بھاپ دینے سے بھی پسینہ آتا ہے اور بخار کی حرارت کم ہوجاتی ہے - بعض اوقات جب بخار کی حرارت تیز ہوتی ہے تو ٹھنڈے پانی سے یا اُس میں برف ملاکر غسل کرنے سے حرارت کم ہوجاتی ہے اور بخار اُتر جاتا ہے یا ٹھنڈے پانی سے بدن کے پونچھنے سے یا ٹھنڈے پانی میں چادر بھگوکر بدن کے گرداگرد لپیٹنے سے حرارت کم ہوجاتی ہے -

## (۸) گرم چاء

بخار کی حالت میں خاصکر جب سردی لگتی ہو گرم پانی یا گرم چاء یا گرم دودھ پلانے سے گرمی آجاتی ہے اور مریض کی سردی کم ہوجاتی ہے -

## (۹) لائیکوار امیونیا ایسی ٹیٹس

اس کے بنانیکی ترکیب یہ ہے - **نسخہ** - کاربونیٹ آف امونیا ۱/۲ ۱ چھٹانک ۱/۲ ۴ ماشہ یا حسب ضرورت - سرکہ یا ایسی ٹک ایسڈ ۵ چھٹانک - مقطر کیا ہوا پانی ایک سیر ۹ چھٹانک - کاربونیٹ آف امونیا کو پہلے سفوف کریں - بعد ازاں اُسکو سرکہ یا ایسی ٹک ایسڈ میں اُسوقت تک چھوڑتے جاویں کہ جبتک سرکہ کی تُرشی رفع نہ ہوجاوے - پھر اُس میں پانی کو ملالیوں -

**فوائد و استعمال** - تسکین بخش - پیشاب آور و معرق - بخار - کھانسی - زکام اور بھی اور امراض میں بہت مفید پایا گیا ہے۔

**خوراک** - آٹھ ماشہ سے ۲ تولہ تک ہمراہ پانی کے۔

## ادویہ مدر یعنی پیشاب آور

اسپرٹ ایتھر نائیٹرک - بھکھڑا - تخم خیارین - تیل صندل سفید - جوکھار - مخزفہ - قلمی شورہ کاہو - کاسنی - مشک کافور - کباب چینی - کوپیبا - گندہ بروزہ۔

### (۱) اسپرٹ ایتھر نائیٹرک

اسکا بیان پہلے ہو چکا ہے - اب دوبارہ بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔

### (۲) بھکھڑا

اس کو گوکھرو بھی کہتے ہیں۔ کھیتوں میں عام پایا جاتا ہے۔ اس کو عام لوگ جانتے ہیں۔ کانٹے دار ہوتا ہے اور اسکا سارا بوٹا استعمال میں آتا ہے۔

**فوائد** - پیشاب آور مقوی مثانہ - وقوت باہ۔

**استعمال** - تازہ بوٹا لیکر پانی کے ہمراہ گھوٹ کر جو اسمیں سے پانی نکلتا ہے اُس کا استعمال کرتے ہیں یا خشک بوٹی کا خیساندہ بنا کر برتتے ہیں۔ یا سفوف کرکے اُس کی پھکّی بنا کر برتتے ہیں مرض سوزاک میں بہت مفید ہے۔ سوزش گردہ و مثانہ و پیشاب کی نالی میں فایدہ بخشتا ہے۔ مثانہ کی کمزوری میں مفید ہے اور مقوی باہ ہے۔

**خوراک سفوف** - ایک ماشہ سے ۴ ماشہ تک۔

## (۳) تخم خیارین - تخم خرفہ - کاسنی - کاہو

تخم خیارین یعنی مغز تخم ککڑی یعنی تر وغیرہ - ان کی بابت تشریح کرنا کچھ ضرورت نہیں - ان کی خاصیت و فوائد اور استعمال سے ہر ایک بشر واقف ہے ۔

## (۴) تیل صندل سفید

یہہ صندل سفید سے نکلتا ہے اور ایک قسم کا خوشبودار تیل ہوتا ہے -

**فائدہ و استعمال** اس کا مانند کباب چینی کے -

**خوراک** - ۱۰ بوند سے ۳۰ بوند تک - چونکہ یہہ پانی میں حل نہیں ہوتا اس واسطے اس کو لائیکوار پوٹاسی یا جو کھار یا سوڈا کے ساتھ ملا کر رگڑتے ہیں اور پھر پانی ملا کر دیتے ہیں یا گوند کے پانی میں ملا کر دیتے ہیں -

## (۵) جوکھار

اس کی سفید قلمیں ہوتی ہیں ذائقہ میں نمکیں ہوتا ہے پانی میں حل ہو جاتا ہے تیزاب کے ساتھ ملکر جوش کھاتا ہے -

**فوائد** - ترشی معدہ اور بول کو دور کرتا ہے اور پیشاب آور ہے -

**خوراک** - ۵ رتی سے ۲۰ رتی تک یہ ایسی حالت میں دیا جاتا ہے جب معدہ میں ترشی زیادہ ہو یا پیشاب سرخ آتا ہو اور ترش زیادہ ہو - مثانہ میں خراش ہو اور پیشاب جل کر آتا ہو - مرض استسقاء اور جلدی امراض میں فائدہ بخش ہے -

## (۶) کباب چینی

یہہ ایک قسم کا پھل ہوتا ہے جو گول مرچ کے برابر ہوتا ہے اور اس پر جھریاں پڑی رہتی ہیں رنگ میں سیاہی مائل اور سونگھنے سے خوشبودار اندر اس کے ایک بیج

ہوتا ہے جو سخت اور گول ہوتا ہے۔

فوائد۔ مدر بول۔ مثانہ اعضائے تناسل اور گردہ کی جھلی پر اِس کا خاص اثر ہوتا ہے۔

استعمال۔ سوزاک۔ بواسیر کھانسی۔ پیشاب کی جلن اور مثانہ کی سوزش میں بہت مفید ہے۔

خوراک ½ ۲ ماشہ سے ۸ ماشہ تک تین چار دفعہ دن میں۔

## (۷) مشک کافور

یہہ ایک قسم کی لکڑی کو مقطر کرنے سے نکلتا ہے چین اور جاپان سے آتا ہے اِس کے سفید اور شفاف ڈھیلے ہوتے ہیں یا قلمیں پائی جاتی ہیں۔ اور تیز ذائقہ ہوتا ہے اور مونہہ میں رکھنے سے ایک سردی سی پیدا کرتا ہے۔ پانی پر تیرتا ہے ہوا میں رکھنے سے دیر کے بعد اُڑ جاتا ہے پانی میں کم حل ہوتا ہے لیکن تیزاب میں جلدی حل ہو جاتا ہے گرم کرنے سے اُڑ جاتا ہے جلانے سے جلتا ہے۔

فوائد اسٹیمولنٹ اور معرق اور دوسرے درجہ میں دافع درد و تشنج زیادہ خوراک میں زہر۔

استعمال۔ ہر قسم کے بخارات۔ سوزش۔ دم کشی۔ چھاتی کے درد قلب کی بیماری گٹھنے کھانسی۔ دل کی دھڑکی اور جریان منی میں مفید ہوتا ہے۔ مدر بول ہے۔ اعضائے تناسل اور پیشاب کی نالیوں کی امراض میں مفید ہوتا ہے۔ جوڑوں کے درد اور پٹھوں کے درد اور جوڑوں کی موچ میں تیل میں ملا کر اس کی مالش کرتے ہیں۔ مرض ہیضہ میں ایک حصہ مشک کافور اور نو حصہ شراب ملا کر اس کا عرق تیار کرتے ہیں اور اس کو ۲ بوند سے ۵ بوند تک چینی پر ڈال کر دو دو گھنٹہ بعد دیتے ہیں اسکے دینے سے دستوں کو آرام ہوتا ہے اور قے بند ہو جاتی ہے اور پیشاب آجاتا ہے اور مریض جلدی ٹھنڈا

نہیں ہوتا اس کا پانی بنا کر بخاروں میں اور ادویات کے ساتھ ملا کر استعمال کرتے ہیں
**ترکیب پانی بنانیکی** مشک کافور کی ڈلی کو ایک ململ کی تھیلی میں باندھکر ایک پانی کی
بھری ہوئی بوتل میں ایک دھاگہ سے باندھ کر ڈال دیں اور دوسرا سرا دھاگہ کا بوتل کے
گلے میں باندھ دیں۔ چونکہ پانی کے اوپر مشک کافور تیرتا ہے۔ بوتل کے پیندے کو نہیں
پہونچتا اسواسطے اس ململ کی تھیلی کو ایک کانچ کے سر موچ کے سرے سے لگا کر بوتل
کے پیندے پر لگا دیتے ہیں اور بوتل کو بند رکھتے ہیں دو دن تک ایسا بھگو کر
رکھنے سے کافور کا پانی تیار ہو جاتا ہے۔
**خوراک** پانی کی۔ نصف چھٹانک سے ایک چھٹانک تک۔ مشک کافور کا پانی
اور نسخہ جات بنانیکے کام میں آتا ہے۔ مشک کافور کا تیل اس طرح سے بناتے ہیں
کہ اڑہائی تولہ کافور کو آدھ پاؤ میٹھے تیل میں حل کر لیتے ہیں۔ مشک کافور کا ٹنکچر
بھی بنتا ہے۔ جو انگریزی دوکانوں میں تیار شدہ ملتا ہے اِس کو کمپونڈ ٹنکچر آف کمفر
اور پیراگارک بھی کہتے ہیں۔ کھانسی میں بڑا مفید ہوتا ہے اور اُس کے ½ ۲ تولہ
میں ایک رتی افیون ہوتی ہے۔
**خوراک ٹنکچر کی**۔ ۱۵ بوند سے ۱۲۰ بوند تک یا زیادہ۔
**خوراک مشک کافور کی**۔ ایک گرین سے پانچ گرین تک۔

## (۸) کوپیبا

یہہ بھی ایک قسم کا تیل ہوتا ہے جو درخت کے تنے میں سوراخ کرنے سے نکلتا ہے
شفاف اور پانی سے ہلکا ہوتا ہے۔ رنگت کسی قدر پیلی اور اُس میں سے خاص
قسم کی بو آتی ہے۔ ذائقہ میں بے مزہ ہوتا ہے۔

**فائدہ اور استعمال** اِس کا مانند گندہ بروزہ اور تیل صندل کے

**خوراک** - ۲۰ بوند سے ۶۰ بوند تک گوند کے پانی میں ملا کر دیں۔

### (۹) گندہ بروزہ

اِس کو چیپٹر کا گوند بھی کہتے ہیں اور ہمالیہ پہاڑ پر بہت ہوتا ہے۔

**فائدہ** - مُدِرّ بول۔

**ترکیب استعمال** اِس کی اسطرح پر ہے کہ اوّل گندہ بروزہ کی کپڑہ میں پوٹلی باندہیں اور ایک برتن میں کہ جس میں دودھ اور پانی ملا ہو دھاگہ سے باندھکر ایک لکڑی سے جو کہ برتن کے مُنہ پر دہری ہو لٹکا دیں اور برتن کے نیچے آگ جلا دیں جب تمام اُس میں سے ٹپک جائے تو پھر اُسکی پوٹلی باندھ لیں۔ علےٰ ہذا القیاس تین دفعہ پوٹلی باندھ کر ٹپکانے سے وہ سخت ہو جاویگا پھر اُسکا سفوف بنا کر طباشیر اور الائچی خورد میں ملا کر دیں۔

**خوراک** - ۳ ماشہ سے ۶ ماشہ تک۔

## استفراغ یعنی ادویات مقئی

ایپومارفیا[۱] - ایپیکاکوائینا[۲] - رائی[۳] - سلفیٹ آف کاپر[۴] - سلفیٹ آف زنک[۵] - نمک[۶]۔

### (۱) ایپومارفیا

اس دوائی سے قے بہت جلد آتی ہے۔ اگر ½ حصہ گرین کا کھایا جاوے تو ۲۰ منٹ میں قے ہو جاتی ہے اور ¼ حصہ گرین کا جلد کے نیچے بذریعہ پچکاری کے لگایا جاوے تو ۱۰ منٹ میں قے ہو جاتی ہے۔ اکثر ایپومارفیا کی جلد کے نیچے پچکاری کرتے ہیں۔

عام طور پر ۱/۴ حصہ رتی کا پہلے استعمال کرتے ہیں تھوڑی دیر تک اگر اُسکا اثر نہ ہو تو ایک اور پچکاری لگاتے ہیں - اپو مارفیا بطور مقئی کے اُن حالتوں میں بہت مفید پایا گیا ہے کہ جب مریض بیہوش ہو - اور موُنہہ سے کوئی دوائی نگل نہ سکے -

یہہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ قے ایسی حالت میں کراتے ہیں کہ جب مریض نے کوئی زہر کھالیا ہو مثلاً - افیون - دہتورہ - میٹھہ تیلیا اور سنکھیا - یا جب مریض بباعث زیادہ کھانے خوراک کے حالت بے چینی میں ہو اور معدہ اُس کا پھولا ہوا ہو اور معدہ کا فوراً خالی کرنا مریض کی صحت کے واسطے مفید سمجھا گیا ہو - بعض اوقات بچوں میں جب نفخ ہو جاتا ہے - اور بچہ بے چین ہوتا ہے تو اُسوقت بھی قے کرانا اچھا ہوتا ہے - جب بچوں کو ہوپنگ کاف جس کو کُتّے کھانسی کہتے ہیں یا کروپ ہو تو اُس وقت بھی قے کرانا مفید سمجھا گیا ہے - کئی اور حالتیں بھی ایسی ہیں - جنہیں قے کرانا ضروری ہے مگر اس جگہہ اُن کا بیان کرنا طوالت پکڑے گا - جب کوئی دوائی مُقئی پاس نہیں ہوتی تو تانبے کے پیسوں کو پانی کے ہمراہ جوش دیتے ہیں اور جب پانی کھولنے لگ جاتا ہے تو اُسکو ٹھنڈا کر کے قے کرانے کی غرض سے پلاتے ہیں ؀

## (۲) اپیکا کوائینا

اپیکا کوائینا کی خوراک بطور مقئی کے ایک ماشہ سے ۲ ماشہ تک پانی میں گھولکر پلادیں اور بعدازاں بطور امداد کے گرم پانی پلادیں - بچوں میں جب قے کرانیکی ضرورت ہو تو اپیکا کوائینا وائین سے قے کرادیں جسکی خوراک ۶۰ بوند ہے اور یہ

طریقہ قے کرانے کا یہ ہے کہ پہلے بچہ کو ۶۰ بوند پلا دیں اور اُتنا ہی آدھے آدھے گھنٹہ بعد دیئے جائیں جب تک قے شروع نہ ہو جاوے۔

## (۳) رائی

اس کو انگریزی میں مسٹرڈ اور پنجابی میں گوری سرسوں کہتے ہیں۔ یہ دوائی گوری سرسوں سے تیز ہوتی ہے۔

خوراک ۔ ۴ ماشہ سے ایک تولہ تک ایک گلاس پانی میں گھول کر پلانی چاہیئے۔

## (۴) سلفیٹ آف زنک

اس دوائی سے بھی قے کراتے ہیں اور اسکی خوراک بطور قے آور کے ۵ رتی سے ۲ ماشہ تک ہے۔

## (۵) سلفیٹ آف کاپر

اس کو بطور قے آور کے استعمال کرتے ہیں۔

خوراک ۔ ۵ رتی پانی میں گھول کر پلا دیں۔

سلفیٹ آف کاپر کو نیلا طوطیا کہتے ہیں اور بازار میں عام ملتا ہے رنگ اسکا نیلا ہوتا ہے لیکن ہوا میں رکھنے سے بگڑ جاتا ہے اور سفید ہو جاتا ہے۔ نشئی زہروں میں اس دوائی سے قے کراتے ہیں۔ جیسا کہ افیون کے زہر میں۔

## (۶) نمک

کھانے کا نمک اگر پانی میں گھول کر پلایا جاوے اور بعد ازاں گرم پانی زیادہ مقدار میں دیا جاوے تو قے ہو جاتی ہے ۔ ایک اور اچھا طریقہ قے کرانے کا یہ ہے کہ گلے میں اُنگلی ڈالکر یا بطخ کا پر مثل دانتن کے پھیریں اور تالو اور کوّے کو ملیں ۔ نمک کی

خوراک بطور مقی کے تین چوتھائی چھٹانک سے ایک چھٹانک تک۔ گرم پانی میں ملا کر پلاتے ہیں۔

# ادویات حیض آور

ایلوا۔ ارگٹ۔ اکاش بیل۔ پوست بیخ کپاس۔ تخم گاجر۔ تخم حرمل۔ دار چینی۔ شوہا گہ۔ سرخ مجیٹھ۔ سویہ۔ مر۔ مرکبات فولاد۔

## (۱) ایلوا

اس کو مصبر بھی کہتے ہیں۔

فوائد۔ ملین اور حیض آور۔

خوراک۔ ایک رتی سے پانچ رتی تک۔

## (۲) ارگٹ

اسکو ارگٹ آف رائی بھی کہتے ہیں اور یہ بہت عمدہ حیض آور ہے۔

خوراک ½ ماشہ سے ۲ ماشہ تک یا تو سفوف کر کے کھلاتے ہیں۔ یا اُسکا خیساندہ بنا کر پلاتے ہیں۔ ارگٹ کا اثر رحم کے پٹھو نپر ہوتا ہے اور اسی واسطے بچہ جننے کیوقت جب بچہ کے پیدا ہونے میں بوجہ کمزوری رحم کے دیر ہوتی ہے تو اُس حالت میں ارگٹ کے دینے سے بچہ جلدی پیدا ہو جاتا ہے یا جب بچہ پیدا ہو جاوے اور رحم آنول کو خارج نہ کرے تو ارگٹ کے دینے سے رحم سکڑ جاتا ہے آنول خارج ہو جاتا ہے اور خون بند ہو جاتا ہے۔

مرکبات۔ لیکوائیڈ اکسٹرکٹ آف ارگٹ۔

خوراک اسکی ۳۰ سے ۶۰ بوند تک۔ انگریزی دوافروشوں کے ہاں ملتا ہے

**ارگوٹین** - خوراک $\frac{1}{2}$ رتی سے ۱$\frac{1}{2}$ رتی تک -

**ارگوٹینن** - خوراک $\frac{1}{5}$ حصہ رتی سے $\frac{1}{8}$ حصہ رتی تک -
اِسکی جلد کے نیچے پچکاری کرتے ہیں - تاکہ رحم پر جلدی اثر ہو -

## (۳) اکاش بیل

اس کو گھگھر بیل بھی کہتے ہیں اور یہ وہ بیل ہے جو جھاڑیوں اور درختوں پر پھیلی رہتی ہے - اسکے پھول سفید اور مثل گھنٹی کے ہوتے ہیں -
اسکا جوشاندہ پکا کر پنجاب میں حیض لانے کے لئے استعمال کرتے ہیں - خیال ہے کہ اس جوشاندہ کے استعمال سے اسقاط حمل بھی ہو جاتا ہے

## (۴) پوست بیج کپاس

بیج کپاس کے پوست کا جوشاندہ بنا کر پلانے سے حیض بآسانی آجاتا ہے اور اسقاط حمل کے لئے بھی اسکو استعمال کرتے ہیں -

## (۵-۶-۷) تخم گاجر - تخم حرمل - سویہ

اِن کو حیض لانے کی غرض سے دیتے ہیں - دیسی دائیاں ہمراہ گوڑ کے اسقاط حمل کے واسطے استعمال کرتی ہیں -

## (۸) دارچینی

خیال ہے کہ دارچینی کا اثر رحم پر ہوتا ہے اسواسطے اِسکو واسطے اسقاط حمل اور حیض آور کے استعمال کرتے ہیں -

**خوراک** - ۲ رتی سے ۱۰ رتی تک عموماً اور چیزوں کے ساتھ ملا کر برتتے ہین -

## (۹) سوہاگہ

یہ بھی حیض آور سمجھا گیا ہے اور اسی باعث سے دیسی دائیاں اس کو دا سطے اسقاط حمل کے استعمال میں لاتی ہیں۔

خوراک۔ایک ماشہ سے ۲ ماشہ تک۔

## (۱۰) سرخ مجیٹھ

یہ ایک درخت کی جڑ ہوتی ہے اور کپڑے رنگنے کے کام میں آتی ہے سو ہے سال پہلے اسی سے رنگا کرتے تھے اور اسی باعث سے مجیٹھ ہر ایک شہر و گانوں میں ملتی تھی۔لیکن جب سے انگریزی رنگ بازاروں میں عام طور پر ملنے لگے ہیں مجیٹھ کا استعمال جاتا رہا ہے اگر یہی حال رہا تو مجیٹھ کسی زمانہ میں نایاب ہو جاویگی۔ مجیٹھ کا خیساندہ پکا کر حیض لانیکی غرض سے استعمال کرتے ہیں۔

## (۱۱) مر

اسکو انگریزی میں گم مر اور ہندی میں بول کہتے ہیں یہ ایک قسم کا گوند ہوتا ہے جو عرب سے آتا ہے مثل اور گوندوں کے اسکے ٹکڑے یعنی ڈھیلیاں ملتی ہیں جو رنگت میں زردی بمائل سرخ یا بھورا بمائل سرخی ہوتی ہیں۔اُن میں سے کسیقدر خوشبو آتی ہے اور ذائقہ تلخ ہوتا ہے۔

خوراک۔ ۵ رتی سے ۱۰ رتی تک۔

## (۱۲) مرکبات فولاد

مرکبات فولاد جیسے پیر اسیس۔ کاربونیٹ آف آئرن اور ٹنکچر اسٹیل وغیرہ حیض آور سمجھے گئے ہیں۔ خاصکر اس حالت میں جبکہ عورت کمزور ہو اور خون اُس کا پھیکا پڑ گیا ہو۔

جیسے کہ مرض دھکایا بُھس ہیں۔

نوٹ۔ یہ یاد رہے کہ حیض آور ادویات اُسوقت دیجاتی ہیں کہ جب حیض نہ آتا ہو یا اُسکے مقدار میں کم و بیشی ہو یا درد کے ساتھ آتا ہو۔ مریضہ کے مختلف حالات میں مختلف ادویات استعمال کیجاتی ہیں مثلاً اگر مریضہ طاقتور ہو اور اُس کے بدن میں خون کی زیادتی ہو اور حیض میں خرابی ہو تو ایسی ادویات دی جائینگی کہ جس سے مریضہ کمزور ہو جائے جیسے جلاب مُصبّر وغیرہ لیکن جب مریضہ کمزور ہو اور اُس میں خون کی کمی ہو تو مقویات کے دینے سے (جیسے فولاد) مریضہ تندرست ہو جاتی ہے اور حیض درست آنے لگتا ہے۔

## ادویات دافع کھانسی

اپیکا کوانا اور اُسکے مرکبات۔ ٹنکچر کمفر کمپونڈ۔ جنگلی پیاز۔ ریشہ خطمی۔ زوفا۔ کاربونیٹ آف امونیا۔ گل بنفشہ۔ لوبان۔ لسوڑیاں۔ ملٹھی۔ نوشادر۔

### (۱) اپیکا کوانا

یہ ایک درخت کی جڑ ہوتی ہے اس کا سفوف دو کانوں پر ملتا ہے۔ جو پھیکے بھوسلے رنگ کا ہوتا ہے اور جس میں سے متلی پیدا کرنے والی بو آتی ہے۔ ذائقہ اس کا نہایت بے مزہ ہوتا ہے۔

فوائد۔ قے آور۔ پسینہ آور۔ دافع کھانسی۔ اور مصفی خون۔

استعمال مرض ہیضہ میں یہ دوائی اکسیر سمجھی گئی ہے۔ خاصکر جب مروڑ بار بار اُٹھتا ہو اور خون مقدار میں زیادہ خارج ہو اور ساتھ ہی اُس کے بخار ہو تو اسہالت

میں اپیکا کو اینا کی آٹھ یا دس رتی لعاب گوند کیکر میں ملا کر دو تین دفعہ دن میں پلانے سے فائدہ ہوتا ہے چونکہ اپیکا کو انا کے پلانے سے قے ہو جاتی ہے جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے اس واسطے اوسکو خالی پیٹ میں کھلاتے ہیں بعض حکما اس دوائی کی کھلانے سے چند منٹ پہلے مقام معدہ پر رائی کا پلستر لگاتے ہیں اور بعض اُسکے ساتھ ہی افیون یا اُسکا ٹینکچر پلاتے ہیں اور بعض سفوف اپیکا کو انا ٹنکچر اوپیم اور لعاب گوند کیکر ملا کر ایک دفعہ پلاتے ہیں اِس اپیکا کو اینا میں ایک جوہر ہوتا ہے جس کو ایمی ٹین کہتے ہیں اور جس کے باعث سے اپیکا کو اینا میں قے لانے کی خاصیت پائی جاتی ہے بعض حکما کا خیال ہے کہ اگر اس جوہر ایمی ٹین کو اپیکا کو انا سے نکالا جاوے تو اُس اپیکا کو اینا سے مرض پیچش میں فائدہ بھی ہوگا اور قے بھی نہ ہوگی برخلاف اسکے بعض یہ کہتے ہیں کہ ایمی ٹین کی طفیل سے ہی اپیکا کو اینا مرض پیچش کو فائدہ بخشتا ہے۔ میں نے اس اپیکا کو اینا کو جس میں سے جوہر ایمی ٹین نکالا گیا ہو مرض پیچش اور سنگرہنی میں بہت استعمال کیا ہے اور معمولی اپیکا کو اینا کی نسبت بہت مفید پایا ہے۔ مرض اسہال میں اپیکا کو اینا فائدہ کرتا ہے۔ خاصکر جب جگر اپنا کام ٹھیک نہ کرتا ہو۔ مرض کھانسی۔ دمہ۔ اور تپ دق میں بھی فائدہ بخشتا ہے اپیکا کو اینا کی سفوف کو پانی یا ٹنکچر اوپیم کے ساتھ ملا کر زنبور کے نیش پر لگانے سے آرام ہو جاتا ہے۔

اپیکا کو اینا کی مقئی خوراک کا بیان پہلے کر چکے ہیں۔

خوراک۔ بطور دافع کھانسی ¼ رتی سے ½ ۱ رتی تک اور بطور مصفی خون ۱/۱۰ حصہ رتی سے ¼ حصہ رتی تک۔

مرکبات - اپیکا کوانینا وائین - خوراک برائے کھانسی - ۵ بوند سے ۴۰ بوند تک
کمپونڈ پوڈر آف اپیکا کوانینا - جس کو ڈورس پوڈر بھی کہتے ہیں - کھانسی مرض
اسہال - پیچش - عصبی درد اور جوڑوں کے درد میں بہت مفید ہوتا ہے -
خوراک - ایک رتی سے ۵ رتی تک - اسکی پانچ رتی میں آدھ رتی افیون
ہوتی ہے -

## (۲) ٹینکچر کمفر کمپونڈ

اس کے بارہ میں پہلے ذکر ہو چکا ہے - دیکھو بیان مشک کافور -

## (۳) جنگلی پیاز

انگریزی میں اُسکو اسکوئیل یا سِلا کہتے ہیں اور یہ ایک بڑے کشمیری سیب کے
برابر ہوتا ہے رنگ میں سفید اور ذائقہ میں تلخ ہوتا ہے جبتک یہہ کچا رہتا ہے
تب تک اُس میں تاثیر دوائی کی رہتی ہے اور ذائقہ تلخ رہتا ہے اور جب یہہ پک
جاتا ہے تو اُس کی تاثیر جاتی رہتی ہے -

فوائد - دافع کھانسی مُدر بول - مقئی - زیادہ خوراک میں دست آور - بہت زیادہ
خوراک میں زہر -

استعمال - کھانسی - دمکشی - نزلہ اور مرض استسقا میں مفید ہوتا ہے -
بچوں کی کُتے کھانسی میں اس دوائی سے بھی قے کراتے ہیں -
خوراک ½ رتی سے ۱½ رتی تک

## (۴) ریشہ خطمی

اِسکی لکڑیاں ہوتی ہیں اور پانی میں بھگونے سے لیس نکلتی ہے -

(۵) زوفا

اِسکو ہر ایک آدمی جانتا ہے اس کا شربت پنساریوں کے ہاں عام ملتا ہے۔

(۶) کاربونیٹ آف امونیا

یہ نوشادر اور چونہ کو ملا کر اوڑانے سے بنتا ہے اور اگر نوشادر اور چونہ ملا کر سونگھا جاوے تو کاربونیٹ آف امونیا کی تیز بو آنے لگتی ہے کاربونیٹ آف امونیا کے ڈھیلے ہوتے ہیں۔ سخت بودار ہوتا ہے پانی میں حل ہو جاتا ہے آگ پر رکھنے سے اُڑ جاتا ہے اور تاثیر کھار کی رکھتا ہے اور تیزاب کے ساتھ ملانے سے جوش کھاتا ہے۔

فوائد۔ دافع ترشی۔ محرک خون۔ معرق۔ دافع کھانسی اور زیادہ مقدار میں مقئی۔

استعمال۔ درد معدہ۔ سُرخ باد۔ امراض پھیپھڑہ اور ہوا کی نالیوں میں بہت مفید ہے۔ مرگی باؤ گولا۔ فالج۔ دمہ میں بھی فائدہ بخش ہے۔ نزلہ۔ زکام اور وجع المفاصل میں بھی دیا جاتا ہے اور اگر کوئی آدمی بیہوشی اور کمزوری کے باعث سے چکر کھا کر گر جائے تو اسکے سونگھانے سے فی الفور ہوش آجاتی ہے۔

خوراک ½۲ رتی سے ایک ماشہ تک۔

(۷) گل بنفشہ

اودے رنگ کے پھول ہوتے ہیں اور پہاڑ میں خاصکر شملہ اور کانگڑہ میں بہت ہوتے ہیں۔ اور ان میں ایک قسم کی لیس پائی جاتی ہے۔ بازار میں گل بنفشہ کے نام سے پھول بمعہ پتے اور لکڑی کے بکتے ہیں۔

## (۸) لوبان

کھانسی میں بہت مفید ہوتا ہے۔ اِسکو انگریزی میں بِن زوئین کہتے ہیں اس کا ٹنکچر جس کو ٹنکچر بن زوئین کہتے ہیں انگریزی دوائی فروشوں کی دوکانوں پر عام ملتا ہے۔

خوراک ٹینکچر ۳۰ بوند سے ۶۰ بوند تک۔

اِس ٹینکچر میں کپڑا تر کے زخموں اور پھوڑوں پر لگانے سے بہت فایدہ ہوتا ہے لوبان کو گھروں میں امیر لوگ، روزمرہ بوقت صبح و شام جلاتے ہیں۔ کیونکہ دافع بو ہے پارسیوں کے گھروں میں اکثر میںنے دیکھا ہے کہ اسکو دھوپ دانی میں روزمرہ جلاتے ہیں۔ اور دھوپ دانی کو ہر ایک کمرۂ رہایش میں پھیرتے ہیں تاکہ ہر ایک کمرہ میں اُسکا دھواں پھیل جاوے اور دھواں اکو صاف کرے میری رائے میں یہ تجویز نہایت ہی عمدہ ہے اور قابل نقل ہے خوراک۔ لوبان۔ ۵ رتی سے ۱۰ رتی تک علیحدہ اِسکو کم استعمال کرتے ہیں۔

## (۹) لسوڑیاں

یہ لیسدار ہوتی ہیں اور کھانسی میں مفید ہوتی ہیں۔

## (۱۰) مُلہٹھی

اس کو اصل السوس بھی کہتے ہیں یہ گٹھیاں ہوتی ہیں جس کے فایدہ اور خاصیت سے ہر ایک بشر واقف ہے۔ اِس کا سَت بھی بازار میں بکتا ہے جس کو رب السوس کہتے ہیں اور جس کی گول لمبی بتیاں ہوتی ہیں۔

رنگ سیاہ ذائقہ میٹھا کسی قدر تلخ اور لیسدار ہوتا ہے۔

## (۱۱) نوشادر

یہہ بھی عام دوائی ہے اس کو پرانی کھانسی میں برتتے ہیں اور جب جگر بگڑ جاوے اور اپنا کام درست طور پر نہ کر سکے تو اُس حالت میں بھی دیتے ہیں امراض طحال۔ سردرد اور گٹے ہیں کھانسی میں مُفید پایا گیا ہے۔

خوراک پانچ رتی سے دو یا چار ماشہ تک۔

گلٹیوں کے پھول جاتے اور پستانوں کے پھوڑے اور جوڑوں کی موچ میں نوشادر کو پانی میں گھول کر باہر بھی لگاتے۔ جب برف دستیاب نہ ہو اور ٹھنڈے پانی کا لگانا کہیں ضروری ہو تو اُسوقت آدھ سیر پانی میں ۲ ۱/۲ چھٹانک نوشادر اور ۲ ۱/۲ چھٹانک قلمی شورہ ملانے سے پانی خوب سرد ہو جاتا ہے

# ادویات کرم کُش برائے استعمال بیرونی

تمباکو۔ تیل تارپین۔ دار چکنا۔ کلورافارم۔ نیم۔ نمک۔

جب زخموں میں کیڑے پڑجاتے ہیں تو تمباکو کے پانی سے یا نیم کے پانی سے یا نمک کے پانی سے یا دار چکنا کے پانی سے (دار چکنا ایک حصہ۔ پانی ۵۰۰ حصہ یا دار چکنا ایک حصہ پانی ۱۰۰۰ حصہ) دھونے سے کیڑے مرجاتے ہیں اور زخم صاف ہو جاتا ہے اگر سارے کیڑے نہ مریں اور کچھ اِدھر اُدھر چمڑے کے نیچے رہجاویں تو زخم پر تارپین کا تیل یا کلورافارم لگانے سے وہ بھی مرجاتے ہیں۔

اگر ناک میں کیڑے پڑجاویں تو ناک کو نمک کے پانی سے بذریعہ پچکاری صاف

کریں اور پھر اُس میں تارپین کا تیل چھوڑ دیویں یا مریض کو کلورافارم سونگھا دیویں
پھر ناک میں روئی کا پہوا لگا دیویں ایسے زخم کو مکھیوں سے بہت بچانا چاہیئے
کیونکہ مکھیوں سے ہی ناک میں کیڑے پڑ جاتے ہیں - یا غلیظ رہنے سے - اگر کیڑے
کان میں پڑ جائیں تو کان کو دار چکنا کے پانی سے (دار چکنا ایک حصہ - پانی
...۲ حصہ) یا نمک کے پانی سے بذریعہ پچکاری یا تڑاڑہ سے جو گنگا ساگر
یا کوزہ کی ٹونٹی سے گرتا ہو دھوویں اور پھر کان کو خشک کر کے تیل
تارپین ڈالیں یا کلورافارم کے بخارات چھوڑیں اگر بخارات دینے منظور
ہوں تو روئی کا پہوا کلوفارم میں تر کر کے ایک نلکی میں جسکے دونوں سرے
کھلے ہوں ڈال دیں - اور اُس نلکی کے ایک سرے کو کان میں لگا دیں اور دوسرے
سرے پر پھوک ماریں تاکہ اُس کے بخارات کان میں چلے جاویں -

اگر ناک میں پچکاری کرنیکے واسطے پچکاری موجود نہ ہو تو اُسحالت میں ایک
چلمچی یا کونالی میں نمک کا پانی بھریں اور مریض کو سمجھا دیں کہ آنکھ مُنہ بند کر کے
اُس میں چہرہ کو ڈبوئے اس ترکیب سے ناک بھی پانی میں ڈوب جاوے گا -
اور دُھل جاوے گا اگر پورا ناک اس تجویز سے صاف نہ ہو تو مریض کو ہدایت
کریں کہ جسوقت چہرہ کو نمک کے پانی میں ڈبووے تو دونوں ناک کی نتھنوں
سے اسطرح پانی کو اوپر کھینچے کہ جسطرح نسوار چڑھاتے ہیں ؛

## ادویات نیند آور

افیون اور اُسکے مرکبات - برومائڈ آف پوٹاس - کلورل ہیڈریٹ - سلفونیل

افیونؔ اوراوس کے مرکبات اور برومائیڈ آف پوٹاش اور کلورل ہیڈریٹ کا بیان پہلے ہوچکا ہے

## (۴) سلفونیل

سلفونیل سے نیند مثل قدرتی نیند کے آتی ہے۔ جس وقت نیند لانیکا منشاء ہو اُس سے ایک یا دو گھنٹہ پیشتر سلفونیل کو کھلانا چاہیئے۔ سلفونیل پانی میں حل نہیں ہوتا اسلیئے اس کا سفوف کھلاتے ہیں اور تھوڑی دیر پیچھے گرم پانی پلانے سے اسکی تاثیر کو امداد پہونچتی ہے۔ سلفونیل کے کھانے سے ہاضمہ میں فرق نہیں آتا۔ اور نہ اُس میں کچھ تفاوت پڑتا ہے اور حرارت غریزی بھی اصلی حالت پر رہتی ہے۔ خوراک۔ ایک ماشہ سے دو ماشہ تک۔

# ادویات دست آور و رافع قبض کشا

املتاس۔ ایلوا۔ اکسٹرکٹ کسکیرا سگریڈا۔ تربد سفید۔ ترنجبین۔ جمال گوٹہ جلاپ۔ ریوند چینی۔ ارنڈی کا تیل۔ سنا مکی۔ شیر خشت۔ سوڈا سلفاس۔ سقمونیا۔ شربت ورد۔ عرق گلاب۔ کیلومل۔ کالا دانہ۔ کاربونیٹ آف مگنیشیا۔ گندھک۔ گلسرخ۔ مگنیشیا سلفاس۔ مگنیشیا سائیٹراس۔

## (۱) املتاس

اس کی پھلی کا گودا نکال کر استعمال میں لاتے ہیں۔ بچوں کو دودھ اور عرق سونف میں ملا کر پلاتے ہیں۔ اگر اکیلا استعمال کیا جاوے تو نفخ شکم پیدا کرتا ہے۔ اس واسطے ہمراہ ادویات دافع ریح کے استعمال

کرنا چاہئیے۔ گودے کی خوراک بطور ملین کے ۴ ماشہ سے ۸ ماشہ تک اور بطور دست آور ½ چھٹانک سے ایک چھٹانک تک۔

(۲) ایلوا

اسکا حیض آور ادویات میں ذکر ہو چکا ہے۔

(۳) اکسٹرکٹ کسکیسر اسگریڈا

ملیّن ہے اور ایک خاص تاثیر انتڑیوں کے عضلات پر رکھتا ہے یعنے اُنکو تحریک دیتا ہے اور اُن کو اپنا کام کرنے کی طرف رجوع کرتا ہے مطلب یہہ ہے کہ کسکیسر اسگریڈ خون سے پانی کو خارج نہیں کرتا یعنے اِس سے دست پتلے نہیں آتے صرف انتڑیوں کو طاقت دیتا ہے اور اُن کو اپنے فُضلہ کے خارج کرنے کی طرف راغب کرتا ہے۔ کسکیسر اسگریڈا کے ست کی خوراک ایک رتی سے ۴ رتی تک اور رقیق ست کی خوراک دس بوند سے سانٹھ بوند تک ہوتی ہے۔

چونکہ یہہ دوائی بدذائقہ ہوتی ہے اسواسطے اس میں شیرہ ملا کر پلاتے ہیں۔ اگر کُچلے کے ست کو اُسکے ہمراہ دیا جاوے تو اُسکی تاثیر دوچند ہو جاتی ہے۔

(۴) تُربد سفید۔

اسکو ترِوی بھی کہتے ہیں ہندوستان میں عام ملتی ہے اور بطور دست آور کے اِسکا بڑا شُہرہ ہے۔ اس کی جڑیں استعمال میں آتی ہیں۔

خوراک سفوف جڑھ کی۔ دو ماشہ سے چار ماشہ تک۔

## (۵) ترنجبین

یہہ مانند ریزے مصری کے ہوتی ہے۔ ذائقہ اس کا شیریں ہوتا ہے اور تاثیر بھی ملین۔ عرق گلاب میں ملاکر پلاتے ہیں اور دیگر ملین ادویات کے ہمراہ بھی استعمال کرتے ہیں۔

خوراک ایک تولہ سے تین تولہ تک۔

## (۶) جمال گوٹہ

اس کو پنجابی میں جپولوٹہ کہتے ہیں۔ اسکے بیج استعمال میں آتے ہیں ان بیجوں سے مانند ارنڈی کے ایک قسم کا تیل نکلتا ہے جسکو جمال گوٹہ کا تیل کہتے ہیں

فائدہ۔ بہت ہی تیز دست آور ہے۔ باہر لگانے سے چہرہ سرخ ہوجاتا ہے اور آبلے بھی پڑجاتے ہیں۔

استعمال۔ مرض استسقا اور سکتہ کی مرض میں بہت مفید پایا گیا ہے۔ جب بیمار بیہوش ہوتا ہے اور دوائی نگل نہیں سکتا اور جلاب دینا منظور ہوتا ہے تو جمال گوٹہ کے تیل کو مکھن میں ملاکر مریض کی زبان پر مل دیتے ہیں۔

خوراک تیل کی ۱/۲ بوند سے ۲ یا تین بوند تک۔ روٹی کے گودے کے ساتھ گولی بناکر یا مکھن میں کھلادیں۔ زیادہ خوراک میں زہر ہے مرکب۔ ضماد نسخہ جمال گوٹہ کا تیل ۱/۲ ا تولہ۔ تلوں کا تیل ۱/۲ ۲ چھٹانک۔ دونوں کو ملادیں۔ درد مفاصل اور جوڑوں اور چھاتی کے امراض میں اسکی مالش کرتے ہیں اور مالش سے آبلے پڑجاتے ہیں۔ ❖

## (۷) جلپ

اِس کو جلاّبہ بھی کہتے ہیں۔ تاثیر۔ بہت تیز جُلاّب ہے۔

استعمال۔ اُن امراض میں جہاں جلاب کی ضرورت پڑے۔

خوراک۔ سفوف جلپ جوان کے لئے ۵ رتی سے ۲ ماشہ تک اور بچوں کے لئے ایک رتی سے اڑھائی رتی تک۔ اکیلا اس کو نہیں برتتے۔ اِسکا عام مرکب جو استعمال میں آتاہے اُس کو کمپونڈ جلپ پوڈر کہتے ہیں اور جسکے بنانے کی ترکیب یہ ہے۔

**نسخہ**

| | |
|---|---|
| سفوف جلابہ | ½ چھٹانک |
| کریم آف ٹارٹار | ½ ۴ چھٹانک |
| سفوف سونٹھ | ½ چھٹانک |

سب کو خوب ملاکر کھرل کریں اور چھاننی سے چھان لیں۔

خوراک۔ ½ ۱ ماشہ سے ۴ ماشہ تک +

## (۸) ریوند چینی

یہ تبت اور تاتار سے آتی ہے اسکی جڑھ استعمال میں آتی ہے۔ اِسکا پوست پہلے اُتار لیا جاتاہے اور اِسکے گول گول ٹکڑے کاٹ کر اور اُن میں سوراخ کرکے ایک دھاگہ میں پرو دیتے ہیں اور اُن کو خشک کر لیتے ہین۔ دیکھنے سے زرد رنگ کی معلوم ہوتی ہے۔ لیکن توڑنے سے اندرونی رنگ بھوسلہ معہ سُرخ لکیروں کے دکھلائی دیتاہے۔

فوائد۔ اول مُلیّن بعدہٗ قابض۔

استعمال - بچوں - کمزور عورتوں اور نقرس کے مریضوں کی قبض میں یہ دوائی بہت عُمدہ ہے اور بعض اقسام بدہضمی میں فائدہ بخش ہے -

خوراک بطور ملین ۱½ ماشہ سے ۲½ ماشہ تک اور بطور ہاضمہ ۱½ رتی سے ۴ رتی تک -

## مرکبات ریوند چینی

خیسانده - جسکے بنانے کی ترکیب یہ ہے - ریوند چینی کے چھوٹے چھوٹے ٹکرے ۲½ ماشہ - کھولتا ہوا پانی ۵ چھٹانک - ایک بند برتن میں ایک گھنٹہ بھگو کر چھان لیں -

خوراک - ½ چھٹانک سے ایک چھٹانک تک -

ٹینکچر - یہہ تیار شدہ انگریزی دوائی فروشوں سے ملتا ہے اسکو ٹنکچر روبرب کہتے ہیں -

خوراک - ۹۰ بوند سے ۱۲۰ بوند تک

کمپونڈ روبرب پوڈر - جس کو گریگریز پوڈر بھی کہتے ہیں - نسخہ - سفوف ریوند چینی ایک چھٹانک کاربونیٹ آف مگنیشیا ۳ چھٹانک - سفوف سونٹھ ½ چھٹانک - سب کو ملا کر خوب چھاننی میں چھان لیویں -

خوراک - جوانوں کے لئے ۱½ ماشہ سے ۴ ماشہ تک اور بچوں کے لئے ۲½ رتی سے ۵ رتی تک -

یہ دوائی بچوں کے واسطے نہایت مفید ہے - ہر ایک آدمی کو اپنے گھر میں اس دوائی کو رکھنا چاہئیے - بچوں کو اکثر بدہضمی ہوجاتی ہے جسکے باعث سے دودھ

ادگلتے ہیں اُنکے مُنہ سے کھٹی کھٹی یعنی تُرش بو آتی ہے پیٹ میں نفخ ہو جاتا ہے
پاخانہ یا تو قبضی کے ساتھ یا پھوٹے پھوٹے دست آتے ہیں۔ اُس حالت میں یہ
دوائی اکسیر کا کام دیتی ہے۔

## (۹) ارنڈی کا تیل

اِس کو روغن بید انجیر ارنڈ اور پنجابی میں ہرنولی کا تیل کہتے ہیں۔ انگریزی میں
کسٹرائل سے نامزد ہے۔ ارنڈ ہندوستان میں عام پیدا ہوتا ہے۔ تیل اس کے بیجوں
سے مانند سرسوں کے تیل کے نکالتے ہیں۔

فائدہ۔ عمدہ مُلیّن ہے۔

بچوں اور نازک مزاج آدمیوں کے واسطے استعمال کرتے ہیں خاصکر اُس حالت
میں کہ جب کوئی سُدا پھنس گیا ہو۔

خوراک۔ جوان کے واسطے ۲ تولہ سے ۳ تولہ تک اور بچوں کے واسطے ۴ ماشہ
سے ۸ ماشہ تک۔

## (۱۰) سناء مکی

اِس کو سناء بھی کہتے ہیں بازار میں عام ملتی ہے۔ پنجاب میں بُہت بوئی جاتی
ہے اسکے لمبے لمبے کم چوڑے پتّے ہوتے ہیں۔ جو لمبائی میں قریب دو انچہ کے
ہوتے ہیں رنگ میں سبز اور ذائقہ میں لیسدار اور بے مزہ۔

فائدہ۔ بچہ جوان اور نازک عورتوں کے واسطے عمدہ جُلّاب ہے۔

استعمال۔ ایسی حالتوں میں جہاں تلیین کی ضرورت پڑے۔

مرکبات۔ خیسانده۔ اسکے بنانے کی یہ ترکیب ہے۔ نسخہ۔ سناء مکی نصف

چھٹانک - سونٹھ کے ٹکڑے دو ماشہ - کھولتا ہُوا پانی پانچ چھٹانک - ایک بند برتن میں ایک گھنٹہ تک بھگو کر چھان لیں -

خوراک - نصف چھٹانک سے ایک چھٹانک تک - بچوں کو دودھ اور چینی کے ساتھ ملا کر گرم گرم پلاتے ہیں -

کنفکشن آف سناء یعنی گلقند سناء - نسخہ - سفوف سناء ۳½ چھٹانک - سفوف دھنیا ½ چھٹانک - انجیر ۶ چھٹانک - املی کا گودا ½ ۴ چھٹانک - املتاس ½ ۴ چھٹانک - آلو بخارا - ۳ چھٹانک - رب السوس ۲ تولہ چینی ۱ چھٹانک - پانی حسب ضرورت - ترکیب - انجیر اور آلو بخارا کو بارہ چھٹانک پانی میں ایک ڈھکے ہوئے برتن میں ڈال کر ہلکا جوش دیویں اور اُس میں اتنا پانی ملادیں کہ بارہ چھٹانک پورا ہو جاوے پھر اُس میں املی اور املتاس دو گھنٹہ تک بھگو دیں اور ہاتھ سے خوب ملیں - اور بعد ازاں چھاننی سے چھان لیں - تاکہ بیج وغیرہ نکل جاویں پھر اُس میں چینی اور رب السوس دھیمی آنچ پر ملا دیں - جب یہ گرم ہی ہو تو اُس میں سناء اور دھنیا کو ملا کر سب کو خوب ہلا دیں مگر اس بات کا خیال رکھیں کہ کُل وزن اِس گلقند کا ۲ سیر ½ ۵ چھٹانک ہو جاوے خواہ اُڑانے سے خواہ اور پانی ملانے سے -

خوراک ۴ ماشہ سے ۸ ماشہ تک - یہ بہت عُمدہ ملین ہے - بعض اِس گلقند کے ساتھ گندھک کو ملا کر کھلاتے ہیں -

## (۱۱) شیر خشت

یہ ایک قسم کی میٹھی گوند ہوتی ہے - جو درخت کے تنے میں سوراخ دینے سے نکلتی ہے

اس کے لمبے لمبے ٹکڑے ہوتے ہیں۔ جو ایک انچ سے چھ انچ تک لمبے ... اور ایک
انچ سے دو انچ تک چوڑے سطح کھُردری اور مسامدار ہوتی ہے اور آ... نی سے
ٹوٹ جاتے ہیں اور رنگ میں سفید بمائل زرد اور ذائقہ میں میٹھے۔

فائدہ بچوں اور نازک عورتوں کے واسطے عمدہ ملیّن ہے۔

خوراک - جوانوں کے لئے۔ ½ چھٹانک سے ایک چھٹانک تک اور بچوں ... کے
واسطے ۴ ماشہ سے ایک تولہ تک - دودھ یا عرق گلاب میں ...
ہیں۔

## (۱۲) سوڈا اسلفاس

اسکو سلفیٹ آف سوڈا گلابرز سالٹ بھی کہتے ہیں۔ بازار میں کھاری لون یا ...
مٹی کے نام سے ملتا ہے۔ اگرچہ وہ صاف نہیں ہوتا۔ سلفیٹ آف سوڈا ... ہے
قدرتی چشموں کے پانی میں پایا جاتا ہے۔ جسکے باعث سے وے ملیّن ... مشہور
ہیں۔

فوائد اور خوراک - مثل سلفیٹ آف مگنیشیا کے فرق اتنا ہے کہ سلفیٹ آف سوڈا
کا اثر جگر پر زیادہ ہوتا ہے۔ کہاری لون ہندوستان کے کئی صوبجات ... کی زمین میں
پایا جاتا ہے۔ مثلاً اودھ اور پنجاب کی زمین جو ریہ کے نام ... سے مشہور
ہے اُس میں سلفیٹ آف سوڈا ہی۔ کہاری لون کے صفا کرنے کا طریق ...
کہ اُس کو کھولتے ہوئے پانی میں حل کریں اور کپڑے میں سے چھان کر آگ ... پر اڑائیں
تا کہ اُس کی قلمیں بن جاویں +

## (۱۳) سقمونیا

یہ یونان اور ایشیاء کوچک سے آتی ہے اِسکی جڑ اور گوند دوائی میں برتتے ہیں اِس کو انگریزی میں اسکاموِنی کہتے ہیں۔

فائدہ۔ دست آور لیکن مروڑ پیدا کرتی ہے۔

خوراک۔ ½۲ رتی سے ۵ رتی تک اور اگر دوائی خالص نہ ملے تو ایک ماشہ تک۔ عُمدہ ترکیب دینے کی یہ ہے کہ گوند سقمونیا کو دودھ اور عرق سولف کے ہمراہ ملاکر دیویں۔

## (۱۴) شربت ورد

بچوں اور نازک مزاجوں کے واسطے بہت عمدہ دست آور ہے اِس کے استعمال سے دست کھُل کر ہجاتے ہیں۔ مادہ اخراج پاتا ہے اور پیٹ میں مروڑہ نہیں اُٹھتا اور نہ طبیعت بے چین ہوتی ہے ذائقہ اِس کا میٹھا اور کسی قدر تلخ ہوتا ہے۔

خوراک۔ بچوں کے واسطے۔ چھ ماشہ اور جوان کے لئے۔ ½ چھٹانک سے ایک چھٹانک تک۔

## (۱۵) عرق گلاب

عرق گلاب مُلیّن کا کام دیتا ہے اسلئے اِس کو تیز مُسہل کی امداد کے لئے گرم کر کے پلاتے ہیں۔

خوراک۔ حسب ضرورت۔

## (۱۶) کیلومل

اس کو سب کلورائڈ آف مرکیوری بھی کہتے ہیں یہہ پارہ کا مرکب ہے پساریوں کے ہاں رسکپور کے نام سے ملتا ہے لیکن خالص نہیں ہوتا۔ کیلومل سفید اور وزنی ہوتا ہے۔

**فوائد**۔ دافع سوزش۔ دست آور۔ صفرا کو خارج کرنے والا۔ کم خوراک میں مصفی خون اور تھوک پیدا کرنے والا۔

**استعمال**۔ بخار۔ یرقان۔ امراض جگر۔ مرض استسقاء۔ سکتہ و دوسرے بہت سے امراض جلد امراض استخوان اور اُن کی جھلی اور دیگر امراض جو آتشک سے پیدا ہوں۔ ماسوائے اِن کے عصبی اور دماغی امراض میں اور مرض قولنج میں مفید ہے۔

**خوراک**۔ ۱/۲ رتی سے ایک رتی تک بطور مصفی خون اور ایک رتی سے ۵ رتی تک بطور دست آور۔ آتشک کی مرض میں جب مریض کو پارہ بطور دہواں کے دینا منظور ہو تو کیالومل کا دہواں دیا کرتے ہیں اور ایک بار کے لئے ۱۰ رتی یا ایک ماشہ استعمال کرتے ہیں۔ کیلومل کے دھواں دینے کی ترکیب یہ ہے کہ مریض کو برہنہ کر کے ایک کرسی پر بٹھائیں اور ایک کمبل اُس کی گردن کے گرداگرد لپیٹیں اور دوسرا سرا کمبل کا زمین پر چاروں طرف کو گھیرتا ہوا پڑا رہے چوکی کے نیچے ایک شراب کی بتی جلادیں اور اُسکے اوپر ایک ٹین کے ٹکڑے پر دس رتی کیالومل رکھ دیویں۔ اور تھوڑا اُبلتا ہوا پانی چوکی کے نیچے رکھیں بتی کی گرمی سے کیلومل اُڑ جاویگا اور مریض کے جسم پر سرایت کریگا۔ گردن کے گرداگرد

کمبل لپٹنے کا منشا یہہ ہے کہ کیالومل کا دہواں گردن تک محدود رہے۔
مرکب۔ بلیک واش۔ نسخہ۔ کیالومل دو ماشہ۔ چونے کا پانی پانچ چھٹانک دونوں کو ملاویں۔ آتشک کے زخموں کے واسطے بہت مفید ہے۔
ترکیب لگانیکی یہہ ہے کہ کپڑا تر کرکے اسپر رکھ چھوڑیں اور اُس کو تر رکھیں +

## (۱۷) کالادانہ

ہندوستان میں عام ملتا ہے بیج اِسکے کالے اور نوکدار ہوتے ہیں۔
فائدہ۔ دست آور۔
خوراک۔ دو ماشہ سے چھ ماشہ تک ہمراہ سفوف سونٹھ

## (۱۸) کاربونیٹ آف مگنیشیا

اِس کو لائٹ مگنیشیا بھی کہتے ہیں یہہ سفید اور ہلکا ہوتا ہے۔
فوائد۔ دافع ترشی اور ملین۔
استعمال۔ بچّوں کے امراض میں بہت برتتے ہیں۔ خاصکر جب اُن کے معدہ میں تُرشی اور پیٹ میں نفخ ہو یا جب بباعث تُرشی کے دست آتے ہوں اور بچہ جما ہوا دودھ اُگلتا ہو اور دست پھٹے ہوئے ہوں اور اُن میں سے کھٹی بو آوے۔

## (۱۹) مگنیشیا سائٹراس

اس کو ایفر ویسنگ سائٹریٹ آف مگنیشیا بھی کہتے ہیں۔ یہہ خشک اور دانہ دار ہوتا ہے پانی میں ڈالنے سے جوش کہاتا ہے سیاحوں اور مسافروں کے مفید مطلب ہے۔

فوائد۔ مفرح طبع۔ تسکین اور ٹھنڈک پیدا کرنے والا۔

استعمال۔ قبض۔ بخار۔ دردسر۔ بدہضمی۔ ترشی معدہ۔ سست جگر اور شراب خوروں کی اُسحالتیں مفید پڑتا ہے کہ جب شراب کا نشہ جاتا رہتا ہے سر کو چکر آتے ہیں۔ بھوکھ مرجاتی ہے پاخانہ بودار ساتھ قبضی کے آتا ہے۔ زبان میلی ہوتی ہے کھٹے کھٹے ڈکار آتے ہیں اور پیاس زیادہ معلوم ہوتی ہے۔

خوراک۔ ۴ ماشہ سے ایک تولہ تک۔

ترکیب استعمال۔ ایک کانچ کے گلاس میں چھوڑیں اور پھر اُسپر قریب چار چھٹانک کے سرد پانی ڈالیں۔ جب جوش کہانے لگے تو پی جاویں اگر اُس میں تہوڑی سی چینی ملائی جاوے تو عمدہ شربت بنجاتا ہے۔

## (۱۹) مگنیشیا سلفاس

اِس کو اِپسم سالٹ بھی کہتے ہیں سمندر کے پانی اور بہت سے چشموں کے پانی میں پایا جاتا ہے۔ اس کی چھوٹی چھوٹی قلمیں ہوتی ہیں جو رنگ میں سفید اور ذائقہ میں تلخ ہوتی ہیں اور پانی میں حل ہوجاتی ہیں۔

فوائد۔ مدر اور دست آور۔ اس سے پانی کی طرح دست آتے ہیں۔

خوراک۔ ۸ ماشہ سے ½ چھٹانک تک ہمراہ جوشاندہ گلسرخ یا خیسانده سنا یا عرق سونف۔

## (۲۰) گندہک

بازار میں گندہک کی ٹِکیاں یا سفوف ملتا ہے رنگ اس کا پیلا ہوتا ہے اور اُس میں سے ایک خاص قسم کی بو آتی ہے۔

فوائد۔ مُلیّن اور دافع خارش یعنی کھرک اور جب جلائی جائے تو دافع وبا اور مصفی ہَوا۔

خوراک۔ ½ ماشہ سے ۲ ماشہ تک۔ مرض بواسیر میں بہت استعمال کرتے ہیں اور خارش میں مرہم بنا کر لگاتے ہیں۔

مرکّب گلقند گندہک۔ نسخہ۔ گندہک چار حصہ۔ کریم آف ٹارٹار ایک حصہ۔ شیرہ چار حصہ سب کو ملاویں۔

خوراک۔ چار ماشہ سے آٹھ ماشہ تک۔

# ادویات مفرح

عرق لیموں[۱]۔ شکنجبین[۲] سرکہ۔ شکنجبین لیموں[۳]۔ بیدمشک[۴]۔ کیوڑہ[۵]۔ شربت[۶] صندل املی[۷]۔ آلو بخارا[۸]۔ سوڈا واٹر[۹]۔ الیفرولیسنگ[۱۰] ڈرافٹ۔ کلورییٹ[۱۱] آف پوٹاش

### (۱) عرق لیموں

یعنے رس لیموں بہت عمدہ چیز ہے اسکے پینے سے طبیعت بشاش ہوتی ہے۔ دل کو تسکین ہوتی ہے۔ اس کو یا تو غذا کے ہمراہ استعمال کرتے ہیں۔ یا شربت مصری میں ملا کر پیتے ہیں۔ یہ مرض اسکروی (یعنے جب مسوڑھے پھول جاتے ہیں اور اُن سے خون آتا ہے) بخار اور وجع مفاصل

میں مفید پایا گیا ہے لیموں کا رس تازہ نچوڑ کر استعمال کرتے ہیں یا اُس کی رس کو بوتلوں میں بند کر کے رکھ چھوڑتے ہیں۔ اور اُسوقت استعمال میں لاتے ہیں۔ جب تازہ لیموں دستیاب نہیں ہوتے۔ لیموں کے رس کے رکھنے کی عمدہ ترکیب یہ ہے کہ لیموں کی رس کو پہلے کپڑے یا فلالین سے چھان لیں اور اُسکو ایک صاف بوتل میں ڈال دیں بعد ازاں اُسکی سطح پر تھوڑا سا میٹھا تیل یا سفوف کوڑیاں یا رکٹی فائیڈ اسپرٹ چھوڑ کر کاگ لگا کر رکھ چھوڑیں۔

خوراک۔ رس لیموں۔ ½ چھٹانک سے ایک چھٹانک تک۔

## (۲ و ۳) شکنجبین سرکہ اور شکنجبین لیموں

اِن کا فائدہ وہی ہے جو عرق لیموں کا ہے

## (۴ و ۵) بید مُشک و کیوڑہ۔

طبیعت کو تر و تازہ کرتے ہیں دل کو ٹھنڈک بخشتے ہیں۔ گرمی کے موسم میں یہہ بہت استعمال میں آتے ہیں۔

## (۶) شربت صندل

اسکا بھی وہی فائدہ ہے جو بید مُشک اور کیوڑہ کا ہے

## (۷ و ۸) املی و آلو بخارا

پانی میں ملا کر اور مصری ڈال کر پلاتے ہیں۔ جگر کی گرمی اور مرض بخار میں اس کا شربت بہت تسکین بخش ہے۔

## (۹) سوڈا واٹر

بخار میں جب گرمی کا زور زیادہ ہوتا ہے طبیعت بےچین ہوتی ہے اور بار بار پیاس

لگتی ہے اُسوقت ٹھنڈا سوڈا واٹر یعنے کھارہ پانی یا اُس میں برف ملا کر پینے سے
طبیعت میں چین آتا ہے۔

## (۱۰) ایفروینگ ڈرافٹ

اسکا بھی اثر مثل سوڈا واٹر کے ہے۔

## (۱۱) کلوریٹ آف پوٹاش

اِس کی سفید قلمیں ہوتی ہیں۔ مُنہ میں رکھنے سے نمکین اور ٹھنڈا معلوم ہوتا ہے پانی میں حل ہو جاتا ہے۔ گندھک کے ساتھ رگڑنے سے زور کے ساتھ پٹاخا چھوڑتا ہے۔ گرم کرنے سے پگھل جاتا ہے۔

**فوائد**۔ ٹھنڈا تفریح بخش۔ پیشاب آور۔ اور مصفی خون۔

**استعمال**۔ آتشک کھانسی۔ تپ دق۔ کمزوری۔ اسکروی۔ مُنہ کی سوزش تھوک کے زیادہ پیدا ہونے۔ مرض خنازیر اور سوزاک میں بہت مفید ہوتا ہے۔

**خوراک**:۔ ۵ رتی سے ۱۰ رتی تک پانی میں حل کر کے پلایا کرتے ہیں اگر تفریح طبع کے واسطے استعمال کرنا ہو تو چار ماشہ دس چھٹانک پانی میں حل کر کے تھوڑا تھوڑا پلاویں۔ غرغرہ کے واسطے بھی اِس کا عرق اسی طاقت کا کافی ہے۔

# ضماد

رائی یعنے مسٹرڈ۔ لال چترا۔ سُرخ مرچ۔ برگ سوہانجناں۔ جمالگوٹہ۔ ریڈ آیوڈائیڈ آف مرکیوری۔ تارپین کا تیل۔

## (۱) رائی یعنے مسٹرڈ

سفوف رائی یا انگریزی رائی کو پانی کے ساتھ ملا کر ایک کاغذ یا کپڑے پر لگا کر جلد پر لگانے سے جلد سُرخ ہو جاتی ہے اِس کو رائی کا پلستر کہتے ہیں۔ اس کو نصف گھنٹے سے زیادہ نہیں لگانا چاہئیے۔ بچوں کے جسم پر جب رائی کا پلستر لگانا منظور ہو تو رائی کے پلستر اور جسم کے درمیان ایک ململ کے کپڑے کا ایک تہ دیدیتے ہیں تا کہ نازک ہونے کے باعث سے بچہ کی جلد پر آبلہ نہ پڑ جاوے۔ رائی کے پلستر کی اُن حالتوں میں ضرورت پڑتی ہے کہ جب کسی اندرونی عضو سے خون کھینچنا اور جلد کی طرف رجوع کرنا منظور ہوتا ہے۔ مثلاً گُردہ کے درد میں کمر پر۔ معدہ کے درد میں مقام معدہ پر۔ ذات الریہ اور ذات الجنب کی درد میں چھاتی کے مقام درد پر پلستر لگاتے ہیں۔

## (۲) لال چترا

اِس کی لکڑی کے سفوف کو پانی کے ساتھ ملا کر جلد پر لیپ کرنے سے چمڑہ سُرخ ہو جاتا ہے اور زیادہ دیر تک رکھنے سے آبلے پڑ جاتے ہیں دیسی حکما اِس کا لیپ داد یعنے دصدر۔ مرض وجع المفاصل اور جوڑوں پر کرتے ہیں۔

## (۳) برگ سوہانجناں

سوہانجناں کے پتے یا اُس کی جڑھ کا چھلکا کُچل کر لگانے سے بھی چمڑہ سُرخ ہو جاتا ہے۔

## (۴) لال مرچ

لال مرچ کو پانی کے ہمراہ ایک کھرل میں کھرل کریں بعد ازاں اُسمیں کپڑا بھگو کر

لگادیں اور اُس کو بہی دیر تک لگائے رکہیں جب تک چمڑہ سرخ نہ ہو جائے۔

## (۵) جمال گوٹہ

اِسکی بابت پہلے ذکر ہو چکا ہے۔

## (۶) ریڈ آئیوڈائیڈ آف مرکیوری

یہہ ایک پارہ کا مرکب ہے جو آئیوڈین کے ساتھہ ملنے سے بنتا ہے اور رنگ مین گلنار ہوتا ہے۔ اس کی مرہم بنا کر لگاتے ہین۔

نسخہ۔ ریڈ آئیوڈائیڈ آف مرکیوری ایک ماشہ۔ مکھن نصف چھٹانک۔ دونوں کو ملاویں۔ اس مرہم کو طحال۔ جگر اور گلہڑ پر لگاتے ہین۔ تاکہ وہ گھٹ جاویں طریقہ لگانے کا یہ ہے کہ مرہم کا پتلا مکھن کی طرح لیپ کردیں اور مریض کو سمجہا دیں کہ چند گھنٹہ دہوپ میں بیٹھے اور مرہم کو ۵ یا ۶ گھنٹہ کے بعد پانی سے دہو ڈالے۔ اس مرہم کے لگانے سے چمڑہ سرخ ہو جاتا ہے اور جب پے در پے لگائی جاوے تو آبلے پڑ جاتے ہیں جب آبلے پڑ جائیں تو مرہم کا استعمال بند کردیویں۔ اور روز مرّہ مکھن لگادیں۔ جب چمڑہ صاف ہو جاوے تو پھر مرہم کو استعمال کریں۔

## (۷) تارپین کا تیل

تارپین کا تیل بہی لگانے سے چمڑہ سُرخ ہو جاتا ہے۔

# ادویات اسٹومیولنٹ یعنی خون کے جوش دینے والی

اسپرٹ ایتھر۔ سلفیورک ایتھر۔ اسپرٹ امونیا ایرومیٹک۔ شراب ہر قسم۔ کستوری۔

کاربونیٹ آف امیونیا۔

(۱-۲) اسپرٹ ایتھر یا سلفیورک ایتھر

یہ بہت ہی محرک خون۔ دافع تشنج و کھانسی ہیں۔

استعمال۔ مرض دمہ کھانسی۔ نفخ شکم۔ ہیضہ کی کمزوری اور دیگر حالتوں میں بھی مفید ہیں۔

خوراک۔ ۲۰ بوند سے ۶۰ بوند تک۔

(۳) اسپرٹ امیونیا ایرومیٹک

یہ کاربونیٹ آف امیونیا کا مرکب ہے اس کو اسپرٹ سیل والاٹائل بھی کہتے ہیں اسکی تیز بو آتی ہے اور خوش ذائقہ ہوتا ہے۔

فوائد۔ مانند کاربونیٹ آف امیونیا کے ہیں اور ماسوائے اس کے نفخ شکم میں مفید ہوتا ہے۔

خوراک۔ ۳۰ بوند سے ۶۰ بوند تک۔ ہمراہ پانی کے۔

(۴) شراب ہر قسم

ہر قسم کی شراب استعمال کرنے سے خون کو جوش آتا ہے اور کمزور مریض کی طاقت بنی رہتی ہے۔

(۵) کستوری یعنی مُشک

اس کے فائدے عام لوگ جانتے ہیں۔

فوائد۔ محرک خون و دافع تشنج۔

خوراک۔ ½ رتی سے ۲ رتی تک۔ گولی بنا کر کھلاویں اسکا ٹنکچر بھی تیار ہوتا ہے

## (۹) کاربونیٹ آف امونیا

کاربونیٹ آف امونیا کا پہلے بیان ہو چکا ہے۔

# ادویات مُفید امراض چشم

اٹروپین۔ الیسرین۔ پھٹکڑی۔ جست۔ چاکسو۔ رسوت۔ سلفیٹ آف زنک نائیٹریٹ آف سلور۔ نیلا تھوتھیا۔

## (۱) اٹروپین

اس سے پتلی آنکھ کی پھیل جاتی ہے۔ اور اس کا عرق یعنے لوشن استعمال کرتے ہیں۔ نسخہ۔ اٹروپین ۲ رتی۔ عرق گلاب ½ چھٹانک ملاکر ایک صاف شیشی۔ مین بندکر کے رکھ چھوڑیں

## (۲) الیسرین

اس سے آنکھہ کی پتلی سُکڑ جاتی ہے۔ اور اِس کا لوشن استعمال کرتے ہیں۔ نسخہ۔ الیسرین ۲ رتی۔ عرق گلاب ½ چھٹانک ایک صاف شیشی ہیں بندکر کے رکھ چھوڑیں۔

## (۳) پھٹکری

نسخہ۔ پھٹکری دو رتی۔ عرق گلاب ½ چھٹانک۔ دونوں کو ملاکر ایک صاف شیشی میں بندکر کے رکھ چھوڑیں اور آنکھوں میں دو تین دفعہ دن میں ڈالیں تاکہ آنکھوں کی سُرخی کٹ جاوے۔

## (۴) جست

جب بچوں کی آنکھیں دُکھنے آتی ہیں تو مستورات عموماً تیار شدہ جست کا سفوف آنکھوں میں لگاتی ہیں۔

## (۵) چاکسو

جب آنکھیں دکھتی ہیں یا روئے پڑ جاتے ہیں تو چاکسو کو سفوف کر کے آنکھوں میں ڈالتے ہیں۔ بعض اکیلا ہی استعمال کرتے ہیں بعض ہمراہ سفوف کتھ اور رسوت کے بعض آدمی چاکسو کی پوٹلی بنا کر کھولتے ہوئے دودھ میں ڈالدیتے ہیں اور جب وہ نرم ہو جاتے ہیں تو اُسکو نکال کر ہاتھوں میں ملتے ہیں اور چھلکا اُتار کر بیج کو خشک کر کے سفوف کر لیتے ہیں۔ بعض چاکسو۔ پھٹکڑی۔ رسونت اور افیون کا لیپ بناتے ہیں۔ اور آنکھوں کے پپوٹوں پر لیپ کرتے ہیں۔

## (۶) رسونت

اس کی لکڑیاں پہاڑ میں عام ملتی ہیں۔ ان لکڑیوں کو پانی میں اُبالنے سے اور اُسکو پانی کو اُڑانے سے رسوت تیار ہوتی ہے اِس کو مرض بواسیر میں کھلاتے ہیں اور آنکھوں کی امراض میں لیپ کرتے ہیں۔

## (۷) سلفیٹ آف زنک

آنکھوں کے دکھنے میں بہت مفید ہوتا ہے اس کو پانی مین حل کر کے آنکھ میں ڈالتے ہیں نسخہ۔ سلفیٹ آف زنک ایک یا دو رتی۔ عرق گلاب ½ چھٹانک حل کر لیویں اور ایک صاف شیشی میں بند کر کے رکھ چھوڑیں۔

## (۸) نائیٹریٹ آف سلور

اِس کو کاسٹک بھی کہتے ہیں۔ آنکھوں کے دُکھنے کے واسطے بہت مفید ہے۔

نسخہ۔ نائیٹریٹ آف سلور ایک رتی۔ عرق گلاب نصف چھٹانک۔ حل کر کے ایک بند شیشی میں رکھ چھوڑیں۔ نسخہ دوئم۔ نائیٹریٹ آف سلور پانچ رتی عرق گلاب نصف چھٹانک حل کر کے ایک شیشی میں رکھ چھوڑیں۔

دوسرا نسخہ ککروں میں مفید پایا گیا ہے اور احتیاط سے پپوٹوں کو اُلٹا کر لگاتے ہیں اور پھر نمک کے پانی سے دھو ڈالتے ہیں۔

نوٹ۔ شیشی پر نیلا کاغذ لگانا چاہیئے تاکہ روشنی سے لوشن خراب نہ ہو جاوے۔

## نیلا طوطیا

اسکا عرق بھی آنکھوں کے دُکھنے میں استعمال کرتے ہیں اور وہ عرق اس طرح سے تیار ہوتا ہے۔ نسخہ۔ نیلا طوطیا ایک رتی۔ عرق گلاب ½ چھٹانک۔ حل کر کے صبح و شام آنکھ میں ڈالیں۔ جب آنکھوں کے پپوٹے میں روئے یعنی ککرے پڑ جاتے ہیں۔ تو آنکھوں کے چھپروں کو اُلٹا کر نیلا طوطیا کی ڈلی تیسرے یا چوتھے روز لگانے سے روئے دور ہو جاتے ہیں۔

## ادویات مقوی

بادام روغن۔ فاسفورس۔ گُچلہ۔ کاڈلیور آئیل۔ کونین۔ مرکبات فولاد۔

## (۱) بادام روغن

جب مریض کاڈلیور آئل پی نہیں سکتا تو بجائے اُس کے بادام روغن کو بطور مقوی اور غذا کے دیتے ہیں لیکن کاڈلیور آئل کی نسبت یہ بہت کمزور ہوتا ہے۔

## (۲) فاسفورس

یہ استخواں سے نکلتا ہے اور بے رنگ نیم شفاف اور مثل موم کے ہوتا ہے ہوا میں رکھنے سے اُس میں سے سفید دھواں نکلتا ہے اور زیادہ گرمی میں اس کو خود بخود آگ لگ جاتی ہے۔ پانی میں حل نہیں ہوتا لیکن کھولتے ہوئے تیل تارپین میں حل ہو جاتا ہے۔

**فوائد۔** مقوی عصب و دماغ۔ زیادہ خوراک میں زہر۔ دماغ کی کمزوری اور زائل شدہ قوت باہ میں بہت مفید ہے۔

**خوراک۔** ۱/۱۰۰ حصہ رتی کا۔ اسکو تیل زیتون میں ملا کر دیتے ہیں۔ اگر نصف چھٹانک تیل میں دو رتی ملایا جاوے تو اُس تیل کی خوراک ۵ بوند دو یا تین دفعہ دن میں دے سکتے ہیں۔

**مرکب۔** ڈائی لیوٹ فاسفورک ایسڈ۔

**ھوائیل۔** مثل فاسفورس۔

**خوراک۔** ۱۰ بوند سے ۳۰ بوند تک۔

## (۳) کچلہ

اِس کے بیج گول اور چپٹے ہوتے ہیں۔ قطر اُن کا قریب ایک انچ کے ہوتا ہے اور اُن کی ایک طرف کی سطح میں کسی قدر اُبھار معلوم ہوتا ہے اور رنگ اُن کا

خاکستری مٹیالا ہوتا ہے اور اُن کی سطح پر باریک باریک روئیں لگی رہتی ہیں۔ ذائقہ اُن کا تلخ ہوتا ہے اور کوٹنے میں بڑے سخت ہوتے ہیں۔ کُچلہ کے بیج کا سفوف کرنا بڑا مشکل ہوتا ہے۔ آسان ترکیب یہہ ہے کہ ایک دیگچی پانی کی آگ پر چڑہا دیں اور بجائے ڈہکنے کے اُسپر ایک لوہے کی چھاننی رکھیں اور کچلہ کے بیج اُس چھاننی میں پھیلا دیں۔ بہاپ کے لگنے سے وے نرم ہو جاتے ہیں اور جلدی کوٹنے سے فی الفور سفوف ہو جاتے ہیں۔

**فوائد**۔ عصبوں کو طاقت بخشتا ہے اور تحریک دیتا ہے۔ زیادہ خوراک میں زہر ہے۔

**استعمال**۔ فالج۔ عصبی امراض۔ اسہال۔ سنگرہنی۔ دائمی قبض۔ بوجہ کمزوری پیشاب کے رُکنے۔ جریان منی۔ بدہضمی اور دیگر ایسی امراض میں کہ جن میں حرام مغز کمزور ہو جاتا ہے۔ کُچلہ بہت مفید ہوتا ہے۔

**خوراک** سفوف بیج۔ ایک رتی سے ۲ رتی تک۔ آہستہ آہستہ بڑہا دیں۔

**مرکبات** ٹنکچر۔ جس کو ٹینکچر نکسوامیکا کہتے ہیں۔ اکسٹراکٹ جس کو اکسٹراکٹ نکسوامیکا کہتے ہیں اور اسٹرکینا۔ یہہ تینوں مرکب انگریزی دوائی فروشوں کی دوکان سے مل سکتے ہیں۔

**خوراک** ٹنکچر۔ ۵ بوند سے ۲۰ بوند تک۔

**خوراک** اسٹراکٹ ۱/۴ حصہ رتی سے ایک رتی تک۔

**خوراک** اسٹرکینا ۱/۱۰۰ حصہ رتی سے ۱/۴۸ حصہ رتی تک۔

اسٹرکینا کی گولی یا اِس کا عرق جسکو لائکوار اسٹرکینا کہتے ہیں استعمال کرتے

ہیں۔

خوراک لائیکوار اسٹر کینیا - ۳۰ بوند سے ۱۰ بوند تک۔

## (۴) کاڈلیور آئل یعنی مچھلی کا تیل

یہ ایک مچھلی کے کلیجے سے نکالا جاتا ہے جسکو کاڈ کہتے ہیں۔

فایدہ - طاقت بخشتا ہے اور غذا کا کام دیتا ہے یہ صرف تیل ہی نہیں ہوتا۔ بلکہ اسمیں اور بہت سی ادویات پائی جاتی ہیں۔ تپ دق اور ایسی امراض ہیں جہاں کمزوری ہو دیا جاتا ہے۔ کمزور آدمی اور بچہ کو موٹا کرنے کی غرض سے بھی استعمال کرتے ہیں۔ خوراک

خوراک - ۳۰ بوند سے ۶۰ بوند تک۔ آہستہ آہستہ ایک تولہ تک بڑھا سکتے ہیں۔ اس کو یا تو چینی کے ہمراہ ملا کر کھلاتے ہیں۔ یا دودھ میں ڈال کر پلاتے ہیں۔ بعض اوقات جب ہضم نہیں ہوتا تو اسکو ہمراہ چینی کے یا پانی یا لائیکوار پوٹاش میں ملا کر جسکے ملانے سے مانند دودھ کے ہو جاتا ہے کھلاتے ہیں۔ کارڈلیور آئل کو درمیان غذا یا بعد کھانا کھانے کے دینا چاہیئے۔

## (۵) کونین

اسکو بھی بطور مقوی استعمال کرتے ہیں۔ اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

## (۶) مرکبات فولاد

(۱) فرائی کاربوناس سکریٹا - یہ رنگ میں سرخ خاکستری اور کھانے میں مزیدار اور شیریں ہوتا ہے۔

خوراک - ۲ رتی سے ۱۰ رتی تک۔

(۲) سلفیٹ آف آئرن جسکو ہیراکسیس کہتے ہیں اور بازار میں عام ملتا ہے قلمیں اس کی تیز ہوتی ہیں اور پانی میں حل ہو جاتی ہیں۔

خوراک۔ ½ رتی سے ۲/۱ رتی تک۔ دو یا تین دفعہ دن میں دیں۔

(۳) ڈرائی سلفیٹ آف آئرن یعنی خشک کیا ہوا ہیراکسیس۔ اسکے بنانیکی ترکیب یہ ہے کہ ہیراکسیس کو توے پر ڈال کر گرم کریں اور جب اُس کا پانی اُڑ جائے تو پھر اُسکو سفوف کر کے ایک شیشے کے کاگ والی بوتل میں بھر کر رکھ چھوڑیں۔

خوراک ۴/۱ رتی سے ایک رتی تک

(۴) ٹنکچر فرائی پرکلورائیڈ۔ جس کو عام زبان میں ٹنکچر اسٹیل کہتے ہیں۔

خوراک۔ ۱۰ بوند ۳۰ بوند تک یا زیادہ۔

(۵) سرپ فرائی آیوڈائیڈ یعنے شربت آیوڈائیڈ آف آئرن۔

خوراک۔ ۳۰ بوند سے ۶۰ بوند تک۔

(۶) لائیکور فرائی پرنائیٹراس

خوراک۔ ۱۰ بوند سے ۴۰ بوند تک۔

(۷) فرائی ارسینیاس

خوراک ۳۲/۱ رتی سے ۲/۱ حصہ رتی تک۔

(۸) فرائی ایٹ امونی سٹراس

خوراک۔ ۲/۱ ۲ رتی سے ۵ رتی تک۔

(۹) فرائی ایٹ کوئنی سائیٹراس

خوراک - ½ ۲رتی سے ۵ رتی تک -

(۱۰) فیرم ٹارٹریٹم -

خوراک - ½ ۱رتی سے ۵ رتی تک -

(۱۱) وائنیم فرائی

خوراک ۴ ماشہ سے ایک تولہ تک -

(۱۲) لائیکوار فرائی ڈائلینزٹیٹس -

خوراک - ا بوند سے ۳۰ بوند تک -

مرکبات فولاد عام طور پر مقوی خون اور کسی قدر قابض ہوتے ہیں - خون کے سُرخ کیسوں کو بڑھاتے ہیں - اور جسم کو طاقت بخشتے ہیں - بدن کی کمزوری بھُس اور طحال کے بڑھ جانے میں بہت مفید ہوتے ہیں مختلف حالتوں میں مختلف مرکبات کا استعمال کرتے ہیں - جب ایسا مرکب فولاد دینا منظور ہو جو خوش مزہ ہو اور تاثیر کسی قدر کھار کی رکھتا ہو تو فرائی کاربوناس سکریٹیا دیں -

سرپ فرائی آئیوڈائیڈ - مقوی اور مصفی خون ہوتا ہے اور مرض اسکرافیولا یعنی ہنہجیروں میں دیتے ہیں - جب مریض کمزور ہو اور دست آتے ہوں تو اُسوقت اُس کو لائیکوار فرائی پرنائٹرس دیتے ہیں جو کمزوری کو رفع کر دیتا ہے اور دستوں کو بھی بند کرتا ہے -

فرائی آرسیناس میں فولاد اور سنکھیا دونوں ملے ہوئے ہوتے ہیں پس اس دوائی میں دونوں کی خاصتیں آجاتی ہیں یعنے مصفی و مقوی خون

فرائی ایٹ کوئی سالیبٹر اس میں فولاد اور کونین دونوں ملے ہوئے ہوتے ہیں۔
جسحالت میں کھاری اور مقوی دوا دینی منظور ہو۔ مثلاً وجع المفاصل کی امراض
میں تو فیرم ٹارٹریٹیم کو استعمال میں لاتے ہیں۔

## ادویات مقوی معدہ

پیپسین۔ چرائیتہ۔ کواشیاہ۔ نائیٹرک ایسڈ ڈل۔ نائیٹرو میوریٹک ایسڈ ڈل
ہیڈرو کلورک ایسڈ ڈل۔

### (۱) پیپسین

یہہ ہاضمہ کے واسطے بہت عمدہ دوائی ہے۔
خوراک۔ ۲ رتی سے ۳ رتی تک۔ یہہ دوائی بدہضمی کی اُسحالت مین دیتے ہیں جب
معدہ کی رطوبت کم ہو جانے سے ہاضمہ میں قصور ہو۔

### (۲) چرائیتہ

چرائیتہ کے فوایٔد سے ہر ایک بشر واقف ہے اسکا خیساندہ استعمال کرتے ہیں
جسکے بنانے کا عمدہ طریق یہہ ہے کہ ایک مٹی کے برتن میں چرائیتہ کی لکڑیوں کو توڑ
کر ڈلیں اور اُنپر گرم پانی چھوڑیں اور چند گھنٹہ کے بعد چھان کر
استعمال کریں۔

### (۳) کواشیا

کواشیا کی لکڑی استعمال میں آتی ہے جو مثل چھلکوں کے بازار میں ملتی ہے
لکڑی اس کی سخت ہوتی ہے اور رنگ سفید بمائل زردی اور

ذایقہ تلخ ہوتا ہے۔

فوائد۔ مقوی اور مقوی معدہ۔

استعمال۔ کو اشیا بدہضمی اور دیگر ایسی امراض ہیں کہ جنمیں کمزوری پائی جاوے دیا جاتا ہے۔ اسکے خیساندہ کا مرض چھونوں ہیں جو عموماً بچوں کو ہوتی ہے حقنہ کرتے ہیں اور اُس کے تیار کرانے کی ترکیب یہہ ہے۔

نسخہ۔ لکڑی ۴ ماشہ سرد پانی و چھٹانک ایک بند برتن ہین بھگو کر نصف گھنٹہ کے بعد چھان لیں۔

خوراک ½ چھٹانک سے ایک چھٹانک تک۔ یہہ بات یاد رکھنے کے قابل ہی کہ چرائیتہ کے خیساندہ کے ساتھ مرکبات فولاد کو نہیں دیتے کیونکہ سیاہ ہوجاتے ہیں اور اُن کی تاثیر بدل جاتی ہے۔ اس لئے مرکبات فولاد کے ہمراہ خیساندہ کو اشیا استعمال کرتے ہیں۔

(۴) نائیٹرک ایسڈ ڈل یعنی شورہ کا تیزاب۔

فوائد۔ مخالف کھار۔ مقوی اور ہاضمہ کو بڑھانے والا۔

استعمال۔ امراض جگر طحال اور معدہ وغیرہ۔

خوراک۔ ۱۰ بوند سے ۳۰ بوند تک۔

(۵) نائیٹرو میوریٹک ایسڈ ڈل

جو شورہ اور نمک کے تیزاب سے ملانے سے بنتا ہے۔

فائدہ۔ مثل نائیٹرک ایسڈ ڈل کے۔

خوراک ۵ بوند سے ۳۰ بوند تک۔ جب تیزاب پلایا جائے تو اوّل اسبات

کا خیال رکھنا چاہیئے کہ دانتوں سے نہ لگنے پاوے اور دوم بعد استعمال مُنہ کو غرغرہ کرکے دہویا جاوے تاکہ دانت اُس تیزاب کے لگنے سے خراب نہ ہو جاویں۔

## (۶) ہیڈروکلورک ڈِل یعنی نمک کا تیزاب

فوائد۔ مخالف کہار۔ مقوی اور ہاضمہ کو بڑہانے والا۔

# ادویات آبلہ انگیز

لال چترا۔ تیلنی مکھی۔ کنتھیریڈیس

## (۱) لال چترا

اس کی بابت پہلے ذکر ہو چکا ہے۔

## (۲) تیلنی مکھی

یہہ ہندوستان میں عام ملتی ہے طول میں ایک انچ اور عرض میں ½ انچ ہوتی ہے اس کے لگانے سے آبلہ پڑجاتا ہے۔

## (۳) کنتھیریڈیس

یہہ تیلنی مکھی کے بجائے استعمال کرتے ہیں۔

فوائد۔ اسکا اثر اعضائے تناسل اور نیز اعضائے متعلقہ پیشاب کی میوکس جھلی اور مثانہ کے مُنہ پر ہوتا ہے اور پیشاب کے اعضائے کو تحریک دیتا ہے اور پیشاب کو زیادہ مقدار میں خارج کرتا ہے جلد پر لگانے سے آبلہ پڑجاتا ہے۔

استعمال۔ کمزوری مثانہ۔ کمی خون حیض۔ فالج اور کمزوری قوت باہ۔

خوراک سفوف۔ ½ رتی سے ½ رتی تک عموماً اسکا ٹنکچر برتتے ہیں اور اُس کی خوراک ۵ بوند سے ۲۰ بوند تک ہے۔

کنتھیرئڈیس پلاسٹر انگریزی دوائی فروشوں کی دوکانوں پر ملتا ہے اس کے لگانے سے آبلہ پیدا ہو جاتا ہے موسم گرما میں چند گھنٹے کے اندر اور موسم سرما میں ۲۴ گھنٹہ میں آبلہ اُٹھتا ہے۔

## ادویات دافع درد دانت

افیون ۔ تمباکو۔ عقر قرحا۔ کریازوٹ۔ کمفر کلورل۔ کلوروفارم۔ کاربولک ایسڈ

### (۱) افیون

تمام لوگ جانتے ہیں کہ جب دانت میں کھوڑ ہو تو افیون کو کھوڑ میں رکھنے سے درد دانت کو فوراً آرام ہو جاتا ہے اور گاہے مُشک کافور اور لونگ اُس میں ملا کر بھرتے ہیں۔

### (۲) تمباکو

عام لوگ جانتے ہیں کہ دانت کی کھوڑ میں تمباکو کا گُل بھرنے سے درد دانت کو آرام ہو جاتا ہے۔

### (۳) عقر قرحا

یہ بازار میں عام ملسکتا ہے اور اس کے سفوف کو دانتوں پر ملنے سے درد دانت کو آرام ہو جاتا ہے۔

## (۴) کریازوٹ

کریازوٹ میں روئی تر کر کے دانت کی کھوڑ میں رکھنے سے تسکین ہو جاتی ہے

## (۵) کمفر کلورل

مشک کافور اور کلورل ہیڈریٹ کو ہموزن لیکر کھرل کرنے سے ایک عرق بنجاتا ہے اور جس میں روئی تر کر کے رکھنے سے درد دانت کو آرام ہو جاتا ہے۔

## (۶) کلورافارم

اس کو بھی مثل کمفر کلورل کے لگاتے ہیں۔

## (۷) کاربولک ایسڈ

یہ تیزاب ہوتا ہے اور دانت کی کھوڑ میں لگانے سے دانت کے عصب کو بے حس کر کے تسکین دیتا ہے۔ جب کاربولک ایسڈ لگانا ہو تو پہلے اُس کے چاروں طرف میٹھا تیل لگانا چاہیئے تا کہ گوشت میں اُس کے لگنے سے آبلہ نہ پڑ جائے۔

## ادویات دافع ورم

آئیوڈین آئینٹمنٹ۔ ٹنکچر آئیوڈین۔ ریڈ آئیوڈائیڈ آف مرکیوری۔ عرق نوشادر لینمنٹ آئیوڈین

(۱-۲-۵) آئیوڈین آئینٹمنٹ۔ ٹنکچر آئیوڈ۔ لینمنٹ آئیوڈین۔ آئیوڈین آئینٹمنٹ ٹنکچر آئیوڈین اور لینمنٹ آئیوڈین سے کمزور ہوتی ہے۔

یہہ تینون دوائیاں انگریزی دوائی فروشوں کی دوکانوں سے تیار شدہ ملتی ہیں ٹنکچر آئیوڈین اور لینمنٹ آئیوڈین کا لیپ کرتے ہیں مگر ٹنکچر آئیوڈین کی نسبت لینمنٹ آئیوڈین تیز ہوتا ہے۔

## (۳) ریڈ آئیوڈائیڈ آف مرکیوری

اسکا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

## (۴) عرق نوشادر

ایک چھٹانک نوشادر کو پانچ چھٹانک پانی میں حل کریں اور اُس میں کپڑا اتر کر کے ورم پر رکھیں اور بعد ازاں اُس پر اُس پانی کو ڈالتے رہیں تاکہ وہ خشک نہ ہونے پادے اس ترکیب سے ورم کم ہو جاتا ہے اور گلٹیاں بیٹھ جاتی ہیں۔

# ادویات مانع استفراغ یعنی قے کی روکنے والیں

ایفروسینگ ڈرافٹ۔ اگزالٹ آف سیریم۔ بوف بسمتھ سب نائیٹراس۔ ٹنکچر کارڈیم۔ وائینم اپیکاک ہیڈروسیانک ایسڈ دل۔

## (۱) ایفروسینگ ڈرافٹ

یہ سوڈا کو لیموں یا املی کے ست کے ساتھ ملانے سے تازہ تیار ہوتا ہے۔ قے روکنے اور پیاس بجھانے کے واسطے بہت مفید ہے۔

## (۲) اگزالیٹ آف سیریم

یہ سفید سفوف ہوتا ہے اور پانی میں حل نہیں ہوتا قے کے روکنے کے واسطے یہ نہایت ہی عمدہ دوائی ہے اور اسی غرض سے اس کو مرض بدہضمی۔ درد معدہ

اور منہ میں کھٹا پانی (باعث بدہضمی) کے آتے ہیں کہ جسکے باعث سے بار بار قے ہوتی ہے دیتے ہیں۔ حاملہ عورت کے قے کے روکنے کے واسطے بہت مفید پایا گیا ہے

(۳) برف

برف کو منہ میں رکھکر آہستہ آہستہ چوسنے یا اُسکے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کھانے سے قے بند ہوجاتی ہے۔

(۴) بسمتھ سب نائٹراس

یہہ ایک سفید سفوف ہوتا ہے جو پانی میں حل نہیں ہوتا تاثیر اس کی قابض ہوتی ہے اور معدہ و امعاء کو تسکین بخشتا ہے۔

مرض بدہضمی۔ درد معدہ۔ کھٹے ڈکار آنے۔ اور اُس حالت میں جب معدہ کی اندرونی سطح پر زخم پڑ جاتے ہیں۔ یہ دوائی بہت فائدہ کرتی ہے۔ مرض اسہال اور سنگ رہنی میں بھی مفید ہے۔ اور جلدی بیماریوں۔ مقعد کے زخموں اور پستانوں اور ہونٹھوں کے پھٹ جانے میں بھی اس کو لگاتے ہیں۔

خوراک ½ ۲ رتی سے ۱۰ رتی تک

(۵) ٹنکچر کارڈیمم کمپونڈ

انگریزی دوائی فروشوں کی دوکانوں پر تیار شدہ ملتا ہے اور اسمیں الائچی کے بیج زیرہ۔ دارچینی اور کشمش وغیرہ پڑتے ہیں۔ ریح کو دور اور قے کو بند کرتا ہے

خوراک:۔ ۳۰ بوند سے ۱۲۰ بوند تک۔

## (۶) وائینم اپیکاک

دراصل یہہ دوائی قے آور ہے جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے۔ لیکن اگر ایک ایک بوند کی خوراک میں دی جاوے تو برخلاف اپنی خاصیت کے قے کو روکتی ہے۔ قے کے روکنے کا ایک اور طریقہ یہ ہے کہ مقام معدہ پر رائی کا پلستر لگادیں۔ جب قے کی پرانی مرض ہو جاوے تو کنتھریڈس کا پلستر لگاویں اور جب آبلہ پیدا ہو جاوے تو اُس کو کاٹ کر زخم پر مارفیا یا افیون چھڑکیں۔

## (۷) ہیدڑوسیانک ایسڈڈل

یہہ بہت سخت زہر ہے اور مرض کھانسی کالی کھانسی۔ دمہ چھاتی کے درد۔ درد معدہ اور بدہضمی میں جب قے آتی ہو بہت ہی مفید ہے۔ جلدی امراض میں اِس میں پانی یا دیگر ادویات ملاکر جلن کے رفع کرنے کے واسطے مالش کرتے ہیں۔

خوراک۔ ۲ بوند سے ۸ بوند تک ہے۔ اور باہر لگانے کے واسطے ۴ ماشہ سے ۸ ماشہ تک ۴ چھٹانک پانی میں ملاکر لگادیں۔

# ادویات دافع دردسر

پوٹاسی برومائیڈ۔ سٹریٹ آف کیفین۔ کروٹن کلورل۔ کونین۔ منتھول۔ نوشادر

## (۱) پوٹاسی بروماید

یہہ عصبی دردسر کے واسطے بہت مفید ہے۔ اور اسکا بیان پہلے ہو چکا ہے۔

## (۲) سٹرپٹ آف کیفین

یہہ کافی کاست ہوتا ہے اور بعض اقسام درد سر میں مفید ہوتا ہے۔
خوراک۔ دو رتی سے تین رتی تک۔ دو یا تین دفعہ دن میں کھلاویں۔

## (۳) کروٹن کلورل

عصبی درد سر اُس درد سر میں جو جگر کی خرابی کے باعث سے ہو مفید پڑتا ہے۔
خوراک۔ ۳ رتی ہمراہ پانی اور مصری کے۔ دو تین دفعہ دن میں دیں۔

## (۴) کونین

درد سر نوبتی میں کونین مفید پڑتی ہے اور درد کے شروع ہونے سے دو گھنٹہ پہلے دیتے ہیں۔

## (۵) منتھول

درد سر میں منتھول کی بتی پیشانی پر پھیرنے سے آرام ہو جاتا ہے۔ افیون اور سونٹھ کو پانی میں رگڑ کر پیشانی پر لیپ کرنے سے بھی درد سر کو فایدہ ہوتا ہے بعض درد سر میں دھنیا یا صندل کو رگڑ کر پیشانی پر لیپ کرتے ہیں۔

## (۶) نوشادر

درد سر میں مفید پائی گئی ہے لیکن جب درد سر نوبتی ہو۔ سو اس کو ہمراہ گلو کر کھوا یا پتیس کے دینا چاہئیے۔
خوراک۔ ۱۰ رتی دن میں تین دفعہ کھلاویں۔

# ادویات مقوی قلب

ڈجی ٹیلس - مرکبات فولاد - مرکبات کچلہ -

## (۱) ڈجی ٹیلس

اس کے پتے استعمال میں آتے ہیں - تاثیر اس کی مدر بول - اور مقوی دل ہے اگر زیادہ دیر تک کھلائی جاوے تو یہ خون میں جمع ہو جاتی ہے اور ایک دفعہ زہر کا اثر پیدا کرتی ہے - اسلئے اسکے استعمال میں احتیاط درکار ہے -

خوراک - پتوں کے سفوف کی - ½ رتی سے ایک رتی تک -

مرکبات - خیسانده - یہ دو ماشہ پتوں کو ۵ چھٹانک کھولتے ہوئے پانی میں ایک گھنٹہ تک بھگو کر چھاننے سے تیار ہوتا ہے -

خوراک - ۸ ماشہ سے ½ ا تولہ تک -

ٹنکچر - یہ تیار شدہ انگریزی دوائی فروشوں سے ملتا ہے -

خوراک - ۱۰ بوند سے ۳۰ بوند تک -

## (۲) مرکبات فولاد

ان کا بیان پہلے ہو چکا ہے -

## (۳) مرکبات کچلہ

ان کا بیان بھی پہلے ہو چکا ہے -

# ادویات مانع ترشی معدہ

بائی کاربونیٹ آف پوٹاش ۔ بسمتھ سب نائٹراس ۔ چاروں نمک سوہاگہ ۔ سوڈا بائی کاربوناس ۔ یعنی سجی مٹی ۔

## (۱) بائی کاربونیٹ آف پوٹاش

یہہ دوائی ہیں جو کھار کے نام سے ملتی ہے اور تاثیر اس کی مثل سوڈا بائی کاربوناس کی ہوتی ہے ۔

## (۲) بسمتھ سب نائیٹراس

اس کا ذکر پہلے آچکا ہے ۔

## (۳) چاروں نمک

جو چیزیں کھار ہوتی ہیں وہ ترشی معدہ میں مفید پڑتی ہیں ۔ بباعث کھار ہونے کے ترشی معدہ میں چاروں نمک استعمال کئے جاتے ہیں ۔

## (۴) سوہاگہ

اس کو بھی ترشی معدہ میں دیتے ہیں ۔ دیسی حکیم اسکو ہمراہ اور ادویات دافع ریح کے برتتے ہیں ۔

## (۵) سوڈا بائی کاربوناس

اس کو عام لوگ سوڈا بھی کہتے ہیں ۔ دیسی زبان میں سجی مٹی اور لوٹا سجی سے مشہور ہے ۔ ترشی معدہ میں مفید ہوتا ہے ۔

**خوراک** ۔ ۵ رتی سے ۱۰ رتی تک ۔ یا زیادہ

# بے حس کرنیوالی ادویات

ایتھر۔ برف۔ کوکین۔ کلورافارم۔

## (۱) ایتھر

خالص ایتھر لگانے سے جلد سرخ ہو جاتی ہے۔ لیکن پانی کے ہمراہ لگانے سے اسکی حس جاتی رہتی ہے اور اسی واسطے پھوڑا کے چیرنے ناخن اور مسہ وغیرہ کے کاٹنے سے پیشتر اس کو لگاتے ہیں تاکہ مریض درد معلوم نہ کرے مریض کو بیہوش کرنے کے واسطے ایتھر کو کپڑے پر ڈال کر سونگھایا جاتا ہے۔

## (۲) برف

تھوڑی دیر تک جلد پر برف لگانے سے چمڑہ بے حس ہو جاتا ہے اور بغیر محسوس ہونے درد کے دستکاری ہو سکتی ہے۔

## (۳) کوکین

کوکین کو پانی میں حل کر کے مقام درد پر لگانے سے تسکین ہوتی ہے آنکھ کی درد کو دور کرنے یا اُس کی حس کو کم کرنے کے واسطے اسکا عرق پانی میں ۲ حصہ فیصدی کے حساب سے تیار کرتے ہیں یعنی - کوکین دو رتی - پانی ایک سو رتی اور گلے کے اندر لگانے کے لئے ۱۰ فیصدی کے حساب سے یہ عرق تیار کیا جاتا ہے۔ چھوٹی چھوٹی رسولیوں اور پھوڑوں کے چیرنے کے واسطے اس عرق کی جلد کے نیچے تھوڑا سا عرصہ پہلے پچکاری کرتے

ہیں تاکہ مریض درد کو معلوم نہ کر سکے - دانت کے کھول ہیں اگر روئی اس عرق ہیں تر کے بھر دی جاوے تو درد بند ہو جاتا ہے -

(۴) کلورافارم

کلورافارم کے سنگھانے سے مریض بیہوش ہو جاتا ہے اور کسی طرح کا درد معلوم نہیں کرتا اور اسی واسطے جراحی ہیں بہت مفید پڑتا ہے - اگر کلورافارم نہ ہوتا تو انگریزی جراحی ہیں اس قدر ترقی ہرگز نہ ہوتی -

مرکب اسپرٹ کلورافارم - نسخہ - کلورافارم ½ چھٹانک - ریکٹی فایڈ اسپرٹ ½ ۹ چھٹانک - دونوں کو ملاویں -

فایدہ - دافع درد و تشنج -

خوراک - ۲۰ بوند سے ۶۰ بوند تک

## ادویات اینٹی سپٹک و ڈس انفکٹینٹ

### یعنی ادویات مانع بو و دافع بو

آیوڈین - آیوڈوفارم - آئل یوکلپٹس - بوریک ایسڈ - پرمینگنیٹ آف پوٹاسشیم سیلی سیلک ایسڈ - کوئلہ - کاربولک ایسڈ - کروسوسبلی میٹ -

(۱) آیوڈین

یہ دوائی بھی بہت تیز دافع بو ہے اور اس کے پانی سے زخموں کو دھونے سے بو دور ہو جاتی ہے - نسخہ - ٹنکچر آیوڈین آٹھ ماشہ گرم پانی دس چھٹانک -

ملا لیویں۔ بدبودار اور سڑے ہوئے زخموں پر اگر ٹنکچر آیوڈین کو روئی کے ساتھ لگا دیا جاوے تو جلن تو ضرور پیدا ہوتی ہے اور مریض کو کچھ وقت تک بے چینی رہتی ہے لیکن بو دور ہو جاتی ہے زخم صاف ہو جاتا ہے اور جلدی بھرنے لگجاتا ہے۔

## (۲) آیوڈوفارم

یہہ پیلی اور سخت بودار دوائی ہوتی ہے اور آیوڈین سے بنتی ہے۔ بازار میں اسکی قلمیں یا سفوف ملتا ہے اور یہ زخموں کے علاج میں مفید پایا گیا ہے اور زخموں پر خالص آیوڈوفارم یا اُسمیں سفوف بورک ایسڈ ملاکر چھڑکا کرتے ہیں۔ بعض اسکی روئی اور کپڑہ جو تیار شدہ بازار میں ملتا ہے۔ زخموں پر لگاتے ہیں یا اُس کی مرہم (آیوڈوفارم چار ماشہ۔ سادہ مرہم نصف چھٹانک) لگاتے ہیں۔ بعض حالتوں میں آیوڈوفارم کو ایتھر میں حل کر کے لیپ کرتے ہیں۔

## (۳) آئل یوکلپٹس

اس کا درخت ہندوستان میں عام طور پر لگایا جاتا ہے اور یہ بہت جلد بڑھ جاتا ہے اور اسکے پتّوں سے تیز خوشبو آتی ہے جب ہوا چلتی ہے تو آس پاس میں خوشبو پھیل جاتی ہے اس کا تیل بدبو کو دفع کرتا ہے پانی میں حل نہیں ہوتا لیکن تیل اور شراب میں حل ہو جاتا ہے۔ یوکلپٹس آئل کا کپڑا تیار کر کے زخموں پر لگاتے ہیں اور اس کی مرہم بھی پانچ حصہ سادہ مرہم میں ایک حصہ یوکلپٹس آئل کے ملانے سے تیار ہوتی ہے

یوکلپٹس آئیل تپ دق اور دیگر امراض چھاتی میں سونگھایا جاتا ہے۔

(۴) بوریک ایسڈ

یہہ سوہاگہ سے بنتا ہے اور خایدہ اسکا مثل کاربولک ایسڈ کے ہوتا ہے۔ لیکن اُس سے بہت کمزور ہے بوریک ایسڈ میں بو نہیں ہوتی اور زخموں پر لگانے سے خارش پیدا نہیں کرتا اسکو آنکھوں کے دھونے مثانہ اور شکم کے صاف کرنے کے لئے استعمال کرتے ہیں یعنی ایسے مقاموں پر کہ جہاں خراش پیدا کرنے والی دوائی دافع بو استعمال نہیں کر سکتے۔ زخموں پر لگانے کے لئے بوریک ایسڈ کی روئی۔ کپڑہ اور مرہم تیار شدہ انگریزی دوائی فروشوں کے ہاں ملتے ہیں۔ بوریک ایسڈ لوشن اسطور پر تیار کرتے ہیں کہ کھولتے ہوئے پانی میں بوریک ایسڈ اسقدر چھوڑتے ہیں جسقدر کہ وہ حل ہوجاوے۔

(۵) پرمینگنیٹ آف پوٹاش

اس کے عرق کو کانڈیز فلوئیڈ کہتے ہیں اور اسکو پانی میں ملاکر زخموں کے دہونے کے واسطے کام میں لاتے ہیں اور امراض رحم و فرج میں پچکاری کرتے ہیں۔ یہہ دوائی بہت عمدہ دافع عفونت ہے۔

(۶) سیلاسلک ایسڈ

یہہ بھی عمدہ دافع بو ہے اور کاربالک ایسڈ سے بنتا ہے اس کا کپڑہ سن اور روئی تیار کر کے زخموں پر لگاتے ہیں لیکن اس کی ہوا کے ناک میں چلے جانے سے بہت چھینکیں آتی ہیں۔ گاہے اس کی مرہم استعمال کرتے ہیں اور گاہے کمزور زخموں پر اسکو چھڑکتے ہیں اور چونکہ پانی میں یہ بہت کم حل ہوتا ہے

اس واسطے زخموں کے دھونے کے لئے اس کا لوشن تیار نہیں کرتے

## (۷) کوئلہ

کوئلہ بو کو رفع کرتا ہے یعنی بدبودار ہوا کو اپنے مساموں میں لیکر بو کو صاف کرتا ہے اسی واسطے اس کو ٹکڑوں میں بھر کر ٹیٹیوں میں لٹکاتے ہیں۔ چند عرصہ کے بعد اس کی تاثیر دور ہو جاتی ہے۔ لیکن اگر ان کو پھر تپا کر لٹکایا جاوے تو پھر وہی تاثیر از سر نو پیدا ہو جاتی ہے۔

## (۸) کاربولک ایسڈ

یہہ جراحی میں بہت ہی برتا جاتا ہے زخموں اور پھوڑوں میں اسکو استعمال کرتے ہیں۔ اس کی تیار شدہ روئی۔ کپڑہ۔ لنٹ اور سن بازار میں ملتے ہیں اور زخموں پر لگانے کے لئے بہت مفید ہوتے ہیں۔

**مرکبات۔ کاربولک لوشن** ۔ نسخہ ۔ کاربولک ایسڈ ایک حصہ گرم پانی چالیس حصہ ملاویں۔

**کاربولک آئل** نسخہ کاربولک ایسڈ ایک حصہ ۔ تلوں کا تیل ۱۰ حصہ ۔ ملاویں۔

**کاربولک آئینٹ منٹ** ۔ یہہ مرہم انگریزی دوائی فروشوں سے تیار شدہ ملتی ہے۔ یہہ ہر سہ نسخہ جات زخموں میں برتے جاتے ہیں اور ان کے استعمال سے زخموں میں بو نہیں پڑتی اور زخم دن بدن بھرتا آتا ہے کاربولک ایسڈ ٹیٹیوں اور بدروں اور نالیوں میں بھی چھڑکا جاتا ہے ٹٹیوں میں جو لال مٹی چھڑکی جاتی ہے اسکو ملڈ و گسپوڈر

کہتے ہیں اور وہ کاربولک ایسڈ سے تیار ہوتی ہے۔

(۹) کروسوسبلی میٹ

اس کو وار چکنا کہتے ہیں اور اسکا لوشن یعنے عرق تیار کرتے ہیں اور اس لوشن سے زخموں کو دھوتے ہیں اور اُن پر پٹی لگاتے ہیں۔

**فوائد**۔ مانند کاربولک ایسڈ کے۔ لوشن تیار کرنے کا طریقہ یہہ ہے

**نسخہ**۔ وار چکنا ایک حصہ۔ پانی ۱۰۰۰ حصہ ملاویں۔ کروسوسبلی میٹ کی روئی اور کپڑا بھی زخموں پر لگانے کے لئے تیار کرتے ہیں اور بازار میں انگریزی دوائی فروشوں سے ملتا ہے۔ نیز زخموں پر لگانے کے لئے مرہم بھی بناتے ہیں اور نصف چھٹانک سادہ مرہم میں ایک رتی کروسوسبلی میٹ کے ملانے سے تیار ہوتی ہے۔

**فہرست ادویات کو پورا کرنے کے واسطے**۔ یہ امر ضروری ہے کہ چند مرہم اور پلاسٹر اور لوشن بھی بتلائے جاویں۔

## (۱) مرہم

(۱) سمپل آئنٹمنٹ یعنی سادہ مرہم۔ **نسخہ**۔ موم سفید ایک چھٹانک۔ چربی صاف کی ہوئی ½ چھٹانک روغن بادام یا تلوں کا تیل ½ چھٹانک۔ موم چربی و تیل کو آگ پر رکھکر پگھلاویں اور نیچے اُتار کر خوب ہلاویں۔ سمپل آئنٹمنٹ تندرست زخموں اور ہاتھ پاؤں کے پھٹ جانے اور ہر ایک قسم کی مرہم طیار کرنے میں استعمال کرتے ہیں۔

(۲) زنک آئینٹ منٹ یعنی جست کی مرہم۔ نسخہ اکسائیڈ آف زنک یعنے کُشتہ جست ½ ۵ ماشہ۔ سادہ مرہم ½ ۲ تولہ دونوں کو خوب ملاویں یہہ مرہم امراض جلد میں بہت مفید ہے۔

(۳) کاربولک آئینٹ منٹ نسخہ۔ کاربولک ایسڈ ایک حصہ۔ سادہ مرہم سات حصہ۔ دونوں کو خوب ملاویں۔ زخموں اور پھنسیوں پر لگانے کے لئے مفید ہے۔ نیز کاربولک ایسڈ کے باعث سے دافع بو ہے۔

(۴) سلفر آئینٹ منٹ۔ نسخہ۔ سفوف گندھک ½ چھٹانک۔ سادہ مرہم چار چھٹانک۔ دونوں کو خوب ملاویں مرض خارش یعنے کُھجلی میں جس کو کھرک اور پاں کہتے ہیں بہت مفید ہوتی ہے۔

(۵) ریزن آئینٹ منٹ یعنی رال کی مرہم۔ نسخہ۔ رال چار چھٹانک۔ زرد موم ۲ چھٹانک۔ سادہ مرہم آٹھ چھٹانک۔ سب کو ملا کر آگ پر پگھلاویں اور گرم گرم رال کو فلالین سے چھان لیں اور جب ٹھنڈی ہونے لگے تو اُس کو خوب ہلاتے جائیں۔ کمزور اور اُن زخموں کے لئے جو جلدی سرخی پر نہیں آتے مفید ہوتی ہے۔

(۶) آئیوڈوفارم آئینٹ منٹ۔ آئیوڈوفارم ایک حصہ۔ سمپل آئینٹ منٹ آٹھ حصہ دونوں کو ملا لیویں۔

(۷) بلیو آئینٹ منٹ۔ اس کا ذکر پہلے آچکا ہے۔

(۸) بورسیک ایسڈ آئینٹ منٹ۔ بورسیک ایسڈ سفوف کیا ہوا۔ ایک حصہ سادہ مرہم پانچ حصہ یا بورسیک ایسڈ ایک حصہ۔ نرم ویزے لین ½ ۲ حصہ۔ سخت

ویزے لین ۱/۲ حصہ۔ نرم وسخت ویزے لین کو گرم کرکے بورسیک ایسڈ ملاویں اس مرہم کے لگانے سے زخم صاف ہو جاتے ہیں اور اُن میں بُو نہیں پڑتی۔

(۹) شوگر آف لڈ آئینٹ منٹ۔ نسخہ۔ شوگر آف لڈ سفوف کیا ہوا چھ رتی سادہ مرہم ۱/۲ تولہ۔ دونوں کو ملاویں۔ جلدی امراض میں خارش کو رفع کرنے کے واسطے یہہ مرہم بہت مفید ہے۔

(۱۰) کاپر آئینٹ منٹ۔ نسخہ نیلا طوطیا ۲ رتی۔ سادہ مرہم ۱/۲ ۲ تولہ۔ نیلا طوطیا کو باریک پیسکے مرہم کے ساتھ پیوست کریں۔ کمزور زخموں کے لئے یہہ مرہم بہت مفید ہے۔

(۱۱) گال آئینٹ منٹ۔ اِس کی بابت ادویات قابضہ میں ذکر آچکا ہے۔

(۱۲) آئیوڈین آئینٹ منٹ۔ نسخہ۔ آئیوڈین ۲ ماشہ۔ آئیوڈائیڈ آف پوٹاش ۲ ماشہ شراب ۴ ماشہ۔ سادہ مرہم ایک چھٹانک۔ آئیوڈین اور آئیوڈائیڈ آف پوٹاش کو شراب کے ساتھ ایک کھرل میں خوب رگڑیں بعد ازاں سادہ مرہم اُس میں ملاویں۔ یہہ مرہم گلٹیوں اور گلہڑوں میں مفید ہوتی ہے۔

(۱۳) یلو آکسائیڈ آف مرکیوری آئینٹ منٹ۔ یلو آکسائیڈ آف مرکیوری ۴ رتی۔ سادہ مرہم ۱/۲ ۲ تولہ۔ دونوں کو ملالیویں۔ اس مرہم کو امراض چشم اور کمزور زخموں میں استعمال کرتے ہیں فی زمانہ مرہموں کے تیار کرنے میں بجائے سادہ مرہم کے ویزے لین یا لینولین استعمال کرتے ہیں۔

(۱۴) ڈائیلوٹ سٹرِن آئینٹ منٹ یہ ایک قسم کی پارہ کی مرہم ہے جو کمزور اور گندے زخموں پر لگانے سے فایدہ پہونچاتی ہے آنکھ کی پلکوں کی بیماری میں استعمال بھی کرتے ہیں۔

## (۲) پلاسٹر

(۱) اسٹکن پلاسٹر جس کو عام زبان میں اسٹکن کہتے ہیں۔ انگریزی دوا فروشوں سے ملتا ہے۔ زخموں۔ پھوڑوں اور پھنسیوں پر لگایا جاتا ہے اور زخموں کے کناروں کو باہم ملانے کے لئے بھی اِسکی دھجیاں لگاتے ہیں

(۲) سوپ پلاسٹر۔ یہ بھی تیار شدہ ملتا ہے۔ اِس کی دھجیاں بھی زخموں اور متورم جوڑوں پر استعمال کرتے ہیں۔

(۳) بلاڈونا پلاسٹر۔ یہ بھی تیار شدہ ملتا ہے اِسکو پگھلاکر اور کپڑے یا چمڑی پر بچھاکر مقام درد پر لگاتے ہیں جس سے درد کو آرام ہوجاتا ہے۔ دل کی کمزوری اور دھڑکی میں مقام قلب پر لگانے سے فایدہ ہوتا ہے اور اس کو کئی روز تک برابر لگائے رکھتے ہیں۔

## (۳) لوشن یعنی پانی

(۱) آرنیکا لوشن۔ نسخہ: ٹنکچر آرنیکا ایک تولہ۔ پانی آٹھ چھٹانک۔ جسجگہ پر چوٹ لگے یا جوڑوں پر ورم ہو یا زخم ہوجاوے تو اُسپر ایک پارچہ اِس لوشن سے تر کے لگا دیویں اور اُس کو تر رکھیں تاکہ درد وغیرہ رفع ہوجاوے۔ جب ٹنکچر آرنیکا دستیاب نہ ہو تو ریکٹی فائیڈ اسپرٹ شل آرنیکا لوشن کے پانی میں ملاکر لگادیں۔

(۲) لائکوار کیلسیس سلفیوریٹا۔ نسخہ۔ بجھا ہوا چونہ دو چھٹانک۔ سفوف گندھک دو چھٹانک۔ صاف پانی ایک سیر دو چھٹانک ایک مٹی کے برتن میں سب کو ملا کر جوش دیویں اور جب وزن میں قریب ۱ چھٹانک کے رہ جاوے تو کپڑے میں سے چھان کر رکھ چھوڑیں۔ یہہ خارش کے واسطے بہت مفید ہے طریقہ لگانے کا یہ ہے کہ مریض کو پہلے صابن اور گرم پانی سے غسل دیویں بعدازاں اُس پانی میں موزون گرم پانی ملا کر بدن پر لیپ کریں۔

## لائیم واٹر یعنے چونہ کے پانی بنانیکی ترکیب

نسخہ۔ چونہ بجھا ہوا ایک چھٹانک۔ پانی ۴ سیر۔ چونہ اور پانی کو ایک شیشہ کے کاگ والی بوتل میں ڈال کر دو تین منٹ تک خوب ہلاویں بعدازاں بارہ گھنٹہ تک رکھ چھوڑیں بعدالنو چونے کے تہ نشین ہوجانے سے اوپر کا شفاف پانی نتھار کر ایک ہری بوتل میں بھر کر اور شیشی کا کاگ لگا کر رکھ چھوڑیں۔ یہہ پانی ایک کنالی میں بھی تیار ہو سکتا ہے۔

میٹھا چونہ کا پانی۔ نسخہ۔ چونہ بجھا ہوا نصف چھٹانک۔ صاف چینی ایک چھٹانک مقطر کیا ہوا پانی دس چھٹانک۔ چونہ اور چینی کو ایک کھرل میں رگڑیں اور پھر اُس کو ایک بوتل میں کہ جس میں پہلے پانی ڈالا گیا ہو چھوڑ دیں اور کاگ لگا کر ۲۴ گھنٹہ تک رکھ چھوڑیں اور بار بار ہلا دیں بعدازاں اوپر کا شفاف پانی نتھار کر کسی کاگ والی بوتل میں بھر کر رکھ چھوڑیں۔

فائدہ۔ دافع ترشی مصفی خون اور قابض۔

استعمال۔ جب چھوٹی امعاء میں ترشی ہو جاوے اور اُس کے

باعث سے بدہضمی ہو اور دست آتے ہوں تو اُس حالت میں یہہ بہت فائدہ کرتا ہے۔ دودھ کے ہمراہ چونہ کا پانی دینے سے مرض ہیضہ تپ دق اور دیگر حالتوں میں دودھ ہضم ہو جاتا ہے جب تیزاب کے کھانے سے زہر کی علامات پیدا ہوں تو چونہ کا پانی دینے سے آرام ہو جاتا ہے۔

خوراک چونہ کے پانی کی ۱/۲ چھٹانک سے ۲ چھٹانک تک۔ دو یا تین دفعہ دن میں ہمراہ دودھ کے۔ شیریں چونہ کے پانی کی خوراک ۱۵ بوند سے ۶۰ بوند تک ہمراہ پانی کے دے سکتے ہیں۔

## گلسرین

یہہ شفاف اور شل تیل کے ہوتی ہے ذائقہ میٹھا اور بُو کسی قسم کی نہیں ہوتی پانی کے ساتھ مل جاتی ہے۔ ادویات میں گلسرین کی بہت ضرورت پڑتی ہے۔

# فہرست اُن ادویات کی جو برائے علاج و معالجہ گھر میں تیار رکھنی چاہئیں

بازاری ادویات یعنے دیسی دوائیں ہر شہر و قصبہ میں ہر وقت مل سکتی ہیں بلکہ ہر ایک بڑے چھوٹے گاؤں میں بھی پنساری کی دوکان سے مل جاتی ہیں اِس واسطے اُن کو گھر میں رکھنے کی ضرورت نہیں بعض ادویات انگریزی کا کہ جن کا بیان پہلے ہو چکا ہے اس فہرست میں نام

درج نہیں کیا گیا کیونکہ اُن کی ضرورت شاذ و نادر پڑتی ہے اور وقت ضرورت کے منگوائی جاسکتی ہیں۔ یہاں پر جو فہرست دی جاتی ہے صرف اُنہیں ضروری ادویات کی ہے کہ جنکے سوائے کوئی گھر خالی نہ رہنا چاہیئے اور جنکی ہمیشہ ضرورت پڑتی ہے نیز جو ہر ایک ایسی مرض میں کہ جسمیں تکلیف زیادہ ہوتی ہے اور جان کا خوف ہوتا ہے اور جن نقصان اُٹھانے کے بغیر حکیم کا زیادہ انتظار نہیں کرسکتے مفید پڑتی ہیں۔

| نمبر شمار | نام ادویات | تعداد جو ہمیشہ موجود رہنی چاہیئے | کیفیت |
|---|---|---|---|
| ۱ | اینٹی فبرین | ½ چھٹانک | ایک کاگ والی شیشی میں |
| ۲ | اینٹی پائرین | ״ | ایک ڈبہ ٹین میں |
| ۳ | اسپرٹ ایمونیا ایرومیٹک | ۲ ״ | ایک شیشے کے کاگ والی بوتل میں |
| ۴ | اسپرٹ ایتھر | ۱ ״ | بشرح صدر |
| ۵ | آئیوڈوفارم | ½ ״ | ایک کاگ والی شیشی میں |
| ۶ | اسپرٹ کلوروفارم | ۱ ״ | شیشے کے کاگ والی بوتل میں |
| ۷ | اکسٹر اکٹ ارگٹ لیکوئیڈ | ۱ ״ | بشرح صدر |
| ۸ | پوٹاسی برومائیڈ | ½ ״ | ایک کاگ والی شیشی میں |
| ۹ | پلوئر ہائی کو | ۳ ״ | ایک چوڑے مُنہ کی کاگ والی شیشی میں |
| ۱۰ | پلو کریٹا ایرومیٹک | ۱ ״ | کاگ والی شیشی میں |

| نمبر شمار | نام ادویات | تعداد یا وزن جو ہونی چاہیئے | کیفیت |
|---|---|---|---|
| ۱۱ | ٹنکچر اوپیئم | ½ چھٹانک | ایک شیشے کے کاگ والی بوتل میں |
| ۱۲ | ٹنکچر آیوڈین | ۱ ״ | بشرح صدر |
| ۱۳ | ٹنکچر کمفر کمپونڈ | ۲ ״ | بشرح صدر |
| ۱۴ | ڈائلیوٹ سلفیورک ایسڈ | ۱ ״ | بشرح صدر |
| ۱۵ | ڈوورس پوڈر | ۱ ״ | ایک چوڑے منہ کی کاگ والی شیشی میں |
| ۱۶ | کیالومل | ½ ״ | ایک کاگ والی شیشی میں |
| ۱۷ | کونین | ½ چھٹانک | بشرح صدر |
| ۱۸ | کلورل ہیڈریٹ | ½ ״ | ایک شیشے کے کاگ والی بوتل میں |
| ۱۹ | کلوروڈین | ۱ ״ | بشرح صدر |
| ۲۰ | کاربونیٹ آف ایمونیا | ۱ ״ | بشرح صدر |
| ۲۱ | کسٹر آئل | ۴ ״ | ایک کاگ والی شیشی میں۔ |
| ۲۲ | کاربولک ایسڈ | ۲ ״ | ایک شیشے کے کاگ والی بوتل میں۔ |
| ۲۳ | گلسرین | ۱ ״ | ایک کاگ والی شیشی میں |
| ۲۴ | مسٹرڈ یعنی انگریزی رائی | ایک ڈبہ ٹین | یا ایک بوتل میں۔ |
| ۲۵ | وائینم اپیکاک | ۲ چھٹانک | ایک شیشے کے کاگ والی بوتل میں |

اب فہرست اُن ادویات کی دی جاتی ہے کہ جنکا گھر میں رکھنا ہر ایک کے واسطے

ضروری نہیں ہے لیکن جبکہ رکھنے سے وے لوگ جو ہسپتالوں اور بڑے بڑے قصبوں سے زیادہ فاصلہ پر رہتے ہیں ہر ایک معمولی بیماری کا بطور خود علاج معالجہ کر سکینگے ٭

| نمبر | نام ادویات | مقدار جو کہ رکھنی چاہیے | کیفیت |
|---|---|---|---|
| ۱ | افیون | ایک تولہ | ایک ڈبہ میں |
| ۲ | اسپرٹ ایتھر نائیٹرک | ۲ چھٹانک | شیشے کے کاگ والی بوتل میں |
| ۳ | آئیل یوکلپٹس | ایک چھٹانک | کاگ والی شیشی میں۔ |
| ۴ | ایفرویسنٹ سٹریٹ آف مگنیشیا | ایک شیشی | کافی ہے۔ |
| ۵ | اسٹکن پلاسٹر | ½ گز | کافی ہے |
| ۶ | اکسائیڈ آف زنک | ۲ چھٹانک | ایک ٹین کے ڈبہ میں۔ |
| ۷ | اپیکاکوانا پوڈر | ½ چھٹانک | بشرح صدر |
| ۸ | ایسڈ ہیڈرو کلورک ڈیلیوٹ | ایک چھٹانک | ایک شیشے کے کاگ والی بوتل میں |
| ۹ | پوٹاسی آئیوڈائیڈ | ایک چھٹانک | ایک شیشی میں جو کاگ والی ہو |
| ۱۰ | بسمتھ سب نائیٹراس | ایک چھٹانک | بشرح صدر |
| ۱۱ | تہائی مال | ½ چھٹانک | ایک کاگ والی شیشی میں |
| ۱۲ | تارپین کا تیل | چار چھٹانک | بشرح صدر |
| ۱۳ | تیل صندل | ایک چھٹانک | بشرح صدر۔ |
| ۱۴ | ٹنکچر اسٹیل | ایک چھٹانک | ایک شیشے کے کاگ والی بوتل میں۔ |

| نمبر | نام ادویات | مقدار جو موجود ہونی چاہئے | کیفیت |
|---|---|---|---|
| ۱۵ | ٹنکچر نکس وامیکا | ۱ چھٹانک | ایک شیشہ کے کاگ والی بوتل میں |
| ۱۶ | ٹنکچر کارڈیمم | ۲ ،، | بشرح صدر |
| ۱۷ | ٹنکچر آرنیکا | ۲ ،، | بشرح صدر |
| ۱۸ | سینٹونین | ½ ،، | ایک کاگ والی شیشی میں۔ |
| ۱۹ | سلفیٹ آف زنک | ½ ،، | بشرح صدر |
| ۲۰ | سلفونیل | ½ ،، | بشرح صدر |
| ۲۱ | سوڈا بائی کاربوناس | ۱ ،، | ایک ٹین کے ڈبہ میں۔ |
| ۲۲ | سوڈا اسپیلا سیلٹ | ۲ ،، | ایک کاگ والی شیشی میں |
| ۲۳ | کروسوسبلی میٹ | ½ ،، | ایک کاگ والی شیشی میں |
| ۲۴ | کنتھریڈس پلاسٹر | ۱ ،، | ٹین کے ڈبہ میں۔ |
| ۲۵ | کریازوٹ | ½ ،، | ایک کاگ والی شیشی میں |
| ۲۶ | کواشیا کی لکڑی | ۱ ،، | ایک ٹین کے ڈبہ میں |
| ۲۷ | کلوریٹ آف پوٹاش۔ | ۱ ،، | شیشے کے کاگ والی بوتل میں |
| ۲۸ | لائکوار امیونیا ایسی ٹیٹس | ۰ | اس کو خود تیار کر سکتے ہیں۔ |
| ۲۹ | فرائی ایٹ کوائنی سٹراس | ¼ چھٹانک | ایک شیشی میں |
| ۳۰ | نائیٹرو میوریٹک ایسڈ ڈل | ۱ ،، | ایک شیشے کے کاگ والی بوتل میں |
| ۳۱ | نائیٹریٹ آف سلور | ایک تولہ | ایک کاگ والی شیشی میں |

| نمبر | نام ادویات | مقدار جو ہونی چاہئے | کیفیت |
|---|---|---|---|
| ۳۲ | ویزلین | ۱ چھٹانک | ایک ڈبہ ٹین میں۔ |
| ۳۳ | ہائیڈرارجرائی کم کریٹا | ½ رر | ایک کاگ والی بوتل میں۔ |
| ۳۴ | ہائیڈرارجرائی آیوڈائیڈائی روبرائی | ½ رر | بشرح صدر |
| ۳۵ | ہیڈروسیانک ایسڈ ڈل | ایک تولہ | ایک شیشے کے کاگ والی بوتل میں۔ |
| ۳۶ | یلو اکسائڈ آف مرکیوری | ایک تولہ | ایک کاگ والی شیشی میں۔ |

ماسوائے اُن ادویات کے کہ جنکا ذکر ہر دو فہرست مذکورہ بالا میں ہو چکا ہے اشیائے مفصلہ ذیل کا گھر میں رکھنا اچھا ہوگا۔

(۱) ایک عدد ہائی پوڈرمک سرنج یعنے وہ پچکاری کہ جس کے ذریعہ سے دویات کو جلد کے نیچے اس غرض سے لگاتے ہیں کہ وے خون میں جلدی جذب ہو کر سریع التاثیر ہوں۔

(۲) مارفیا کی ہائی پوڈرمک ٹکیوں کی ایک چھوٹی شیشی۔ ترکیب ٹکیا کو چند بوند پانی میں حل کرکے جلد کے نیچے بذریعہ پچکاری کے لگاتے ہیں اور ہر ایک ٹکیا میں مارفیا کی پوری خوراک ہوتی ہے۔ درد شکم۔ قولنج۔ ذات الجنب کا درد۔ گردہ و جگر کا درد اور دیگر سخت دردوں میں مارفیا کی پچکاری کرنے سے مریض کو چین ہو جاتا ہے اور نیند آجاتی ہے۔

(۳) اسٹرکینیا کی ہائی پوڈرمک ٹکیوں کی ایک چھوٹی شیشی۔ ان ٹکیوں کی پچکاری سانپ کاٹے کے علاج میں بہت مفید پائی گئی ہے۔ اور چونکہ

ہندوستان میں سانپ کثرت سے ہوتے ہیں اور موسم گرما میں غریب آدمیوں کو اکثر کاٹ جاتے ہیں اسواسطے ان ٹکیوں کا گھر میں رکھنا ضروری ہے۔

جلد کے نیچے پچکاری کرنے کی ترکیب۔ ہائی پوڈرمک سرنج کا استعمال اِس طور پر کریں کہ ایک ٹکیا کو چند بوند پانی میں حل کر کے پچکاری میں چڑھا لیویں اور پھر پچکاری کے مُنہ پر سوئی کو لگاویں بعدازاں سوئی کا مُنہ اوپر کی طرف کر کے پچکاری کی ڈنڈی کو نیچے سے اوپر کو دباویں۔ جب تک کہ سوئی کے مُنہ سے پانی کا قطرہ نہ نکلے۔

اس طریق سے وہ ہوا جو پچکاری میں موجود ہوتی ہے خارج ہو جاتی ہے اور پچکاری میں صرف دوائی اُس سے ملا ہوا پانی رہ جاتا ہے جس جگہ پر پچکاری لگانی منظور ہو اُس جگہ کی جلد کو بائیں ہاتھ کے انگوٹھہ اور پہلی اُنگلی سے لو چ کر اُٹھاویں اور داہنے ہاتھ کی اُنگلیوں سے پچکاری کی سوئی کو پکڑ کر اِس اُٹھے ہوئے چمڑے کے نیچے قریب آدھ انچ کے گہری دباویں اور پھر اُسی داہنے ہاتھہ سے ہی پانی کو چمڑے کے نیچے چڑھا دیں بعدازاں پچکاری کو نکالیں اور بائیں ہاتھ اُنگلی سے اُس چمڑے کے سوراخ کو جہاں سوئی داخل ہوئی تھی مل دیں تاکہ وہ سوراخ ملجا دے اور دوائی باہر نہ نکلے۔

(۱۴) گلاس میئشر۔ اس سے ادویات ناپی جاتی ہے اور اس کا ذکر پہلے آچکا ہے۔

(۵) منیم میئشرر۔ اس سے ادویات کی بوندیں ناپی جاتی ہیں اور علے ہٰذالقیاس اِسکا ذکر بھی پہلے آچکا ہے۔

(۶) شیشہ کا کھرل۔ ادویات کے کھرل کرنے کے واسطے اِسکی ضرورت پڑتی ہے۔

(۷) اسکیل اینڈ ویٹس گرینس۔ یعنی چھوٹا ترازو اور چھوٹی بانٹ۔ اس میں ۳ باٹ ہوتے ہیں سب سے بڑا ۸ ماشہ کا یعنی ۲ ڈرام اُس سے کم ۴ ماشہ کا یعنے ڈرام اُس سے نیچے ۲ ماشہ کا یعنی ½ ڈرام دوسری قسم کے بانٹ تین ہوتے ہیں۔ سب سے بڑا ۲ ماشہ و ۵ رتی کا یعنے دو اسکروپل دوسرا اُس کا نصف یعنی ایک اسکروپل۔ تیسرا دوسرے کا نصف یعنی آدھا اسکروپل تیسری قسم کے بانٹ سات ہوتے ہیں پہلا ۶ گرین یعنے ۳ رتی دوسرا ۵ گرین یعنی ½۲ رتی۔ تیسرا ۴ گرین یعنے ۲ رتی چوتھا ۳ گرین یعنی ½ ۱ رتی پانچواں ۲ گرین یعنے ایک رتی۔ چھیواں ایک گرین یعنے ½ رتی ساتواں ½ گرین یعنی ¼ رتی۔ ترازو اور بانٹوں کا ادویات تولنے کے واسطے ہونا ضروری ہے۔

(۸) ایک پیتل کی کان کی پچکاری جسمیں پانی ۴ اونس یعنے ۲ چھٹانک آسکے۔ یہہ کان کے دہونے۔ زخموں کے صاف کرنے اور دیگر کاموں کے واسطے مطلوب ہوتی ہے۔

(۹) ایک عدد دہیگن سنز اینما سرنج۔ یعنی حقنہ کرنے کی ربڑ کی پچکاری۔ اس پچکاری سے کئی کام لے سکتے ہیں بچے اور جوانوں کو حقنہ کر سکتے ہیں ہستورات

کے اندام نہانی میں بھی پچکاری کر سکتے ہیں۔ جب مستورات کو پچکاری کرنی ہو تو پچکاری کے بکس میں سے اُس لمبی نلکی کو جو بکس میں فالتو پڑی رہتی ہے لگاویں اور ایک بیضوی شکل کے چمڑے کے ٹکڑے کو بھی جو اُس بکس میں رہتا ہے نلکی پر چڑھاویں۔ جب کبھی اس پچکاری کو استعمال کریں تو بعد استعمال اس کو صاف پانی سے دھوئیں اور پھر ایک دھاگا کے ساتھ باندھکر ایک کھونٹی کے ساتھ لٹکاویں تاکہ پانی اُسکا نچڑ جائے اور پچکاری صاف ہو جاوے اور بعد خشک ہو جانے کے اُس کو بکس میں بند کر دیویں۔

(۱۰) ایک عدد کلینیکل سیلف رجسٹرنگ تھرمامیٹر۔ کہ جس سے بدن کی حرارت غریزی معلوم ہوتی ہے اور نیز بخار کا درجہ بھی معلوم ہو جاتا ہے ۔

# حصۂ دوئم

## صحت کے قایم رکھنے کیلئے اِن باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے،

یعنے

## حفظ صحت ما تقدم

## (۱) زمین

زمین کی بناوٹ میں معدنی - نباتاتی اور حیواناتی مادہ پایا جاتا ہے - زمین میں مسامات پائے جاتے ہیں کہ جن میں ہوا اور پانی بھرا رہتا ہے - صحت قایم رکھنے کے لئے اِس ہوا اور پانی کا جو زمین کے مسامات میں پایا جاتا ہے مختصر ذکر کرنا ضروری ہے -

(الف) ہوا - سخت پتھریلی زمین میں ہوا بالکل نہیں ہوتی - ریتلی اور مٹیلی زمین میں ہوا پائی جاتی ہے - اِس ہوا میں انجرات جو حیوانی اور نباتاتی مادہ کے سڑنے سے پیدا ہوتے ہیں موجود ہوتے ہیں اور کسی قدر اس میں نمی بھی ہوتی ہے -

نرم اور پہاڑی زمین کی ہوا میں حرکت پائی جاتی ہے - خاصکر جب زمین خشک ہو-
باعث حرکت کا زمین کی گرمی اور بارش کا پانی ہے کیونکہ بارش ہونے سے زمین
کے مسامات میں پانی بھر جانے سے ہوا باہر نکل آتی ہے اسی طور پر مکانات
رہائشی میں موسم سرما میں آگ جلانے سے بھی زمین کی ہوا اُس کمرہ
میں کھنچکر آجاتی ہے - اور اِسی طریق سے مکان کے آس پاس کے
غلیظ خوص یا مسامدار اور ٹوٹی ہوئی نالیوں کی بدبودار ہوا کمروں میں داخل ہوجاتی
ہے صحت کے قایم رکھنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ مکانات رہائشی میں اُس
زمین کی ہوا کی آمد کو روکا جائے اور اُس کے روکنے کی عمدہ ترکیب یہ ہے
کہ مکان بنانے کے وقت سطح زمین کو کانکریٹ ڈال کر خوب کوٹا جاوے یا پکا
فرش لگا دیا جاوے یا اُسپر محراب لگاکر سطح زمین کو چھوڑ دیا جائے اور اِن
محرابوں کے اوپر عمارت بنائی جائے - بازاروں اور گلیوں کا فرش لگانا
بھی اسی واسطے مفید ہوتا ہے - اِن فرشوں سے ایک اور فائدہ بھی ہے
کہ سطح زمین کی غلاظت سطح زمین پر ٹھہرنے نہیں پاتی - زمین کیسی ہی پاکیزہ
کیوں نہ ہو تاہم اُسکی ہوا کو مکانوں میں نہیں آنے دینا چاہیئے بعض مقامات میں
جہاں ملیریا کے زہر یعنے بخارات بہت پھیلا کرتے ہیں گھاس لگاکر زمین کو
ڈھک دینے سے ملیریا زہر کو روکا جاتا ہے +

(ب) زمین کے مسامات میں پانی اور نمی پائی جاتی ہے اس نمی اور پانی کا
مقدار زمین کے مسامات پر منحصر ہے بعض زمین زیادہ مسامدار ہوتی ہیں اور
بعض زمین کم مسامدار ہوتی ہیں لیکن پانی سخت پتھر میں بھی کسی قدر

چلا جاتا ہے زمین کے پانی کی سطح اوپر نیچے ہوتی رہتی ہے۔ موسم برسات میں اور آس پاس کے دریا اور نالوں کے چڑھ جانے سے زمین کا پانی سطح زمین کے نزدیک آجاتا ہے اور خشک زمین میں گہرا چلا جاتا ہے۔ اگر پانی زمین کی سطح کے نزدیک آجاوے گا تو اُسکے بخارات زمین کو تر رکھینگے۔ زمین کے پانی میں حرکت پائی جاتی ہے۔ اور اسی واسطے خشک زمینوں کا پانی آس پاس کے گہرے ندی نالوں میں بہ جاتا ہے۔ اور ندی نالوں کا پانی اُن کے چڑھاؤ کے وقت اُلٹا آجاتا ہے۔ درختوں کی جڑھیں اس پانی کی حرکت کی مانع ہوتی ہیں۔ اسی واسطے وہ مقامات کہ جہاں درخت کثرت سے ہوتے ہیں کسی قدر مرطوب رہتے ہیں۔ بہ نسبت اُس کے کہ جسجگہ درخت نہ ہوں جو زمین زیادہ مرطوب ہوتی ہے وہاں بیماری کا اندیشہ ہوتا ہے۔ بخارات پھیلے رہتے ہیں۔ خشک ملک میں رہنا اسی واسطے عمدہ ہوتا ہے زمین کے پانی کو خشک کرنے کے لئے کئی قاعدے ہیں۔

عُمدہ طریقہ یہہ ہے کہ گہری گہری نالیاں جو عُمق میں آٹھ سے بارہ فُٹ تک ہوں ایک دوسرے سے فاصلہ پر کہودنی چاہئیں تاکہ زمین کا پانی بہ کر نشیب نالے یا ندی میں چلا جاوے۔ نوبتی بخار۔ تپ دق۔ ریشہ وزکام۔ تپ مُحرقہ۔ مرض سہال ہیضہ۔ ذات الجنب۔ ذات الریہ مرطوب زمین کے اضلاع میں پھیل جاتے رہیں۔ جس زمین میں پانی کثرت سے جمع رہتا ہے۔ یا جہاں دہان وغیرہ بوئے جاتے ہیں۔ ملیریا زہر ہوتا ہے۔ ایسی جگہ پر رہائش نہ رکھنی چاہیئے بلند زمین پر مکان رہائشی بنانا چاہیئے۔ نشیب میں ہرگز نہ بنایا جاوے۔

# (۲) پانی

مصفا پانی کا ملنا صحت کے قائم رکھنے کے لئے بہت ضروری ہے۔ جب کسی جگہ کی صحت بگڑ جاتی ہے تو وہاں پہلے یہی خیال ہوتا ہے کہ باشندگان کو پانی مصفا اور کافی ملتا ہے یا نہیں۔ پانی کی پینے اور کھانا پکانے۔ غسل کرنے اور کپڑا دھونے۔ برتن صاف کرنے۔ اور جانوروں کے واسطے ضرورت پڑتی ہے۔ سوائے پانی کے صفائی کا رہنا بھی دشوار ہے۔ بارشی اور ندی نالوں کا قدرتی چشموں اور کنوؤں کا پانی استعمال میں آتا ہے۔ تالابوں اور جھیلوں کا پانی بھی استعمال میں آتا ہے۔ بارش کا پانی مصفا ہوتا ہے لیکن شہروں میں ہوا کی آلائش کے ساتھ ملکر کسیقدر کثیف ہو جاتا ہے۔ جم جانے سے پانی صاف ہو جاتا ہے۔ اِسواسطے برف کا پانی مصفا ہوتا ہے لیکن جو پانی منجمد ہوتا ہے۔ اُسمیں ہوا کم ہوتی ہے۔ کنوئیں کے پانی کی خاصیت زمین کی بناوٹ اور گردنواح کی حالت پر منحصر ہے مثلاً اگر نباتاتی اور حیواناتی مادہ زمین میں کثرت سے ہو تو کنوئیں کا پانی خراب ہوتا ہے۔ اِسی واسطے اُن کنوؤں کا پانی جو گورستان کے نزدیک ہوں یا غلیظ اور عمیق نالیوں اور غلیظ تالابوں کے متصل ہوں اچھا نہیں ہوتا۔ اگر کنواں ایسی جگہ پر کھودا گیا ہو کہ جہاں کسی زمانہ میں اروڑی تھی تو اُس کا پانی مضر صحت ہوتا ہے +

**قدرتی چشموں کا پانی۔** اس کی تاثیر اُس زمین کی بناوٹ پر منحصر ہوگی کہ جہاں سے اُس چشمہ میں پانی آتا ہے۔ بعض چشموں کا پانی

بہت عمدہ اور خالص ہوتا ہے بعض میں گندھک کے مرکبات پائے جاتے ہیں اور بعض میں معدنی نمک وغیرہ وغیرہ

**مقطر پانی** - سب سے عمدہ اور صاف ہوتا ہے۔ لیکن چونکہ اُس میں ہوا نہیں ہوتی۔ اس واسطے وہ بہت آدمیوں کو بدذائقہ معلوم ہوتا ہے اور ہاضمہ کو خراب کرتا ہے۔ مقطر پانی میں ہوا کے ملانے کی عمدہ ترکیب یہ ہے کہ اُس کو ایک ایسے پیپہ میں چھوڑ دیں کہ جسکے پیندے میں بہت سے باریک سوراخ ہوں تاکہ پانی میں ہوا مل سکے۔

**دریا کا پانی** - یہ صاف ہوتا ہے لیکن بسبب ملجانے حیواناتی و نباتاتی فضلات کے کثیف ہوجاتا ہے۔

**تالابوں کا پانی** اُس حالت میں اچھا ہوتا ہے کہ جب وہ زمین کہ جس پر سے بارش کا پانی اکٹھا ہو کر تالاب میں گرتا ہے صاف ہو لیکن چونکہ اِس ملک میں زمین کا صاف رہنا دشوار ہے اسواسطے تالابوں کا پانی بھی ناروا ہے۔ اگر تالاب کا پانی اُس زمین سے آتا ہے جو زیر کاشت رہتی ہے اور جس میں کھاد کثرت سے ڈالا جاتا ہے تو وہ غلیظ ہوتا ہے۔ جس پانی میں چھوٹے چھوٹے کیڑے یا کاہی پائی جائے تو وہ غلیظ ہوتا ہے ۔ غلیظ پانی کے استعمال

امراض مفصلہ ذیل وقوع میں آتی ہیں -
بدہضمی - اسہال پیچش - ملیریل بخار - تپ دجس میں انتڑیوں میں زخم پڑ جاتے ہیں) محرقہ - ہیضہ - سرخ بخار - گلے کے امراض - ڈفتھریا - بچھری - امراض جلد مثلاً دہلی سور - گلگھڑ - ملھپ - کدو دانہ - چھونہ - ناروہ - کیڑا فائی لیوریا سنگ گوئی نس ہومی نس اور دیگر اقسام کے کیڑے - جونکیں بھی غلیظ پانی میں نگلی جاتی ہیں جو گلے اور ناک کے اندرونی حصہ میں چپٹ جاتی ہیں -

## پانی کے صاف کرنے کا طریق

(۱) پانی مقطر کرنے سے بالکل صاف ہو جاتا ہے (۲) جوشش دینے سے پانی کی کدورت جاتی رہتی ہے - (۳) پانی بلندی سے لوہے کے باریک سوراخ دار چھاننیوں پر گرانے سے صاف ہو جاتا ہے - یہہ طریقہ ملک روس میں مروج ہے -

(۴) پھٹکڑی سے پانی کو صاف کرتے ہیں - مثلاً اگر دریا کے پانی کو صاف کرنا منظور ہو تو اُسکو گھڑے میں بھر لیتے ہیں اور ایک ڈلی پھٹکڑی کو پانی میں گھڑے کے مُنہ کے اندر پانچ سات دفعہ ہلا دیتے ہیں - چند عرصہ کے بعد مٹی گھڑے میں تہ نشین ہو جاتی ہے اور پانی صاف ہو جاتا ہے - چند گھنٹہ کے بعد اگر پھٹکڑی پھر لگائی جاوے تو پانی بالکل صاف پاکیزہ ہو جاتا ہے اگر مسافر لوگ گندلے پانی کو فی الفور صاف کرنا چاہیں تو اُن کو چاہیئے کہ پانی کو نمدہ کے ٹکڑے میں سے چھان لیں اور پھر صاف کر لیویں پانی صاف کرنے کا ایک

عمدہ طریقہ یہہ ہے کہ پہلے پانی کو جوش دیویں بعدازاں اُسکو موٹی ریت یعنی بالو میں سے جس کو پہلے صاف کیا گیا ہو چھان لیویں لیکن بالو اور کوئلہ سے چھاننا اچھا ہوتا ہے اور اسی وجہ سے تین گھڑے کا فلٹر ایجاد ہوا ہے۔ پہلے پانی کو اُبال کر اوپر والے گھڑے میں جسمیں کوئلے بھرے ہوئے ہوتے ہیں ڈال دیویں وہاں سے نیچے والے گھڑے میں جس میں ریت بھرا رہتا ہے پانی ٹپکتا رہتا ہے۔ اور پھر اُس میں سے گذر کر نیچے والے تیسرے صاف گھڑے میں جمع ہو جاتا ہے سب سے عمدہ ہڈیوں کا کوئلہ ہے لیکن چونکہ ہندوستانیوں کو اس کوئلہ کے استعمال کرنے سے سخت نفرت ہے۔ اِس لئے اُن کو لکڑی کا کوئلہ استعمال کرنا کافی ہوگا۔ پینے کا پانی شفاف۔ بے رنگ۔ خوش ذائقہ اور بغیر کسی بو کے ہونا چاہیئے۔ جن کنوؤں سے پینے کا پانی نکالا جاتا ہے۔ اُن پر اگر چھپر ڈالا جاوے تو عمدہ ہوگا۔ نیز اُن میں کوئی غلیظ برتن نہیں ڈالنا چاہیئے اور منہ کنوئیں کی سطح زمین سے اونچی ہونی چاہیئے۔ اور چاہ کے اوپر پارچہ وغیرہ نہ دھونا چاہیئے۔ اور کنوئیں کے گرد اسطرح کی ڈھال دینی چاہیئے کہ گرد کنوئیں کے پانی غلیظ جمع نہ ہو سکے۔

## (۳) بول و براز کا انتظام

صحت کے لئے ضروری ہے کہ بول و براز اس طریقہ سے اُٹھایا جاوے کہ وہ مُضر صحت نہ ہو۔ ہندوستان کے کئی بڑے شہروں میں کمیٹیوں نے گھروں کے بول و براز اُٹھوانے کے لئے زمین دوز نالیاں بنائی

ہوئی ہیں کہ جنہیں پانی زور سے چلتا ہے اور ہر ایک گھر کے بول و براز کو بہا کر لے جاتا ہے مثلاً کلکتہ کی میونسپل کمیٹی میں یہہ امر رائج ہے۔ گاؤں کا انتظام بھی ہندوستان میں عُمدہ ہے۔ یعنی گاؤں کے باشندے گھروں میں ٹٹیاں نہیں بناتے اور ہر ایک بشر حاجت روائی کے واسطے گاؤں کے باہر کھیتوں میں چلا جاتا ہے اور سب سے عمدہ رواج یہہ ہے کہ بعد فراغت براز پر ایک دو مُٹھے مٹی کے پھینک دیتے ہیں اور بول زمین میں جذب ہوجاتا ہے پس بول و براز مٹی کے ساتھ ملکر مفرِ صحت نہیں رہتے۔ اگر گاؤں کے لوگ آپس میں ملکر یہہ انتظام کرلیویں کہ کوئی شخص گاؤں سے پانچسو گز کے اندر حاجت روائی نہ کرے اور نیز کنوئیں اور تالابوں سے فاصلہ پر جنگل کو جاویں تو اس سے بڑھکر کوئی اور عُمدہ انتظام نہیں ہوسکتا۔ قصبوں میں ہر ایک باشندہ کو اپنے گھروں کی ٹٹی کے واسطے خشک مٹی جمع رکھنی چاہیئے۔ اور بول و براز کے واسطے گملے بھی جُدا ہونے چاہئیں۔ تاکہ دونوں علیحدہ علیحدہ اُٹھائے جاسکیں اور کمیٹیوں کو مناسب ہے کہ شہر کے باہر گہری نالیاں کھدواکر روزمرّہ بول و براز کو دبوادیں اور اُنپر تہ مٹی کی جماتے جاویں بول کو پانی کے ہمراہ ملاکر کھیتوں میں بطور کھاد کے استعمال کرتے ہیں اگر خالص پیشاب کھیتوں میں ڈالا جاوے گا تو کھیتی کو سخت نقصان پہونچیگا اور اگر اُس میں چارگُنا یا زیادہ پانی ملایا جاوے تو کھیتوں کے واسطے وہ عمدہ کام دیگا براز دبانے کی نالیاں دو تین ماہ تک دبی رہیں بعد ازاں اُنکو کھودکر اُن کی کھاد کھیتوں میں ڈالیں اگر خشک مٹی کسی موقعہ پر مثلاً

موسم برسات میں دستیاب نہ ہو سکے تو چولہے کی باریک راکھ سے کام لیں - عام ٹٹیوں کے واسطے مگڈو گلسپوڈر یا کیلورٹس کاربولک پوڈر تعفن کو رفع کرنے کی خاطر استعمال کریں جیسے کہ ریل کے اسٹیشنوں پر اور کمیٹیوں کی ٹٹیوں میں استعمال کرتے ہیں شہروں میں بدررو اور نالیاں اسی غرض سے بنائی گئی ہیں کہ گھروں کا غلیظ پانی فی الفور شہر سے باہر نکل جاوے اور مُضر صحت نہ ہو - اس واسطے ہر ایک کا فرض ہے کہ وہ اپنے گھر کے گردنواح کی نالیوں کا خیال رکھے کہ وہ مصفا ہی رہیں اُن میں غلیظ پانی اکٹھا نہ ہونے پاوے گھر کی مستورات کو سمجھا دینا چاہئیے کہ بچوں کو بدررو پر پاخانہ نہ پھرنے دیں اور نہ بچوں کے پاخانہ کو نالیوں میں پھینکیں ورنہ جو تعفن اُس سے پیدا ہوگی اُسکا بد اثر اُن کی اپنی صحت پر ہوگا - ٹٹیوں میں کوئلے کے ٹوکرے بھر کر لٹکانا بہت مفید ہوتا ہے ٭

## (۴) ہوا

صحت کے واسطے مصفا اور عمدہ ہوا کا ملنا ضروریات سے ہے - گُنجان بستیوں میں اگرچہ غربت اور کمی خوراک اور زیادتی کام کے باعث سے لوگ کمزور ہوتے ہیں تاہم زیادہ باعث کمزوری کا بباعث گُنجان آبادی و غلاظت اور بدانتظامی اُٹھائے جانے بول و براز کے ہوا کا غلیظ ہونا ہے اگر ان کا انتظام پورا ہو جاوے اور بستی کی ہوا صاف ہو جاوے تو اُسکے باشندوں کی صحت بھی اچھی ہو جاتی ہے - ہوا میں بہت سی غلاظتیں پائی جاتی ہیں -

مثلاً مٹی۔ بدررو اور نالیوں کی بدبو اور سڑے ہوئے جانوروں کی بدبو۔ پاخانہ کی خاک۔ گھاسوں کا بیج۔ باریک باریک کیڑے جو ہوا میں پیدا ہو جاتے ہیں یا زمین سے اُڑ کر اس میں مل جاتے ہیں۔ لکڑی کا بُرادہ اور ریت کارخانوں کی انگیٹھی سے کوئلہ اور دُھواں وغیرہ وغیرہ۔

خداوند کریم نے ہوا صاف کرنے کے عمدہ طریقے بنا دیئے ہیں (۱) بدبودار چیزیں ہوا میں پھیل کر کمزور ہو جاتی ہیں (۲) ہوا کی تیزی رفتار کے باعث سے بہت سی ہوا کے ساتھ مل کر اُن کا اثر زائل ہو جاتا ہے۔ (۳) بہت سی اشیاء ہوا کی آکسیجن کے ساتھ مل کر مضر نہیں رہتیں۔ (۴) بارش جب ہوتی ہے تو ہوا کی غلاظت کو سطح زمین پر دبا دیتی ہیں اور ہوا صاف ہو جاتی ہے بادل کی گرج اور بجلی کی چمک سے بھی ہوا صاف ہوتی ہے۔ آندھیوں سے بھی ہوا کسی قدر صاف ہو جاتی ہے نباتات اور درخت ہوا کی کاربانک ایسڈ گیس کو جذب کر کے ہوا کو صاف کرتے ہیں (کاربانک ایسڈ گیس وہ ہوا ہے جو بذریعہ سانس خارج ہوتی ہے) ہوا کی کثافت بعض اوقات دیکھنے میں آتی ہے جیسے آندھی کے موقعہ پر۔ بعض اوقات اُس کی بو سونگھی جاتی ہے لیکن چند ہفتہ کے بعد بو معلوم نہیں ہوتی اور بعض موقعہ پر ہوا کی بو معلوم نہیں ہو سکتی۔ جب دم لیا جاتا ہے یعنی اندر کھینچا جاتا ہے تو ہوا کی کثیف غلاظت ناک اور منہ میں رہ جاتی ہے بعض اوقات پھیپھڑوں میں چلی جاتی ہے اگر وہ کثافت حل ہو جانے والی ہو تو وہ حل ہو جاتی ہے۔ ورنہ پھیپھڑے اسکو خارج کر دیتے ہیں یا پھیپھڑوں میں جم جاتی ہے اور خراش پیدا کر کے کئی امراض

پیدا کرتی ہے اگر ہوا میں کوئی بدبودار ہوائیں ہوں تو وہ پھیپھڑے میں جا کر خون میں جذب ہو جاتی ہیں اور اپنا اثر پیدا کرتی ہیں۔ اُن کمروں کی ہوائیں کہ جن میں ہوا کی آمد و رفت کا انتظام اچھا نہیں ہوتا ما سوائے اور غلاظتوں کے چمڑہ کے پتلے چھلکے۔ روئی اور اُن کے ریزے۔ لکڑی اور کوئلہ اور انسان کے بال پائے جاتے ہیں۔ جس کمرے میں مریض رہتے ہوں اُس کمرے کی ہوا میں کئی قسم کے تعفن بھی پائے جاتے ہیں۔ اِسی واسطے شفاخانوں میں جانے سے وہاں کی ہوا ایک نرالی ہی معلوم ہوتی ہے اور وہاں کی بو بھی ایک عجیب قسم کی ہوتی ہے۔ جس گھر میں بہت سے آدمی رہتے ہیں وہاں کی آکسیجن کم ہو جاتی ہے اور کاربانک ایسڈ زیادہ ہو جاتی ہے اور اُس میں اور غلیظ چیزیں جو آدمیوں کے پھیپھڑوں سے خارج ہوتی ہیں شامل ہو جاتی ہیں۔ کمرہ میں زیادہ آگ کے جلنے اور بڑی لالٹین کے جلانے سے بھی ہوا کثیف ہو جاتی ہے نیز بدررو کی بدبودار ہوا کے داخل ہونے سے بھی کمروں کی ہوا خراب ہو جاتی ہے۔ گورستان کی ہوا بھی غلیظ ہوتی ہے کیونکہ اُس میں کاربونک ایسڈ گیس زیادہ ہوتی ہے اور مُردوں کے سڑنے کے سبب سے ایمونیا اور بدبودار ہوا اُس میں بھری رہتی ہیں ہوا کے غلیظ ہونے کے باعث مختلف اقسام کی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ مثلاً تپ دق مختلف قسم کے بخار۔ گلے کی بیماریاں مثلاً ڈفتھیریا وغیرہ وغیرہ۔

ہوا کے صاف کرنے کا طریقہ عمدہ یہ ہے کہ باعث غلاظت کو رفع کریں اور ہوم کریں سوائے ہوم کے ہوا کے صاف کرنے کا مصنوعی طور پر اور کوئی عمدہ

طریقہ نہیں ہے:-
ہوم کے کرنے سے خوشبودار چیزیں ہوا میں مِل جاتی ہیں اور اُس کو صاف کر دیتی ہیں۔ ہوم کرنے کا طریقہ اور اُن اشیاء کی فہرست جو ہوم کے واسطے درکار ہوتی ہیں سوامی دیانند سرستی کی بنائی ہوئی سنسکار ودھی میں عمدہ طور پر درج ہیں۔

## (۵) وینٹی لیٹر یعنی ہوادان

صحت کے واسطے یہ بہت ضروری ہے کہ رہائشی مکانوں کی کمروں کی غلیظ ہوا بیرونی مُصفا ہوا سے بدلتی رہے۔ کمروں کے اندر کی ہوا جیسے کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے آدمیوں کے تنفس۔ چراغ جلانے اور دیگر بواعث سے غلیظ ہو جاتی ہے۔ اِس واسطے ہر ایک کمرہ میں ہوادان ہونے چاہئیں۔ اوّل تو مکان اس ترکیب سے بنائے جاویں کہ فی کس کے واسطے ۸۰۰ مکعب فٹ جگہ ہو۔ کھڑکیاں اور دروازے اس تجویز سے لگائے جاویں کہ وہ آمنے سامنے ہوں تاکہ اُن کے کھولنے سے کمرہ کی ہوا صاف ہو جاوے۔

ہوادان دو قسم کے ہوتے ہیں ایک مصفّا ہوا کی آمد کے واسطے اور ایک غلیظ ہوا کے خارج ہونے کے واسطے۔ مصفّا ہوا کی آمد کے ہوادان کمرہ کے فرش کی سطح پر ہوں یا دو چار فٹ بلندی پر یا اس تجویز سے بنانے چاہئیں کہ ہوا زور کے ساتھ کمرہ میں داخل نہ ہو ورنہ موسم سرما میں باہر کی ٹھنڈی ہوا کمرہ میں بھر جاوے گی اور باعث بیماری کا ہو گی۔ غلیظ ہوا کے خارج

کے ہوادان مکان کی چھت کے نزدیک ہونے چاہئیں۔ کمروں کے اندر جو آگ جلانے کی انگیٹھیاں بنائی جاتی ہیں وہ بھی ہوادان کا کام دیتی ہیں۔ دروازوں اور چوکٹوں میں جو سوراخ اور شگاف پڑ جاتے ہیں اُن سے بھی ہوا کی آمد و رفت کمرہ کے اندر ہوتی رہتی ہے۔ مسامدار پتھر اور اینٹیں بھی جن سے مکان کی دیواریں چنی جاتی ہیں کسی قدر ہوا کی گذر کو امداد دیتے ہیں۔ دیواروں اور فرش پر اگر چونہ کا پکا پلستر لگایا جاوے تو ہوا کی گذر کو روکتا ہے۔ ہوادانوں سے دو قسم کا فایدہ پہنچتا ہے یعنے کمرہ کے اندرونی ہوا کی غلاظت باہر کی بیرونی مصفا ہوا سے ملکر خارج ہو جاتی ہے یا بجائے اُسکے باہر کی مصفا ہوا کمرہ کے اندر داخل ہو جاتی ہے۔

## (۶) خوراک

مثل اور چیزوں کے صحت کے واسطے اچھی خوراک کا ملنا بھی ضروریات سے ہی اسباب کا قطعی طور پر فیصلہ کرنا کہ کونسی غذا صحت کو قایم رکھنے کے واسطے ضروری سمجھی جاوے ابھی تک ناممکن ہے۔ کیونکہ اس معاملہ میں حکمائے کی رائے مختلف ہے بعض کی رائے ہے کہ انسان کے لئے گوشت کا کھانا ضروری ہے اور بعض اسکے سخت برخلاف ہیں۔ تجربہ سے یہہ صاف طور پر ظاہر ہوتا ہے کہ گوشت کا کھانا انسان کے لئے بالکل ضروری نہیں ہے البتہ گوشت بقولات کی نسبت زود ہضم ہے اور اُس میں سے کئی اشیاء

جو جسم کی بناوٹ کے واسطے ضروری ہیں تیار ملتی ہیں لیکن یہہ مطلب بقولات سے بھی حاصل ہو سکتا ہے۔

شیر خوار بچوں کے لئے شیر مادر اور بکری اور گائے کا کافی ہے۔ بچوں۔ جوانوں۔ اور بوڑھوں کے لئے دال۔ سبزی۔ چپاتی۔ کسی قدر گھی۔ نمک کسی قدر گرم مصالحہ ضروری ہیں اناجوں میں سے گیہوں عمدہ ہے۔ اُس کے بعد مکی۔ باجرہ۔ چنا۔ جو۔ بعض آدمیوں کا چانول پر گذارہ ہے لیکن چانول قلیل الغذا ہیں۔

مچھلی گوشت بکرہ کی نسبت زود ہضم ہے نیز اُس میں فاسفورس پایا جاتا ہے جو دماغ کے واسطے بہت مُفید ہوتا ہے۔ مکھن گھی کی نسبت اچھا ہوتا ہے۔ غذا انسان کو اسقدر کھانی چاہیئے کہ جسقدر وہ سہولیت کے ساتھ ہضم کر سکے زیادہ کھانے سے بدہضمی ہو جاتی ہے اور جسم کمزور پڑ جاتا ہے سب صاحبان کے تجربہ میں آیا ہوگا کہ جو لوگ آٹا زیادہ کھاتے ہیں اُن کا پیٹ تو زیادہ بڑھ جاتا ہے لیکن جسم نحیف ہو جاتا ہے۔ کھانا ہمیشہ جہانتک ممکن ہو وقت مقررہ پر کھانا چاہیئے۔ اور کھانے کے وقت کھانے کو آہستہ آہستہ چبانا چاہیئے اور طبیعت کو کھانے کے وقت ہمیشہ خوش رکھنا چاہیئے کھانے کے ساتھ ہمیشہ پانی کا زیادہ پینا مُضر سمجھا گیا ہے کہتے ہیں کہ اِس سے چربی بڑھ جاتی ہے اگر کھانا تبدیل کر کے کھایا جائے یعنی کسی وقت کُچھ اور کسی وقت کچھ تو اچھا ہوتا ہے کیونکہ ہمیشہ ایک قسم کا کھانا کھانے سے طبیعت خوش نہیں ہوتی لیکن اسکا سب مدار عادت پر ہے۔ اس بات کی ہمیشہ احتیاط رکھنی چاہیئے

کہ کھانا اچھی طرح سے پکایا جاوے کیونکہ کچارہ جانے سے کئی قسم کی امراض پیدا ہوتی ہیں نیز اسبابات کا بھی ضرور خیال رکھنا چاہیئے کہ اول تو مٹی کے برتن میں کہانا پکانا اچھا ہوتا ہے اگر پیتل یا بھرتھ کے برتن میں پکایا جاوے تو اُسکو چولہے پر سے اُتارتے ہی کانسی یا مٹی کے برتن میں ڈالدینا چاہیئے سب سے عمدہ ترکیب یہہ ہے کہ تانبے اور پیتل کے برتن کو قلعی کرادیں لیکن اگر اُن کو بار بار قلعی نہیں کرایا جاتا تو زیادہ نقصان پہونچتا ہے بجائے اسکے کہ وہ پہلے سے قلعی نہ کرائے جاتے۔

## (۷) پارچات

صحت کے قایم رہنے کے لئے موسم کے موافق کپڑے کا پہننا بھی ضروری ہے موسم گرما میں سرد اور موسم سرما میں گرم کپڑوں کی ضرورت پڑتی ہے موسم سرما کے کپڑوں کو آہستہ آہستہ نکالنا چاہیئے۔ یعنی یکم اپریل تک آہستہ آہستہ نکالدیئے جائیں اور شروع سردی میں بھی ٹھنڈے کپڑوں کو آہستہ آہستہ ۱۵ یا ۲۰ اکتوبر تک بدل دینا چاہیئے۔ بچوں کے کپڑوں کے بارہ میں زیادہ حفاظت کرنی چاہیئے کیونکہ جسم اُن کا نازک ہوتا ہے سردی اور گرمی کا اثر اُنپر جلدی ہوتا ہے۔ بچوں کو برہنہ رکھنا یا اُن کی ٹانگوں کو برہنہ رکھنا اچھا نہیں ہوتا +

## (۸) ورزش

صحت کے قایم رکھنے کے لئے ورزش کا کرنا بھی ایک ضروری امر ہے۔

ورزش کے کرنے سے جلد کے مسامات کھلے رہتے ہیں۔ پٹھوں میں طاقت آتی ہے معدہ اپنا کام اچھی طرح کرتا ہے اور جسم کی طاقت قائم رہتی ہے۔ زیادہ ورزش کے کرنے سے بعض حکمائے کا خیال ہے کہ قوت باہ کمزور ہو جاتی ہے اور دماغ کی طاقت بھی کسی قدر کم ہو جاتی ہے۔ گھوڑے پر سواری کرنا۔ ڈنڑ پیلنا۔ مگدر پھیرنا۔ جمنیسٹک کی کھیل۔ کشتی کرنا پیادہ چلنا۔ دریا کا تیرنا۔ دوڑنا۔ پھرنا وغیرہ کثرت کرنے کے طریقے ہیں ؏

## (۹) آب وہوا

اس کا اثر بھی صحت پر بہت ہوتا ہے۔ چنانچہ بعض اضلاع میں ملیریا بخار پھیلا رہتا ہے اور بعض میں ہیضہ کی مرض پڑی رہتی ہے بعض جگہوں میں گلہڑ کثرت سے ہوتے ہیں۔ بعض مقامات کی آب وہوا خراب اور مرطوب ہوتی ہے اور وہاں کے باشندے کمزور اور دائم المریض ہوتے ہیں۔ بعض جگہوں کی آب وہوا خشک ہوتی ہے اور وہاں کے لوگ قوی ہیکل اور تندرست ہوتے ہیں بعض مقامات میں گرمی سخت پڑتی ہے۔ اور بعض میں سردی ہوتی ہے اور بعض معتدل ہوتے ہیں۔ بعض امراض میں تبدیلی آب وہوا سے جو فائدہ ہوتا ہے وہ علاج سے ظہور میں نہیں آتا۔ گرم جگہ میں رہنے سے صحت اچھی نہیں رہتی ؏

## (۱۰) نیند

صحت کے واسطے پوری نیند بھی ضروری ہے کم سن بچوں کو زیادہ

نیند آتی ہے یہانتک کہ ۲۴ گھنٹوں میں سے زیادہ وقت اُن کا سونے میں خرچ ہوتا ہے۔ جوں جوں اُن کی عُمر بڑھتی جاتی ہے اُن کی نیند بھی کم ہوتی جاتی ہے۔ جوانوں کو چھ سے آٹھ گھنٹہ تک سونا چاہیئے۔ بڑھاپے میں نیند کم ہوجاتی ہے بوڑھا آدمی بمشکل رات بھر میں ۳ یا ۴ گھنٹہ سوتا ہے۔

## (۱۱) غسل

نہانا بھی صحت کے واسطے ضروری ہے بچوں کو دو دفعہ غُسل گرم پانی سے صبح و شام کرانا چاہیئے۔ جوان اور بوڑھوں کو کم ازکم ایک دفعہ سرد پانی سے موسم گرما میں اور گرم پانی سے موسم سرما میں جو لوگ سرد پانی کو برداشت کرسکیں تو وہ موسم سرما میں بھی سرد پانی سے غسل کریں مگر زیادہ ٹھنڈا پانی نہ ہو۔ زیادہ تر عادت پر منحصر ہے کیونکہ بعض موسم گرما میں بھی گرم پانی سے غسل کرتے ہیں۔ جن شہروں میں حمام ہوں وہاں کم ازکم ایک دفعہ ایک مہینے میں غسل کرنا ضروری ہے۔ ندی اور تالاب میں نہانا بہت اچھا ہے۔

## (۱۲) جماع

کثرت سے جماع کرنا بہت سی امراض کا باعث ہوتا ہے۔ ہر ماہ میں دو یا چار دفعہ جماع کرنا اچھا ہے۔ لیکن جبتک پوری تندرستی نہ ہو جماع کا کرنا مُضر ہوتا ہے۔ کھانا کھانے کے بعد جلدی جماع کرنا منع ہے۔

# حصّہ سوئم

## دربیان
## امراضِ مستورات

امراض مستورات کا اگر مختصر طور پربھی ذکر کیا جاوے تو ایک بڑی کتاب تیار ہوسکتی ہے۔ اسواسطے یہاں پر صرف چند حالات کا ذکر کیا جاوے گا۔ جب لڑکی شباب کو پہونچتی ہے تو اُسکی حالت میں چند تغیر واقع ہوتے ہیں یعنی وہ لڑکپن کی باتوں کو چھوڑ دیتی ہے۔ اُسمیں شرم وحیا بڑہ جاتی ہے۔ جسم اُس کا اُبھر جاتا ہے۔ چہرہ میں گولائی آجاتی ہے۔ آواز بدلجاتی ہے۔ چھاتیاں اُبھر آتی ہیں اور حیض شروع ہوجاتا ہے۔ حیض معمولی طور پر ۱۲ سال کی عمر سے لیکر ۱۷ سال کی عمر تک شروع ہوتا ہے اور ۴۵ سال کی عمر سے ۵۰ سال کی عمر تک بند ہوجاتا ہے۔ حیض کا خون تین دن سے سات دن تک جاری رہتا ہے اور اُس کا دورہ ہر ماہ ۲۸ دن کے بعد ہوا کرتا ہے۔ شروع جوانی میں حیض کا دورہ درست طور پر نہیں ہوتا لیکن دو چار دورہ کے

بعد درستگی پر آجاتا ہے۔ اسی طرح جب حیض کے بند ہو جانے کا وقت قریب آتا ہے تو بھی وہ یکلخت بند نہیں ہوتا اُس وقت بھی چند بار اُسکے دورہ میں کمی بیشی ہوتی ہے اور پھر وہ بند ہو جاتا ہے۔ حیض کے شروع میں پہلے خون کم آتا ہے پھر ایک دو روز کے بعد اس کا مقدار بڑھ جاتا ہے بعد ازاں اسی طرح پر آہستہ آہستہ کم ہو کر بند ہو جاتا ہے۔ کُل خون کا مقدار جو ایام حیض میں نکلتا ہے ایک چھٹانک سے کم اور دو چھٹانک سے زیادہ نہیں ہوتا یہ خون جمتا نہیں اور اسمیں ایک عجیب قسم کی بو پائی جاتی ہے مستورات کی صحت کے لئے حیض کا درستی سے آنا ضروری ہے۔

خیال کیا گیا ہے کہ ایام حیض سے چندروز پیشتر یا چندروز بعد مجامعت کرنے سے حمل ٹھہر جاتا ہے۔ بعض مستورات کو حیض نہیں آتا یا بہت ہی خفیف آتا ہے۔ اِسکے اسباب دو قسم کے ہوتے ہیں۔

اوّل وہ اسباب جو علاج سے دور نہیں ہو سکتے۔ مثلاً رحم یا خصیۃ الرحم کا نہ ہونا یا اُن میں کسی طرح کی قدرتی خرابی کا پایا جانا۔

دوئم وہ اسباب جو قابل علاج ہیں مثلاً کمزوری۔ حبس۔ زیادتی خون۔ خوف دل کا صدمہ۔ ٹھنڈے پانی سے نہانا وغیرہ۔

اگر عورت کو حبس ہو یا تلی بڑھی ہوئی ہو یا کسی اور باعث سے کمزوری ہو تو اُس کا حیض بند ہو جاتا ہے بعض مستورات میں بباعث زیادتی خون بھی حیض بند ہو جاتا ہے۔ بعض کے دل کو یکلخت صدمہ یا خوف پہنچنے سے حیض بند ہو جاتا ہے اور بعض کو سردی کے لگ جانے

سے حالانکہ پہلے آتا ہو حیض بند ہو جاتا ہے۔

**علاج**۔ اول اگر کمزوری اور خون کی کمی کے باعث سے حیض نہ آوے تو عمدہ غذا مرکبات فولاد۔ سنکھیا۔ اور کچلہ کو استعمال میں لاویں اور اگر خون کی زیادتی کے باعث سے حیض بند ہو تو ہلکی غذا کھلاویں۔

جلاب دیویں۔ فصد لیویں۔ مقعد کے گرداگرد جونک لگاویں۔ عام طور پر گرم کپڑے پہننا اور اُن کی عادات کو درست رکھنا اچھا ہوتا ہے اور زیادہ گرم کمروں میں سونا۔ دیر تک رات کو بیٹھنا۔ زیادہ دیر تک پڑھنا یا سلائی وغیرہ کا کرنا مضر ہوتا ہے۔

بعض اوقات جب مریضہ کو قبض رہتا ہو تو قبض کے کھولنے سے حیض درستی سے آجاتا ہے۔ بعض اوقات ارگٹ کو بھی استعمال کرتے ہیں۔

**دوئم حیض کا تکلیف سے آنا**۔ بعض دفعہ حیض بہت تکلیف سے آتا ہے یعنی مریضہ کو سخت درد ہوتا ہے۔ یہ درد حیض کے جاری ہونے سے یا تو تین چار روز پہلے شروع ہو جاتا ہے اور حیض کے آنے سے بند ہو جاتا ہے یا حیض کے ساتھ ہی شروع ہو جاتا ہے اور ایام حیض تک جاری رہتا ہے کمر اور پیڈو میں سخت درد ہوتا ہے۔ جسکے باعث سے بڑی بے چینی معلوم ہوتی ہے اور ہر موقعہ حیض پر درد کے ہونے سے مریضہ کے پیٹ میں خلل پڑ جاتا ہے اور مرض باد گولا اور دیگر ایسی امراض لاحق ہو جاتی ہیں اسباب اسکے مختلف ہوتے ہیں۔ مثلاً رحم کی سوزش اور رحم کا اپنی جگہ پر نہ رہنا اور اُس میں رسولیوں کا پیدا

ہو جانا یا رحم کے پٹھوں میں تشنج کا ہونا وغیرہ وغیرہ - جب حیض درد کے ساتھ آتا ہے تو اکثر خون کے ساتھ جھلیاں خارج ہوتی ہیں -

**علاج** - اگر درد بباعث تشنج رحم کے ہو یا عصبی درد ہو تو مریضہ کو گرم پانی میں بٹھانے کلورل ہیڈریٹ برومائڈ آف پوٹاشس - بھنگ مارفیا اور انٹی پائرین کے دینے سے فائدہ ہوتا ہے - پیٹ کو تیل کے ساتھ ملنے سے درد کو افاقہ ہوتا ہے - اگر قبض ہو تو ملین ادویات کو استعمال کریں - اگر زیادتی خون ہو تو جونکیں لگاویں - پرمینگنیٹ آف پوٹاش اور سہاگہ بھی درد کو رفع کرنے کے واسطے بہت مفید ہے - اگر حیض کا درد کے ساتھ آنا رحم وغیرہ کی مرض کے باعث سے ہو تو کسی ڈاکٹر یا حکیم کی صلاح سے علاج کریں -

**سوئم حیض کا زیادہ مقدار میں آنا** - بعض مستورات کو حیض زیادہ مقدار میں آتا ہے جسکے باعث سے اُن کی تندرستی میں فرق پڑ جاتا ہے اور وہ دن بدن کمزور ہوتی جاتی ہیں ایسی حالت میں اندام نہانی کے اندر گرم پانی کی پچکاری کریں تاکہ خون بند ہو جائے - پانی میں ٹنکچر آئیوڈین - سوہاگہ - سوڈا - پھٹکری اور بورک ایسڈ بھی ملاتے ہیں - بعض اوقات ماجو کے ست گیالک ایسڈ یا ٹے نک ایسڈ کو پانی میں ملا کر پچکاری کرتے ہیں اور اندرونی طور پر ڈجی ٹیلس - ٹنکچر اسٹیل - ارگٹ کونین - گیالک ایسڈ اور ٹے نک ایسڈ کھلاتے ہیں - اگر قبض ہو

تو ہلکا مسہل دیویں۔ بعض اوقات بروما ئیڈ آف پوٹاس، ڈجی ٹیلس اور بالچھڑ کے مرکبات سے فائدہ پہونچتا ہے۔ اگر مریضہ زیادہ جریان خون سے کمزور ہو جاوے تو آب ہوا کی تبدیلی کراویں۔ غذا مقوی دیویں اور کچھہ مدت تک مرکبات فولاد استعمال کراویں۔

چہارم۔ بعض مستورات کو رحم سے بے موقعہ خُون جاری رہتا ہے اس حالت میں رحم کی بیماری کا اندیشہ ہوتا ہے اور اسکو دفعیہ کے لئے ڈاکٹر سے صلاح لینی ضروری ہے۔

پنجم بعض مستورات کو بباعث چند امراض کے اندام نہانی سے سفید پانی جاری رہتا ہے۔ اگر یہہ پانی گاہے گاہے کم مقدار میں جاوے تو کچھہ اندیشہ نہیں ہوتا لیکن اگر زیادہ مقدار میں جاتا ہو تو مریضہ کی تندرستی میں فرق آجاتا ہے کمزوری لاحق ہوتی ہے اور حمل نہیں ٹھہرتا ایسی حالت میں اندام نہانی میں ادویات قابضہ کی پچکاری کریں اور ادویات مقوّی کو استعمال میں لاویں۔ مرکبات فولاد۔ کچلہ اور کونین اس مرض میں بہت مفید پڑتے ہیں۔

# علامات حمل

یہاں پر صرف وہی علامات حمل کی بیان کی جاوینگی کہ جنکو عام لوگ سمجھہ سکیں۔ اُن علامات کا کہ جن کو ڈاکٹر ہی پہچان سکتے ہیں بیان کرنا لاحاصل ہے۔

(۱) بعض مستورات ایسی ہوشیار ہوتی ہیں کہ مجامعت کے بعد حمل کا ٹھہرنا یا نہ ٹھہرنا فی الفور معلوم کر لیتی ہیں۔

(۲) اگر عورت کو حیض معمولی طور پر برابر آتا ہو اور وہ بغیر کسی بیماری کے مجامعت کے بعد بند ہو جائے تو حمل کے ٹھہر جانے کا پورا گمان ہو جاتا ہے۔

(۳) حمل ٹھہرنے کے بعد جی کا متلانا اور قے کا آنا شروع ہو جاتا ہے۔ اکثر دو مہینے کے بعد شروع ہوتا ہے اور چوتھے ماہ کے بعد بند ہو جاتا ہے اور اکثر مریضہ کا دل چارپائی سے اُٹھتے ہی متلانے لگتا ہے۔

(۴) پستانوں میں تغیر و تبدل ظہور میں آتا ہے وے بڑھ جاتے ہیں اور سخت ہو جاتے ہیں۔ اُن کا بنڈو یعنی مُن مُنان بھی بڑھ جاتا ہے۔ اور پستان کے گرداگرد کی سیاہی بڑھ جاتی ہے اور رنگ میں گہری ہو جاتی ہے پستانوں کو دبانے سے ایک قطرہ پانی سا نکلتا ہے جس میں دودھ کے کیسے پائے جاتے ہیں۔ یہہ پانی تیسرے مہینہ ہی نکلنا شروع ہو جاتا ہے۔ پستان کے بڑھ جانے کے باعث سے اُس کی سطح پر سفید لکیریں نظر آنے لگتی ہیں۔

(۵) پیٹ کا بڑھنا۔ تین ماہ تک پیٹ کا بڑھنا معلوم نہیں ہوتا۔ لیکن تین ماہ کے بعد ہی پیٹ پر ہاتھ لگانے سے رحم بڑھا ہوا معلوم ہونے لگتا ہے قریب چھ مہینہ کے ناف تک پہونچ جاتا ہے۔ سات ماہ کے قریب ناف سے اوپر چلا جاتا ہے۔ آٹھ مہینے کے قریب چھاتی کی

ہڈی کے نچلے سرے تک یعنی کوڑی تک پہونچ جاتا ہے۔ جب ایام حمل کے اختتام پر پہنچتے ہیں تو رحم پھر نیچے کو سرکتا ہے۔

(۶) ۱۶ ہفتہ کے بعد حاملہ عورت کو بچہ کی حرکات مثل ٹھوکر یا دھکّے کے معلوم ہونے لگتی ہیں۔

(۷) ناف اور کُھگھ کی ہڈی کے درمیان داہئیں یا بائیں جانب کان لگا کر سُننے سے بچہ کے دل کی حرکت سنائی دیتی ہے جو مثل ٹِک ٹِک گھڑی کے ہوتی ہے اور یہ آواز ایک منٹ میں کم از کم ۱۲۰ دفعہ سنائی دیتی ہے۔ ہر ایک آدمی اُسکو سُن نہیں سکتا اور جب بچہ مردہ رحم میں ہو تب بھی یہ سنائی نہیں دیتی۔ چوتھے اور پانچویں ماہ کے درمیان یہہ آواز سُنائی دینے لگتی ہے۔

(۸) جب حمل ٹھہر جاتا ہے تو حاملہ کی بھوکھ میں فرق آجاتا ہے اور واہیات چیزوں کے کھانے کو اُس کی طبیعت چاہتی ہے۔ مثلاً کوئلہ و مٹی وغیرہ۔

حمل کی میعاد عام طور پر ۲۷۵ دن یا ۹ ماہ سمجھی گئی ہے۔ اگر اس بات کا دریافت کرنا منظور ہو کہ حاملہ کب بچہ جنیگی۔ تو طریقۂ ذیل سے قریبی دن معلوم ہو سکتا ہے۔ پہلے وہ دن معلوم کرنا چاہئیے کہ جسدن آخیری حیض بند ہوا تھا۔ پھر اُس دن سے ۹ مہینے یعنی ۲۷۵ دن شمار کریں اور اگر اُن ۹ مہینہ میں فروری کا مہینہ آوے تو ۲۷۳ دن شمار کریں۔ بعد ازاں ۲۷۵ دن میں ۳ دن اور جمع کریں۔ اور اگر ماہ فروری کا بیچ میں آیا ہو تو پانچ دن جمع کریں۔ اِس حساب سے ۲۷۸ دن ہو جاوینگے۔ یہ ۲۷۸ واں دِن درمیانہ دن اُس ہفتہ کا گنا جاوے گا

کہ جس میں بچہ ضرور پیدا ہوگا۔ ایام حمل میں حاملہ کو بہت ہی احتیاط سے رہنا چاہیئے۔ اُسکو اپنا دل خوش رکھنا چاہیئے۔ غذا مقوی اور زود ہضم اِستعمال کرنی چاہیئے کوئی سخت حرکت جیسا کہ اونچائی سے کودنا سخت بھاگنا یا دوڑنا نہیں چاہیئے ورنہ اسقاط کا خوف رہتا ہے۔

اُن مستورات کو کہ جن کو مرض آتشک ہو چکا ہو اِسقاط ہو جانے کا اندیشہ رہتا ہے۔ اور بعض کو اسقاط حمل کی عادت پڑ جاتی ہے۔ بعض اوقات مختلف امراض رحم اور آنول وغیرہ سے اسقاط ہو جاتا ہے۔ ایسی حالتوں میں حکیم کی صلاح لینی ضروری ہے بعض مستورات حمل کی حالت میں اپنی طاقت قائم رکھتی ہیں۔ اور تندرست رہتی ہیں بلکہ کئی حالتوں میں دیکھا گیا ہے کہ اُن کا چہرہ سُرخ اور بشاش رہتا ہے اور بعض مستورات حمل کی حالت میں نحیف اور کمزور ہو جاتی ہیں۔ ایسی حالت میں مقویات کا استعمال کریں۔ بعض اوقات ایام حمل میں امراض ذیل تکلیف دِہ ہوتی ہیں۔ قے کا زیادہ آنا یہانتک کہ کوئی چیز ہضم نہیں ہو سکتی اور حاملہ کمزور ہوتی جاتی ہے۔ بعض اوقات دست لگ جاتی ہیں یا قبض ہو جاتی ہے۔ مرض بواسیر پیدا ہو جاتی ہے۔ مُنہ سے تھوک زیادہ آنے لگتا ہے۔ بعض کو دانتوں سے خون زیادہ آتا ہے۔ بعض کو کھانسی بعض کے دل کو دھڑکی شروع ہو جاتی ہے۔ بعض کو حبس ہو جاتا ہے۔ اور بعض کے ہاتھ پاؤں میں ورم ہو جاتا ہے اور بعض کو گُردہ کی بیماری ہو جاتی ہے اور بعض کو دم بتکلیف سے آتا ہے۔ کئی دفعہ نیند نہیں آتی۔ بعض دفعہ ذیابیطس کی بیماری ستاتی ہے۔ بعض کو سر درد سخت ہوتا ہے بعض کو پیشاب کی

سخت بیماری ہوجاتی ہے یعنی پیشاب رُک نہیں سکتا اور بار بار آتا ہے۔ بعض کو اندام نہانی میں سخت تکلیف ہوجاتی ہے یعنی پانی سفید آنا شروع ہوجاتا ہے بعض کو فرج میں خارش شروع ہوجاتی ہے۔ بعض کو یرقان ہوجاتا ہے۔ ان سب امراض کا علاج بیان کرنا طوالت پاڑیگا اسواسطے اتنا بتلانا کافی ہو کہ جیسی مرض ہو ویسا ہی اُس کا علاج کردینا چاہئیے۔ جیسا کہ اُس مرض کے موقعہ پر اُسکے علاج کا عام طور پر ذکر کیا جاویگا اگر کوئی ایسی مرض لاحق ہوجائے کہ جسکو علاج سے فائدہ نہ ہو اور حاملہ دن بدن کمزور ہوتی جاوے یہانتک کہ اُس کی زندگی کا اندیشہ ہو تو فی الفور ڈاکٹر کی صلاح لینی چاہئیے۔

جب حمل کے ایام کا اختتام ہوتا ہے تو قدرت کے قاعدہ کے بموجب دردزہ شروع ہوجاتے ہیں۔ دردِ زہ دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک کو جھوٹا درد اور دوسرے کو سچا درد کہتے ہیں۔ جھوٹے درد پیٹ میں ہوتے ہیں اور اُن سے نم رحم نہیں کھلتا بے طریق ہوتے ہیں اُن کا درمیانی وقفہ ترتیب وار نہیں ہوتا اور اکثر یہہ درد انتڑیوں کی خرابی کے باعث سے ہوتے ہیں۔ ٹنکچر اوپیم اور کسٹر آئیل کے دینے سے پاخانہ کُھل کر آجاتا ہے۔ اور یہ درد دور ہوجاتے ہیں سچے درد کمر سے شروع ہوکر سامنے کی جانب پیٹ کی طرف آتے ہیں اور پیڈو کی طرف چلے جاتے ہیں۔ آہستہ آہستہ شروع ہوتے ہیں۔ اور درجہ بدرجہ تیز ہوتے جاتے ہیں اِن کا درمیانی وقفہ پہلے زیادہ ہوتا ہے۔ لیکن بعد ازاں کم ہوتا جاتا ہے۔ یعنے جیسے درد بڑھتے جاتے ہیں ویسے اُن کا درمیانی وقفہ کم ہوتا جاتا ہے۔ اِن دردوں سے فم رحم کھلنے لگتا ہے اور خیال ہوتا ہے

کہ بچہ جلدی پیدا ہوگا - زچہ کے واسطے کمرہ فراخ ہوادار اور اندر مکان
کے مقرر کرنا چاہیئے اُس کمرہ میں سے کُل فالتو اسباب نکلوا دینا چاہیئے
یہہ بھی خیال رہے کہ موسم سرما میں آگ جلانے کا انتظام ہو جب دردِ زہ
شروع ہوں تو فالتو مستورات کو اُس کمرہ میں سے نکلوا دیں - صرف ایک
دو عورتیں گھر کی جن کو زچہ چاہے اُسکے پاس رہنے دیں اور ایک
ہوشیار دائی کو پاس بٹھلا دیں - اگر اعتراض نہ ہو تو ڈاکٹر یا لیڈی ڈاکٹر
کو اُس موقعہ پر لانا مناسب ہوتا ہے - کیونکہ اگر بچہ کے پیدا ہونے میں کسی
طرح کی دقت ہوتی ہے تو عام دایہ اس کا انتظام کچھ نہیں کر سکتیں اور بچہ
یا والدہ یا دونوں کی زندگی تلف ہو جاتی ہے - بچہ پیدا ہونے کے بعد ہی
آنول خارج ہوتا ہے اور رحم سکڑ کر مثل گیند کے سخت ہو جاتا ہے زچہ کے
پاس کسی قسم کی بدبودار چیز نہ رکھنی چاہیئے - اور نہ کسی قسم کی غلاظت زچہ کے
پاس ہونی چاہیئے - بڑی صفائی رکھنی چاہیئے - ورنہ غلاظت اور بدبودار چیز کے
ہونے سے ایک قسم کا فیور یعنی بخار ہو جاتا ہے - اُس کا نام پیورپرل فیور ہوتا
ہے جو سخت مہلک ہوتا ہے - اندام نہانی کے پاس کوئی غلیظ شے نہ رہنی چاہیئے
اور اُسکو روز مرہ دو دفعہ دن میں ادویات دافع بو سے پچکاری کرنی چاہیئے
تیسرے چوتھے روز بعد بچہ پیدا ہونے کے مستورات کو دودھ کا بخار ہو جاتا ہے
جو پستانوں میں دودھ پیدا ہونے سے ہوتا ہے اور پستانوں پر سینک کرنے
بچہ کو دودھ پلانے اور مُلیّن ادویات خاصکر میگنیشیا سلفاس کے دینے سے
یہ بخار جاتا رہتا ہے اگر بخار پیورپرل کی قسم سے ہو جائے تو ڈاکٹر کا علاج کرنا چاہیئے

کیونکہ مرض مہلک ہوتی ہے اور اُسکا علاج دیسی حکیموں کی سمجھ میں نہیں آتا

بعد پیدائش جب بچہ اپنی طرح سے دم لینے لگے اور خوب چیخے تو اُس وقت
اُس کو گرم پانی سے غسل کراویں۔ بعض پہلے تیل ملتے ہیں تاکہ چکنی چیز جو بچہ کے
بدن پر لگی ہوئی ہوتی ہے اُتر جاوے صابن سے نہلانا بھی اچھا ہوتا ہے۔

بعد غسل بچہ کو فلالین، یا کپڑے میں لپٹیں۔ جب والدہ آرام کر لیوے تو واجب
ہے کہ بچے کو فوراً دودھ پلاوے اگرچہ اُسوقت پستانوں میں دودھ نہیں ہوتا
لیکن اُن میں سے ایک قسم کا عرق نکلتا ہے جو کسی قدر پیلے رنگ کا ہوتا ہے۔ یہہ
عرق گلاب کا کام دیتا ہے اور اُس سے بچہ کی انتڑیوں سے کل فضلہ
خارج ہو جاتا ہے والدہ کو بھی بچوں کو پستانوں پر لگانے سے فائدہ پہنچتا ہے
کیونکہ اس ترکیب سے رحم خوب سکڑ جاتا ہے جو والدہ کی صحت کے واسطے ضروری
ہے۔ جبتک دودھ پیدا نہ ہو بچہ کو ایک دو بار رات دن میں پستانوں پر لگانا
کافی ہے بچہ کو چمچہ کے ساتھہ دودھ اور پانی ملا کر جبتک والدہ کے پستانوں
میں دودھ نہ ہو پلائیں جہانتک ممکن ہو اور والدہ تندرست بھی ہو تو وہ خود بچہ کی
پرورش کرے یعنی وہ خود اپنا دودھ پلاوے اگر وہ خود دودھ نہ پلا سکے تو ایک
دایہ مقرر کرے۔ اچھی دایہ کی شناخت یہہ ہے کہ وہ تیس ۳۰ یا پینتیس ۳۵ برس کی عمر سے
زیادہ نہ ہو اور بیس ۲۰ برس سے کم نہ ہو۔ خوب تندرست اور ہٹی کٹی ہو۔ آتشک
کے زہر سے بری ہو اُس کے گلے کی گلٹیاں پھولی ہوئی نہ ہوں۔ دانت اُس کے مضبوط
اور ثابت ہوں چھاتیاں مثل ناسپاتی کے اور سخت ہوں اور بٹنڈو یعنی سُن اُٹھان
اونچا اور نکلا ہوا ہو اور اُس پر کسی طرح کے شق نہ ہوں اور پستانوں کو دبانے

سے کئی باریک دھاریں دودھ کی جاری ہوں اور یہ دودھ رنگ میں سفید
بمائل نیلگوں ہو دایہ کا بچہ تندرست ہو اور عمر میں ایک ماہ سے کم اور تین ماہ سے
زیادہ نہ ہو۔ دودھ پلانے والی والدہ یا دایہ کو وہ غذا جس کی وہ عادی ہو دینی چاہیئے
لیکن مقوی اور زود ہضم اور کافی ہو زیادہ کھا جانا اچھا نہیں ہوتا۔ اور بچّہ کی
تندرستی میں فرق پڑجاتا ہے۔ سب سے عمدہ پہچان اس امر کی کہ بچّہ کو اپنی والدہ یا
دایہ کا دودھ موافق پڑتا ہے یہہ ہے کہ بچہ دن بدن بڑہتا ہے۔ دُودہ پینے کے درمیانی
وقت میں اچھی طرح سے سوتا ہے اور معدہ اور انتڑیاں درُستگی سے اپنا کام
کرتی ہیں اور بچّہ وزن میں بڑہتا جاتا ہے بچّہ کے دودھ پلانے کا وقت مقرر
کرنا چاہیئے۔ شروع میں دو دو گھنٹے بعد دودھ پلادیں بعد ازاں وقفہ کو بڑہاتے
جاویں۔ بچہ بھی وقت پر چلاوے گا اور درمیانی وقت میں یا تو سوتا ہی رہیگا یا
پھنگوڑے میں کھیلے گا۔ بلاتمیز وقت بچّہ کو دودھ پلانا اُس کی صحت کے لئے
مُضر ہوتا ہے۔ ہندوستان کی عورتوں میں یہہ عادت بہت ناقص ہے کہ جب
بچہ چلاتا ہے تب ہی دودھ دیدیتی ہیں۔ اسی واسطے بچے اچھی طرح سے پلتے
نہیں۔ کیونکہ بار بار دودہ پلانے سے معدہ قبول نہیں کرتا اور ہضمہ درست نہیں
رہتا یعنی بچہ کی قوت ہاضمہ میں فرق آجاتا ہے۔ جیوں جیوں بچہ کی عمر بڑہتی
جائے دودھ پلانے کا وقفہ بھی بڑہانا چاہیئے۔ والدہ کی صحت کے لیئے
یہہ بھی ضروری ہے کہ وہ شروع سے بچّہ کو اس قسم کا عادی کرے
کہ رات کو سوتے وقت اُسکو دُودھ پلاکر سُلایا کرے اور آپ بھی سوجاوے
اور چھ گھنٹے تک اُس کو دودھ نہ پلاوے تاکہ اُس کی اپنی نیند میں خلل نہ پڑے

اور تندرست رہے جب تک بچے کے دانت نہ نکلیں تب تک اُس کو سوائے دودھ کے اور کوئی غذا نہ دیں - جب دو چار دانت نکل آویں تو کسی وقت چاول یا روٹی کا بھورہ اُس کو کھلادیں جب بچہ ایک برس کا ہو جائے تو اُس کا دودھ چھڑا دینا چاہیئے - زیادہ دیر تک دُودھ کا پلانا اچھا نہیں ہوتا اگر والدہ خود بچہ کو دودھ نہ پلا سکے اور دایہ بھی نہ رکھ سکے تو بچہ کی پرورش بوتل کے ساتھ کرنی چاہیئے بعض اوقات جب والدہ کے پستانوں میں دُودھ کم پیدا ہو اور بچہ بھوکا رہتا ہو تو اُس حالت میں بھی والدہ ماسوائے اپنے دُودھ کے گاہے گاہے بوتل میں دُودھ ڈال کر پلادے - جب بوتل سے دُودھ پلانا منظور ہو تو سب سے عمدہ گدھی کا دُودھ ہوتا ہے - اُسکے بعد بکری کا اور بکری کے بعد گائے کا - گائے کا خالص دُودھ شروع میں نہیں پلاتے اُس میں قریب ایک تہائی کے گرم پانی اور تھوڑی سی چینی ملا لیتے ہیں دو تین ماہ کے بعد گائے کا دُودھ خالص دے سکتے ہیں - اگر بوتل کے دودھ پلانے سے بچہ کو دست آجاویں تو بجائے پانی کے ایک تولہ چونہ کا پانی ملا دیں - جب بوتل سے دُودھ پلایا جاوے تو امورات مفصلہ ذیل کا پورا خیال رکھنا چاہیئے -

(۱) بوتل کشتی کی شکل کی ہو - اور اُسکے مُنہ پر جو ربڑ کا بنڈو یعنی مُن مُناں ہو وہ درُست ہو -

(۲) دودھ پلانے کے بعد بوتل میں جو دودھ بچے اُسکو پھینک دیں اور بوتل کو پانی سے صاف کرکے ایک کُنالی یا پلچی میں کہ جسمیں سرد پانی بھرا ہو رکھیں اور اُس پانی میں دو چمچ کھانے کا نمک بھی ڈال دیں -

(۳) جب دودھ پلانے کا وقت ہو جاوے تو بوتل کو نمک کے پانی میں سے نکال کر صاف پانی سے دہوئیں۔ اور تازہ دودھ تیار کر کے اُس میں بھریں اور بچّہ کو پلا دیں۔ بعد ازاں اُسی ترکیب سے ہر بار بوتل کو صاف کر کے نمک کے پانی میں ڈبو دیویں۔

(۴) جب کبھی کو دُودھ پلانا ہو تو بچہ کو گود میں لیکر دودھ پلانا چاہیئے۔ سُوتے ہوے بچّہ کے مُنہ میں بوتل کا لگا دینا مُضر ہوتا ہے۔ اسبات کا ہمیشہ خیال رکھنا چاہیئے کہ بوتل خوب صاف رہے اور اُس میں سے کسی قسم کی کھٹّی بو نہ آوے ورنہ دُودھ کھٹا ہو جاوے گا اور بچہ کا ہاضمہ بگڑ جاوے گا۔ اس احتیاط کے نہ رکھنے کے باعث سے کئی بچّے ضایع ہو جاتے ہیں۔ شیرخوار بچّوں کو روزمرّہ دو یا ایک بار غُسل دینا چاہیئے اور ایک یا دو دفعہ دن میں ہواخوری کے لئے باہر بھیجنا چاہیئے۔ پارچات موسمی پہنائے رکھنے چاہئیں۔ بچّوں کا برہنہ رہنا بُہت مُضّر ہے +

# حِصّہ چہارم

## دربیان

## امراض بچگان

عام طور پر بچوں کی بیماریوں کا علاج جوانوں کی بیماریوں کے علاج کی مانند کیا جاتا ہے صرف بمقدار خوراک ادویات میں فرق پڑتا ہے۔ اِسجگہ پر بچوں کی اُن امراض کا ذکر کیا جاویگا جو خاص توجّہ طلب ہوتی ہیں۔

بچّوں کے دانت نکلنے کا زمانہ بہت سخت ہوتا ہے اور بہت سی جانیں اِن ایام میں ضایع ہوجاتی ہیں۔ دانت دو وقت پر نکلتے ہیں۔ ایک معصوموں میں جنکو دودھ کے دانت کہتے ہیں اور دوسرے بچوں میں جن کو دوامی دانت کہتے ہیں۔ دُودھ کے دانت عموماً بہ تشریح ذیل نکلتے ہیں۔ ساتویں یا آٹھویں ماہ میں نیچے کے جبڑے کے دو درمیانی کاٹنے والے دانت اور اُس کے مقابل کے اوپر کے جبڑے کے دانت قریب ½ ۷ یا آٹھ ماہ کے نکلتے ہیں۔ قریب ۹ ماہ کے نیچے کے جبڑے کے دو بغل کے کاٹنے والے دانت دکھائی دیتے ہیں اور اوپر کے جبڑے کے مقابل کے دانت دسویں ماہ

میں نظر آتے ہیں۔ نیچے کے جبڑے کے دو پیسنے والے دانتوں میں سے دو سامنے کے قریب بارہ یا تیرہ ماہ کے نظر آتے ہیں اور اُن کے مقابل کے اُوپر کے جبڑے میں قریب ۱۴ ماہ کے۔ چار آنکھ کے دانت سولہویں سے بیسویں ماہ تک اور پیچھے کے چار پیسنے والے دانت بیسویں سے تیسویں ماہ تک نکلتے ہیں۔

دوامی دانت چھٹے یا ساتویں سال سے نکلنے لگتے ہیں اور بارہ یا چودہ سال تک سب نکل آتے ہیں۔ لیکن عقل کی چار داڑیں اٹھارہ سال سے پچیس سال تک نکلتی ہیں۔ جو بچے تندرست ہوتے ہیں اُن کے دُودھ کے دانت نکلنے میں زیادہ تکلیف نہیں ہوتی۔ اُن بچوں کو زیادہ تکلیف ہوتی ہے۔ کہ جن کی تندرستی میں پہلے ہی سے فرق آگیا ہو۔ بعض اوقات بچّوں کو جو امراض معمولی طور پر ہوتی ہیں وہ خواہ مخواہ دانتوں کے نکلنے کے باعث سے بیان کی جاتی ہیں۔ جب بچے کے دانت نکلنے لگتے ہیں تو اُس وقت اُس کا مُنہ گرم رہتا ہے تھوک زیادہ پیدا ہوتی ہے۔ مسوڑے پھُول جاتے ہیں اور بچہ چیزوں کو ہاتھ میں پکڑ کر مُنہ میں چبانے کی خواہش کرتا ہے۔ بعض بچوں میں یہ علامات خفیف درجہ کی پائی جاتی ہیں۔ اور بعض میں زیادہ۔ ایسی حالت میں بچوں کی حفاظت کریں۔ سادی غذا دیں۔ دھوپ اور سردی سے بچا دیں۔ کھُلی ہوا میں ہوا خواری کو بھیجیں اور موافق موسم کے کپڑے پہنا دیں پاخانہ کا خیال رکھیں کہ درُستگی سے آوے۔ قبض نہ ہونے دیں۔ دستوں کو روکیں۔ اسباب کا خیال رکھیں کہ بچہ اچھی طرح سے سو جاوے

اگر تکلیف بہت ہی زیادہ ہو جاوے تو مسوڑوں کو نشتر سے چیر دیں یہہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ مسوڑوں کو نشتر لگانے سے دانت تو جلدی نکل آتے ہیں اور بچہ کی عارضی تکالیف بھی کم ہو جاتی ہیں۔ لیکن دانت کمزور اور ٹیڑہے نکلتے ہیں۔ اس واسطے مسوڑوں کو اُسوقت ہی نشتر لگا دیں کہ جب بچّہ کو سخت تکلیف ہو اور سوائے نشتر لگانے کے آرام کی صورت نظر نہ آوے۔

اگر بچہ دُودھ اُگلے تو چُونہ کا پانی یا میٹھا چونہ کا پانی یا سوڈا دیں۔ اگر دست لگ جاویں تو چونہ کا پانی اور پلو کریٹا ایرومیٹک کے دینے سے دست بند ہو جاتے ہیں اگر دُودھ اُگلے اور دست پھٹے ہوئے ہوں تو پلو کریٹا ایرومیٹک کے ہمراہ سوڈا دینے سے فائدہ ہوتا ہے اگر دست بدبودار اور سبز رنگ کے ہوں تو پلو کریٹا ایرومیٹک کے ساتھ ہائیڈرارجرائی کم کریٹا دیتے ہیں۔ بعض اوقات پلو رہائی کو کے دینے سے پاخانہ درستگی پر آجاتا ہے۔ اگر دستوں کیساتھ خون اور آؤں آوے تو لعاب اسپغول اور تخم بالنگوں اور ڈوور سپوڈر یا کسٹر آئل دینے سے آرام ہو جاتا ہے۔ کسٹر آئل چند بوندوں کی خوراک کی ہمراہ گوند کے پانی کے دیتے ہیں بعض اوقات بہت قلیل خوراک میں کیالومل ہمراہ ایرومیٹک چاک پوڈر کے دینے سے فائدہ ہوتا ہے۔ اگر منہ میں باریک باریک چھالے پڑ جاویں تو شہد اور سوہاگہ ملا کر لگا دیں۔ بورک ایسڈ اور گلسرین کو ملا کر لگانے سے بھی فائدہ ہوتا ہے۔ سوڈا کو پانی میں گھول کر اور اُس میں کپڑا بھگو کر بچہ کے منہ کو دن میں کئی بار پونچھنے سے فائدہ ہوتا ہے۔ بچّہ کی خوراک کا بھی بہت خیال رکھنا چاہئیے اور کوئی ثقیل چیز اُسکو نہ دینی چاہئیے بعض بچوں کو دانت نکالنے کی

تکلیف سے بخار ہو جاتا ہے اور بعض کو تشنج ہونے لگتا ہے ایسی حالت میں
ان عوارضات کا حسب دستور علاج کریں۔

## فالس کروپ یعنی لرنجسمس اسٹریجیولس

بعض بچوں کو گلے کا تشنج ہو جاتا ہے خاصکر دانت نکالنے کے وقت سات
اور نو ماہ کی عمر میں۔ اُن بچوں میں یہہ مرض زیادہ ہوتی ہے جنکی پرورش بوتل
سے کیجاتی ہے اور وہ بچے اس مرض میں مبتلا ہوتے ہیں جنکو دائمی قبض
رہے اور جنکا معدہ معمول سے زیادہ پُر کیا جائے۔ شروع میں اس مرض
کی علامات یہہ ہوتی ہیں کہ جب بچہ سوکر اُٹھتا ہے یا دودھ پیتا ہے یا چلاتا ہے
تو اُسکے گلے میں ایک عجیب قسم کی سانس کے ساتھ آواز نکلتی ہے جسکی
کوّے کی آواز کے ساتھ مشابہت دی گئی ہے۔ آہستہ آہستہ یہہ مرض بڑھتا
جاتا ہے اور نوبتی تکلیف دم کی شروع ہو جاتی ہے۔ بچہ دم بند کر لیتا ہے
آنکھیں چڑھا لیتا ہے اور چہرہ اسکا نیلا پڑ جاتا ہے چند لمحہ کے بعد گلے کا تشنج
دور ہو جاتا ہے اور بچہ آہستہ آہستہ سانس لینے لگتا ہے جسکے ساتھ ایک آواز مثل
کوّے کی آواز کے پیدا ہوتی ہے اور مرض کا دورہ ختم ہو جاتا ہے۔ پھر اس
مرض کا دورہ چند گھنٹے یا کئی دنوں کے بعد ہوتا ہے۔ نوبت کے خاتمہ کے
بعد بچہ سو جاتا ہے اور جب نیند سے جاگتا ہے تو تندرست معلوم ہوتا ہے اس
مرض میں بخار نہیں ہوتا اور نہ کوئی اور تکلیف سوائے تنگی دم کے ہوتی ہے

**علاج** نوبت کے وقت بچہ کو ہوا میں رکھیں چہرہ پر سرد پانی چھڑکیں زبان
کو پکڑ کر باہر کیطرف کھینچیں۔ اور اگر ضرورت پڑے تو مصنوعی طور پر تنفس جاری

رکھیں۔ گرم غسل کا دینا اور کپڑا سرد پانی سے بھگو کر اور نچوڑ کر گردن پر لگانا اور کاربونیٹ آف ایمونیا کا سونگھانا مفید پڑتا ہے مرض کے باعث کو دُور کریں اگر مسوڑھے پھولے ہوئے اور دانت نکلنے والے ہوں تو مسوڑوں کو نشتر لگا دیں۔ نرم۔ زود ہضم اور مقوی غذا کا استعمال کراویں اور دن میں دو تین بار غسل دیں۔ برومائیڈ آف پوٹاش اور کلورل ہیڈریٹ کے دینے سے بیماری کا دورہ رک جاتا ہے اگر بچہ کمزور ہو تو کاڈ لور آئل او سرپ آف آیوڈائیڈ آف آئرن کا استعمال کراویں ؂

## کرُوپ

اِس کو سوزشی یا سچا کروپ کہتے ہیں اور اس میں حنجرہ کی ہوا کی نالی یعنی سانس کی نالی کی اندرونی جھلی میں سوزش ہو جاتی ہے جسکے باعث سے اُس کی سطح پر ایک چھوٹی جھلی پیدا ہو جاتی ہے جس سے ہوا کی نالی قریباً بند ہو جاتی ہے اُس کے ساتھ ہی گلے کے تشنج کا دورہ شروع ہو جاتا ہے اور سانس تکلیف سے آنے لگتا ہے۔ زکام کی علامتوں سے یہ مرض شروع ہوتی ہے۔ یعنی بچہ کو بخار ہو جاتا ہے۔ پیاس لگتی ہے ناک اور آنکھوں سے پانی جاری ہو جاتا ہے بچہ گلے کی تکلیف کی شکایت کرتا ہے اور نگلنے کے وقت اُسکو دبانا ہے آواز بیٹھ جاتی ہے اور کھانسی شروع ہو جاتی ہے یہ مرض اکثر رات کو شروع ہوتی ہے بچہ چونک کر اُٹھ بیٹھتا ہے اور سانس تکلیف سے آتا ہے بخار بڑھتا جاتا ہے۔ بے چینی اور کھانسی تکلیف دیتے ہیں۔ نیند نہیں آتی۔ گاہے تھوڑا سا آرام آجاتا ہے اور بچہ سو جاتا ہے جس سے خیال ہوتا ہے

بچہ کو درد سے افاقہ ہوا اگر درحقیقت افاقہ نہیں ہوتا - دم کی تکلیف کا دورہ بڑھ
جاتا ہے آواز بالکل بند ہو جاتی ہے چہرہ کا رنگ بالکل نیلا پڑ جاتا ہے اور سانس
کے ساتھ پسلیوں کا درمیانی گوشت بجائے اُبھرنے کے بیٹھا ہوا معلوم
ہوتا ہے - جب بچہ سرد پسینہ سے تر ہو جاوے نبض اُس کی تیز
اور کمزور ہو اور چہرہ کا رنگ نیلا اور حالت غنودگی میں ہو تو اُس کی زندگی
کی اُمید کم ہو جاتی ہے یہہ مرض بہت مہلک ہے -

علاج - جس وقت اس مرض میں بچہ کو مبتلا دیکھا جائے اُس وقت اُسکو
فی الفور گرم پانی میں پندرہ منٹ تک ڈال دیں بعد ازاں اُسکے بدن پر
تیل ملیں اور اُسکو ایسے کمرہ میں رکھیں کہ جسکی ہوا گرم اور مرطوب ہو یعنی کمرہ
میں آگ جلاویں اور آگ پر ایک کیتلی پانی کی دھر دیں - تاکہ پانی کی بھاپ سے
کمرہ کی ہوا مرطوب ہو جائے - اور اپیکاکوانا وائن سے قے کرائیں اگر اپیکا
کوانا وائن نہ ہو تو اپیکاکوانا پوڈر سے قے کرائیں اور اگر یہہ بھی گھر میں
موجود نہ ہو تو پھٹکڑی کو شہد میں ملا کر کھلاویں اس سے بھی قے ہو جاویگی
بعد ازاں مسہل دیں - بچہ کی گردن پر سینک دیں اگر بچہ سمجھدار ہو تو گرم پانی کے
بخارات سنگھائیں - گرم پانی میں ۲۰ قطرے کاربالک ایسڈ ڈال کر سنگھانا اچھا
ہوتا ہے - چھاتی پر پولٹس لگاویں اور اپیکاکوانا وائن پانچ پانچ بوند
گھنٹہ گھنٹہ بعد دیتے جاویں تاکہ متلی قائم رہے - آئیوڈائیڈ آف پوٹاش
برومائیڈ آف پوٹاش اور مشک دیں - غذا ہلکی زود ہضم اور مقوی
کھلاویں -

# تشنّج

تشنج کئی باعث سے ہوتا ہے۔

**علامات** - جب تشنج شروع ہوتے ہیں تو بچہ کا رنگ زرد پڑ جاتا ہے چہرہ کی شکل بگڑ جاتی ہے آنکھیں اُوپر نیچے پھرنے لگتی ہیں۔ سانس میں فرق آجاتا ہے۔ بدن اکڑ جاتا ہے۔ ہاتھوں اور پاؤں کی اُنگلیاں سُکڑ جاتی ہیں یہہ حالت چند لمحہ تک رہتی ہے۔ بعد ازاں تشنج رفع ہوجاتا ہے اور بچہ پسینہ میں تر ہوجاتا ہے۔ اور سو جاتا ہے۔ تشنج کا دورہ چند منٹ سے لیکر پندرہ منٹ تک یا کسی قدر زیادہ رہتا ہے۔ جسقدر کہ دورہ سخت ہوگا اُسی قدر کم عرصہ تک رہیگا۔ بعض اوقات بچہ تشنج کی حالت میں مرجاتا ہے۔ کیونکہ سانس رک جاتا ہے۔ بدن اکڑ جاتا ہے اور بچہ کمزور ہوجاتا ہے۔

**اسباب** (۱) **خون کا زیادہ گرم ہوجانا اور دماغ اور حرام مغز میں ایسے خون کا پہونچنا** - اس قسم کے تشنج اُس حالت میں ہوتے ہیں جبکہ سخت درجہ کا بخار ہو۔

(۲) **دماغ میں خون کا کم ہوجانا** - اس قسم کے تشنج بچوں کو اُسحالت میں ہوتے ہیں جبکہ وہ کمزور اور نحیف ہوں۔

(۳) **وہ تشنج جو دماغ کی بیماری سے ہی پیدا ہوتا ہے** - ایسی حالت میں تشنج کے شروع ہونے سے پہلے علامات ذیل پائی جاتی ہیں۔

(۱) مُنہ کے کونوں کا کھچ جانا (۲) چہرہ کا بگڑ جانا (۳) سوتے ہوئے چونک اُٹھنا (۴) انگوٹھوں کا ہتھیلیوں میں سُکڑ جانا اور (۵) اُن پر اُنگلیوں کا سُکڑ جانا

(۶) پاؤں کا بھی اسی طرح سکڑنا (۷) آنکھوں میں بھینگا پن کا پایا جانا۔
(۴) وہ تشنج کہ جب بچے کو کوئی مرض موجود نہیں ہوتی اور بچہ تندرست ہوتا ہے۔ مثلاً دانت نکلنے کے وقت تشنج کا ہونا۔ خوف سے تشنج کا ہونا والدہ کے دل کو صدمہ پہنچنا۔ پیٹ میں کیڑوں کا ہونا اور غذا میں خرابی کا ہونا اُن بچوں کو جنکے والدین بہت چھوٹی عمر یا بڑی عمر میں شادی کرتے ہیں یا جن کو مرگی کی مرض ہوتی ہے تشنج زیادہ ہوتے ہیں۔

**علاج**۔ پہلے یہہ دیکھ لینا ضروری ہے کہ کس جماعت کا تشنج ہے۔ تاکہ علاج میں سہولت ہو۔ فرض کرو کہ سخت بخار ہے تو تشنج جماعت اول کا ہے یا بچہ بہت کمزور ہے اور دستوں سے نڈھال ہو گیا ہے۔ تو تشنج جماعت دوم کا ہے اگر بچہ میں تشنج سے پہلے وہ علامات دیکھی گئی ہیں جو جماعت سوئم میں بیان کی گئی ہیں تو تشنج جماعت سوئم کا ہے اگر یہ تینوں باتیں نہوں تو تشنج جماعت چہارم کا ہے۔ جماعت اول کے تشنج میں بخار کو کم کریں۔ سر پر ٹھنڈا پانی لگاویں اور ادویات معرق کا استعمال کریں۔ یا بچہ کو فی الفور غسل دیویں۔ اس ترکیب سے تشنج دور ہو جائینگے اور بچہ سو جاوے گا بعد ازاں جس قسم کے اسباب سے یہہ تشنج ہوئے تھے اُسکے دفعیہ کا علاج کریں اگر تشنج قسم دوئم کے ہوں جو کمزوری کے باعث سے ہوتے ہیں تو بچہ کو گرم پانی سے جس میں تھوڑی سی رائی چھوڑی گئی ہو غسل دیں اسبات کا خیال رکھیں کہ بچہ کو ہرگز نہ بٹھائیں اور اُسکے سر کو نیچا رکھیں غسل کے بعد کمبل میں لپیٹیں اگر موسم سرما ہو تو انگیٹھی کے پاس سُلا دیں۔ شراب اور

پانی ملا کر یا ایرومیٹک اسپرٹ آف ایمونیا ملا کر پلاویں یا اُس کو کستوری دیویں پنڈلیوں پر ایک حصہ رائی اور دو حصہ آٹا ملا کر لگانے سے فایدہ ہوتا ہے۔ جب تشنج دور ہو جاویں بچہ کو عمدہ غذا ادویات مقوی اور محرک خون دیں۔ جب تشنج مرض دماغ سے ہوں یعنی جماعت سوئم میں سے ہوں تو بچہ کو گرم پانی میں بٹھلاویں اور سر پر سرد پانی یا برف رکھیں۔ تھوڑا کیالومل زبان پر ملیں جب اُس کو ہوش آجاوے تو کلورل ہیڈریٹ اور پوٹاسی برومائیڈ کھلاویں اور دوائی سے اصلی مرض کا علاج کریں۔ اگر تشنج قسم جماعت چہارم سے ہوں تو بچہ کو گرم پانی سے غسل دیں اور سر پر ٹھنڈا پانی لگاویں اور حقنہ کریں اور جب لگنے لگ جاوے تو اپیکا کوانیا یا پھٹکری سے قے کرائیں۔ تاکہ معدہ خالی ہو جاوے اور پسینہ جاری ہو بعد ازاں جلپ اور کیالومل کا جلاب دیویں۔ مسوڑوں کا امتحان کریں اگر دانت نکلنے والے ہوں تو اُن کو نشتر لگاویں۔ برومائیڈ آف پوٹاش اور کلورل ہیڈریٹ دیں تاکہ نیند آجاوے بعد ازاں بچہ کی صحت کا خیال رکھیں۔ اگر پیٹ میں کیڑے ہوں اُن کا علاج کریں زود ہضم اور اچھی غذا دیں اور قبضی نہ ہونے دیں۔

## اسہال

جب بچہ کو دودھ ہضم نہیں ہوتا یا اُسکو غذا خراب ملتی ہے یا اُس کے پیٹ میں کیڑے ہوتے ہیں تو دست لگ جاتے ہیں خراب مکانوں میں رہنے گھر میں غلاظت کے ہونے۔ سردی کے لگجانے اور ملیریا کے زہر سے بھی بچوں کو دست لگجاتے ہیں۔ بعض اوقات قبضی کے ہونے سے

بھی دست لگجاتے ہیں اس واسطے اُسحالت کو اصلی مرض اسہال سے تشخیص کرنا ضروری ہے۔ جب قبضی سے دست آتے ہوں تو قبض کشا دوائی دینے سے دست بند ہوجاتے ہیں۔ بچوں کی مرض اسہال کی پانچ قسمیں ہوتی ہیں اوّل وہ جسمیں معمولی دست آتے ہیں اور باعث اُن کا خراب غذا ہوتی ہے۔ دست پتلے آتے ہیں اور تعداد میں بے شمار۔ بخار نہیں ہوتا۔ اُن میں جما ہوا دودھ نہیں پایا جاتا اور نہ اُن میں کھٹی بو پائی جاتی ہے۔

علاج خوراک سادہ اور زود ہضم دینی چاہئیے۔ اگر دودھ کے دینے سے دست جاری رہیں تو دودھ بند کردیں۔ اور چوزہ کی یخنی دیوس شروع میں کسٹرآئل یا گرے گورسپوڈر دیویں۔ اگر دانت نکلنے والے ہوں تو مسوڑوں کو نشتر لگادیں بچہ کو سردی سے بچاویں اور ایرومیٹک چاک پوڈر یا شربت موڑیوں کا استعمال کریں (دوئم) وہ کہ جب دستوں میں جما ہوا دودھ خارج ہوتا ہے پھٹے ہوے دست آتے ہیں اور اُن میں سے کھٹی سی بو آتی ہے۔ بدہضمی کے باعث سے یہہ مرض پیدا ہوتی ہے اور اس میں بخار ہرگز نہیں ہوتا۔

علاج۔ غذا ہلکی رقیق اور زود ہضم دیویں۔ شروع میں کسٹرآئل یا گرے گورپوڈر دیویں بعدازاں عرق اجوائن۔ عرق سونف اور بہت ہی قلیل خوراک افیون کی استعمال کریں۔ ایرومیٹک چاک پوڈر بھی مفید پڑتا ہے۔ (سوم) وہ کہ جس میں بدبودار دست آدیں۔ اس میں دست سٹیالے رنگ کے اور سخت بدبودار آتے ہیں۔

علاج۔ شروع میں گرے گور سپوٹر دیویں بعد ازاں ایرومیٹک چاک پوڈر یا چاک مکسچر ہمراہ بہت ہی قلیل خوراک کاربونک ایسڈ کے دیویں۔ کاربولک ایسڈ کی ایک بوند چار یا پانچ خوراک دوائی میں کافی ہوگی یعنی فی خوراک ۱/۴ یا ۱/۵ بوند کا دینا چاہیئے (چہارم) وہ کہ جس میں پانی جیسے دست آتے ہوں اور جنکا رنگ سبزی مائل ہوتا ہیں اکثر قے بھی ہوتی ہے بچہ کمزور ہوجاتا ہے۔ بہت چلاتا ہے بے چین رہتا ہے نیند نہیں آتی۔

علاج۔ اس مرض میں ماجوکتھ۔ ڈائیلیوٹ سلفیورک ایسڈ اکیلے یا ہمراہ قلیل خوراک افیون کے مفید پڑتے ہیں اگر نیند نہ آتی ہو اور سخت بے چینی ہو تو برومائڈ آف پوٹاش دینے سے آرام ہوتا ہوجاتا ہے (پنجم) وہ کہ جس کو پیچش بھی کہتے ہیں اس میں بخار ہوجاتا ہے شروع میں پھٹے ہوئے دست آتے ہیں۔ پیٹ میں مروڑہ پڑتا ہے بعد ازاں دست کم ہوجاتے ہیں اور اُن میں آؤں اور خون پایا جاتا ہے پیاس لگتی ہے زبان سرخ اور خشک ہوجاتی ہے مروڑہ اور پیچش بڑھتے جاتے ہیں۔ دستوں میں فضلہ کم ہوتا جاتا ہے اور اُن میں سخت بو آتی ہے۔ بچہ بار بار پاخانہ بیٹھتا ہے اور بجائے پاخانہ کے آؤں اور خون ہی آتا ہے۔

علاج۔ اس مرض میں کسٹرائل اکیلا یا ہمراہ گوند کے پانی اور قلیل خوراک افیون کے مفید پڑتا ہے۔ تخم بالنگوں اور اسپغول سے بہت فائدہ ہوتا ہے اپیکا کوانینا اور ڈوور سپوڈر اور بل کتھ مفید پائے گئے ہیں جب دستوں میں آؤں اور خون بند ہوجاوے اور پاخانہ آنے لگے تو کتھ اور چاک مکسچر اور ایرومیٹک

چاک پوڈر فایدہ بخشتے ہیں۔ نیز نصف رتی دار چکنا کو ایک چھٹانک پانی میں حل کر کے بقدار بنتیس ہنیل بوند ایک ایک یا دو دو گھنٹہ بعد دینے سے فایدہ ہوتا ہے پیٹ پر سینک کرنے سے درد کو افاقہ ہوتا ہے۔

## نفخ شکم

بچوں میں بباعث خرابی غذا اکثر نفخ ہو جاتا ہے پیٹ پھول جاتا ہے اور مثل ڈھول کے بجتا ہے بچہ روتا ہے اور ٹانگیں اکٹھی کر لیتا ہے۔

علاج۔ عرق سونف۔ اجوائین۔ ہمراہ سوڈا اور سلفیورک ایتھر کے مفید پڑتے ہیں آہستہ آہستہ پیٹ کی مالش کرنے سے ہوا خارج ہوتی ہے اور بچہ کو چین آجاتا ہے۔ قبض ہو تو کسٹر آئیل دیویں۔

## پیشاب کا نکل جانا

بعض بچوں میں پیشاب کے روکنے کی طاقت کم ہوتی ہے اسواسطے اُن کا پیشاب خود بخود نکلجاتا ہے۔ اکثر بچوں کا پیشاب رات کو سوتے ہوئے نکل جاتا ہے۔ اسباب پیشاب میں کھٹائی کا زیادہ ہونا۔ کمزوری بدن اور حشفہ کا لمبا اور جڑا ہوا ہونا۔ پیٹ میں کیڑوں کا پایا جانا۔ غفلت والدہ یا دایہ اگر ماں بچے کو سوتے وقت پیشاب کرا کر سلائے اور جاگے رات کو بھی اٹھا کر پیشاب کرا لیوے تو بچوں کے بستروں میں پیشاب کرنیکی عادت بند ہو جاتی ہے۔ جو بچے بستر کو خراب کرتے ہوں اُن کو

جہانتک ہو سکے پیٹھ کے بل نہ سونے دیں بلکہ کروٹ کے بل سونے
دیں اگر پیشاب میں کھٹائی ہو سوڈا استعمال کریں اگر پیٹ میں کیڑے ہوں تو
کیڑوں کے خارج کرنے والی ادویات کا استعمال کریں اگر کمزوری ہو تو
کاڈلیور آئل اور مرکبات فولاد کا استعمال کریں اگر حشفہ لمبا اور جڑا ہوا ہو تو ختنہ
کراویں سٹرکنیا اور ٹنکچر بلاڈونا کے دینے سے بھی فائدہ ہوتا ہے۔

## بچوں کے منہ کا پک جانا

اس کو انگریزی میں تھرش کہتے ہیں۔

خرابی غذا سے یہ مرض پیدا ہوتی ہے۔ شروع میں منہ سرخ ہو جاتا ہے
اور درد کرتا ہے اور دیکھنے سے باریک باریک آبلے مثل سوئی کے
سرے کے نظر آتے ہیں بعض میں یہ آبلے پک کر پھٹ جاتے ہیں اور
چھوٹے سفید سے داغ نظر آتے ہیں۔ آہستہ آہستہ ان داغوں کا مقدار بڑھتا
جاتا ہے اور مثل جمے ہوئے دہی کے معلوم ہوتے ہیں پھر یہ بڑھتے بڑھتے
آپس میں مل جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ زبان کی سطح منہ اور تالو اور لبوں
اور گالوں کے اندر سفیدی چھا جاتی ہے ایسا معلوم ہوتا ہے جیسا بچہ کے
منہ کے اندر کسی نے دہی کا تہ جما دیا ہو۔ بچہ کو دست آنے لگتے ہیں اور کھا
پی نہیں سکتا۔ یہ مرض ان بچوں میں ہوتی ہے جنکی صحت پہلے سے بگڑی ہوئی ہے
علاج۔ اگر دست ہوں تو ان کو روکیں۔ اگر قبض ہو تو گرے گورسپوڈر دیویں
دودھ میں میٹھا چونہ کا پانی ملا کر استعمال کریں اور دودھ پلانیکے بعد ہر بار بچے کے منہ
کو ایک چیتھڑے اور گرم پانی سے صاف کر دیں۔ منہ کے اندر سوہاگہ اور شہد

یا گلسرین اور سوہاگہ یلیس سوڈا گو گرم پانی میں ملا کر منہ کو دہونے سے آرام ہوتا ہے

## زبان کا بندھن

بعض بچوں کی پیدائش کے وقت زبان بند ہی ہوئی ہوتی ہے جن میں تندوا کم ہوتا ہے۔ اُن کو دودھ پینے میں چنداں تکلیف نہیں ہوتی اور جن میں بندھن زیادہ اور مضبوط ہوتا ہے اُن بچوں کو زیادہ تکلیف ہوتی ہے۔ زبان کا بندھن اس طرح سے معلوم ہو سکتا ہے کہ زبان کی نوک تک تندوا لگا رہتا ہے اور اُس کو مسوڑے سے باندھتا ہے۔ تندوا والے بچہ کی زبان کے نیچے انگلی دیکر اگر اُس کو اُٹھایا جاوے تو وہ اُٹھ نہیں سکتی۔ نیز بچہ بنڈو یعنی ممنان (دوچی) کا سرا چوس نہیں سکتا۔ اگر ایسی حالت ہو تو زبان کی نوک کو بائیں ہاتھ کے انگوٹھے اور دو انگلیوں سے پکڑ کر اُٹھائیں تا کہ تندوا کھچ جائے۔ اور داہنے ہاتھ سے مقراض کو پکڑ کر تھوڑا سا تندوے کو کاٹ ڈالیں تا کہ زبان کی نوک مسوڑے کے اندرونی جانب سے آزاد ہو جاوے جن بچوں میں تندوا کم ہوتا ہے وہ دودھ برابر پی سکتے ہیں لیکن زبان کی نوک کو لبوں سے باہر نہیں نکال سکتے جسکے باعث سے اُن کی والدہ کو تندوے کے ہونیکا گمان ہوتا ہے۔

## کانچ کا نکلنا

اس کو پنجابی میں ڈُھنڈری کا نکلنا کہتے ہیں اور تُوئی کا نکلنا بھی کہتے ہیں

**اسباب** - دیرینہ امراض امعا - قبض کی عادت - پیٹ میں کرموں کا پایا جانا - اور دستوں کا دیر تک لگنا -

**شناخت** - جب بچہ پاخانہ بیٹھتا ہے تو ایک سرخ نیلگوں سا چھلا مقعد سے باہر نکل آتا ہے -

**علاج** - کانچ کو اوپر چڑہا دیں جسکی ترکیب یہہ ہے کہ ڈھنڈری پر پہلے میٹھا تیل لگاویں پھر اُس کو رومال سے ڈہانک دیں اور ہاتھ کی اُنگلیوں سے دباویں تاکہ فالتو خون رگوں میں بہہ جاوے - پھر اُسکو اندر کی طرف دباویں اگر بچہ کو دست ہوں تو اُن کا علاج کریں - اگر قبض ہو تو مسہل دیں اور اگر کمزور ہو تو مقویات دیں اور ڈہنڈری کے روکنے کی عمدہ ترکیب یہہ ہے کہ بچہ کو پاخانہ بیٹھنے کی اجازت نہ دیں بلکہ پڑے پڑے پاخانہ کراویں اور ڈہنڈری کو پھٹکڑی کے پانی کی چھینٹے دیں - یا اُسپر چڑہانے سے پیشتر کمپونڈ گال آئینٹمنٹ کا لیپ کریں - ہیرا کسیس کے پانی کا صبح وشام حقنہ کرنا مفید پڑتا ہے جسکے تیار کرنے کی ترکیب یہہ ہے - ہیرا کسیس ایک رتی - پانی ایک چھٹانک حل کر کے حقنہ کریں *

# حصّہ پنجم

## دربیان سمیّات و مرگِ مُفاجات

### (۱) سنکھیا

ہندوستان میں سنکھیا کو بہت استعمال کرتے ہیں کیونکہ یہہ بہت سے کاموں میں برتا جاتا ہے اور آسانی سے مل جاتا ہے۔ سنکھیا کئی قسم کا ہوتا ہے عام طور پر سفید زرد۔ اور سرخ سنکھیا ملتا ہے لیکن زہر کے واسطے سفید سنکھیا کا استعمال کرتے ہیں کیونکہ اس میں کوئی ذائقہ نہیں ہوتا اور شیرینی لسّی۔ دودھ ساگ۔ نہاجی اور پان میں اچھی طرح سے کھلایا جاسکتا ہے۔

علامات معمولی طور پر کہانے کے نصف گھنٹہ کے بعد زہر کی علامات شروع ہو جاتی ہیں اور مریض ۲۴ گھنٹہ کے اندر ہی اندر مر جاتا ہے۔ شروع میں معدہ میں درد ہوتا ہے پیاس لگتی ہے۔ قے ہوتی ہے اور دست جاری ہو جاتے ہیں قے اور دستوں میں اکثر خون پایا جاتا ہے۔ پیشاب کم اور جلکر آتا ہے گلے میں بھی درد ہوتا ہے اور آہستہ آہستہ مریض کا بدن ٹھنڈا

پڑ جاتا ہے ہاتھ پاؤں میں کڑول (تشنج) پڑنے لگتے ہیں اور بیمار کمزور ہو کر مر جاتا ہے علاج - قے کراویں اور گرم پانی پلاویں - دودھ گھی یا بالائی کھلاویں - ٹنکچر اسٹیل اور کاربونیٹ آف مگنیشیا کو ملا کر ایک ابرتن میں رگڑیں اور استعمال کریں اگر معدہ میں درد بہت ہو تو سینک دیں ۔

## (۲) افیون

بہت سی مستورات خودکشی کے لئے افیون کھا لیتی ہیں گا ہے بچے بھی غلطی سے افیون کھا جاتے ہیں بعض دفعہ دیکھا گیا ہے کہ رسوت کی غلطی سے افیون کھائی گئی ہے۔

علامات - افیون کھانے کے ایک گھنٹہ بعد علامات زہر کی شروع ہو جاتی ہیں اگر معدہ خالی ہو تو علامات جلدی شروع ہو جاتی ہیں اور وہ یہ ہیں :- نشہ ہو جاتا ہے سر گھومتا اور چکر آتا ہے نیند آتی ہے اور آدمی بیہوش ہو جاتا ہے - سانس فراٹے سے لیتا ہے - چہرہ کی رنگت پھیکی پڑ جاتی ہے - لب نیلے رنگ کے ہو جاتے ہیں - اور پسینہ بہت آتا ہے منہ سے افیون کی بو آتی ہے آنکھ کی پتلی سکڑ جاتی پہلے پہل شروع میں مریض کو جگا سکتے ہیں لیکن جب نشہ زیادہ ہو جاتا ہے تو بالکل بیہوش ہو جاتا ہے۔

علاج - مریض کو قے کراویں اور سونے نہ دیں - دونوں بازو سے پکڑ کر ٹہلاتے رہیں - سر پر ٹھنڈے پانی کا تراڑا دیں - کافی یا چاہ پلادیں - پر مینگنیٹ آف پوٹاش اگر پانی میں گھول کر پلایا جائے تو افیون کے اثر کو زائل کر دیتا ہے -

اگر مریض کمزور ہو جاوے تو مصنوعی طور پر تنفس جاری رکھیں۔ بجلی کا لگانا
بھی بہت مُفید سمجھا گیا ہے ÷

## (۳) دھتورہ

راہزن لوگ راہزنی کے لئے مسافروں کو دھتورہ کھلا دیتے ہیں اس غرض سے
کہ اُن کو نشہ ہو جاوے اور اُن کا مال و اسباب چھین لیا جاوے۔
دھتورہ کے بیج دال یا ساگ میں بجائے سُرخ مرچ کے کھلا دیتے ہیں
یا تمباکو میں ڈال کر پلا دیتے ہیں یا مٹھائی میں ملا کر کھلاتے ہیں۔ بعض دفعہ
سردائی میں رگڑ کر پلاتے ہیں۔ دھتورہ کا بیج سرخ مرچ کے بیج کیساتھ مشابہت
رکھتا ہے لیکن شناخت یہہ ہے کہ دھتورہ کے بیج کی گولائی کی جانب دو کنارے
پائے جاتے ہیں اور مرچ کے بیج میں ایک ہی۔ مرچ کا بیج چبانے سے کڑوا
اور تیز ہوتا ہے برخلاف اسکے دھتورہ کے بیج کا ذائقہ خفیف کڑوا ہوتا ہی
اور اُس میں تیزی نہیں پائی جاتی۔ مرچ کا بیج کسیقدر زرد اور دھتورہ کا
بیج کسیقدر مٹیالے رنگ کا ہوتا ہے۔ بعض اوقات ٹھیکہ دار شراب کو
تیز کرنے کی نشاء سے اُس میں دھتورہ ملا دیتے ہیں۔

**علامات**۔ یا تو فی الفور شروع ہو جاتی ہیں یا نصف گھنٹہ کے بعد پہلے گلے
میں خشکی معلوم ہوتی ہے۔ پھر سر کو چکر آتا ہے۔ چہرہ سرخ ہو جاتا ہے۔ آنکھ
کی پتلی پھیل جاتی ہے اور نشہ سا ہو جاتا ہے۔ بعض اوقات گلے کی
خشکی یہانتک ہو جاتی ہے کہ نگلنا دشوار ہو جاتا ہے۔ اور رال
بہتی ہے۔ گفتگو کے الفاظ کم سمجھ میں آتے ہیں۔ بینائی

ہیں فرق آجاتا ہے۔ نشہ خاص قسم کا ہوتا ہے۔ مریض بیچین رہتا ہے۔ آوارہ پھرتا ہے اور بیہودہ بکتا رہتا ہے اور مُنہ میں بڑبڑاتا ہے۔ لیکن بزدل ہوتا ہے جلد قابو میں آجاتا ہے خیالی چیزوں کو پکڑنے کی کوشش کرتا ہے انگلیوں کے سروں سے خیالی تاریں کھینچتا ہے آہستہ آہستہ علامتیں کم ہوجاتی ہیں مگر بڑھجانیسے نیند آجاتی ہے تشنج شروع ہوجاتا ہے اور مریض مرجاتا ہے۔

علاج۔ خوب قے کراویں اور اسٹیمولنٹ دیں۔ سر پر ٹھنڈے پانی کا تراڑہ چھوڑیں اور مصنوعی طور پر تنفس قائم کریں اگر مریض نگل سکے تو کسٹرائیل دیں۔

## (۴) اکونائیٹ یعنی میٹھا تیلیا

اِس کو بش۔ بکھ اور اتی لِش بھی کہتے ہیں۔ یونانی حکیم اِسکو مختلف امراض میں برتتے ہیں۔

علامات کھانے کے بعد ہی ہونٹوں اور زبان میں چنچناہٹ شروع ہوجاتی ہے۔ بعد ازاں بیحس ہوجاتے ہیں معدہ میں خراش ہوتی ہے اور قے ہونے لگتی ہے اور کبھی کبھی دست بھی آتے ہیں پٹھے کمزور ہوجاتے ہیں ہاتھ پاؤں سُن پڑجاتے ہیں۔ چلنا مشکل ہوجاتا ہے۔ دم آہستگی سے آتا ہے نبض کمزور پڑجاتی ہے آخر کار تکلیف تنفس اور قلب کی کمزوری سے موت واقع ہوتی ہے۔

**علاج۔** خوب قے کرادیں ہڈیوں کا کوئلہ اور اسٹیمولنٹ دیویں بیمار کو لٹائے رکھیں۔ بدن پر مالش کریں اور مصنوعی طور پر تنفس قائم کریں۔ اگر قلب کمزور ہو جاوے تو ٹنکچر ڈجی ٹیلس پلاویں۔

## (۵) کُچلا

کُچلے کا بیج یا اسکا جوہر اسٹرکنیا یا اُسکے دیگر مرکبات کے کھلانے سے زہر کی علامات پیدا ہوتی ہیں۔ بعض مریضوں ہیں جو بے احتیاطی سے کسی مرض کے واسطے کچلہ یا اُسکے مرکبات کو استعمال کرتے ہیں زہر کی علامات پیدا پیدا ہو جاتی ہیں۔ بعض دفعہ کُچلہ کے جوہر اسٹرکنیا کی جمڑے کے نیچے پچکاری لگانے سے زہر کی علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔ کچلہ اور اُسکے مرکبات کا ذائقہ بہت تلخ ہوتا ہے اس واسطے اگر کھایا جاوے تو مُنہ کڑوا ہو جاتا ہے

**علامات۔** مریض کو سانس کی تکلیف شروع ہو جاتی ہے ہاتھ پاؤں میں گڑول پڑنے لگتے ہیں یہانتک کہ تمام جسم اکڑ کر مثل کمان کے بن جاتا ہے تشنج کے باعث چہرہ بدصورت ہو جاتا ہے تشنج کا دورہ تھوڑی دیر تک رہتا ہے پھر وقفہ ہو جاتا ہے۔ پھر تھوڑی دیر بعد تشنج شروع ہو جاتے ہیں اسی طور پر وقفہ اور تشنج جاری رہتے ہیں آخرکار وقفہ کم ہوتا جاتا ہے اور تشنج بڑھتا جاتا ہے اور مریض کمزور ہو کر مر جاتا ہے۔ کُچلہ کے زہر میں ہوش و حواس قائم رہتے ہیں اور موت چند منٹ سے چند گھنٹوں کے اندر واقع ہوتی ہے۔

علاج اگر منہ کے راستہ زہر کھلایا گیا ہو تو خوب قے کرائیں ہڈی کا کوئلہ یا چاء یا کافی پلاویں کلورل ہیڈریٹ اور برومائیڈ آف پوٹاش کھلانے سے تشنج کم ہوجاتے ہیں اور کلورافارم کے سنگھانے سے بھی تشنج نہیں ہوتا۔

## (۶) شراب

اس کے پینے سے پہلے جسم کو جوش آتا ہے اور نشہ ہوجاتا ہے۔ بعد ازاں اگر زیادہ مقدار میں پیا گیا ہو تو بیہوشی ظاہر ہوتی ہے۔ سانس خراٹے سے آنے لگتا ہے چہرہ سرخ ہوجاتا ہے سانس میں شراب کی بو آتی ہے گاہے قے ہوتی ہے مریض کو عموماً زور سے ہلانے سے یا اُس کے کان میں چلانے سے اُٹھا سکتے ہیں عموماً تھوڑے عرصہ کے بعد نشہ اُتر جاتا ہے۔ اور مریض کو ہوش آجاتی ہے گاہے موت واقع ہوتی ہے۔

علاج۔ خوب قے کراویں۔ سر پر ٹھنڈے پانی کا تراڑہ چھوڑیں۔ امونیا سنگھاویں اور بجلی لگاویں۔ کافی کا پلانا مفید ہوتا ہے۔

# اقسام مرگ مفاجات

## ڈوب کر مرنا

اکثر مستورات ڈوب کر خودکشی کرتی ہیں آس پاس کے کنوئیں یا ندی نالوں میں کود پڑتی ہیں اور مرجاتی ہیں۔ کبھی کبھی اتفاقیہ موت بھی ڈوبنے سے ہوتی

جیسی کشتی کا دریا میں ڈوبنا بچوں کا گہرے پانی میں گرجانا اور تیراک کا تھک
کر ڈوب جانا۔ جو آدمی پانچ منٹ سے زیادہ ڈوبا رہے اُسکا بچنا بہت مشکل ہے
تاہم اُسکے بچانے کی کوشش کرنی چاہیئے کیونکہ بہت سی مثالیں موجود ہیں
کہ آدمی دیر تک ڈوبے رہے اور پھر بچ رہے۔

علاج۔ فی الفور ڈوبے ہوئے آدمی کو پانی سے نکال کر اُسکو اسطرح سے رکھیں
کہ اُسکا سر پاؤں کی نسبت کسی قدر نیچا ہے اور چہرہ زمین کی طرف ہو اُسکے
مُنہ کو کھولیں اور زبان کو کھینچیں تاکہ کل پانی اُسکے مُنہ سے نکل جاوے
بعد ازاں اُسکو پیٹھ کے بل لٹا دیں۔ کپڑے اُسکے کاٹ ڈالیں اور اُسپر گرم
کپڑا مثل کمبل وغیرہ کے ڈالدیں موسم سرما میں گرم پانی کی بوتلیں بھر کر اُس
کے بدن کے ساتھ رکھیں امونیا سنگھاویں اور اگر بجلی دستیاب ہو تو اُس کو
اس طور پر لگاویں کہ اُسکا ایک سرا گردن پر اور دوسرا معدہ کے
مقام پر ہو۔ فالتو آدمیوں کو نکال دیں اور مصنوعی طور پر تنفس جاری
کریں۔ پانی خارج کرنے کا عمدہ قاعدہ یہہ بھی ہے کہ مریض کے پیٹ کے
نیچے ایک گھڑا اُلٹا کر زمین پر رکھدیویں اور پیٹھ پر چند لمحہ تک دباویں مصنوعی
طور پر تنفس قایم کرنے کا عمدہ طریقہ یہہ ہے کہ مریض کو پیٹھ کے بل سلاویں اور
کپڑے کا ایک گولہ بنا کر اُس کے پیٹ کے نیچے دیدیویں اور سر کو بہت نیچا
رکھیں مریض کے دونوں ہاتھوں کو پکڑ کر اُس کے سر کے اوپر کردیں۔ پھر
مصنوعی تنفس کرنے والے کو چاہیئے کہ مریض کے دونوں چوتڑوں کو
اپنے گھٹنوں کے اندر رکھے پھر وہ اپنی کہنیوں کو اپنے کولھے پر جماوے بعد ازاں مریض کی

چھاتی کے نیچے کے حصہ کو دونوں ہاتھوں سے اس طرح زور سے دباوے اور آپ اسطرح سے جھکتا جاوے کہ اُسکے سارے بدن کا بوجھ ہاتھوں پہ جا پڑے اور اُسکا مُنہ مریض کے نزدیک آجاوے دو تین لمحہ تک اسی طرح دبائے رکھے پھر اپنے جسم کو یکایک ایک جھٹکے سے لیوے تین لمحہ تک آرام کرے پھر اُسی طرح سے چھاتی کو دبانا شروع کرے ایک منٹ میں آٹھ یا دس دفعہ یہہ حرکت کرنی چاہیئے بچوں اور عورتوں میں کم زور لگانا چاہیئے کم از کم گھنٹہ تک اس طور پر مصنوعی تنفس جاری رکھیں اور اگر اس عرصہ میں مریض تھوڑا تھوڑا دم لینے لگے تو چھاتی کا دبانا بند کریں اور بعد دم لینے کے مصنوعی تنفس پھر شروع کر دیں مصنوعی طور پر تنفس قائم کرنے کی حرکات مثل لوہار کی پھونکنی کے ہونی چاہیئے -

## کاربانک ایسڈ گیس

یہہ ایک قسم کی زہریلی ہوا ہوتی ہے جو دم کے ساتھ پھیپھڑوں سے خارج ہوتی ہے اور کوئلہ اور لکڑی کے جلانے نباتاتی اور حیواناتی مادہ کے سڑنے اور چونہ کے جلانے سے پیدا ہوتی ہے اس زہریلی ہوا سے اتفاقیہ موت واقع ہوتی ہے مثلاً اگر ایک چھوٹے کمرہ کی کھڑکیاں اور دروازے بند کر کے بہت سے آدمی سو جاویں تو وہ کمرہ اُس زہریلی ہوا سے بھر جاویگا اور بہت سی جانیں تلف ہونگی پرانے کنوئں اور ڈولوں میں یہ ہوا بھری رہتی ہے - اکثر دیکھا گیا ہے کہ جب کوئی آدمی مرمت کے واسطے ایسے کنووں میں اُتارا جاتا ہے تو

اُس کی جان فی الفور تلف ہو جاتی ہے۔ پُرانی کنک کے کہاتوں اور
اور بیج کے گداموں اور پہاڑ کی غاروں میں یہ ہوا موجود ہوتی ہے جہاں
چونہ کی بھٹیاں جلائی جاتی ہیں وہاں بہی یہ کثرت سے پائی جاتی ہے موسم
سرما میں اکثر لوگ کمرہ میں کوئلہ جلا کر اور اُسکو بند کر کے سو جاتے ہیں اور اس
زہریلی ہوا کے کمرہ میں بھر جانے سے اپنی جانیں کھو تے ہیں اس واسطے
اسبات کی ہمیشہ احتیاط کرنی چاہئے کہ جاڑوں میں کوئلوں کو اندر کبھی نہ جلاویں
اگر بباعث سردی کے کمرہ کا گرم کرنا منظور ہو اور کمرہ میں آگ جلانے کے کے
لئے انگیٹھی موجود نہ ہو تو اُس حالت میں کوئلہ کی انگیٹھی پہلے میدان میں سلگالیویں
یہانتک کہ کوئلے سُرخ ہو جاویں اور کوئی کوئلہ کچا نہ رہ جائے پہر اُس انگیٹھی
کو کمرہ میں بلا کسی خوف کے رکھ سکتے ہیں اگر ممکن ہو تو اُس کمرہ میں کسی قدر
ہوا کی آمد و رفت بہی قائم رکہنی چاہئے جب کسی مکان میں آگ لگتی ہے تو
اُس مکان کا دہواں اور یہ زہریلی ہوا پڑوسیوں مکانوں میں پھر جاتی ہے
اور بعض اوقات اُن کی جانوں کو تلف کرتی ہے۔

**علامات**۔ اِس نامراد ہوا میں دو قباحتیں ہیں اول تو گلے کا تشنج ہو جاتا
ہے اور مُنہ سے بولا نہیں جا سکتا اور دویم ٹانگوں کے پٹھے کمزور پڑ جاتے ہیں
اور حرکت نہیں ہو سکتی۔ دم کے رُکنے سے موت واقع ہوتی ہے۔ اگر یہ
ہوا مصفا ہوا کے ساتھ ملکر کسی قدر کمزور ہو جاوے تو پہلے ایک قسم کا نشہ
ہو جاتا ہے۔ مریض خراٹے سے دم لیتا ہے اور تکلیف تنفس سے آخر
مر جاتا ہے۔ اگر اس ہوا کی طاقت بہت ہی کم ہو تو پہلے سر میں درد ہوتا ہے

چکر آتے ہیں کانوں میں باجوں کی آواز سنائی دیتی ہے۔ اور بدن کے عضلات کمزور ہو جاتے ہیں۔ چہرہ نیلا پڑ جاتا ہے۔ دم جلدی جلدی آتا ہے دل دہڑکتا ہے۔ نشہ ہوتا جاتا ہے۔ آخر دم خرلٹے سے آنے لگتا ہے اور تکلیف تنفس سے دم نکلنے لگتا ہے اور موت واقع ہو جاتی ہے۔ کبھی کبھی قے بھی آتی ہے

**علاج** فی الفور مریض کو اندر سے نکال کر کھلی ہوا میں رکھیں بدن پر پانی کا تراڑہ چھوڑیں اور بجلی لگاویں اگر چہرہ کا رنگ نیلا ہو گیا ہو تو فصد کھولیں اور مصنوعی طور پر تنفس قائم کریں۔ اگر کسی آدمی کو کسی پرانے چاہ یا ڈل میں لٹکایا جاوے اور وہ مر جاوے تو اوروں کو اُس میں جانے کی اجازت ہرگز نہ دیویں۔ اگر اُس چاہ یا ڈل میں مثلاً نا ہی ضروری ہو جیساکہ کتک کے کہاتوں میں اُتارنا ہی پڑتا ہے تو ایسا انتظام کرنا چاہئیے کہ پہلے اُس کہاتی یا چاہ میں سے اس زہریلی ہوا کو نکالیں۔ اِسکی کئی ترکیبیں ہیں مثلاً بذریعہ پمپ کے مصفا ہوا کو اُس چاہ یا کنوئیں میں پہنچاویں۔ یا اُس میں بہت سا چونہ چھوڑ دیں تاکہ وہ اس زہریلی ہوا کو جذب کر لیوے۔ اُس چاہ کے منڈیر پر آگ جلانے سے بھی یہ ہوا خارج ہو جاتی ہے۔ کنوؤں اور ڈلوں میں ایسی ہوا کے معلوم کرنے کا عمدہ طریقہ یہ ہے کہ اُس میں ایک چراغ جلا کر آہستگی سے اُتاریں اگر وہ چراغ برابر جلتا رہے تو اُس سے عدم موجودگی زہریلی ہوا کی ثابت ہو جاویگی اور برخلاف اسکے اگر چراغ گل ہو جاوے تو اُس سے زہریلی ہوا کی موجودگی پائی جاوے گی *

# سانپ کا کاٹنا

ہر ایک سانپ زہریلا نہیں ہوتا۔ پس اُس سانپ کے کاٹنے سے جو زہریلا نہ ہو کوئی شخص نہیں مرتا لیکن بُزدل مر بھی جاتے ہیں۔ کیونکہ اُن کے دل کو مارے خوف کے صدمہ پہنچتا ہے زہریلے سانپ کے کاٹنے سے یا تو جلد چھل جاتی ہے یا اُس میں خراش ہو جاتی ہے۔ یا چمڑہ میں سُوراخ پڑ جاتے ہیں معمولی طور پر یہ نشان تعداد میں دو ہوتے ہیں اور ایک دوسرے سے تھوڑے فاصلہ پر ہوتے ہیں وہ مقام کہ جہاں سانپ کاٹتا ہے سوج جاتا ہے یعنے ورم ہو جاتا ہے اور سخت درد ہوتا ہے۔

**علامت۔** تھوڑی دیر کے بعد مریض کو نشہ سا ہو جاتا ہے اور اُس کی ٹانگوں کی طاقت جاتی رہتی ہے۔ اگر اُٹھنے بیٹھنے کی کوشش کرتا ہے تو گر جاتا ہے گفتگو کی طاقت جاتی رہتی ہے اور نگلنا مشکل ہو جاتا ہے مُنہ کا ذائقہ خراب ہو جاتا ہے یہاں تک کہ سُرخ مرچ اور چینی کے ذائقہ میں بھی تمیز نہیں کر سکتا۔ کانوں سے کم سُنائی دینے لگتا ہے بصارت میں فرق آجاتا ہے۔ آنکھ کی پُتلی پھیل جاتی ہے مُنہ سے تھوک جاری ہو جاتا ہے۔ جی متلاتا ہے قے آتی ہے کثرت سے پسینہ آتا ہے۔ اکثر مُنہ ناک اور مقعد سے خون جاری ہو جاتا ہے بول و براز میں خون آنے لگتا ہے جلد کے نیچے خون کے جمع ہونے کے باعث نیلگوں دھبے پڑ جاتے ہیں۔ فالج ہو جاتا ہے اور گاہے تشنج ہونے لگتا ہے۔ سانس تکلیف سے آنے لگتا ہے بیہوشی

طاری ہو جاتی ہے اور اکثر مریض مرجاتا ہے۔

**علاج**۔ حکمائے یورپ سانپ کٹے کا علاج اس طرح سے کرتے ہیں کہ اگر سانپ ایسے مقام پر کاٹے جیسے پاؤں یا ہاتھ کی انگلی پر تو اُس عضو کو فوراً کاٹ دیتے ہیں تاکہ جسم میں زہر سرایت نہ کرے اگر ایسے مقام میں سانپ کاٹے کہ جسکا کاٹنا بالکل محال ہے تو اول ہی اول میں اُس حصہ کے اوپر کی جانب ایک رسی کھینچکر باندھ دیتے ہیں تاکہ زہر قلب کی طرف نہ جا سکے بعد ازاں اُس جگہ کے گوشت کو جہاں پر سانپ کا دانت لگا ہو اچھی طرح سے کاٹ دیتے ہیں پھر سُرخ کوئلہ یا تپی ہوئی درانتی یا سُرخ لوہے سے جلا دیتے ہیں اور پرمینگنیٹ آف پوٹاش کے پانی سے دہو ڈالتے ہیں۔ اگر مریض کمزور رہ جاوے تو اُسکو اسٹیمولنٹ پلاتے ہیں اور مصنوعی طور پر تنفس قائم کرتے ہیں اور ٹھنڈے پانی کا تراڑہ چھوڑتے ہیں۔ ایک اور نیا علاج آجکل یہہ جاری ہُوا ہے کہ جلد کے (جلدی پچکاری سے) اسٹرکنیا کی پچکاری کرتے ہیں اور تھوڑی تھوڑی دیر بعد پچکاری لگاتے جاتے ہیں جب تک پٹھوں میں کسی قدر کھچاوٹ نہ معلوم ہونے لگے۔ ایک آسٹریلیا کے ڈاکٹر نے اس علاج کو جاری کیا ہے اور مفید پایا گیا ہے۔ ہندوستان میں بھی اِس کا تجربہ ہو رہا ہے اور مفید معلوم ہوتا ہے۔

اب وہ طریقہ علاج بتلایا جاتا ہے کہ جسکو سپادہ لوگ استعمال میں لاتے ہیں اور یہہ علاج بہ نسبت انگریزی علاج کے جسکا ذکر کیا گیا ہے مفید پایا گیا ہے سپادے کئی اپشتوں سے تجربہ کرتے آئے ہیں اور چونکہ

شب و روز سانپوں کے ساتھ اُنکا تعلق پڑتا ہے اِسواسطے اُن کا علاج بہی
زیادہ قابل اعتبار ہے۔ بنگال کے سپادہ ہندوستان کے دیگر صوبجات کے
سپادوں کی نسبت زیادہ ہوشیار ہوتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ سانپ کی
زہر وریدوں میں سے ہوکر قلب کو جاتی ہے اور دو دانتوں کی زہر ایک ہی
ورید میں سے نہیں گذرتی بلکہ مختلف وریدوں کی طرف رجوع کرتی ہے یعنی بائیں جانب کے
زخم میں جو زہر ہوگی وہ بائیں جانب رجوع ہوکر پہلی ورید میں جو اُسکو ملیگی داخل ہو جاویگی
اسی طور پر دائیں طرف والے دانت کی زہر دائیں طرف کی پہلی ورید میں داخل ہوگی
سانپ کاٹنے کے مقام پر شروع میں جو سوزش یعنی ورم معلوم
ہوتا ہے وہ زہر کے بھر جانے کے باعث سے ہوتا ہے۔ جب وہ زہر وریدوں
میں داخل ہوجاتی ہے ورم کم ہوجاتا ہے۔ وریدوں میں یہ زہر داخل ہوکر
اور خون کے ساتھ مل کر قلب کی طرف جانے کو رجوع ہوتی ہے۔ اِس
زہر کی رفتار کو سپادہ لوگ اچھی طرح سے پہچانتے ہیں۔ شرط یہہ ہے کہ معالج
کی بصارت تیز ہو یا امتحان کے لئے اُسکے پاس ایک آتشی شیشہ
ہو۔ عمدہ طریقہ زہر کی رفتار معلوم کرنے کا یہہ ہے کہ چمڑہ کے رونگٹے
یعنی بالوں کی طرف خیال رکہیں جس مقام پر زہر پہنچتی ہے اُس مقام
کے رونگٹے گر جاتے ہیں یعنی چپٹے ہوجاتے ہیں اور جب زہر اُس مقام سے
آگے بڑھ جاتی ہے تو وہ چپٹے رونگٹے پہر کھڑے ہوجاتے ہیں اور آگے
کے رونگٹے گر جاتے ان رونگٹوں کے گرنے اور کھڑے ہونے سے معلوم
ہوجاتا ہے کہ زہر کہاں تک پہنچتی ہے جب اس طریقہ سے یہ امر دریافت نہ ہو سکے

تو دوسرا طریقہ یہہ ہے کہ گرم پانی کے ساتھ اُس مقام کی مالش کریں اُس سے وہ مقام جہاں پر زہر بھرا ہے پھول جاتا ہے۔

**علاج** بسپادے تین بندہن فاصلہ فاصلہ پر لگا دیتے ہیں پہلا بندہن مقام سانپ کے کاٹنے سے چند انچ کے فاصلہ پر اور دوسرا تھوڑا اُس سے اوپر کی طرف لگایا جاتا ہے رسّی اُنگلی سے زیادہ موٹی نہیں ہوتی اور سوتلی کی ہوتی ہے اسکے باندہنے میں بھی احتیاط چاہیئے۔ یعنی نرم بھی نہ ہو اور زیادہ سخت بھی نہ ہو۔ یہ بندہن اُس موقعہ پر لگاتے ہیں جہاں لگائے جاسکتے ہوں ورنہ مُنہ لگا کر سانپ کے زہر کو زخموں سے چوس لیتے ہیں اور تھوک دیتے ہیں۔ اگر اپنا مُنہ اُس مقام پر نہ پہنچ سکتا ہو تو دوسرے کو کہکر زخم کو چسوا لیتے ہیں جبتک کہ کڑوا ذائقہ موجود رہتا ہے چوستے جاتے ہیں اور جب چُوسے ہوئے خون میں کڑواپن نہیں رہتا اور ذائقہ نمکین معلوم ہوتا ہے تو چوسنا بند کر دیتے ہیں یہہ احتیاط ضروری ہے کہ چُوسنے والے کے مسوڑے تندرست ہوں اور اُس کے مُنہ کے اندر کوئی زخم نہ ہو پھر اُس مقام کو تپے ہوئے لوہے یا سرخ کوئلہ سے جلا دیتے ہیں۔ اگر بندہن لگایا گیا ہو اور زہر زخم میں موجود ہو تو زخم کو نشتر لگاکر زہر کو نکال دیتے ہیں۔ اور گوشت کو جلا دیتے ہیں اگر زہر زخم میں سے نکلکر خون میں سرایت کر گیا ہے تو وریدوں کو جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا ہے۔ بندہن کے نیچے کی طرف اچھی طرح سے پڑتال کرتے ہیں اور ورید کے اُس حصہ کو معلوم کر لیتے ہیں کہ جہاں زہر موجود ہوتی ہے

پھر نشتر سے اُس ورید کو کھول دیتے ہیں اور انگوٹھے سے دباکر زہر کو
نکالدیتے ہیں یہہ یاد رہے کہ زہر ورید میں چلکر ورید کو ٹھوکر لگاتا ہے لیکن
جب اُس کے باعث سے آگے نہیں بڑہ سکتا تو پیچھے کو لوٹتا ہے بعدازاں
پھر بندھن کی طرف آکر ٹھوکر لگاتا ہے اور پھر اسی طرح پیچھے ہٹتا ہے۔ اس
طریقہ سے اگر بندھن مضبوط ہے تو زہر آگے بڑھ نہیں سکتا اور طاقت اُسکی
کمزور ہوجاتی ہے اور عضو کے سارے حصہ میں جو بندھن کے نیچے ہے پھیل جاتا
ہے جب یہ حالت ہوتی ہے تو سیاہ بندھن سے نیچے چاقو سے دس
بیس جگہ پر خفیف خفیف زخم کردیتے ہیں کہ جنسے خون نکلتا ہے اور زہر بھی
خارج ہوتا ہے (جس خون میں زہر ملی رہتی ہے اُس کا رنگ مثل سیاہی
کے ہوتا ہے باقی کا معمولی سرخ رنگ ہوتا ہے بعدازاں ان زخموں پر نمک ملتے
ہیں تاکہ خون خوب جاری ہو تھوڑی دیر بعد جب صاف خون آنے لگتا
ہے تو رقیق اور جمے ہوئے خون کو گرم پانی سے بہادیتے ہیں اور تھوڑی دیر
تک مریض کو آرام کرنے دیتے ہیں۔ بعدازاں پھر نشتر لگاتے ہیں اور خون
کا امتحان کرتے ہیں کہ آیا سیاہی کی مثل ہے یا اچھا اگر اُسمیں سیاہی
ملی ہوئی ہو تو صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ابھی زہر باقی ہے ایسی حالت میں
پھر اُسی طور پر نمک ملتے ہیں اور پانی گرم سے دہوتے ہیں جبتک
کہ صاف خون نشتر لگانے سے جاری نہ ہو یہی عمل کئے جاتے ہیں۔ احتیاطاً
اُس مقام کو کہ جہاں سے سیاہی کی مانند خون جاری ہوا تھا آگ سے
جلادیتے ہیں۔ بعدازاں بندھنوں کو کاٹ دیتے ہیں بعض اوقات زہر پہلے

بندھن سے نکلکر دوسرے بندھن کے قریب پہنچ جاتا ہے اُس حالت میں دوسرے بندھن کے نیچے کی طرف بھی نشتر کو لگا کر زہر کو خارج کرتے ہیں جب سانپ کی زہر بہت سخت ہو اور امتحان سے معلوم ہو جاوے کہ وہ بندھن سے قلب کی طرف جانے سے نہیں رکتا تو اُسی حالت میں وہ درانتیوں کو آگ میں تپاتے ہیں۔ جب وہ خوب سُرخ ہو جاتی ہیں تو ایک درانتی کو لیکر عضو کے نصف حصہ بندھن پر لگاتے ہیں جس سے بندھن جلجاتا ہے اور اُس کے ساتھ کا چمڑہ وغیرہ بھی جلجاتا ہے اسی طرح پر عضو کے دوسرے نصف کے گرد دوسری درانتی لگاتے ہیں اس طریقہ سے بندھن کے مقام پر عضو کے گرداگرد ایک حلقہ پیدا ہو جاتا ہے جسکے باعث سے وریدوں سے زہر نکل جاتا ہے۔ اگر کسی قدر زہر قلب کو بھی پہنچ جاتا ہے تو اُس حالت میں املی سرسوں کا تیل اور ۲½ رتی نیلا طوطیا بار بار کھلاتے ہیں سیادوں کا دوائی پر ہرگز اعتقاد نہیں اور یہ درست ہے کیونکہ آجتک کوئی ایسی دوائی ابھی معلوم نہیں ہوئی جو سانپ کے کاٹے ہوئے پر پُرتاثیر ہو جب آدمی سانپ کے کاٹنے سے مرجاتا ہے تو اُسحالت میں سیادے اُسکے جلانے کی کوشش کرتے ہیں مردے کو پکڑ کر بٹھا دیتے ہیں اور بلندی سے اُسکے سر پر گرم پانی کا تراڑہ چھوڑتے ہیں۔ کچھ دیر تک یہہ تراڑہ چھوڑے جاتے ہیں جبتک کہ بدن کانپنے نہ لگے۔

ایک بات بتلانی بھولگئی ہے اور وہ یہہ ہے کہ جب سیادہ سانپ کی زہر کو بذریعہ نشتر کے خارج کرلیتے ہیں تو اُسکے بعد عضو کو سینک دیتے ہیں

اور یہ سینک نمک پاچو کر کی ٹھیلیوں کے ساتھ دیا جاتا ہے -

## بچھو کا کاٹنا

بچھو کے ڈنگ کی سخت تکلیف ہوتی ہے اگر ڈنگ نظر آوے تو نشتر سے نکال دیویں بعد ازاں مقام ڈنگ پر کوکین لگادیں یا ٹنکچر اوپیم اور بیکا کو ائینا کو ملا کر لیپ کریں - لائکوامر امیونیا بھی لگاتے ہیں بعض اوقات دیا سلائی کے مصالحہ کو اُس مقام پر رگڑنے سے آرام ہو جاتا ہے -

## بھڑ کا کاٹنا

بھڑ دو قسم کا ہوتا ہے - سُرخ اور زرد - زرد کا ڈنگ بہت کمزور ہوتا ہے سوائے سوزش کے زیادہ تکلیف نہیں دیتا اور مٹی کا تیل اور لائکوار امونیا وغیرہ کے لگانے سے آرام ہو جاتا ہے -

سُرخ بھڑ سخت ہوتا ہے اور بہت سے بھڑوں کے کاٹنے سے آدمی مر بھی جاتا ہے - اور سرخ باد بھی ہو جاتا ہے -

علاج مثل علاج زرد بھڑ کے کریں -

# حصۂ ششم

## دربیان امراض جرّاحی

یعنی

### اُن امراض کے بیان میں جنکا تعلق جرّاحی کے ساتھہ ہے

علم جرّاحی ایک ایسا وسیع علم ہے کہ جسکی بابت لکھنے کے واسطے ہزارہا صفحوں کی ضرورت پڑتی ہے اسلئیے یہاں پر چند ہدایات اُن امراض کی بابت دیجاوینگی کہ جنکا دیہاتی لوگ ہی علاج کرسکیں ورنہ جرّاحی کے معاملہ میں عام لوگوں کا دخل ہونا بعید از عقل ہے *

### زخموں کا بیان

اِن کی کئی اقسام ہوتی ہیں۔ اقسام زخم معلوم کرنے کے واسطے اِن باتوں کی طرف توجہ دیں۔ اوّل یہہ معلوم کریں کہ زخم کے ارد گرد کی کیا حالت ہے

دوئم کنارے زخم کے کیسے ہیں۔ سوئم سطح زخم کی کیسی ہے چہارم زخم کی سطح کے نیچے کے گوشت کا کیا حال ہے یعنے زخم کی بنیاد کیسی ہے پنجم مواد کیسا جاری ہے ششم درد کسقدر ہے۔

# اقسام زخم

## (۱) تندرست زخم

تشریح۔ زخم کے گرداگرد کا چمڑہ تندرست ہو اور اُس میں کسی قسم کا ورم نہ ہو زخم کے کنارے صاف اور رنگت میں نیلگوں ہوں۔ سطح زخم کی گرداگرد کے چمڑے سے کسی قدر نیچی ہو اور بے شمار باریک سُرخ مضبوط اور رائی کے دانے سے بھی کم مقدار کے انگوروں سے جڑی ہو۔ جڑ نرم ہو اور جُڑی ہوئی نہ ہو یعنی آزاد ہو۔ مواد گاڑھا مثل بالائی کے نکلتا ہو اور کسی قسم کا درد نہ ہو

علاج۔ تندرست زخموں پر ایسی چیز لگانی چاہیئے جو خراش پیدا نہ کرے جیسے پانی کی پٹی۔ بوریک ایسڈ لوشن۔ سادہ مرہم۔ بوریک ایسڈ کا مرہم۔ آئیوڈوفارم یا اُسکی مرہم اور زخم کو آرام دیں یعنی اُس حصہ جسم کو جسپر زخم واقعہ ہو اگر زخم بہت بڑا ہو اور چمڑے کے ڈھک جانے کی اُمید نہ ہو تو تندرست جلد کا ٹکڑا جسم کے کسی دوسرے حصہ سے کاٹ کر اُسپر کئی پیوند لگادیں تاکہ ہر ایک پیوند کا ٹکڑا بڑھ کر اُس سطح کو ڈھانک لیوے جلد کا پیوند کرنا عام لوگوں سے نہیں ہو سکتا۔ اسواسطے اگر تندرست زخم بہت بڑا ہو اور اُسکا پیوند لگانا منظور

تو کسی نزدیک کے ہسپتال میں جانا چاہئے۔

## (۲) کمزور زخم

اس میں اور تندرست زخم میں اتنا فرق ہے کہ اسکے کنارہ نیلا نہیں ہوتا اور زخم کی سطح گردونواح کے چمڑے سے کسی قدر اونچی ہوتی ہے اور اسکے انگور موٹے اور کمزور ہوتے ہیں عام لوگ اسکو اُبھرا ہوا آماس کہتے ہیں

علاج۔ ان انگوروں کے بٹھلانے کی غرض سے نیلا طوطیا کا پانی (نیلا طوطیا دو رتی۔ پانی نصف چھٹانک) لگاتے ہیں اور گاہے نیلا طوطیا کی قلم سے اِن زخموں کومس کرتے ہیں۔ کاسٹک لوشن بھی مفید ہوتا ہے۔

## (۳) سُست زخم

یہ زخم بہت دیرینہ ہوتا ہے اور عموماً ٹانگوں کی بیرونی جانب پر پنڈلی اور ٹخنہ کے درمیان پائے جاتے ہیں ان میں گردنواح کا چمڑہ سرخ سخت اور موٹا ہوتا ہے اور سطح سے چھلکے اُترتے رہتے ہیں اکثر وریدیں بھی موٹی ہوتی ہیں۔ اِن زخموں کے کنارے اونچے سخت اور بے ڈھنگے سے ہوتے ہیں زخم کی سطح صاف اور انگوروں سے خالی اور جڑہ سخت ہوتی ہے جو ہڈی یا نسوں سے چسپاں رہتی ہے۔ مواد پتلا مثل پانی کے خارج ہوتا ہے۔ اِن زخموں میں درد ہرگز نہیں ہوتا

اور اسی باعث سے مریض بلا علاج کے ان زخموں کو لئے پھرتا ہے۔

**علاج۔** سب سے عمدہ علاج یہہ ہے کہ زخم کی سطح کو کاسٹک یا نیلا طوطیا سے رگڑیں بعد ازاں اسٹکن کی دھجیاں زخم پر اس طور سے لگاویں کہ ہر ایک دھجی دوسرے کے نصف کو ڈھانکتی جاوے یہ دھجیاں زخم سے قریب ۱½ انچ کے فاصلہ پر نیچے کی جانب سے آڑے طور پر لگانی شروع کریں۔ اور اسی قدر فاصلے پر اوپر کی جانب پر لگاتے چلے جاویں تاکہ سارا زخم معہ سوجے ہوئے چمڑے کے ڈھک جاوے۔ اس ترکیب سے زخم کے کنارے بیٹھ جاوینگے سطح ابھر آویگی انگور نظر آنے لگینگے اور گرد نواح کا چمڑہ تندرست ہو جاویگا ان دھجیوں کی سطح کے درمیان میں ایک سوراخ کر دینا اچھا ہوتا ہے تاکہ زخم کا مواد خارج ہوتا رہے اور دھجیوں کے نیچے جمع ہو کر زخم کو خراب نہ کرے جب زخم کی شکل مثل تندرست زخم کے ہو جاوے تب اس کا علاج اسی طور پر کریں جیسا کہ تندرست زخم کے علاج میں بیان ہو چکا ہے۔

## (۴) سڑا ہوا زخم

اس قسم کا زخم کمزور آدمیوں میں پایا جاتا ہے اور عموماً اس زخم کے ساتھ بخار بھی ہو جاتا ہے اور گرد نواح کا چمڑا سوجا ہوا اور سرخ بائیل سیاہی ہوتا ہے کنارے زخم کے تیز ہوتے ہیں اور سطح پر ایک بھوسلے رنگ کا چھیچھڑا لگا رہتا ہے۔ مواد بو دار اور مثل پانی کے نکلتا رہتا ہے مریض تمام

زخم پر سخت درد اور جلن کی شکایت کرتا ہے ایسے زخم کا اگر کافی طور پر علاج نہ کیا جائے تو بہت جلد پھیل جاتا ہے۔

**علاج** - مریض کو بستر پر آرام سے رکھیں۔ غذا مقوی دیں اور مقوی ادویات کو استعمال کریں اُس عضو کو کہ جہاں پر زخم واقع ہو دیگر حصہ بدن کی نسبت اُونچا رکھیں اور ½ رتی افیون دو یا تین بار مریض کو روزمرّہ کھلاویں زخم پر آئیوڈو فارم چھڑکیں اور کھولتے ہوئے پانی میں بورک ایسڈ کو حل کر کے اُس میں کپڑا تر کر کے لگاویں اور سرل یا لوبان کی دھونی دیں۔ لکڑی کے کوئلہ کو پیس کر اور گرم پولٹس میں ملا کر لگانے سے بھی بو رفع ہو جاتی ہے اور چھیچھڑہ اتر جاتا ہے۔ اگر زخم سے بو بہت زیادہ آتی ہو تو کاربالک لوشن یا ٹنکچر آئیوڈین کا لوشن (ٹنکچر آئیوڈین ساٹھ بوند، پانی پانچ چھٹانک) یا نیم کے پانی سے بار بار دھوئیں۔ اگر چھیچھڑہ کا بڑا حصہ الگ ہو جائے لیکن زخم کی سطح سے کسی طرح جڑا رہے تو اُس کو قینچی سے کاٹ کر جدا کر دیں۔ علاج متذکرہ بالا سے جب سڑا ہوا زخم تندرست زخم کی حالت پر آ جائے تب اُسکا علاج مانند تندرست زخم کے کریں۔

# بیان اُن زخموں کا جو چوٹ کے لگنے سے پیدا ہوتے ہیں

## (۲) صاف کٹے ہوئے زخم

یعنی وہ زخم جو صاف کٹے ہوئے ہوتے ہیں اور تیز دھار دار ہتھیار سے لگائے جاتے ہیں مثلاً تلوار یا چھرہ کا زخم۔ ایسے زخموں کے کنارے صاف کٹے

ہوئے اور ایک دوسرے سے جُدا ہوتے ہیں۔ درد کرتے ہیں اور خون جاری ہوتا ہے۔ بعض اوقات گُھنڈے اوزاروں سے بھی صاف زخم لگائے جاتے ہیں خاصکر اُس جگہ کہ جہاں ہڈی جِلد کے نیچے نزدیک ہو مثلاً سر پہ لاٹھی کے مارنے سے صاف زخم ہوجاتا ہے۔

**علاج** زخم کو خوب اچھی طرح سے صاف کریں اُسکے کناروں اور سطح سے خون کے ٹکڑوں بال اور مٹی کو نکالیں۔ اگر زخم سر پہ واقع ہو تو بال چاروں طرف سے مونڈ ڈالیں اگر کوئی شریان کٹ گئی ہو اور خون کی دھار جاری تو اُسکو بند کریں بعد ازاں زخم کو کاربالک لوشن (کاربولک ایسڈ ایک حصہ یا چالیس حصہ یا وار چکناہٹ کے (د. ر چکنا ایک حصہ۔ پانی ۲۰۰۰ حصہ) پانی سے دھوئیں اور اُس کی سطح پر آئیوڈوفارم چھڑکیں زخم اگر گہرا ہو تو سوئی اور گھوڑے کے بالوں سے زخم کے ہر دو کناروں کو سیویں تاکہ ہر دو کنارے باہم ملجائیں آدہ آدھ انچ کے فاصلے پر ٹانکا لگاویں بعد ازاں اُسپر کپڑہ کی ایک گدی کاربولک لوشن میں تر کر کے باندہیں چار یا پانچ روز کے بعد پٹی کھولنے سے زخم ملا ہوا معلوم ہوگا۔ پھر متواتر سے ٹانکے نکال ڈالیں اور مثل پہلے کے کاربولک لوشن سے دھو کر دو چار روز کے لئے پٹی باندہے زخم اچھا ہو جائے گا۔

اگر زخم بہت لمبا اور گہرا ہو تو اُسکے نیچے والا کونہ قریب ایکسیا ڈیڑہ انچہ کے خالی چھوڑ دیں یعنے اُسپر ٹانکا نہ لگاویں تاکہ اُس سے مواد خارج ہوتا رہے اور زخم کے ملنے میں مانع نہ ہو۔

خون بند کرنے کے کئی طریقے ہیں۔ جب کسی باریک شریان سے خون جاری

ہو تو ٹھنڈے پانی یا اچھے گرم پانی کے دیر تک لگانے سے بند ہو جاتا ہے
جب زخم چھوٹا ہوتا ہے تو انگلی کے دباؤ سے بھی بند کر لیا جاتا ہے اور کبھی کپڑے اور روئی
کی گدی کا دباؤ دینے سے خون بند ہو جاتا ہے ۔ جب شریان موٹی ہو اور گرم پانی سے
یا دبانے سے خون بند نہو تو اُس شریان کو پہلے اُنگلی سے دبا رکھیں تا کہ خون کا
نقصان نہ ہو اور پھر چاقو سے اُسکو گرد و نواح کے گوشت سے جدا کریں
پھر اُس کو موچنے یا سُنیار یا لوہار کی باریک سنّی سے پکڑ کر ذرا کھینچیں اور ریشم
سے باندہ دیں ۔ خون فی الفور بند ہو جائیگا ۔ جب اس ترکیب سے کامیابی حاصل نہو
اور کوئی شفاخانہ بھی نزدیک نہ ہو اور دباؤ لگانے سے بھی بباعث ناواقفیت
کے ناکامیابی ہے اور مریض کی جان کا بباعث جاری رہنے خون کے خطرہ
ہو تو تپے ہوئے لوہے کے لگانے سے خون بند ہو جائیگا ۔ لیکن یہہ طریقہ
اچھا نہیں ایک اور آسان ترکیب یہہ ہے کہ اُس عضو کے اوپر کی جانب کہ جہاں سے
خون جاری ہو ایک رسّی کھینچکر باندہ دیں تا کہ دوران خون بند ہو جب خون بند
ہو جاوے تو مریض کو فی الفور کسی شفاخانہ میں لیجاویں ۔ یہہ ترکیب بہت عمدہ
ہے مثلاً پاوں میں کوئی سخت چوٹ اور خون جاری ہو تو پنڈلی پر رسّی باندہیں
اور اگر پنڈلی پر چوٹ لگے تو ران پر رسّی باندہیں ۔ اسی طور پر اگر ہاتھ کی ہتھیلی پر چوٹ
لگے تو کلائی کو کھینچکر باندہیں اور اگر کلائی کو چوٹ لگی ہو تو بازو کو باندہیں ۔

## (۳) کھُردرے اور پھٹے ہوئے زخم

ایسے زخموں کے کنارے کھُردرے اور پھٹے ہوئے ہوتے ہیں آس پاس کا ماس

بھی ضرب رسیدہ ہوتا ہے پتھر اور لاٹھی کے لگنے اور کسی کارخانہ میں پٹہ یا تسمہ کی چوٹ سے توپ کے گولے اور جانوروں کے کاٹنے اور نوچنے سے ایسے زخم لگتے ہیں ان زخموں سے خون تو کم نکلتا ہے لیکن درد ہوتا ہے ایسے زخموں میں ٹانکے لگانے مفید نہیں ہوتے کیونکہ کنارے کمزور پھٹے ہوئے اور ضرب رسیدہ ہوتے ہیں ٹانکوں کے لگانے سے گلجاتے ہیں اور ٹانکے نکل جاتے ہیں ایسے زخموں کا علاج بڑا مشکل ہوتا ہے کیونکہ پہلے ضرب رسیدہ جو ماس ہوتا ہے وہ گل کر اترتا ہے پھر انگور آتا ہے۔ بعد ازاں زخم اچھا ہوتا ہے

علاج:۔ اگر کوئی شفاخانہ نزدیک ہو تو مریض کو فی الفور لیجاویں۔ لیکن اگر ضرب کم آئی ہو اور شفاخانہ بہت فاصلہ پر ہو تو زخم کو آرام میں رکھیں یعنی اُس عضو کو جہاں وہ زخم لگا ہے حرکت نہ دیں۔ مواد کو خوب اچھی طرح سے خارج ہونے دیں اور دافع بو ادویات کا استعمال کریں مثلاً کاربولک لوشن اور دار چکنا کے پانی سے دھوئیں اور اُن کی پٹی لگاویں۔ جب غلیظ گوشت جدا ہو جاوے اور زخم صاف ہو جاوے تو بورک آئینٹمنٹ یا بورک لوشن لگاویں جب زخم سے بو آوے تو آیوڈوفارم چھڑکیں۔ اور السی یا کوئلہ کی پولٹس باندھیں جب زخم بالکل صاف ہو جائے تو آیوڈوفارم آئینٹمنٹ یا بورک آئینٹمنٹ کی پٹی لگانے سے زخم اچھا ہو جائیگا:

## (۳) کھودے کے زخم

ایسے زخم برچھی اور سنگین وغیرہ سے لگائے جاتے ہیں ایسے زخموں

میں ٹانکے ہرگز نہ لگاویں کیونکہ زخم گہرا اور مُنہ اس کا تنگ ہوتا ہے اگر ٹانکے لگائے جاویں تو جو مواد پیدا ہوتا ہے وہ خارج نہیں ہو سکتا۔ ایسے زخموں کو دافع بو دوا سے صاف کرے مثلاً کاربولک لوشن اور مرکیوری لوشن بعد ازاں کپڑا اور روئی لوشن میں بھگو کر اور نچوڑ کر لگاویں آئیوڈوفارم کا چھڑکنا بھی مفید ہوتا ہے اگر کھود کی ضرب سے کوئی شریان کٹ گئی ہو جو چمڑے میں بہت گہری ہو۔ اور نظر نہ آتی ہو اور خون بہت جاری ہو تو دباو یا بندھن سے خون کو بند کریں اور کسی نزدیک کے شفاخانہ میں مریض کو فی الفور لے جاویں اگر کھود کسی ایسے موقعہ پر لگے جیسے پیٹ یا چھاتی پر اور اُس کے لگنے سے اِن جوفوں کے اندرونی عضووں کو ضرب آئی ہو مثلاً انتڑی کو ضرب لگی ہو یا کٹ گئی ہو تو ایسے مریض کو شفاخانہ میں لے جانا چاہیئے لیکن زخم کو صاف کر کے ایک کپڑے سے جو کاربولک لوشن یا بوریک لوشن یا دار چکنا کے لوشن سے تر کیا گیا ہو ڈھک دیویں۔

## بندوق کی گولی کا زخم

یہ زخم گولی اور چھرّہ وغیرہ کے لگنے سے ہوتا ہے۔ جب گولی نزدیک ہو اور پکڑی جا سکے تو پکڑ کر نکالیں ورنہ مریض کو شفاخانہ میں لے جاویں اِن زخموں کا علاج مثل کھود کے زخموں کے ہوتا ہے۔

# ہائیڈروفوبیا یعنے دیوانے کتّے کا کاٹنا

جب پاگل کُتّا یا لومڑی یا گیدڑ کاٹ جاوے تو انسان فے الفور پاگل نہیں ہوتا علامات۔ پاگل ہونے کی مختلف آدمیوں میں مختلف وقت پر ظاہر ہوتی ہیں کم سے کم میعاد تین دن یا زیادہ سے زیادہ پندرہ سال ہے۔ عموماً چند ہفتہ یا ایک سال کے اندر اندر علامات ظاہر ہو جاتی ہیں کچھ روز پہلے اُس مقام میں جہانتکہ پاگل کُتّے نے کاٹا تھا کچھ اکڑاؤ اور درد معلوم ہونے لگتا ہے بعدازاں علامات بیماری کی ظاہر ہو جاتی ہیں۔ تشنج ہونے لگتا ہے۔ ٹھنڈی ہوا کے لگنے۔ دروازوں کے تختوں کی آہٹ۔ کسی طرح کی آواز اور روشنی کے لگنے سے تشنج ہوتا ہے۔ پیاس لگتی ہے۔ لیکن پانی نگلا نہیں جاتا اور اسی واسطے پانی کے دیکھنے سے تشنج شروع ہو جاتا ہے پہلے گردن اور چھاتی کے عضلات میں تشنج ہوتا ہے اور سانس میں ایسی آواز ہوتی ہے جیسی کہ ٹھنڈے پانی کے نہانے سے۔

جیوں جیوں بیماری بڑھتی جاتی ہے۔ تشنج بھی بڑھتا جاتا ہے یہانتک کہ کُل بدن میں ہونے لگتا ہے۔ بیمار کے چہرہ سے خوف کے آثار پائے جاتے ہیں مُنہ سے تھوک زیادہ جاری ہوتا ہے۔ ڈر لگتا ہے موت نظر آتی ہے۔ عجیب قسم کے وہم پیدا ہوتے ہیں۔ مریض خیال کرتا ہے کہ اُسکو بھوتوں جانوروں اور جنوں نے گھیرا ہوا ہے۔ اُس کی سانس میں سے ایک عجیب آواز ہوتی ہے جو مثل کُتّے کے بھونکنے کے ہوتی ہے بیمار اسی حالت میں چند گھنٹہ رہکر مر جاتا ہے عموماً موت دوسرے دن سے لیکر چوتھے دن تک واقع ہوتی ہے اور مریض

کمزوری یا دم کے گھٹنے سے مرجاتا ہے۔

علاج۔ سب سے عمدہ یہہ ہے کہ جب پاگل کُتّا کاٹے اور زخم ایسے موقعہ پر ہو جہاں کہ منہ پہنچ سکے اور منہ میں پہلے کوئی زخم بہی نہ ہو تو منہ لگا کر زخم کو چوس ڈالیں ورنہ چاقو سے زخم کے اردگرد کے گوشت کو کاٹ ڈالیں اور پہر کاربولک ایسڈ سے جلاویں بعد ازاں کاربولک آئل کی پٹی لگاتے رہیں تا کہ زخم بھر جاوے۔

دور دراز کا سفر کرنا اور مانڈریوں کے پھندے میں پھنسنا اور فقیروں اور مجاوروں کا مندرا ہوا گُڑ کہانا اور دیگر واہیات باتوں کا کرنا بالکل لاحاصل ہے ہاں اُس موقعہ پر ایسے کرنے سے دل کو تقویت پہنچتی ہے کہ جب کُتّا پاگل ہی نہ ہو اور خواہ مخواہ بے وقوف اور کم عقل آدمی کا حوصلہ جاتا رہا ہو۔ اگر پاگل کُتّے نے کاٹا ہو اور آدمی مالدار ہو اور دور دراز کے سفر سے نہ ڈرتا ہو تو شہر پارس میں جا کر جو ملک فرانس کا دار الخلافہ ہے ڈاکٹر پاسچر کا علاج کرائے اگر ایام مقررہ میں حسب دلخواہ علاج ہو جاوے تو زندگی بچ جاتی ہے۔ ہماری مہربان گورنمنٹ نے کسولی ایک شفاخانہ اسی مرض کے علاج کیواسطے کہولا ہوا ہے جہاں غریب لوگ لوگ بوساطت کمیٹی یا ڈسٹرکٹ بورڈ اور امیر لوگ اپنے خرچ پر بہیجے جاتے ہیں۔ دوسرا کوہ نور علاقہ نیل گرہی جنوبی ہندوستان میں بہی کہولا گیا ہے۔ اگر پاگل کُتّے کے کاٹنے کے وقت پر مریض الغرض اور چند عرصہ کے بعد علامات مرض کی ظاہر ہوں تو اس حالت میں مریض کو اندہیرے کمرے میں رکہیں اور کسی طرح کا شور نہ ہونے دیں اُس کے بدن کو گرم پانی کے بخارات دیں اور گرم پانی سے غسل بہی کرا دیں۔ کلورا فارم سونگھا دیں۔ کلورل

ہیڈ ہیٹ کی پچکاری جلد کے نیچے کریں۔ تاکہ تشنج کم ہو اور مریض کو نیند آجاوے گرم ہوا اور گرم پانی کا غسل بہت مفید سمجھا گیا ہے۔ مریض کو یخنی شوربا اور دودھ پلاویں اگر پی نہ سکے تو حقنہ کریں۔ پیاس کے بجھانے کے واسطے برف کے ٹکڑے کھلاویں۔ افسوس ہے کہ اس مرض میں اسموقعہ پر کوئی علاج کارگر نہیں ہوتا اور آخر الامر مریض مرجاتا ہے۔

## جل جانا

آگ۔ گرم پانی۔ گرم تیل۔ اور گرم دودھ وغیرہ کے لگنے سے بدن جلجاتا ہے۔ اگر گرمی کم درجہ کی ہو اور کم دیر تک لگی ہو تو اتنا نقصان نہیں پہنچاتی۔ جتنا کہ تیز گرمی سے پہنچتا ہے۔ اگر جلد ساری جلجاوے اور گوشت برہنہ ہوجاوے تو اس حالت میں جب زخم بھرجاتا ہے اور اچھا ہوجاتا ہے تو اس میں کھچاوٹ پیدا ہوتی ہے جسکے باعث سے عضو بدشکل ہوجاتے ہیں مثلاً ہتھیلی اگر جلجائے تو انگلیاں کھچکر اکٹھی ہوجاتی ہیں کہنی کے موقعہ پر اگر چمڑہ جلگیا ہو تو کلائی اور بازو سکڑجاتے ہیں وغیرہ وغیرہ اگر وسیع سطح جلد کی جلجائے تو مریض مرجاتا ہے شروع میں مریض کمزور ہوجاتا ہے۔ اس کے اعصاب کو صدمہ پہنچتا ہے۔ اور اندرون جسم خون کا اجتماع ہوجاتا ہے اور موت واقع ہوتی ہے اگر صدمہ سے مریض بچ جاوے تو بخار اور سوزش ہوجاتی ہے سخت درد ہوتا ہے۔ بخار تیز ہوجاتا ہے۔ ذات الریہ ہوجاتا ہے اور چھوٹی امعاء کے شروع حصہ میں اکثر زخم پڑجاتے ہیں اور انتڑی

پھٹ جاتی ہے اگر اسحالت میں بھی مریض بچ جاوے تو بعد ازاں کمزوری سے اُسکے مرجانے کا خوف ہوتا ہے۔ کیونکہ جلی ہوئی جگہ سے مواد بہت جاری ہوتا ہے اور مریض آہستہ آہستہ کمزور ہوتا جاتا ہے۔ گاہے خوش قسمتی سے مریض ایسی حالت میں بھی شفا پاجاتا ہے یہ تینوں حالتیں جو بیان کی گئی ہیں اُسحالت میں ہوتی ہیں جب بہت ساحصہ بدن کا جلگیا ہو ورنہ تھوڑے حصہ بدن کے جلنے سے یہ حالتیں پیدا نہیں ہوتیں۔

علاج اگر بہت ساحصہ بدن کا جلگیا ہو اور مریض کمزور ہوگیا ہو اور کانپ رہا ہو اور سخت درد کی شکایت کررہا ہو تو افیون شراب اور پانی ملاکر دینے سے آرام ہوتا ہے اور نیز گرم پانی سے غسل کرانے سے تسکین ہوتی ہے بعد ازاں مریض کو کونین کاربونیٹ آف امونیا۔ شراب مقوی اور زود ہضم غذا مثلاً شوربا دودھ انڈے دیئے جائیں اور کم مقدار میں افیون کھلاتے جائیں تاکہ نیند آجایا کرے اور مریض کو تکلیف نہ ہو۔

علاج مقامی۔ جلے ہوئے مقام کو میدہ چھڑک کر روئی میں لپیٹ دیں۔ اگر تھوڑا ساحصہ جلا ہو یا میدہ کا چھڑکنا منظور نہ ہو تو چونہ کا پانی اور السی یا تلوں کا تیل ہموزن ملاکر اور اُس میں کپڑا بھگو کر لگاویں۔ بعض اوقات صرف بوریک ایسڈ سفوف کرکے چھڑک دیتے ہیں اگر جھلا بہت گہرا جلگیا ہو اور اسبات کا پورا اشتباہ ہو کہ زخم پر سے ایک بڑا چھچھڑہ اتریگا تو اُس حالت میں بوریک ایسڈ لوشن میں کپڑا تر کرکے لگاتے ہیں تاکہ پولٹس کا کام دے۔ چھچھڑہ کو خارج کردے اور زخم کو سڑنے نہ دے۔ کاربولک آئل بھی ایسی حالت میں لگایا جاتا ہے۔

# ہڈیون کا ٹوٹنا

ہڈی ضرب کے لگنے یا عضلات کے سکڑنے سے ٹوٹا کرتی ہے مثلاً نسلی کی ہڈی عضلات کے سکڑنے سے ٹوٹ جاتی ہے اور گھٹنے کی ہڈی بھی جسکو چپنی کہتے ہیں ران کے پٹھون کے سکڑنے سے عموماً ٹوٹ جاتی ہے۔ وہ ضرب کہ جس سے ہڈی ٹوٹتی ہے دو قسم کی ہوتی ہے ایک سیدہی ضرب جیسے اگر کوئی کسی کہ بازو یا کلائی پر لاٹھی مارے اور وہاں کی ہڈی ٹوٹ جاوے تو اسکو سیدہی ضرب کہینگے اور اگر ایک آدمی بلندی پر سے پاؤں کے بل گرے اور اُس کی پنڈلی یا ران کی ہڈی ٹوٹ جاوے تو اسکو ٹیڑہی ضرب کہیں گے کیونکہ اس حالت میں پنڈلی یا ران پر براہ راست کوئی ضرب نہیں لگی۔ پنڈلی اور ران کی ہڈی جسم کے بوجھ سے زمین پر گرنے کے وقت خم کہا کر ٹوٹ جاتی ہے۔

## اقسام ہڈی کے ٹوٹنے کے

اوّل وہ کہ جسمیں ہڈی دو ٹکڑے ہو جائے اور جلد اور گوشت کو کوئی ضرب نہ پہنچے یعنی جلد پر کوئی زخم واقع نہ ہو۔

دوئم وہ کہ جسمیں ہڈی ٹوٹ جاوے اور جلد کا گوشت پھٹ جاوے۔ اور ٹوٹی ہوئی ہڈی معلوم ہو سکے یا اُسکے سرے باہر نکل آویں۔ بعض اوقات ہڈی کے کئی ٹکڑے ہو جاتے ہیں اور بعض دفعہ ہڈی ٹوٹ جاتی ہے اور ایک

سرا ٹوٹی ہوئی ہڈی کا دوسرے ٹکڑے میں گھس جاتا ہے۔ بعض اوقات ہڈی کا سارا جسم نہیں ٹوٹتا صرف ایک جانب پر شگاف آجاتا ہے۔

علامات جب یہ امر معلوم کرنا ہو کہ آیا ہڈی ٹوٹی ہوئی ہے یا نہیں تو مریض کو آرام سے لٹا دیں کپڑے مقراض سے کاٹ ڈالیں۔ جوتا احتیاط سے اتاریں اور جہاں تک ممکن ہو ضرب رسیدہ اعضاء کو آہستگی سے ہلاویں۔ اور اس کا تندرست اعضاء سے مقابلہ کر کے تفاوت کا خیال کریں۔ مثلاً اگر ایک طرف کی کلائی یا بازو یا پنڈلی یا ران یا ہاتھ پاؤں کی ہڈی ٹوٹ گئی ہو تو اس کو دوسری جانب کی کلائی یا بازو یا پنڈلی یا ران یا ہاتھ پاؤں سے مقابلہ کر کے دیکھنے سے صاف طور پر معلوم ہو جائے گا کہ ضرب رسیدہ حصہ جسم کی شکل میں فرق آگیا ہے اور سوجا ہوا ہے اپنا کام نہیں کر سکتا یا قدرت کے برخلاف اس میں حرکت زیادہ آگئی ہے یعنی وہ چاروں طرف حرکت دیا جا سکتا ہے نیز وہ طوالت میں کم ہو گیا ہے اور اس میں درد معلوم ہوتا ہے دونوں ہاتھوں میں پکڑ کر ہلانے سے شکستہ ہڈی کے دونوں ٹکڑے آپس میں رگڑ کھاتے ہیں اور کر کراہٹ سی معلوم ہوتی ہے۔ حرکت سے مریض کو سخت درد ہوتا ہے۔ لیکن جب ہڈی کو ٹوٹے ہوئے دیر ہو گئی ہو اور بہت ورم ہو تو اس حالت میں اس امر کا معلوم کرنا کہ ہڈی ٹوٹی ہوئی ہے یا نہیں بہت مشکل ہے۔

علاج شکستہ ہڈی کے دونوں سروں کو کھینچ کر ملاویں تاکہ عضو کی طوالت ٹھیک ہو جاوے اور ٹوٹی ہوئی ہڈی کے سرے ایک دوسرے کے ساتھ آجاویں بعد ازاں لکڑی کی پھٹیاں جن پر روئی کی گدی باندھی ہو لگا دیں اور پٹی احتیاط

سے باندھیں۔ تاکہ زیادہ دباؤ نہ پہنچے اور دوران خون بند نہ ہو اور ہڈی بھی اپنی جگہ پر قایم رہے۔ زور کے ساتھ باندھنے سے دورانِ خون عضو کا بند ہو جاتا ہے اور وہ مرداپڑ جاتا ہے۔ اسلئے پٹی کے باندھنے میں بڑی احتیاط درکار ہے اگر چمڑے میں زخم آگیا ہو تو اُسکا ننگا رکھیں تاکہ روزمرّہ اُس پر مرہم پٹی لگائی جاوے اور ہڈی بھی اپنی جگہ سے ہلنے نہ پاوے۔ لکڑی کی پٹّی میں زخم کی برابر سوراخ کر دینے سے یہہ مطلب نکل آتا ہے یعنی ہڈی بھی باندھی رہتی ہے اور زخم بھی ننگا رہتا ہے اگر زخم میں سے ہڈی کا شکستہ سر نکلا ہوا ہو تو اُسکو احتیاط سے اندر کر دیں اور اگر وہ نہ جاوے تو اُس نکلے ہوئے سرے کو بہت ہوشیاری سے ایک چھوٹی آری سے کاٹ ڈالیں۔ اوپر کے دھڑ کی ہڈیاں تین چار ہفتہ میں اور نیچے کے دھڑ کی ہڈیاں چھ سے آٹھ ہفتہ میں جُڑ جاتی ہیں۔ چونکہ شکستہ ہڈی کا علاج درستگی سے کرنا ہر ایک لشکر کا کام نہیں ہوتا اسواسطے اگر ممکن ہو تو مریض کو شفاخانہ میں فی الفور لیجا کر علاج کرا دیں۔

## جوڑوں کا اُتر جانا

یعنی

## ہڈی کا اپنے جوڑ سے نکل جانا

اسباب۔ اوّل عضلات کا سکڑنا جیسے نیچے کے جبڑے کی ہڈی جمائی کے لینے اور قہقہہ مار کر ہنسنے سے اُتر جاتی ہے۔ دوئم۔ ضرب کا لگنا۔ خواہ وہ ضرب

سیدھے طور پر لگے یا آڑے طور پر جیسے چوتڑوں پر چوٹ لگنے سے کولہے کی ہڈی اتر جاتی ہے اور پاؤں کے بل گرنے سے بھی کولہے کے جوڑ کی ہڈی اتر جاتی ہے۔

علامات - جوڑ کی شکل میں فرق آجاتا ہے۔ مریض جوڑ کو ہلا نہیں سکتا اور حکیم کو بھی وہ جوڑ سخت معلوم ہو سکتا اور اُتری ہوئی ہڈی کا سرا غیر معمولی جگہ میں پایا جاتا ہے۔ عضو لمبا یا چھوٹا ہو جاتا ہے اور اُس کی شکل میں فرق آجاتا ہے اگر ضرب لگنے کے بعد ہی فی الفور ملاحظہ کیا جائیگا تو علامات مذکورہ بالا دیکھنے میں آوینگی ورنہ خون کے اجتماع سے جوڑ فوراً اپھول جاتا ہے اور اسباب کا معلوم کرنا کہ ہڈی اُتری ہے یا نہیں بہت مشکل ہوتا ہے۔

علاج - ہڈی کا چڑھانا ہر ایک آدمی کا کام نہیں۔ کیونکہ ہڈی کو وہی چڑھا سکتا ہے جسکو اس علم کی پوری واقفیت ہو بعض گاؤں میں کئی زمیندار اور دوکاندار جولاہے اور تیلی اُتری ہوئی اور ٹوٹی ہوئی ہڈی کا علاج کرتے ہیں اور بعض اوقات وہ کامیاب بھی ہوتے ہیں۔ لیکن عموماً اُن سے بہت مریضوں سخت نقصان پہنچتا ہے۔ یہانتک کہ ہمیشہ کے لئے داغی ہو جاتے ہیں۔ اس لئے جب کسی کی ہڈی اپنے جوڑ سے اُتر جائے تو اُسکو فی الفور کسی نزدیک کے شفاخانہ میں لیجا کر علاج کرائیں۔

## بیان پھوڑا و پھنسی

بال توڑ - جیسا کہ نام سے ظاہر ہوتا ہے ایسے ہی یہ بیماری بال کی جڑ ھسی شروع

ہوتی ہے پہلے بال کی جڑھ میں ایک چھوٹی سرخ پھنسی معلوم ہوتی ہے۔ بعد ازاں وہ بڑھتی جاتی ہے اور ایک سخت چکا سا بن جاتا ہے پھر وہ پھٹ جاتا ہے اور اُس میں سے پھوسلے رنگ کا چھچھڑہ اور مواد خارج ہوتا ہے۔ شروع میں درد بہت ہوتا ہے لیکن جب وہ پھٹ جاتا ہے اور مواد خارج ہو جاتا ہے تو آرام آجاتا ہے۔ بال توڑ عموماً پشت۔ گردن۔ کندھے۔ چوتڑ رانوں اور ہاتھوں پر نکلتے ہیں اور اکثر کئی اکٹھے نکلتے ہیں۔ یا ایک اچھا ہوتا ہے اور دوسرا نکل آتا ہے اور یہی حال کئی ماہ تک ہوتا ہے۔ بعض بال توڑ خود بخود بیٹھ جاتے ہیں عموماً جوانوں کو بہت نکلتے ہیں۔ لیکن ہر عمر میں نکل سکتے ہیں۔ خون کی خرابی۔ غلاظت اور ہاضمہ میں غرق ہونے کے باعث سے یہ بیماری ہوتی ہے بال توڑ اُن آدمیوں میں جنکا جسم فربہ اور بدن پر بہت سے بال ہوں۔ زیادہ پائے جاتے ہیں۔

علاج۔ اگر خون کی خرابی ہو تو ادویات مصفّی خون کا استعمال کراویں۔ مسہل دیں۔ اگر خون کی زیادتی ہو۔ تو مگنیشیا کا جلاب دیں۔ اور سوڈا اور جوکھار چرائتہ کے خیسانده میں پلاویں۔ ہلکی اور نرم غذا دیں۔ اگر مریض کمزور ہو تو مقویات کا استعمال کریں۔ مثلاً مرکبات فولاد۔ مچھلی کا تیل وغیرہ۔ سنکھیا کے دینے سے بھی فائدہ ہوتا ہے اگر شروع میں بال توڑ دیکھا جائے تو موچنے سے بال کھینچکر نکالیں اور اُس پر کاسٹک لگا دیں۔ اگر بال توڑ بڑھ جائے تو اُس پر السی کا تیل لگا دیں۔ یا گرم روئی یا گرم چوکر کا سینک دیویں۔ بال توڑ اس ترکیب سے خود بخود پھوٹ جاتا ہے ورنہ نشتر سے اُسکو چھیڑ دیں +

# کھگھر بھوڑا یعنی کاربنکل

علامات۔ شروع میں ایک چوڑی چپٹی جلکی سی بنجاتی ہے۔ جڑھ اس کی بہت سخت ہوتی ہے اور کنارے صاف طور پر نظر آتے ہیں۔ رنگ گہرا سُرخ ہوتا ہے مگر درد شروع سے ہی ہوتا ہے جلن ہوتی ہے اور کانٹے سے چبھتے معلوم ہوتے ہیں۔ شروع میں تو صرف جلد میں سوزش ہوتی ہے۔ لیکن بعد ازان جلد کے نیچے کے گوشت میں بھی سوزش ہو جاتی ہے۔ جلکی جو پہلے سخت معلوم ہوتی تھی اب پلپلی دکھلائی دیتی ہے۔ جوں جوں وہ بڑھتی جاتی ہے شکل میں تو ضرور گول اور چپٹی رہتی ہے لیکن جلد کا رنگ نیلگوں پڑ جاتا ہے اور اُس میں کئی آبلے پڑ جاتے ہیں۔ اِن آبلوں میں بعد ازاں پیپ پڑ جاتی ہے اور پھٹ جاتے ہیں اِن سوراخوں میں سے خاکستری رنگ کا غلیظ چھچھڑا نظر آتا ہے اور بدبودار مواد جاری ہوتا ہے۔ بعد ازاں یہ سوراخ آپسمیں ملجاتے ہیں اور چھچھڑہ خارج ہو جاتا ہے۔ درد بہت ہوتا ہے مریض کمزور ہو جاتا ہے زبان میلی رہتی ہے اور بھوک مر جاتی ہے۔ اگر پورے طور پر علاج نہو تو یہ زخم اور چھچھڑہ اور مواد بڑھتا جاتا ہے۔ اور آخرکار مریض کمزور ہو کر مر جاتا ہے۔ مضبوط آدمیوں میں درجہ بدرجہ مقدار مواد کا کم ہوتا جاتا ہے۔ چھچھڑہ خارج ہوتا جاتا ہے اور زخم پر تندرست انگور نکل آتے ہیں۔ تھوڑے دنوں میں زخم اچھا ہو جاتا ہے۔ کھگھر بھوڑے کا قطر دو انچہ ہوتا ہے اور یہ بھوڑے عموماً گردن اور کندھے پر پائے جاتے ہیں۔ کھگھر بھوڑا ایک ہی ہوتا ہے لیکن بعض اوقات ایک سے

بھی زیادہ دیکھے گئے ہیں۔

اسباب۔ خیال کیا گیا ہے کہ جلد کے نیچے کسی زہریلے مادہ کے داخل ہونے سے یہ پھوڑا ہوتا ہے۔ عموماً کمزوری اور کم غذا کے ملنے سے یہہ بیماری ہوتی ہے کھکھر پھوڑا عمر رسیدہ مردوں میں زیادہ پایا جاتا ہے اور اُن آدمیوں میں بھی کہ جنکو ذیابیطس کی مرض ہو یہ پھوڑے کثرت سے ہوتے ہیں۔

علاج۔ غذا مقوی مثل دودھ اور شوربا اور زردی بیضہ کے دیں۔ کاربونیٹ آف ایمونیا۔ کونین۔ اور مرکبات فولاد کا استعمال کراویں اور اگر مریض کمزور ہو تو شراب دیں۔ خیال کیا گیا ہے کہ شروع میں کاربولک ایسڈ اور گلسرین کی جلد کے نیچے مقام مرض پر پچکاری کرنے سے بیماری رک جاتی ہے۔ سب سے عمدہ علاج ہے کہ ساری جلی کو مثل چرخی (+) کے چیر ڈالیں اور زخم پر کاربولک ایسڈ لگاویں بعد ازاں بوریک ایسڈ یا کاربولک ایسڈ کے لوشن کی پٹی یا کاربولک آئل لگاویں۔ بو کو رفع کرنے کے واسطے آیوڈوفارم چھڑکیں۔ اگر مریض کو ذیابیطس کی بیماری ہو تو اُسکا علاج کریں۔

درد کو رفع کرنے اور نیند کو لانے کی غرض سے افیون دیں۔

## ایری سیپلس یعنی سرخ باد

اسباب۔ یہہ مرض متعدی ہوتا ہے۔ اور عموماً اس مرض کے پیدا ہونے کے لئے ایک زخم یا خراش کی ضرورت ہوتی ہے۔ وہ آدمی اِس مرض میں مبتلا

ہوتے ہیں کہ جنکی تندرستی میں خلل آگیا ہو اور طریقہ بود و باش کا خراب اور خوراک ناقص ہو امیروں میں بھی یہ مرض پائی جاتی ہے اور اُن میں وہ مبتلا ہوتے ہیں جو عیش و عشرت میں زندگی بسر کرتے ہیں۔ نشہ پیتے ہیں اور مقوی غذا کھاتے ہیں اور کثرت نہیں کرتے۔ اُن آدمیوں کو جن کو ذیابیطس یا گردہ کی بیماری ہو یہہ بیماری زیادہ ہوتی ہے۔ بہار اور موسم خزاں میں اور خاصکر غریبوں کی جھونپڑیوں اور غلیظ ہسپتالوں میں یہہ مرض زیادہ پائی جاتی ہے۔

## اقسام ایری سپلیس

اول وہ کہ جب مرض جلد میں محدود ہو۔ دوئم کہ جسمیں جلد اور اُس کے نیچے کا ملا ہوا گوشت بھی مبتلا ہو۔ سوئم جبکہ بیماری جلد کے نیچے کے گوشت میں ہی محدود رہے۔ جب بیماری جلد ہی محدود رہتی ہے تو وہ بہت سخت نہیں ہوتی پہلے سر میں درد ہوتا ہے جی متلاتا ہے۔ نبض تیز چلتی ہے۔ زبان میلی اور بخار ہو جاتا ہے۔ ۲۴ سے ۴۸ گھنٹہ کے اندر سُرخ باد چہرے پر نظر آنے لگتا ہے۔ اگر کوئی زخم موجود ہو تو وہ خشک ہو جاتا ہے۔ کنارے اُس کے پھول جاتے ہیں اور جلد کی سُرخی زخم کے کناروں سے پھیلتی ہے گا ہے کوئی زخم موجود نہیں ہوتا اور سُرخ باد کی بیماری ہو جاتی ہے۔ سرخباد کی سُرخی گلابی رنگ کی ہوتی ہے اُنگلی کے دباؤ سے جاتی رہتی ہے۔ لیکن تھوڑی دیر پیچھے وہ مقام پھر سرخ ہو جاتا ہے۔ مقام سُرخی میں ورم ہو جاتا ہے اور جلن معلوم ہوتی ہے

بعدازاں آبلے پڑجاتے ہیں اور نزدیک کی جاذبہ گلٹیاں پھول جاتی ہیں مثلاً اگر سرخ باد بازو یا کلائی سے شروع ہو تو بغل کی گلٹیاں پھول جاتی ہیں اور اگر چہرہ پر ظاہر ہو تو گردن کی گلٹیاں پھولینگی اس بیماری میں پیپ ہرگز نہیں پڑتی ۔ آہستہ آہستہ سوزش کم ہوتی جاتی ہے سرخی مرجھا جاتی ہے اور جلد پر سے باریک باریک چھلکے اُتر کر چہرہ صاف ہوجاتا ہے ۔ اس مرض میں بخار بہت تیز ہوتا ہے نبض تیز چلتی ہے حرارت غریزی ایک سو چار یا ایک سو چھ درجہ تک پہنچ جاتی ہے ۔ غشی ہوجاتی ہے ۔ (خاصکر جب یہ بیماری چہرہ یا سر پر ہو) زبان میلی اور خشک ہوجاتی ہے بھوک مرجاتی ہے پیاس بڑھجاتی ۔ پاخانہ سیاہ اور بودار آتا ہے اور کبھی کبھی دست آتے ہیں ۔ مریض کمزور ہوجاتا ہے ۔ اگر بیماری صحت کی طرف رجوع نہ ہو تو مریض کمزور ہو کر مرجاتا ہے ۔

علاج ۔ چونکہ یہہ مرض متعدّی ہوتا ہے اس واسطے اس مرض کے بیمار کو دیگر آدمیوں سے علیحدہ رکھیں اور ایسے مکان میں جو مصفّا اور ہوادار ہو ۔ کونین ۔ مرکّبات فولاد اور امونیا کا استعمال کراویں ۔ غذا مقوی اور زود ہضم دیویں ۔ مثلاً زردی بیضہ اور دودھ اور یخنی ۔ اس مرض میں ٹنکچر اسٹیل پندرہ قطرہ کی خوراک میں تین تین گھنٹہ بعد دینے سے بہت فائدہ ہوتا ہے ۔ اگر قبض ہو تو ہلکا مسہل دیں اور اگر زبان خشک اور مریض کمزور ہو تو شراب دیں ۔

مقامی علاج ۔ اُس مقام کو کہ جہاں سُرخ باد ہو پوست کے پانی سے سینک دیں ۔ گرم بورک ایسڈ کے پانی سے کپڑا تر کرکے سینکیں ۔ کیسو کے پھولوں کی پوٹلی باندھ کر سینکنے سے بھی فائدہ ہوتا ہے ۔ اگر ورم زیادہ ہو اور چہرہ تن گیا ہو تو نشتر سے چھوٹے چھوٹے چھوٹے

ٹک لگا دیں۔ تا کہ اُس جگہ سے خون غلیظ نکل جاوے۔ اور اگر سوجن کم ہو تو ٹنکچر اسٹیل کے لگانے سے بھی فائدہ ہوتا ہے۔ اور اگر درد زیادہ ہو تو افیون کا لیپ کریں۔

(۲) وہ جب بیماری جلد اور اُسکے ملحقہ گوشت میں واقع ہو۔ یہ مرض اُن آدمیوں کو ہوتی ہے جو شراب زیادہ پیتے ہیں۔ اور گردہ کی مرض میں مبتلا ہوتے ہیں اس مرض میں پیپ بہت پیدا ہوتی ہے اور چھیچھڑہ خارج ہوتا ہے اور اس مرض میں غدود جاذبہ یعنی گلٹیاں نہیں پھولتیں سخت بخار ہو جاتا ہے چمڑہ کی رنگت سرخ ہوجاتی ہے اور ورم ہوجاتا ہے درد اور جلن معلوم ہوتی ہے۔ چمڑہ تن جاتا ہے بڑے بڑے آبلے پڑ جاتے ہیں۔ اور اُن آبلوں میں پیپ اور خون بھر جاتا ہے۔ پیاس بڑھ جاتی ہے مریض کمزور ہو جاتا ہے اگر علاج کافی طور پر ہو جاوے تو مریض اچھا ہو جاتا ہے ورنہ اُس کی حالت خراب ہو جاتی ہے۔ پیپ جاری ہو جاتی ہے۔ گوشت گل جاتا ہے اور چھیچھڑے زخم سے نکلنے لگتے ہیں۔ سخت تعفّن آتی ہے اور کمزور ہو کر بیمار مر جاتا ہے۔ اگر اس درجہ پر بھی پہونچکر بیماری سے شفا ہو جاوے تو مریض مدّت تک کمزور رہتا ہے۔

علاج اگر قبض ہو تو مسہل دیں مقوی ادویات اور اسٹیمولنٹ یعنی محرّک خون ادویات کا استعمال کریں۔ شراب برانڈی۔ انڈے اور دودھ اور شوربہ دیویں۔ کونین۔ ٹنکچر اسٹیل دیتے جاویں۔

مقامی علاج۔ خوب سینک دیویں۔ افیون کا لیپ کریں۔ بعد ازاں اگر بیماری

نہ رُکے تو آڑے طور پر چار جگہ پر نشتر لگا دیں جب پیپ جاری ہو جاوے تو کاربالک لوشن یا دارچکنا کے لوشن سے دہو دیں اور اُس پر آیوڈو فارم چھڑکیں اور روئی لپیٹیں اگر چھچھڑہ آزاد ہو گیا ہو تو اُسکو موچنا سے پکڑ کر زخم سے نکال ڈالیں روزمرّہ زخم کو صاف کر کے مرہم پٹی لگاتے رہیں جبتک کہ وہ اچھا نہ ہو جاوے۔

(۳) وہ جب مرض جلد کے نیچے کے مُلحقہ گوشت میں محدود ہو۔ یہ مرض کسی زخم یا خراش میں ایک ایسے زہر کے داخل ہو جانے سے ہوتی ہے جیسے سانپ اور بچھو کے کاٹنے اور لاشوں کے چیرنے سے۔ اس مرض میں خون خراب ہو جاتا ہے کل بدن میں زہر سرایت کر جاتی ہے پہلے جلد کے نیچے کا گوشت اس مرض میں مبتلا ہوتا ہے بعدازاں جلد کو بھی بیماری گھیر لیتی ہے اور مریض کو سخت بخار ہوتا ہے یا خون کے زہر کی علامات شروع ہو جاتی ہیں پہلے وہ مقام جہاں زہر داخل ہوئی تھی سوج اور تن جاتا ہے اور درد کرتا ہے بعدازاں بیماری جلدی پھیل جاتی ہے۔ گوشت مُردار پڑ جاتا ہے۔ بدبودار پیپ جاری ہو جاتی ہے اور گوشت چھچھڑہ بنکر جھڑنے لگتا ہے اور اکثر مریض مر جاتا ہے یہ مرض ڈاکٹروں اور میڈیکل کالج کے طالبعلموں کو زیادہ ہوتی ہے۔

علاج۔ بمثل دوسری قسموں کے ہے۔

## چنڈرا

مختلف مقامات میں مختلف نام سے یہ مرض مشہور ہے اس کو چنڈرا

چنبل ہی۔ موہری۔ ولٹوہا اور بہبیڑا کہتے ہیں اصل میں یہ انگلی کے آخیری پور کی سوزش ہوتی ہے۔ انگلی پھول جاتی ہے چمڑہ کس جاتا ہے اور سُرخ ہو جاتا ہے۔ شدت کا درد ہوتا ہے سخت بے چینی ہوتی ہے اور اکثر اس کے باعث سے بُخار ہو جاتا ہے ٹیسیں پڑتی ہیں اور مریض اُنگلی کو ہاتھ نہیں لگانے دیتا۔

علاج سینک دیں السی کا پولٹس باندہیں۔ پیاز کا چھلکا گرم کر کے باندہیں اور خوب گرم پانی میں اُنگلی کو ڈبو رکھیں بعد ازاں نشتر سے پور کے بیچوں بیچ یعنی درمیان میں خوب گہرا شگاف کریں اور پھر اُنگلی کو گرم پانی میں کہ جسمیں کچھ کاربالک ایسڈ ڈالا گیا ہو ڈبو دیں جب اُنگلی صاف ہو جاویں اور خون بند ہو جائے۔ تو اسپر آیوڈوفارم چھڑکیں یا کاربالک آئیل کی پٹی لگادیں اور ہرروز اُنگلی کو صاف کرتے رہیں اور مرہم پٹی لگاتے رہیں اگر سوراخ کے ملجانے کا اندیشہ ہو تو اُس میں کاربالک آئیل کی پٹی تر کر کے داخل کریں تاکہ کنارے جلدی سے مل نہ جاویں لیکن اس بات کی احتیاط رکھیں کہ پٹی سے بالکل سوراخ کو بند نہ کر دیویں تھوڑا بند کریں تاکہ مواد بند نہ ہو جائے جب مواد کا جاری ہونا بند ہو جاوے تو زخم میں پٹی کو داخل نہ کریں۔

## آتشک

اس کو باد فرنگ۔ گرمی اور پہاڑی روگ بھی کہتے ہیں آتشک کے زخم کئی قسم کے ہوتے ہیں (۱) وہ جو متعدی ہوتے لیکن اُن کی زہر مقامی

اثر پیدا کرتی ہے اور خون اُس سے محفوظ رہتا ہے یعنی بیماری اعضائے تناسل پر ہی محدود رہتی ہے اور جسم میں کوئی خرابی پیدا نہیں کرتی یہ ضرور ہے کہ اس کی زہر زخم میں سے عروق جاذبہ میں داخل ہو جاتی ہے لیکن نزدیک کی غدود جاذبہ میں جا کر رک جاتی ہے اور وہاں سے آگے نہیں بڑھتی۔

اس قسم کے زخم اُس عورت کے ساتھ صحبت کرنے سے پیدا ہوتے ہیں کہ جس کو یہ مرض ہو اور اسی واسطے یہ زخم اعضائے تناسل پر ہی پائے جاتے ہیں اور یہ زخم یا تو بطور خراش کے نمایاں ہوتا ہے یا پہلے باریک پھنسی معلوم ہوتی ہے جو پھٹ زخم بن جاتی ہے۔ عموماً پھنسی کا خیال نہیں ہوتا اور جب زخم ہو جاتا ہے تو بیماری کا خیال ہوتا ہے بعض اوقات صحبت کے بعد ہی فے الفور یہ بیماری فے الفور دکھلائی دیتی ہے یا چار پانچ روز کے بعد چھوٹے چھوٹے گول زخم مثل خراش کے حشفہ کے اندر اور سُپاری کے اوپر دکھلائی دیتے ہیں۔ بعض دفعہ سُپاری کے تندوے پر اس کا زخم معلوم ہوتا ہے جس سے کہ تندوا ابھی پھٹ جاتا ہے اس مرض میں درد اور جلن ہوتی ہے چمڑہ کھل نہیں سکتا اور جن کا ختنہ نہ ہوا ہو اُن میں عموماً ڈنڈی سوج جاتی ہے۔ چمڑہ سُکڑ جاتا ہے اور سُکڑے ہوئے چمڑہ میں سے پیپ جاری ہوتی ہے بعض اوقات بیماری سخت ہوتی ہے خاصکر اُن میں جو بدن کی صفائی کا کچھ خیال نہیں کرتے ایسی حالت میں ڈنڈی سُرخ ہو جاتی ہے اور سوج جاتی ہے۔ حشفہ سکڑ جاتا ہے یعنی پیچھے ہٹ نہیں سکتا اور اُس میں سے بدبودار خون آلودہ مواد جاری ہوتا ہے اگر اُس کا فی الفور

انتظام نہ کیا جاوے تو حشفہ کے ایک طرف ایک سیاہ چٹاخ پڑ جاتا ہے
اور یہ چٹاخ بڑھتا جاتا ہے اور مردار ہو کر گر جاتا ہے۔ حشفہ میں سوراخ ہو جاتا
ہے اور بعض اوقات سپاری اس سوراخ میں سے نکل پڑتی ہے گاہے ہوا
ڈنڈی کے چمڑے کے نیچے گھس جاتا ہے اور گوشت گلنے لگتا ہے گاہے سارا حشفہ
گل جاتا ہے کبھی کبھی بیماری سپاری کے تندوے میں شروع ہوتی اور
سپاری وہاں سے گل جاتی ہے اور پیشاب نیچے سے آنے لگتا ہے۔ کبھی کبھی
ان زخموں کی عجیب حالت ہوتی ہے فوراً پھیلتے جاتے ہیں اور گوشت وغیرہ گل کر
اور چھچھڑہ بنکر نکلتا جاتا ہے یہانتک کہ چند دنوں میں ڈنڈی گل کر گر جاتی ہے
کبھی کبھی سپاری اور ڈنڈی کا کچھ حصہ بھی گلجاتا ہے اور کچھ حصہ ڈنڈی کا بچ
جاتا ہے اس قسم کے زخم کی تین شکلیں دیکھنے میں آتی ہیں۔ اوّل سرخ
زخم جس پر چھچھڑہ نہیں ہوتا اور زخم آہستہ آہستہ گوشت کو کھائے جائیگا
دوئم وہ کہ جسکی سطح پر سفید چھچھڑا پایا جاتا ہے سوم۔ وہ جس پر سیاہ رنگ کا
چھچھڑہ پایا جاتا ہے۔ عورتوں میں آتشک کے زخم اندام نہانی میں پائے جاتے
ہیں اور گاہے فم رحم پر۔

علاج۔ زخم کو صاف کریں گرم پانی سے دہو دیں اور اُنپر آئیوڈو فارم چھڑکیں۔ جب
آئیوڈو فارم موجود نہ ہو یا اُس کی بو سے نفرت ہو تو زخموں کو کاسٹک سے جلا دیں اور
اُنپر کتھہ لگا دیں۔ نیلا طوطیا کا پانی لگا دیں۔ کیالومل اور چونہ کا پانی ملا کر لگانے سے
سوزش کو بہت فائدہ ہوتا ہے۔ اگر حشفہ سکڑ گیا ہو اور پیچھے نہ ہٹے تو ختنہ کریں
تاکہ زخموں پر دوائی اچھی طرح سے لگ سکے اگر زخم خراب

قسم کا ہو تو ڈاکٹر کی صلاح لیویں ایسے زخموں میں اندرونی علاج کی ضرورت
نہیں کیونکہ اِن کی زہر خون میں سرایت نہیں کرتی اور نہ خون بگڑتا ہے۔ ہاں
اگر مریض کمزور ہو تو مقویات مثل مرکبات فولاد اور کونین کے استعمال کریں۔
**نتائج**۔ بدہوں کا نکلنا اور اعضائے تناسل پر مسوں کا بنجانا۔ ایسے زخموں میں
عموماً بدہیں نکل آتی ہیں اور بہت تکلیف دیتی ہیں اِن میں پیپ پڑ جاتی ہے
مریض اپنے کاروبار سے رہ جاتا ہے اور جبتک وہ پھوٹ نہیں جاتیں
یا اُن کو کھولا نہیں جاتا آرام نہیں آتا۔ جب زخم سپاری کے تندوے پر ہوں
تو بدہیں دونوں جانب پر نکل آتی ہیں اگر زخم سپاری یا حشفہ کے ایک طرف ہو
تو اُسی جانب نکلتی۔ جب بدھ نکلتی ہوئی معلوم ہو تو مریض کو چاہیئے کہ بستر پے
پر آرام کرے اور حرکت نہ کرے مقام بدھ پر اینٹ تپا کر سینک کریں۔ ٹنکچر
آئیوڈین اور لینیمنٹ آئیوڈین کا لیپ کریں اور روئی کی گدی رکھکر پٹی سے
خوب کسکر باندہیں تاکہ اُس کو دباؤ پہونچے اگر بدہ نہ بیٹھے اور روزمرہ بڑہتی جاوے
تو اُسپر السی کا پولٹس باندھیں۔ یا ٹیسو کے پھول اُبال کر باندہیں۔ بینگن کو
بھوبھل میں گرم کر کے اُسکے دو پھانک بنا کر لگاویں۔ جب بدھ میں پیپ
پڑ جاوے تو اُسکو نشتر سے شگاف دیں اور کاربالک لوشن یا ادرچکنا کے
کے پانی سے دہوکر اُسپر آیوڈو فارم چھڑکیں اور کاربالک آئل کی بتی زخم
میں دیں تاکہ زخم کا منہ بند نہ ہو جائے اور کاربالک ہی کی پٹی لگا دیں اگر
گرد اگرد سختی ہو تو ٹنکچر آیوڈین لگاویں اس علاج سے زخم اچھا ہو جائیگا
مسّے حشفہ اور سپاری پر پیدا ہو جاتے ہیں رنگ میں سُرخ ہوتے ہیں اور

بڑھتے جاتے ہیں اور گاہے مثل گوبھی کے پھول کے معلوم ہوتے ہیں۔
علاج سیلی سیلک ایسڈ یا کاسٹک یا نیلا طوطیا لگاویں۔ ورنہ مقراض سے کاٹ ڈالیں۔

(۲) قسم آتشک وہ ہے کہ جو متعدی ہوتا ہے اور جس میں زہر خون میں شامل ہوکر سارے جسم میں سرایت کر جاتی ہے۔ یہہ مرض اس مرض والے مریض کے خون یا اور جگہہ کے مواد لگنے سے پیدا ہوتی ہے اور والدین سے بچوں کو پہنچتی ہے اس مرض کی دو قسمیں ہوتی ہیں۔ اوّل وہ جو خود حاصل کیجائے۔ دوئم وہ جو ورثہ میں ملے۔ اوّل وہ جو خود حاصل کیجائے۔ اسکے کئی درجے ہوتے ہیں اول وہ درجہ کہ جو زہر کے داخل ہونے کے وقت سے تا نمودار ہونے نشانات مرض کے ہوتا ہے۔ دوئم وہ درجہ کہ جب آتشک کا زخم نمودار ہوتا ہے اور نزدیک کی گلٹیاں پھول جاتی ہیں یعنی بدھیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ سوئم وہ وہ درجہ جب زہر خون میں سرائیت کر جاتی ہے اور مرض کے آثار جلد اور منہ میں نمودار ہوتے ہیں۔ چہارم وہ درجہ کہ جب بیماری اندرونی اعضا اور ہڈیوں میں نمودار ہوتی ہے۔ یا جلد پر زخم پڑجاتے ہیں پہلے درجہ کی میعاد معمولی طور پر چوبیس ۲۴ دن ہے دوسرے درجہ کی ایک یا ڈیڑہ ماہ تیسرا درجہ دو تین ماہ کے بعد نمودار ہوتا ہے اور چند ہفتہ سے لیکر ایک سال تک رہتا ہے یا کئی چوتھے درجہ کی میعاد مقرر نہیں چند ماہ چند سال یا کئی سال تک رہتا ہے یا کئی سال کے بعد نمودار ہوتا ہے۔ جب ایک دفعہ آتشک کی مرض ہو چکے تو مثل چیچک کے پھر اسکی زہر کا اثر پیدا نہیں ہوتا۔
آتشک آتشک کی مرض والی عورت کے ساتھ صحبت کرنے سے ہوتا ہے۔ یا

اُس عورت کا مُنہ چومنے سے کہ جسکے منہ کے اندر آتشک کے زخم ہوں ایسی حالت میں پہلے آتشک کے آثار ہونٹھوں اور گالوں پر نمودار ہوتے ہیں۔ آتشک والے مریض کے پیالہ میں پانی پینے سے یا اُسکے برتنوں میں کہانا کہانے سے اور آتشک کے مریض کے حقہ پینے سے ہی آتشک ہو جاتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ جب دایہ اُن بچوں کو دودھ پلاتی ہیں جن کو آتشک ورثہ میں ملا ہو۔ تو اُن کے پستانوں پر آتشک نمودار ہو جاتا ہے۔ یا جب اُس دایہ کو آتشک ہو چکا ہوا اور وہ تندرست بچہ کو دودھ پلائے تو اُس تندرست بچہ کو اُس دودھ کی طفیل آتشک ہو جاتا ہے۔ ڈاکٹروں کو آتشک کے مریضوں کے دیکھنے اور چھونے سے اُنگلیوں پر آتشک نمودار ہو جاتا ہے۔ دھوبیوں کو بھی آتشک کے مریضوں کے کپڑے دھونے سے جبکہ آتشک کی آلائش لگی ہو آتشک ہو جاتا ہے چیچک کے روکنے کے واسطے جو ٹیکا لگایا جاتا ہے اُس سے بھی مرض آتشک کے پھیل جانے کا اندیشہ ہوتا ہے یعنے اُس بچہ کی لاگ سے کہ جس میں آتشک کی زہر موجود ہو دوسرے بچوں کو ٹیکا لگنے سے بھی آتشک ہو جاتا ہے جنین کو آتشک چار طور پر ہوتا ہے۔ اوّل باپ کو آتشک ہو چکا ہو اور وہ پورے طور پر اچھا نہ ہوا ہو تو وہ جنین کو آتشک دیوے گا حالانکہ اُس کی جورو اس مرض سے بری رہے۔ دوئم یا والدہ کو آتشک ہو چکا ہو تو وہ جنین کو آتشک دیوے گی۔ سوئم اگر والدین کو آتشک ہو چکا ہو تو جنین کو آتشک دیوینگے۔ چہارم جب والدہ کو حمل ٹھہرے اور وہ تندرست ہو ایام حمل میں پھر اُسکو آتشک ہو جاوے۔ تو وہ جنین کو بھی آتشک دیویگی۔

عورتوں میں آتشک کی مرض کا زور نہیں ہوتا یعنی مرض کی تیزی پائی نہیں جاتی بہت سی مستورات میرے دیکھنے میں آئی ہیں جنکو سخت آتشک تھا لیکن اُن کے چہرہ اور عام شباہت سے کوئی آثار بیماری کا معلوم نہیں ہوتا تھا اور یہی وجہ ہے کہ جوان لڑکے چہرہ اور شباہت کو دیکھکر پھنس جاتے ہیں اور عمر بھر کے واسطے داغی ہوجاتے ہیں۔ آتشک کے مریض کو خواہ وہ بالکل اچھا کیوں نہ ہوجاوے تین برس تک شادی نہیں کرنی چاہیئے۔

علامات حاصل کردہ بیماری۔ آتشک کی زہر داخل ہونے کے بعد ۲۵ روز تک اس مرض کی کوئی علامت نظر نہیں آتی۔ تقریبًا ۲۵ روز کے بعد اُس جگہ پر جہاں زہر داخل ہوئی تھی سختی یا ورم ہوجاتا ہے اور اگر زخم یا خراش پہلے سے موجود ہو تو اُس کی جڑھ سخت ہوجاتی ہے۔ یہ سختی مثل گری کے سخت ہوتی ہے۔ اور پھیلتی جاتی ہے بعدازاں اُسکا زخم بنجاتا ہے اور اُس سے مثل پانی کے مواد جاری ہوتا ہے۔ اگر زخم کی صفائی نہ کی جاوے تو پیپ جاری ہوجاتی ہے کسی نوع کا درد نہیں ہوتا۔ اور بیماری جلدی ترقی نہیں کرتی کبھی کبھی یہ بیماری اس طرح سے شروع ہوتی ہے کہ ایک ابھرا ہوا چپلخ تانبے کے رنگ کا زہر کے داخل ہونے کے مقام پر پڑجاتا ہے جو شروع میں چھوٹا ہوتا ہے اور بعدازاں بڑھتا جاتا ہے یہانتک کہ اُسکا قطعہ ½ انچہ ہوجاتا ہے اور بہت سخت ہوتا ہے۔ لیکن کسی طرح کا اُس میں درد نہیں ہوتا۔ کنارے اُسکے صاف طور پر معلوم ہوتے ہیں اور کسی قدر اُس میں خراش ہوتی ہے۔ چند روز کے بعد کپڑوں کی رگڑ سے اُس کی سطح چھل جاتی ہے اور زخم پڑجاتا ہے

گاہے گاہے زخم نہیں پڑتا اور یہ چٹاخ اسی طرح میعاد پاکر معدوم ہو جاتا ہے عموماً
یہ زخم اعضائے تناسل اور خاصکر سپاری کے پچھلے کنارے پر پائے جاتے ہیں لیکن
جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے۔ دیگر مقاموں پر مثلاً گلے اور ہونٹھوں پر بھی
پائے جاسکتے ہیں عموماً یہہ زخم ایک ہی ہوتا ہے کبھی کبھی پیشاب کی
نالی میں بھی پایا جاتا ہے اور سپاری کے سوراخ کو کھولنے سے دکھلائی
دیتا ہے۔ غلیظ اور بدچلن آدمیوں میں مقعد کے کنارے پر بھی دیکھا گیا ہے
عورتوں میں فم رحم یا اندام نہانی میں پایا جاتا ہے۔ آتشک کے مریضوں کو چومنے
یا اُسکے برتن اور حقہ وغیرہ کے استعمال کرنیسے لبوں پر ہو جاتا ہے۔ ڈاکٹروں
کی اُنگلیوں پر نمودار ہوتا ہے اگر اسکا علاج نہ کیا جاوے تو آہستہ آہستہ سختی
جاتی رہتی ہے۔ زخم اچھا ہو جاتا ہے اور اسپر چھلکا جم جاتا ہے اگر صرف چٹاخ
ہی ہو اور کوئی زخم نہ ہو تو کوئی نشان بیماری کا پایا نہیں جاتا۔ دو ماہ کے اندر
یہ زخم یا چٹاخ اچھا نہیں ہوتا۔ ان زخموں میں بھی بدھیں نکل آتی ہیں یعنی
نزدیک کی غدود جاذبہ پھول جاتے ہیں۔ زخم کے نمودار ہونے سے سات دن سے
لیکر گیارہ دن تک بدھیں ظاہر ہوتی ہیں بہت سی غدود پھول جاتے ہیں لیکن
ان میں درد بالکل نہیں ہوتا اور ایسے سخت ہوتے ہیں جیسے کہ بندوق کی گولی
نیز ان میں پیپ نہیں پڑتی۔ جب آتشک کا زخم نمودار ہوتا ہے تو اُسوقت سے
لیکر پانچ چھ یا سات ہفتہ تک بیماری کی کوئی اور علامت ظاہر نہیں ہوتی
اس میعاد کے بعد خواہ آتشک کا زخم اچھا ہو گیا ہو یا نہ ہو۔ یہہ بیماری
جسم پر پھوٹ پڑتی ہے۔ سارے جسم پر تانبے کے رنگ کے چٹاخ

پڑ جاتے ہیں - دبانے سے اِن چٹاخوں کی رنگت دور ہو جاتی ہے لیکن
جب دباؤ ہٹالیا جاوے تو پھر ویسے ہی ہو جاتے ہیں - بعد ازاں اِن چٹاخوں
پر سے سکری اُترنے لگتی ہے جب یہ چٹاخ گیلی جگہ پر پڑ جاتے ہیں تو وہاں وے
گیلے سفید اُبھرے ہوے دکھلائی دیتے ہیں جیسے مقام مقعد پر کبھی کبھی بدن
پر آبلے پڑ جاتے ہیں اور اُن میں پانی بھر رہتا ہے گاہے اِن آبلوں میں پیپ
پڑ جاتی ہیں بعد ازاں یہ آبلے خشک ہو جاتے ہیں کھرنڈ سے جاتے ہیں - اور
بدن پر کوئی زخم نہیں پایا جاتا - گاہے ہاتھ اور پاؤں کا چمڑہ سخت ہوتا ہے
اور اُن پر سے سکری اُترنے لگتی ہے گلے کے اندر بھی سرخی ہو جاتی ہے اور گلو
پر زخم ہو جاتے ہیں ہڈیوں میں درد ہونے لگتا ہے سر کے بال گرنے لگتے ہیں
عموماً سوائے چٹاخوں کے دیگر سب علامات موجود ہوتی ہیں اکثر بیمار کمزور ہو جاتا ہے
لیکن کئی آدمی کمزور معلوم نہیں ہوتے - یہہ علامات دو ماہ سے لیکر ایک سال تک
رہتی جبکہ بعد مریض اچھا ہو جاتا ہے یا کچھہ مدت تک اچھا رہ کر تیسرے درجہ کی علامات
میں مبتلا ہو جاتا ہے - چمڑے پر زخم ہو جاتے ہیں - عروق کی ساخت میں
فرق ہو جاتا ہے - اندرونی اعضاء میں سختی ہو جاتی ہے - جلد
پر زخم کئی طرح سے پڑتے ہیں - اوّل ایک چٹاخ پڑ جاتا ہے
جو پھول جاتا ہے اور جب پھر آبلہ پڑ جاتا ہے اور اس آبلے میں پیپ پڑ جاتی
بعد ازاں خشک ہو کر موٹا کھرنڈ بنجاتا ہے - یہہ کھرنڈ آہستہ آہستہ
بڑھ جاتا ہے اگر اُس کو اُتار دیا جاوے تو جسم پر گول زخم دکھلائی دیتا ہے
دوئیم چمڑے میں گلٹیاں سی بن جاتی ہیں جنکا رنگ مثل تانبے کے ہوتا ہے

آہستہ آہستہ یہہ نرم پڑ جاتے ہیں اور پہوٹ کر زخم بنجاتے ہیں سویم جلد کے نیچے
گٹھیاں بن جاتی ہیں پہلے سخت ہوتی ہیں پہر نرم پڑ جاتی ہیں چمڑے کو دبا کر
اُس میں سوراخ کر دیتی ہیں مواد خارج ہوجاتا ہے اور چمڑے کے نیچے
گڑہا پڑ جاتا ہے - چہارم کسی ضرب سے اگر چمڑہ پھٹ جاوے تو اُسپر آتشک
کا زخم بنجاتا ہے جو عموماً ہلالی شکل کا ہوتا ہے - پہر جب یہ بیماری ہڈیوں کی طرف
رجوع ہوتی ہے تو ہڈیاں پھول جاتی ہیں گاہے پیپ پڑ جاتی ہے اور وہ
مردار ہوجاتی ہیں جب خصیہ میں آتشک کا زور ہوتا ہے تو وہ پھول جاتا ہے
گاہے پھیپھڑہ - جگر - تلی و دیگر اندرونی اعضاؤں میں بہی سختی ہوجاتی ہے دماغ
اور نیز اُسکی جھلیوں میں سختی ہوجاتی ہے اور یا مریض علاج سے اچھا ہوجاتا ہے
یا مختلف امراض میں مبتلا ہو کر مرجاتا ہے - جوان آدمیوں میں بیماری سخت نہیں
ہوتی بچوں اور عمر رسیدوں کو زیادہ تکلیف دیتی ہے عورتوں میں چونکہ زخم چھپے
رہتے ہیں اور بیماری کا شبہ نہیں ہوتا جبتک کہ بدن پر پھوٹ کر نہ نکلے -
اور نہ علاج کراتی ہیں تکلیف زیادہ ہوتی ہے کمزوروں اور شراب خواروں
اور اُن کو جنکو ہنجیروں کی مرض ہو اس بیماری سے زیادہ تکلیف
ہوتی ہے -

**علاج اول مقامی** اگر زخم نہ ہو تو مکھن یا گلسرین لگا دیں اگر زخم ہو تو
تو آئیوڈوفارم چہڑکیں یا سفوف کتھہ اور چھوٹی الائچی لگا دیں خوب صفائی
رکہیں اور بلیک واش جو کیالومل اور چونہ کے پانی سے بنتا ہے لگا دینا
**علاج دوم اندرونی** - پارہ یعنی سیماب کے بغیر آتشک کا علاج ہونا ناممکن

جو لوگ اسجات کا فخر کرتے ہیں کہ آتشک بغیر پارہ کے اچھا ہو جاتا ہے
ٹھیک نہیں کہتے اگر پارہ بے احتیاطی سے دیا جاوے تو صحت کے مضر
ہوتا ہے اور بہت سی خرابیاں جسم کے اندر پیدا کرتا ہے لیکن اگر وہی پارہ احتیاط
سے دیا جائے تو جسم کو طاقت دیتا ہے مریض دن بدن توانا اور طاقتور
ہوتا جاتا ہے اور مرض آتشک کی جاتی رہتی ہے تھوڑی مقدار میں مرکبات پارہ
مقوی خون ہیں تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ خون کے سرخ کیسے پارہ کو کم مقدار
میں دینے سے بڑھ جاتے ہیں۔ اگر پارہ زیادہ مقدار میں دیا
جاوے تو خون کے سرخ کیسے کم ہو جانے سے بدن کمزور اور
ڈھیلا پڑ جاتا ہے۔ آتشک کے بہتیرے مریض ایسے ہوتے ہیں جنکو پارہ
نہیں کھلایا جا سکتا ہے کیونکہ اُن کو مضر پڑتا ہے۔ مثلاً جب ان کے پھیپھڑوں کی بیماری
یا گردوں کی خرابی ہو اور بعض مریضوں کا قدرتی مزاج ایسا ہوتا ہے کہ پارہ کو
برداشت نہیں کر سکتے پارہ کو اس ترکیب سے دیں کہ مسوڑوں اور دانتوں میں اسکا اثر کسی طرح ظاہر
نہ ہونے پائے اور جب ہی اُن میں کسی قسم کا درد ہو تو پارہ کو فوراً بند کر دیں بے علم آدمی پارہ
دیئے چلے جاتے ہیں یہانتک کہ منہ کو آجاتا ہے مسوڑے پھول جاتے ہیں دانت
ہلنے لگتے ہیں۔ تھوک کثرت سے جاری ہو جاتا ہے زبان پھول جاتی
ہے روٹی کا چبانا مشکل ہو جاتا ہے۔ بعد ازاں نگلنا بھی مشکل ہو جاتا ہے
مریض بول نہیں سکتا۔ دانت گرنے لگجاتے ہیں منہ کے اندر زخم پڑ جاتے ہیں
خون آلودہ تھوک آنے لگتی ہے یہانتک کہ مریض کو پانی نگلنا بھی دشوار ہو جاتا ہے
اگر کوئی مریض ایسی خراب حالت میں ہو تو اسکو سلفیٹ آف

مگنیشیا کا جلاب دیں۔ پھٹکری کتھہ اور کلوریٹ آف پوٹاش کے غرغرے
کراویں کیکر کے پتے مٹی کے برتن میں اوبال کر اُسکے پانی کے غرغرے
کرنے سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔ جب بیمار کو خوب کُھل کر دست آجاویں تو
تہوڑے دنوں تک آیوڈائیڈ آف پوٹاش کا استعمال کریں کہانے کے لئے دودھ
دیں۔ بعض مریضوں کو اس دوائی کے دینے سے تکلیف زیادہ ہوجاتی ہے
ایسی حالت میں اسکا دینا بند کردیں اور سلفیٹ آف مگنیشیا چار چار ماشہ کی خوراک
میں صبح و شام دیں اور مقویات مثل کونین اور مرکبات فولاد کے استعمال
کریں۔ پارہ آتشک کے دوسرے درجہ میں جبکہ بدن پر چٹاخ پڑتے جائیں
دینا چاہئے اور وہ کئی طریقے سے دیا جاتا ہے اور چار سے چھ ماہ تک برابر استعمال
کرایا جاتا ہے۔ بعض اوقات جب مریض بالکل تندرست ہوگیا ہو اور اُسمیں کوئی علامت
آتشک کی نہ پائی جاویں لیکن یہہ خرابی ضرور ہو کہ یا اُس کے گھر میں اولاد نہ
ہوتی ہو یا اسقاط حمل ہوجاتا ہو یا جب اولاد ہو تو اُس میں آتشک کے آثار پائے
جاتے ہوں تو اُسی حالت میں ایسے مریضوں کو پارہ کم مقدار میں دو دو سال
تک برابر کھلایا ہے۔ پارہ یا تو کہایا جاتا ہے یا جسم پر ملا جاتا ہے یا اُس کی
دہونی لی جاتی ہے یا جسم کے نیچے اُسکی پچکاری کی جاتی ہے کہلانے کے
واسطے بہت عمدہ مرکب ہائیڈرار جبرائی کم کریٹا یعنے گرے پوڈر ہے۔ بعض
اس کی آدھ رتی صبح و شام کھلاتے ہیں اور بعض اسکو ڈوور پوڈر کے ہمراہ
استعمال کرتے ہیں۔ اگر طبیعت چاہے تو بلو پل دے سکتے ہیں بائکلورائیڈ آف مرکیوری
کا بھی استعمال کرتے ہیں۔ اگر ان مرکبات کے دینے سے ہاضمہ میں کچھہ فرق

آنکھ میں اٹروپیا لوشن ڈالیں اور کن پٹی پر جونک لگادیں - اگر ہڈیاں گلنے لگیں تو آئیوڈائیڈ آف پوٹاش کھلاویں اگر اُن میں درد ہوتا ہو تو رات دور کر دیں اور اگر کسی ہڈی پر گرہ بنگئی ہو اور درد کرتی ہو تو اُسپر ملبسٹر لگادیں اندرونی عضووں میں اگر آتشک کے آثار ہوں یا عروق میں بیماری ہو تو آئیوڈائیڈ آف پوٹاش کھلاویں اور دماغ کی جھلی میں اگر سختی ہوگئی ہو تو آئیوڈائیڈ آف پوٹاش اور پرکلورائیڈ آف مرکیوری کا استعمال کریں اگر فالج یا مرض مرگی ہوجائے تو بھی آئیوڈائیڈ آف پوٹاش استعمال کریں - اسٹرکنیا - کونین - اور دیگر مقویات بھی فالج میں استعمال کراویں عصبی دردوں میں ملبسٹر لگاویں - مرگی میں آئیوڈائیڈ آف پوٹاش کے ہمراہ برومائیڈ آف پوٹاش کھلاویں -

## اب اُس آتشک کا بیان کیا جاوے گا جو ورثہ سے ملتا ہے

حمل ٹھہرنے کے وقت یا تو آتشک کا مادہ بھر جاتا ہے یا حمل کے ایام میں جنین کو والدہ کی طفیل آتشک ہو جاتی ہے - جب والدین کو آتشک ہو تو جنین پوری عمر کو نہیں پہنچتا یعنی پہلے ہی اسقاط حمل ہو جاتا ہے یا پوری میعاد پر بچہ پیدا ہوتا ہے اور چند دنوں کے بعد مرض آتشک کے آثار نمایاں ہونے لگتے ہیں جس قدر کہ مرض جلدی پیدائش کے بعد ظہور میں آوے گی اُسی قدر زیادہ سخت ہوگی مریض والدین کے بچے ہمیشہ مرض آتشک میں مبتلا نہیں ہوتے تجربہ سے دیکھا گیا ہے کہ اگرچہ بعض اوقات والدین تو مرض میں مبتلا ہوتے لیکن بچہ تندرست پیدا ہوتا ہے اور تندرست رہتا ہے گاہے ایک

موقعہ پر اسقاط ہوتا ہے اور کبھی بچہ پوری میعاد پر معہ علامات آتشک کے پیدا ہوتا اور بعض دفعہ بچہ بالکل تندرست پیدا ہوتا ہے اور تندرست رہتا ہے

علامات - بچہ سوکھا ہوا کمزور ہوتا ہے اُسکا گوشت ڈھیلا ہوتا اور جلد میں سلوٹیں پائی جاتی ہیں - چہرہ کا رنگ پھیکا ہوتا ہے اور بچہ کی عمر زیادہ معلوم ہوتی ہے - بعض اوقات پیدائش کے وقت بچہ بالکل تندرست ہوتا ہے مُنہ کے باچھوں میں زخم پڑجاتے ہیں ناک میں بھی زخم ہوجاتے ہیں - اور اُس میں سے گاڑھا لودار مواد جاری ہوتا ہے اور چھینکیں آتی ہیں دم میں تکلیف معلوم پڑتی ہے اور ناک سے دم لینا مشکل ہوتا ہے اسی واسطے بچہ پستان کو بمشکل مُنہ میں لیتا ہے کیونکہ ناک سے دم لے نہیں سکتا اور دودھ چوسنے کے وقت مُنہ بند کرنا پڑتا ہے - مُنہ کے اندر زخم پڑجاتے ہیں اور آواز بیٹھ جاتی ہے - تانبے کے رنگ کے چٹاخ بدن پر پڑجاتے ہیں اور گیلے مقاموں میں یہ چٹاخ اُبھرے ہوئے اور سفید ہوتے ہیں مثلاً مقعد کے پاس - ہاتھ اور پاؤں میں بھی سُرخ تانبے کے رنگ کے چٹاخ ہوتے ہیں اور اُن سے سکری اُترتی ہے پیر کی اُنگلیوں میں زخم ہوجاتے اور گاہے بدن پر بڑی بڑی آبلے پڑجاتے ہیں خاصکر ہاتھ اور پاؤں میں - ان آبلوں سے کھرنڈدار زخم ہوجاتے ہیں سر کے پچھلے اور نیز اُسکے دائیں اور بائیں جانب کے بال اُڑجاتے ہیں - گاہے ناخون بھی جھڑنے لگتے ہیں بچہ کمزور ہوکر مرجاتا ہے اگر بچ جاوے تو دانت نکلنے کے وقت دانت خراب رنگ کے نکلتے ہیں اور بھربھرے ہوتے ہیں - یعنی دودھ کے دانت جلدی کرم خوردہ ہوکر گرجاتے ہیں - دوامی دانت بھی

عجیب قسم کے ہوتے ہیں اوپر کے جبڑے کے دونوں درمیانی دانت چھوٹے اور پتلے ہوتے ہیں کونے اُن کے گول اور درمیانی فاصلہ بہت بڑا ہوتا ہے اور ہر دو دانتوں میں شگاف ہوتا ہے جو بہت کُھلا ہوتا ہے ان دانتوں سے بھی آتشک پہچانا جاتا ہے ہڈیوں میں بھی اس بیماری کے آثار معلوم ہوتے ہیں بعض اوقات آنکھ کی کالی پتلی بالکل سفید ہو جاتی ہے اور یہ سفیدی درمیان سے شروع ہو کر چاروں طرف پھیلتی ہے۔ نظر جاتی رہتی ہے لیکن مرکبات فولاد پارہ اور آئیوڈائیڈ آف پوٹاش کے دینے سے سفیدی جاتی بھی رہتی ہے بعض اوقات کانوں سے بھی مواد جاری ہو جاتا ہے اور مریض عمر بھر کے لئے بہرہ ہو جاتا ہے اگر بچہ کو پیدائش کے وقت آتشک کے آثار ہوں تو وہ عموماً مر جاتا ہے اگر پیدائش کے وقت تندرست ہو اور اُسکی بہت احتیاط کی جائے اور عمدہ طور پر علاج کیا جاوے تو وہ بچ جاتا ہے جن بچوں کو پیدائش سے ایک ماہ بعد علامات آتشک کے ظاہر ہوں تو وہ بھی بچ جاتے ہیں

**علاج** ایام حمل میں ہی والدہ کو پارہ کھلانا شروع کر دینا چاہیئے تاکہ اسقاط نہ ہو اور بچہ اچھا پیدا ہو اول والدہ کو مناسب ہے کہ بچہ کو اپنا دودھ پلاوے اور اگر اپنا دودھ نہ پلا سکے تو بچہ کی پرورش بوتل سے کرے اور کسی دایہ کو ہرگز نہ رکھے ورنہ اُسکو بھی مرض آتشک کی ہو جاویگی۔ صبح شام گرے پوڈر کھلاویں یا بلو آئینٹ منٹ رات کو سوتے وقت بعد غسل کے لگاویں جب آتشک کی علامات دفع ہو جاویں تو قلیل خوراک پوٹاسیم آئیوڈائیڈ کی دودھ یا کاڈلور آئل میں ملا کر دیں زخموں پر آئیوڈوفارم آئینٹ منٹ اور زنک آئینٹ منٹ کا استعمال کریں

گلسرین اور بوریک ایسڈ یا سوہاگہ اور شہد لگادیں ناک کو صاف کریں آئیوڈو فارم ناک کے اندر پھونک سے چڑھادیں اور بچہ کو خوب صاف رکھیں +

## مسّہ یا موکہ

یہ دو قسم کے ہوتے ہیں ایک سیاہ جنپر کہ بال بھی اُگ آتے ہیں دوسرے چمڑے کی رنگت کے جو اکثر جسجگہ پر نکلتے ہیں بیشمار ہوتے ہیں۔ مثلاً ہاتھ۔ گردن اور چھاتی پر۔ مسے کچھ تکلیف نہیں دیتے۔ البتہ بدصورت معلوم ہوتے ہیں خاصکر جب چہرہ یا گردن پر واقع ہوں کبھی کبھی کپڑوں کی رگڑ سے کسی قدر پھول کر درد کرنے لگتے ہیں۔

علاج۔ کاسٹک ٹینکچر اسٹیل۔ ایسی ٹیک ایسڈ۔ تیز سرکہ اور سیلاسک ایسڈ لگانے سے جاتے رہتے ہیں جب مسہ بڑا اور جڑہ اسکی مثل دھاگہ کے ہو تو اُسکے گرد ا گرد دھاگہ یا گھوڑے کا بال باندہنے سے خودبخود مردار ہو کر گرجاتا ہے جب مریض اس قدر تکلیف برداشت نہ کرسکے تو ایسے مسہ کو مقراض سے کاٹ ڈالیں زخم سے اگر خون نکلے تو اُس پر کاسٹک ٹینکچر اسٹیل یا نیلا طوطیا کی قلم لگادیں

## عرق النّسا یعنی رینگڑوا

یہ عصبی درد ہوتا ہے۔ کوہلے میں معلوم ہوتا ہے اور چوتڑ اور ران کے پچھلے حصہ میں پھیل جاتا ہے بعض اوقات ران کے پیچھے پیچھے گھٹنے تک درد ہونے

لگتا ہے اور بعض مریضوں میں پنڈلی اور ٹخنے تک چلا جاتا ہے اس سے بہت تکلیف ہوتی ہے مریض چلنے پھرنے سے بیزار ہو جاتا ہے اور چلتے وقت سیدھا چل نہیں سکتا۔ لنگڑانے لگ جاتا ہے اور ٹانگ کے پچھلے پٹھوں میں کھچاوٹ معلوم ہوتی ہے۔ جب یہ درد زیادہ ہوتی ہے تو مریض اپنے کاروبار سے رہ جاتا ہے۔

اسباب۔ سرد جگہ پر چوتڑوں کے بل بیٹھنا۔ سردی کا لگ جانا۔ دائمی قبض کا رہنا۔ ایسے اضلاع میں بود و باش کا ہونا کہ جہاں پر ملیریا کی ہوا کثرت سے ہو بدن کی کمزوری وغیرہ وغیرہ۔

علاج گرم پانی میں غسل کرنے اور بیٹھنے سے افاقہ ہوتا ہے بعض اوقات ٹانگ پر سرد پانی کا کہ جس میں نمک ملایا گیا ہو تراڑہ چھوڑنے سے آرام ہوتا ہے۔ ٹانگ کو فلالین میں لپیٹنا چاہیئے اور سرد جگہ میں بیٹھنے کی اجازت دینی نہ چاہیئے۔ مشک کافور کو میٹھے تیل میں ملا کر مالش کرنے سے فائدہ ہو جاتا ہے۔ لونگ اور جائفل کو بھی تیل میں ملا کر مالش کرنے سے فائدہ ہوتا ہے۔ اگر قبض ہو تو مسہل دیں اگر دائمی قبض ہو تو اسکا علاج کریں۔ اگر مریض کمزور ہو تو مرکبات فولاد۔ کچلہ۔ اور کاڈلیور آئل یعنی مچھلی کا تیل دیں اگر ملیریا کے باعث سے درد ہو تو کونین اور سنکھیا کا استعمال کریں چوتڑ پر بلسٹر اور سنگی لگانے سے فائدہ ہوتا ہے پلستر کے آبلہ کو کاٹ کر زخم پر افیون کا سفوف چھڑکنے سے درد کو بہت فائدہ ہوتا ہے۔ بعض اوقات ارقیا کی چوتڑ کی جلد کے نیچے دو چار روز تک پچکاری کرنے سے درد جاتا رہتا ہے ایک اور تجویز درد کے دور کرنے کی یہ ہے

کہ مریض کو ایک تخت پوش پر پیٹھ کے بل یعنی چت لٹادیں اور جس ٹانگ میں
درد ہو اُس ٹانگ کی ران کو اُسکے پیٹ پر بلند سے دباویں جب ران دبی ہوتو
فی الفور گھٹنے کو سیدھا کریں اور ٹانگ کو کھینچیں اس ترکیب سے وہ عصب ہے
کہ جسمیں درد ہوتا ہے کھچ جاتا ہے اور درد کم ہوجاتا ہے +

# کان کا درد یعنی دردگوش

بچوں اور جوانوں کے کان میں جب درد ہو تو اول کانوں کو سجی کے پانی یا صابن
کے پانی سے یا صرف گرم پانی سے دہونا چاہیئے تاکہ کان میں سے میل اور غلاظت
نکل جاوے بعدازاں کان میں بادام روغن تھوڑی افیون ملاکر ڈالدینا چاہیئے
یا گلسرین ڈالیں - کان پچکاری سے عمدہ طور پر دہوئے جا سکتے ہیں - لیکن
چونکہ عام لوگ اس کا استعمال کرنا نہیں جانتے - اسواسطے پانی کو ایک گنگا ساگر
یا مٹی کے کوزہ میں بھر لیں اور مریض کو پہلو پر لٹادیں اور اُس کان کو کہ جس
میں درد ہے اونچا رکھیں بعد ازاں تھوڑے فاصلہ سے اُس کان میں
پانی کی باریک دھار گنگا ساگر یا کوزہ سے چھوڑیں اور اس بات کا خیال
رکھیں کہ پانی کی دھار بہت زور سے کان کے اندر نہ گرنے پاوے - اور
نہ کان کے سوراخ میں پانی براہ راست آوے - بلکہ پہلے بیرونی کھول پر
گرے اور وہاں سے پھر کان کے اندر جاوے کان کے نیچے کوئی برتن
رکھ دینا چاہیئے تاکہ مریض کے کپڑے پانی سے تر نہ ہوجاویں - جب کان سے
مواد جاری ہو یعنی پیپ نکلتی ہو تو بھی کان کو پہلے اسی طریقہ سے صاف

کریں بعد ازاں ایک نلکی میں آئیوڈوفارم ڈال کر کان کے اندر پھونک دیں یا کان میں کاربولک آئیل چھوڑیں گا ہے بوریک ایسڈ کو پانی میں حل کرکے کان کو دہونے سے فائدہ ہوتا ہے۔ پھٹکڑی کے پانی سے بھی روزمرہ دہونے سے پیپ بند ہوجاتا ہے۔ کانوں سے میل نکلوانا یا اُن کے اندر لکڑی یا روئی کا پھیرنا بہت مضر ہوتا ہے جب کبھی کانوں میں میل جمع ہوجاوے تو اُن کو پچکاری سے دُہلوا دینا چاہئیے۔ بعض اوقات جب گلے میں بیماری ہوتی ہے یعنی جب گلے پڑ جاتے ہیں تو اُسوقت بھی کانوں میں درد ہونے لگتا ہے اُس حالت میں گلے کا علاج کرنے سے کانوں کو بھی آرام ہوجاتا ہے۔ بعض اوقات جب ناک بہتا ہے اور ناک کے اندر کسی قسم کی سوزش ہوتی ہے تو بھی کانوں میں تکلیف ہوجاتی ہے اس حالت میں ناک میں سوڈا اور نمک کے پانی کی پچکاری کرنے سے کانوں کا درد جاتا رہتا ہے۔

## گِلہڑ

بعض اضلاع میں گلہڑ کی بیماری پائی جاتی ہے خاصکر پہاڑی ملکوں اور اُن اضلاع میں جو پہاڑ کے نزدیک ہوتے ہیں۔ اصلی باعث اُس مرض کا اچھے طور پر آجتک معلوم نہیں ہوا خیال ہے کہ جہاں پانی میں چونہ کے مرکبات پائے جاتے ہیں وہاں یہ مرض ہوتی ہے۔ نیز برفانی پانی پینے سے بھی یہ مرض ہوتا ہے۔ کئی اور باعث بھی ہیں لیکن اُن کا بیان کرنا فضول معلوم ہوتا ہے۔

علامات گلہڑ کی مرض کو ہر ایک آدمی جانتا ہے اس میں گردن کے سامنے

کی گلٹی سوج جاتی ہے اور بڑی ہو جاتی ہے آدمی بدشکل ہو جاتا ہے گاہے آواز میں فرق آجاتا ہے۔

علاج۔ چونکہ گلہڑ اکثر ان آدمیوں کو ہوتا ہے جنکی تندرستی میں پہلے سے فرق آگیا ہو اس واسطے مقویات کا استعمال کریں۔ کونین مرکبات فولاد۔ آیوڈائیڈ آف آئرن۔ مچھلی کا تیل اور مقوی غذا دیں۔ آیوڈائیڈ آف پوٹاش۔ اور ٹنکچر آیوڈین ۲ یا ۳ بوند پانی میں ملا کر دینے سے فائدہ ہوتا ہے۔ پانی جوش دیکر اور چھان کر پینا چاہیئے۔ گلہڑ پر ٹنکچر آیوڈین اور لینمنٹ آیوڈین لگانے سے فائدہ ہوتا ہے۔ ریڈ آیوڈائیڈ آف مرکیوری کی مرہم لگا کر چند گھنٹے دھوپ میں بیٹھنے سے بہت فائدہ دیکھا گیا ہے۔ جب اس مرہم کے لگانے سے آبلے پیدا ہو جائیں تو مرہم کو بند کر دیویں اور مکھن لگادیں۔ جب چمڑہ صاف ہو جاوے۔ تو پھر مرہم لگانا شروع کر دیں۔ جب علاج مذکورہ بالا سے فائدہ نہ ہو تو کسی ڈاکٹر کی صلاح لیں ؛

## سوزاک

یہ مرض متعدی ہوتی ہے اور چھوت سے پیدا ہوتی ہے اسمیں پیشاب کی نالی میں سوزش ہو جاتی ہے اور زرد مواد خارج ہوتا ہے۔ یہ مرض غلیظ اور مریض عورتوں کے ساتھ صحبت کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔

علامات صحبت کے بعد ایک دو روز کے اندر مریض کو پیشاب کی نالی میں کسی قدر خارش اور جلن معلوم ہوتی ہے اور سپاری کا منہ سرخ اور پھولا ہوا

دکھائی دیتا ہے۔ اُس کو دبانے سے سفید مواد نکلتا ہے۔ پانچ چار روز میں مواد رنگ میں پیلا ہو جاتا ہے پیشاب کرتے وقت سخت جلن معلوم ہوتی ہے اور پیشاب بار بار آتا ہے پیشاب کی نالی سخت ہو جاتی ہے آلت پھول جاتی ہے۔ سیون میں بوجھ اور تناوٹ معلوم ہوتی ہے۔ پیشاب بہت جلن سے آتا ہے کسی قدر بخار ہو جاتا ہے رات کو سخت خیزش ہوتی ہے اور درد ہوتا ہے دو ہفتہ کے بعد علامات کی سختی کم ہو جاتی ہے۔ سوزش گھٹ جاتی ہے گاہے گاہے پیشاب میں جلن ہوتی ہے مواد سفید ہو جاتا ہے۔ دو تین ہفتہ میں اگر علاج عمدہ طور پر کیا جاوے تو یہ علامات جاتی رہتی ہیں ورنہ کم و بیش مہینوں اور برسوں تک جاری رہتی ہیں اور قرحہ بن جاتا ہے جب تک مواد جاری رہتا ہے مریض دوسرے کو بیماری دے سکتا ہے۔ جوان اور توانا آدمی میں بیماری سخت ہوتی ہے اور عورتوں میں بیماری دیر تک رہتی ہے

علاج شروع میں پوست کے ڈوڈوں کا سینک دیں گرم پانی کی پٹی لگاویں اور گرم پانی میں بٹھا دیں۔ مُدرّات کا استعمال کریں۔ آش جو اور السی کے پانی میں جوکھار ملا کر پلا دیں۔ بکری کے دُودھ کی لسی میں جوکھار اور سوڈا ملا کر پلانیسے فائدہ ہوتا ہے۔ مریض کو سمجھا دیں کہ بار بار پیشاب کرے تاکہ پیشاب کی نالی صاف رہے اور گرم پانی یا بورک ایسڈ لوشن کی بار بار پچکاری کراویں دار چکنا ½ حصہ رتی کا لیکر ½ چھٹانک پانی میں گھول کر پچکاری کرنے سے فائدہ ہوتا ہے۔ اگر قبض ہو تو مسہل دیں اگر پیشاب بند ہو جائے تو گرم پانی میں بٹھلا دیں رات کو اگر خیزش ستاوے تو افیون یا برومائیڈ آف پوٹاش کھلا دیں جب

سوزش کم ہوجاوے تو اُسوقت کوپیبا یا گندہ بروزہ کہلاویں۔ کباب چینی دو ماشہ اور قلمی شورہ پانچ رتی دو تین دفعہ دن میں ہمراہ پانی یا بکری کے دودھ کے دینے سے فائدہ ہوتا ہے تیل صندل سفید ہمراہ گوند کے پانی کے دینے سے فائیدہ ہوتا ہے۔ کتھہ سلفیٹ آف زنک اور کونین کی پچکاری مفید پڑتی ہے پھٹکری کی پچکاری کرنے سے بھی آرام ہوجاتا ہے گوکھرو کا جوشاندہ بھی اس مرض میں بہت فائیدہ کرتا ہے۔ اگر خصیوں میں سوزش ہوجاوے تو ڈھاک کے پھولوں یا پوست کے ڈوڈوں کا سینک دیویں ٹینکچر آیوڈین لگادیں۔ پولٹس باندہیں اور مریض کو حرکت نہ کرنے دیں۔ اگر مرض کہنہ ہوجاوے اور پیشاب کی نالی تنگ ہوجانے سے پیشاب کی دہار پتلی پڑجاوے یا مرض اچھی ہونے میں نہ آوے تو کسی ڈاکٹر کی صلاح لیویں +

# حصۂ ہفتم

## در عمل طب

پہلے اس کے کہ بیماریوں کا حال بتلایا جاوے۔ اس کا بتلانا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ پیٹ اور چھاتی کے جوف میں کونسے عضو پائے جاتے ہیں اور کہاں پر تا کہ عام لوگ دوائی کے استعمال کرنے میں غلطی نہ کھائیں۔ پیٹ میں داہنی طرف کی آخیری پسلیوں کے نیچے جگر ہوتا ہے اور بائیں جانب کی آخیری پسلیوں کے نیچے طحال پائی جاتی ہے۔ ان دونوں کے بیچ میں سینہ کی ہڈی کے نیچے والے سرے (جسکو کوڑی کہتے ہیں) کی نیچے معدہ پایا جاتا ہے۔ یعنی معدہ کی حدود اربعہ یہ ہیں اوپر کی جانب کوڑی یعنے سینہ کی ہڈی کا نیچے کا سرا۔ نیچے کی جانب ناف اور ہر دو پہلو میں دونوں طرف کے نیچے کی پسلیاں۔ مقام پیڑو میں مردوں میں مثانہ اور عورتوں میں مثانہ اور رحم ماسوائے امعاء کے پائے جاتے ہیں۔ پیٹ کے ہر دو پہلو میں گردے پائے جاتے ہیں۔ جو اخیری پسلی اور کولہے کی ہڈی کے درمیان واقع ہوتے ہیں۔ پیٹ کا باقی کا حصہ چھوٹی اور بڑی آنتڑیوں سے بھرا رہتا ہے

سینہ کی ہڈی کے نیچے اور پشت کے فقرات کے سامنے ہو اور خوراک کی نالیاں پائی جاتی ہیں۔ چھاتی کے دونوں جانب کی جوف میں دایاں اور بایاں پھیپھڑا ہوتا ہے۔ اور قلب بائیں پستان کے نیچے ہوتا ہے۔ اور اسکی نوک کی دھڑک بائیں پستان سے دو انگلی نیچے اور اندر کی جانب معلوم ہوتی ہے۔ بیماری کی تشخیص کے لئے نبض۔ تنفس۔ حرارت غریزی۔ زبان کی حالت پیشاب۔ پائخانہ اور بیمار کی عام حالت کا ملاحظہ کرنا ضروری ہے۔

## نبض

نبض شریان میں خون کے دوران سے بنتی ہے۔ شریان میں جب قلب کے زور سے خون دورہ کرتا ہے تو شریان تڑپتی ہے اور اس تڑپنے کو نبض کہتے ہیں نبض پہونچے پر معلوم ہوتی ہے۔ لیکن کن پٹی کی شریان یا کسی اور ایسی شریان پر انگلی لگانے سے جو سطح جلد کے نزدیک ہو معلوم ہو سکتی ہے۔ بچوں میں قدرتی طور پر نبض کی رفتار تیز ہوتی ہے اور جوانی سے بڑھاپے تک نبض ایک منٹ میں قریب ۷۲ کی ہوتی ہے اور بڑھاپے میں یہ رفتار کسی قدر اور بھی کم ہو جاتی ہے۔ بعض آدمیوں میں قدرتی طور پر نبضوں کی رفتار کم ہوتی ہے اور خاص خاص آدمیوں میں زیادہ۔ معمولی طور پر جب نبض کی رفتار کم ہو تو کمزوری سمجھی جاتی ہے اور اگر زیادہ ہو تو بخار کی خیال کیا جاتا ہے نبض پر انگلی لگانے سے یہ بھی معلوم ہو جاتا ہے کہ آیا پُر ہے یا کسی قدر خالی یعنی نرم ہے یا سخت رفتار برابر ہے یا کہ کم و بیش وغیرہ وغیرہ۔

# تنفس

تنفس سانس لینے کو کہتے ہیں اور معمولی طور پر نبض کی چار تڑپ کیواسطے ایک تنفس ہوتا ہے یعنی نبض جب ایک منٹ میں ۷۲ دفعہ چلتی ہے تو سانس اٹھارہ دفعہ لیا جاتا ہے۔ بچوں میں مثل نبض کے سانس کی تیزی پائی جاتی ہے اور سانس کی تیزی کودنے اور بھاگنے سے بھی بڑھ جاتی ہی لیکن عام طور پر اگر سانس بہت تیز ہو تو کسی مرض کا احتمال پیدا ہوتا ہے سانس میں مختلف قسم کی بو پائی جاتی ہے مثلاً ذیابیطس کے مریض کے سانس میں سیب جیسی بو آتی ہے۔ جب بچوں کے پیٹ میں ترشی بڑھ جاتی ہے تو اُن کی سانس میں سے کھٹی بو آتی ہے۔ شراب خور کے سانس میں شراب کی بو پائی جاتی ہے۔ اور افیونی کے سانس میں افیون کی بو پائی جاتی ہے۔ گردہ کی امراض میں مریض کی سانس میں سے ایمونیا ہوا کی بو آتی ہے

# حرارت غریزی

حرارت غریزی کے دیکھنے کے واسطے سلف رجسٹرنگ کلنیکل تھرمامیٹر کی ضرورت پڑتی ہے۔ کلنیکل تھرمامیٹر قریب ۵ انچہ کے لمبا ہوتا ہے اور واسکٹ کی جیب میں آسکتا ہے۔ اس کے دو حصے ہوتے ہیں ایک نیچے کا گول اور تپلا سرا جسکو بلب کہتے ہیں اور جسمیں پارہ بھرا رہتا ہے دوسرا وہ حصہ جسکو ڈنڈی کہتے ہیں اُسپر لکیرون کے نشان لگے رہتے ہیں۔ لمبی لکیر سے ایک

درجہ ظاہر ہوتا ہے اور ہر دو لکیروں کے بیچ کا فاصلہ بذریعہ چھوٹی لکیروں کے پانچ حصہ میں منقسم ہوتا ہے اور ہر ایک چھوٹی لکیر ایک درجہ کا ۲ء یعنی ⅕ حصہ ہوتا ہے۔ بلب اور ڈنڈی کے درمیان میں ایک سکڑی ہوئی جگہ ہوتی ہے یہاں ڈنڈی اور بلب کے پارہ میں تعلق ٹوٹا ہوا ہوتا ہے۔ پس جب حرارت کے باعث سے بلب کا پارہ پھیلتا ہے تو ڈنڈی کے جدا ہوئے پارہ کو اوپر کی جانب دھکیلتا ہے اور جب حرارت کا اثر جاتا رہتا ہے تو فی الفور خود اپنی بلب میں واپس گر جاتا ہے اور ڈنڈی والا پارہ وہاں کا وہیں رہ جاتا ہے اس کا منشاء یہ ہوتا ہے کہ جب تھرمامیٹر جسم سے الگ کیا جائے تو درجہ حرارت کے پڑھنے میں غلطی نہ ہو۔ اگر پارہ ڈنڈی والا بھی تھرمامیٹر کو جسم سے جدا کرتے ہی گر جاتا تو درست طور پر حرارت غریزی کا پڑھنا مشکل ہوتا۔ اور اسی واسطے ایسے اوزار کو سلف رجسٹرنگ (یعنی خود درج کرنے والا حرارت غریزی کا) کلنیکل تھرمامیٹر کہتے ہیں۔ تھرمامیٹر پر ۹۵ سے ۱۱۰ تک درجے لکھے ہوئے ہوتے ہیں۔ تندرست آدمی کی حرارت غریزی ۴ء۹۸ ہوتی ہے اگر حرارت غریزی اس درجہ سے کم ہو تو کمزوری اگر زیادہ کم ہو تو موت کے آثار معلوم ہوتے ہیں۔ اگر حرارت غریزی ۴ء۹۸ سے زیادہ ہو تو بخار سمجھنا چاہیے ۱۰۰.۵ تک اگر حرارت غریزی ہو تو خفیف بخار کہلاتا ہے اس درجہ سے اوپر اور ۱۰۳ درجے تک معمولی بخار کہلاتا ہے۔ ۱۰۳ سے ۱۰۴ یا ۱۰۶ درجے تک تیز بخار کہلاتا ہے۔ ۱۰۶ سے اوپر بہت تیز بخار کہلاتا ہے اور اس میں جان کا خوف ہوتا ہے۔ حرارت غریزی معلوم کرنے کے واسطے تھرمامیٹر کی بلب

مریض کی بغل میں ۴ سے ۵ منٹ تک دبا رکھنا چاہیئے مگر اسبات کا خیال ہے کہ تھرمامیٹر اور جلد کے درمیان کپڑا مریض کا نہ آجاوے اور اگر بغل میں پسینہ آیا ہوا ہو تو اسکو کپڑے سے تھرمامیٹر لگانے سے اول خشک کر لیا جاوے۔ تھرمامیٹر کو منہ میں زبان کے نیچے بھی حرارت عزیزی معلوم کرنے کے لئے لگاتے ہیں اور بعض حالتوں میں مقعد کے اندر بھی لگایا جاتا ہے شیرخوار بچوں میں ران اور پیٹ کے درمیان لگا کر بھی حرارت عزیزی معلوم کر لیتے ہیں۔ عموماً بچوں میں حرارت عزیزی کسی قدر زیادہ ہوتی ہے۔

# زبان کی حالت

تندرست آدمی کی زبان صاف ہوتی ہے۔ اگرچہ بعض تندرستوں میں صبح کے وقت اُٹھتے ہی زبان کسی قدر میلی ہوتی ہے مگر اُن میں بھی دن بھر صاف رہتی ہے۔ اگر زبان چوڑی اور رنگت میں پھیکی ہو تو جسم کی کمزوری ثابت کرتی ہے اگر زبان بہت سرخ ہو تو خون کی زیادتی ظاہر کرتی ہے اگر زبان صاف نہ ہو اور میلی ہو اور اُس پر سفید یا کسی قدر پیلے رنگ کی میل جمی ہوئی ہو تو معلوم ہوتا ہے کہ یا تو مریض کے مُنہ گلے یا دانتوں میں۔ کوئی بیماری ہے یا معدہ یا انتڑیوں میں خلل آگیا ہے۔ یا بخار اور یا سوزش بدن میں کسی مقام پر ہے۔ جب سانس کے لینے میں تکلیف ہوتی ہے تو زبان کی رنگت نیلگوں ہو جاتی ہے۔ جب سخت بخار یا کمزوری ہو تو زبان خشک ہو جاتی ہے

اور اُس پر سیاہی مائل میل جم جاتی ہے۔ وغیرہ وغیرہ +

## پیشاب

تندرستی میں رات دن میں قریب چار یا پانچ دفعہ کے پیشاب کرنیکی ضرورت پڑتی ہے۔ تندرست آدمی کے قارورہ کی رنگت پھیکی ہوتی ہے اُسکا وزن متناسبہ ۱۰۱۲ سے لیکر ۱۰۲۴ تک ہوتا ہے۔ اور اُس میں خفیف ترشی پائی جاتی ہے۔ پس پیشاب کا بار بار تھوڑی یا زیادہ مقدار میں آنا اور اسکی رنگت کا بدلجانا ترشی کی زیادتی یا کبھار کا پایا جانا یا پیشاب کا معمولی طور پر خارج نہ ہونا مرض پر دلالت کرتا ہے ۔

## پائخانہ

اگر پائخانہ برخلاف عادت کے بار بار آوے یا نہ آوے یا اُسکے اجزاء میں فرق پڑ جاوے یا اُسکی رنگت بدل جاوے اور تعفّن ہو تو بیماری کا احتمال ہوتا ہے +

## بیمار کی عام حالت

بیمار کے جسم کا دبلا پڑ جانا۔ چہرہ کے خط وخال میں فرق آجانا آنکھوں کی پتلیوں میں فرق پڑجانا یا کسی مقام میں سوجن اور ورم کا پایا جانا ثابت کرتا ہے کہ جسم میں کسی قسم کی خرابی ضرور ہوگی ماسوائے اُن باتوں کے کہ جن کا

ذکر اوپر آچکا ہے۔کہانسی۔بخار۔بھوک کا مرجانا۔پیاس کا زیادہ لگنا۔نیند میں خلل پڑجانا۔سر میں چکر آنا۔یا درد کا ہونا جی کا متلانا یا قے کا ہونا۔دل کی دھڑک کسی مقام بدن میں درد کا معلوم ہونا وغیرہ بھی مرض کی تشخیص میں مدد دیتے ہیں ✤

**اب ہم عام بیماریوں کی مختصر علامات اور علاج بیان کرینگے**۔کیونکہ یہہ کتاب حکیموں اور ڈاکٹروں کے واسطے بنائی نہیں گئی بلکہ اُن لوگوں کے امداد کے واسطے کہ جو علم حکمت سے محروم ہوں اور بباعث کسی وجہ کے اپنے گھر میں کسی مریض کا علاج بطور خود کرنا چاہیں۔پس صرف وہ علامات مختلف امراض کی تبلائی جاوینگی کہ جن سے عام لوگ اُن بیماریوں کی تشخیص کرسکیں نیز علاج بھی وہ بتلایا جاویگا کہ جس کے کرنے میں کسی طرح کی دقت نہ ہو اُن امراض کا جو اس ملک میں پائی نہیں جاتی ہیں یا شاذونادر دیکھنے میں آتی ہیں یا جن کا پہنچاننا حکماء کے لئے بھی مشکل ہے اور یا جولا علاج ہیں اس کتاب میں ذکر نہیں کیا جاوے گا۔

# جریان خون

**تعریف**۔عروق سے خون کا جاری ہونا۔

**اسباب**۔عروق کا بباعث ضرب یا بیماری کے پھٹ جانا۔خون کی ساخت میں فرق آجانا اور خون کا زیادہ ہونا۔

**تشریح** جب خون ناک سے جاری ہوتا تو اُس کو نکسیر کہتے ہیں اگر معدہ سے خون جاری ہو تو قے کے ساتھ - اگر پھیپھڑوں سے تو کھانسی کے ساتھ اگر انتڑیوں سے تو پائیخانہ کے ساتھ اور اگر گردوں اور مثانہ سے تو پیشاب کے ساتھ آتا ہے کبھی کبھی رحم سے بھی خون زیادہ جاری ہوتا ہے - اگر کوئی عروق جلد کے نیچے پھٹ جاوے تو خون جلد کے نیچے جمع ہو جاتا ہے اور جلد پر ایک نشان نیلگوں پیدا کرتا ہے جیساکہ چوٹ لگنے سے - بعض خاندان ایسے ہوتے ہیں - جن میں جریان خون کی بیماری موروثی پائی جاتی ہے ایسے لوگ خفیف ضرب کے لگنے سے بھی مرجاتے ہیں مثلاً اگر دانت نکالا جاوے تو اِس قدر خون نکلتا ہے کہ پھر بند نہیں ہوتا اور وہ اُسی بیماری سے مرجاتے ہیں اگر جونکیں لگا دی جاویں تو جونک کا ڈنگ بھی بند نہیں ہوتا -

**علاج** - جریان خون کا علاج اُس موقعہ پر بیان ہوگا جہاں امراض مندرجہ بالا کا ذکر ہوگا -

## اِستسقاء

**تعریف** - خون میں سے پانی کا نکلکر چمڑے کے نیچے یا جسم کے جوفوں میں بھر جانا -

**اسباب** - (۱) قلب کی بیماری - (۲) پھیپھڑے کی بیماری (۳) جگر کی بیماری (۴) گردہ کی بیماری (۵) طحال کا بڑھ جانا اور پھس کا ہونا - (۶) بعض اوقات جلد کی بیماری کے اچھا ہو جانے کے باعث بھی استسقاء

**علامات** جب قلب اور پھیپھڑے کی بیماری کے باعث سے جلودھر ہوتا ہے تو پہلے پاؤں اور ٹخنہ پر ورم ہوتا ہے اور جب گردہ کے باعث سے تو آنکھ کے پپوٹے پہلے سوج جاتے ہیں یا فوطہ میں ورم ہوجاتا ہے اور جب جگر کے باعث سے جلودھر ہوتا ہے تو پہلے پیٹ میں پانی بھر جاتا ہے۔

جب اس بیماری کے باعث سے ٹانگیں یا بازو پھول جاتے ہیں تو اُسوقت چمڑا تن جاتا ہے اور چمکنے لگتا ہے اگر انگلی سے دبایا جاوے تو اُس جگہ پر گڑھا پڑجاتا ہے جو بعد دیر کے مٹتا ہے۔ جب سوئی چبھوئی جاوے تو شفاف پانی کا قطرہ وہاں سے نکلنے لگتا ہے۔ اگر پیٹ میں پانی پڑگیا ہو تو پیٹ سوج جاتا ہے ناف باہر نکل آتی ہے پیٹ کا چمڑہ تن جاتا ہے اور اُسپر موٹی موٹی وریدیں نظر آنے لگتی ہیں اور اگر مریض کے پیٹ کے ایک پہلو پر ایک طرف کا ہاتھ جماویں اور پیٹ کے دوسرے پہلو کو دوسرے ہاتھ کی اُنگلیوں سے ٹھوکر دیں تو دونوں ہاتھوں کے درمیان ایک لہر سی چلتی ہوئی معلوم ہوگی اور اُس ہاتھ کو جالگیگی جو پیٹ پر جمایا ہوا ہے۔

**علاج۔ اول**۔ باعث مرض کا دریافت کریں اور اُسکے دور کرنے کا علاج کریں۔

**دوئیم** پانی کے جذب کرنے کی کوشش کریں۔ مثلاً مسہل دیں معرقات ومدرات کا استعمال کریں۔ جب اس سے فائدہ نہ ہو تو کسی ڈاکٹر کے پاس لیجاکر پیٹ کا پانی ناف کے نیچے سے نکلوادیں اور ٹانگ اور بازو کا پانی نشتر لگوا کر خارج کرادیں۔

# بُخار

**تعریف** - حرارت عزیزی کا زیادہ ہو جانا۔

معمولی حرارت غریزی ۹۸،۴ ہوتی ہے۔ صبح کے وقت حرارت کم ہوتی ہے اور شام کو کسی قدر بڑھ جاتی ہے۔ خوراک کے ہاضمہ کے باعث کسے کثرت کرنے سے اور ہوا کی گرمی اور دھوپ سے حرارت عزیزی میں فرق پڑ جاتا ہے بخار کے ساتھ اور بھی علامتیں ہوتی ہیں۔ مثلاً جسم گرم اور خشک ہو جاتا ہے کبھی شدت سے پسینہ آتا ہے سر کو درد ہوتا ہے اور چکر آتے ہیں بےچینی ہوتی ہے نیند نہیں آتی۔ بعض گاہے ہذیان ہوتا ہے نبض تیز چلتی ہے تنفس جلدی جلدی سے لیا جاتا ہے ہاضمہ میں فرق پڑ جاتا ہے منہ خشک اور زبان میلی ہو جاتی ہے پیاس لگتی ہے بھوک مر جاتی ہے۔ جی متلاتا ہے۔ کبھی کبھی قے ہو جاتی ہے۔ پاخانہ قبضی سے آتا ہے پیشاب کم اور سرخ آتا ہے بموجب قسم بخار کم و بیش کمزوری ہو جاتی ہے۔ بخار کا مریض یا تو اچھا ہو جاتا ہے یا مر جاتا ہے۔ بخار دو طریقہ سے اُترا کرتا ہے۔ اول طریقہ بخار کے اُترنے کا یہ ہے کہ بیمار پسینہ میں نہا جاتا ہے۔ یا اُسکو دست آنے لگتے ہیں یا قے ہو جاتی ہے۔ یا مقدار میں پیشاب زیادہ آتا ہے۔ گاہے نکسیر آتی ہے۔ اس طریقہ سے بخار جلدی اُتر جاتا ہے۔

دوئم بخار کے اُترنے کا طریقہ یہ ہے۔ کہ ہر ایک علامت آہستہ کم ہونے لگتی ہے اور پسینہ دست قے پیشاب اور نکسیر نہیں آتی۔

# اقسام بخار

جب بخار کچھ دنوں تک برابر چڑھا رہتا ہے تو اس کو تپ محرقہ کہتے ہیں اور جب صبح کے وقت بخار کم ہو جاوے لیکن بالکل جاتا نہ رہے اور شام کو بہت تیز ہو جاوے تو اس کو ریمی ٹنٹ فیور کہتے ہیں اور جب بخار بالکل اُتر جاوے یعنی اُتر جانے اور چڑھنے والے بخار ہو تو اس کو تپ لرزہ یا تو بتی بخار کہتے ہیں دیگر ناموں کا بیان کرنا لاحاصل ہے۔ بعض بخاروں میں خاصکر جو متعدی ہیں خون کے اندر ایک قسم کے کیڑے پائے جاتے ہیں جن کی بناوٹ نباتات کی قسم کی ہوتی ہے۔ اور جن کے باعث سے وہ متعدی ہوتے ہیں

# موت

**تعریف**۔ جب آدمی بوڑھا یا عمر رسیدہ ہو کر مرتا ہے تو اسکو قدرتی موت کہتے ہیں۔ آہستہ آہستہ جسم کمزور ہوتا جاتا ہے۔ نظر کمزور ہو جاتی ہے کانوں سے کم سنائی دیتا ہے۔ یادداشت میں فرق آجاتا ہے دانت بالکل گر جاتے ہیں بوڑھے کی پرورش مثل بچہ کے کرنی پڑتی ہے بعد ازاں ہاتھ پاؤں سونے لگ جاتے ہیں اور بغیر کسی تکلیف کے بوڑھا آرام سے مر جاتا ہے۔ قدرتی موت شاذونادر دیکھنے میں آتی ہے عموماً انسان کسی مرض یا صدمہ سے مرتے ہیں موت یا تو قلب کے فعل کے بند ہو جانے سے یا تنفس میں خلل پڑ جانے کے باعث

یا دماغ میں خلل پڑجانیکے سبب سے (جس میں بیہوشی ہوجاتی ہے) واقع ہوتی ہے

## ٹائیفس فیور

یہہ متعدی بخار ہوتا ہے اِسکی زہر ہوا میں تہوڑی دور چلتی ہے اور زیادہ ہوا ملنے سے اس کا زہر جاتا رہتا ہے۔ لیکن کپڑوں اور اسباب میں بہت دور تک چلی جاتی ہے اسباب۔ گنجان آبادی میں رہنا اور ہوا کی آمدرفت کا مکان میں خراب ہونا صفائی کا نہ رکھنا غلاظت کا ہونا۔ خراب پانی خراب ہوا۔ خراب پوشاک۔ خراب غذا دل کی پژمردگی۔ اور بہت آدمیوں کا ایک مکان میں رہنا یہہ مرض اسی واسطے جیلخانوں میں اکثر پھیل جاتی ہے

**علامت** زہر کے داخل ہونے اور علامات کے ظاہر ہونے میں قریباً نو دن کا وقفہ پڑتا ہے اس بخار کے تین درجے ہوتے ہیں۔ اوّل سردی لگتی ہے بدن کانپنے لگتا ہے اور بخار چڑھ جاتا ہے۔ شروع سے ہی کمزوری ہوجاتی ہے سخت بےچینی ہوتی ہے نیند نہیں آتی۔ سر بہاری معلوم ہوتا ہے۔ کانوں میں شاں شاں کی آواز آتی ہے اور ہذیان ہوجاتا ہے ہاتھ پاؤں کمزور پڑ جاتے ہیں۔ زبان لرزتی ہے اور زبان پر سفید یا زردی مائل میل جم جاتی ہے اور خشک ہوجاتی ہے۔ بھوک مرجاتی ہے۔ جی متلاتا ہے۔ اکثر قبض ہوجاتی ہے نبض تیز چلتی ہے اور پیشاب کی مقدار کم ہوجاتی ہے۔ گاہے گاہے چھینکیں آتی ہیں اور قدرے کہانسی ہوتی ہے اور بلغم نکلتی ہے بخار رات دن چڑھا رہتا ہے۔ چوتھے یا پانچویں دن مثل شہتوت کے

رنگ کے چھاتی اور پیٹ پر دھبے پڑجاتے ہیں اور مرض کے اخیر تک قائم رہتے ہیں۔ یہ دھبے کسی قدر گول ہوتے ہیں اور ان کے نکلتے ہی کمزوری بڑھ جاتی ہے ہذیان بڑھ جاتا ہے زبان خشک ہوجاتی ہے اور پھٹ جاتی ہے۔ ہونٹھ اور دانتوں پر پپڑی جم جاتی ہے بھوک بند ہوجاتی ہے تنفس تیزی سے آتا ہے نبض ۱۳۰ یا ۱۴۰ دفعہ ایک منٹ میں چلتی ہے اور کمزور ہوجاتی ہے۔ اگر مریض کی حالت خراب ہوجاوے تو پیشاب بند ہوجاتا ہے یا خود بخود نکلنے لگتا ہے اور چارپائی پر پڑے رہنے کے باعث سے چوتڑوں اور کہنیوں پر جابجا خ لینے لاگے پڑجاتے ہیں اس بخار کی میعاد ۱۴ یا ۲۱ روز ہوتی ہے اکثر دوسرے ہفتہ کے اخیر پر موت یا تو کمزوری یا ذات الریہ کے باعث سے واقع ہوتی ہے۔ اگر مریض نے صحتیاب ہونا ہو تو تیسرے ہفتہ میں حالات میں فرق پڑنے لگتا ہے اور پسینہ یا زیادہ پیشاب کے آتے ہی بخار ٹوٹ جاتا ہے اور آہستہ آہستہ مریض تندرست ہوجاتا ہے۔

حرارت۔ اس بخار میں حرارت شروع سے ۱۰۴ سے ۱۰۵ درجہ تک لیکن صبح کے وقت کسی قدر کم ہوتی ہے۔ چھٹے روز کے قریب حرارت میں کمی ہوجاتی ہے لیکن فی الفور ہی پھر بڑھ جاتی ہے اور بخار کے ٹوٹنے تک تیز رہتی ہے خراب حالتوں میں حرارت ۱۰۹ یا ۱۱۰ درجہ تک پہنچ جاتی ہے۔ اور مریض مرجاتا ہے۔ اس بخار میں اکثر ذات الریہ۔ گردہ کے امراض پھوڑے اور کن پیڑے ہوجاتے ہیں۔

علاج۔ بیمار کو ہوادار کمرے میں آرام سے رکھیں غذا رقیق اور مقوی دیں مثلاً شوربا۔ یخنی۔ دودھ۔ بیضہ۔ آش جو۔ آب نخود۔ وغیرہ۔ اگر مریض

عمر رسیدہ یا کمزور ہو تو اُس کو اسٹیمولنٹ مثل شراب - ایرومیٹک اسپرٹ
آف ایمونیا اور مشک کے دیں - اگر مریض کا پیشاب بند ہو جاوے
تو اُس کا پیشاب سلائی سے نکالیں - پیڈو اور سبیون پر سینک
کرنے سے بھی پیشاب آجاتا ہے - عرق کیوڑہ بید مشک عرق گاؤزبان
شربت نیلوفر اور صندل کے دینے سے مریض کی پیاس کو افاقہ ہوتا ہے
اگر حرارت تیز ہو جاوے تو اُس کو کم کرنے کے واسطے مریض کے بدن
کو ٹھنڈے پانی سے کپڑا تر کر کے چند لمحہ تک پونچھیں یا معرقات مثل انٹی فبرین
سوڈا سیلی سیلیٹ اور عرق گاؤزبان کے استعمال کریں - اگر مریض کو
ہذیان ہو جاوے تو اسٹیمولنٹ دیں اور اگر پاخانہ نہ آوے تو ایک ہلکا
سا مسہل دیں - بخار اپنا وقت لیکر جاویگا - مریض کو دیکھتے رہیں اور اسکا
علاج حسب ضرورت کرتے رہیں اور چونکہ یہ مرض متعدی ہوتا ہے اسواسطے
ادویات دافع بو استعمال کریں - مریض کے پاس تندرست آدمیوں کو
جانے کی اجازت نہ دیں - سوائے تیماردار کے - بیمار کے پارچات کو کھولتے
پانی میں ڈبالیں اور بعد ازاں دھوبی کو دیں اور اُن احتیاطوں کا خیال رکھیں
جنکا متعدی امراض میں لحاظ کرنا ضروری ہے -

## ٹائی فائڈ فیور

اس کو انٹرک فیور بھی کہتے ہیں یعنی وہ بخار جس میں انتڑیوں میں خرابی
واقع ہو ہندوستانی زبان میں اسکا کوئی نام نہیں - کیونکہ حکیم لوگ ہر ایک معادی

بُخار کو تپ محرقہ کہتے ہیں اس بخار کی زہر پائخانہ میں پائی جاتی ہے اور پانی اور دودھ کے ذریعہ سے تندرست آدمیوں میں سرایت کرتی ہے۔ جوانوں اور اکثر امیروں کو یہ مرض ہوتی ہے۔ انگریز لوگ خصوصاً وہ جو ولایت سے نو وارد ہوتے ہیں اس مرض میں مبتلا ہوتے ہیں۔ گوروں کی فوجوں اور مختلف چھاؤنیوں میں یہ مرض پھیلی رہتی ہے۔ ہندوستانیوں میں یہ شاذ و نادر دیکھی جاتی ہے جب یہ مرض ہندوستانیوں کو ہوتی بھی ہے تو اس قدر سخت نہیں ہوتی۔ جیسے کہ گوروں کو۔ اس مرض میں انتڑیوں میں سوزش اور زخم پڑ جاتے ہیں۔ بعض اوقات انتڑیاں پھٹ جاتی ہیں اور ان سے خون جاری ہو جاتا ہے طحال بڑھ جاتی ہے۔

**علامات** زہر کے داخل ہونے اور علامات کے پیدا ہونے میں ۱۰ سے ۲۰ روز لگتے ہیں۔ شروع میں خفیف حرارت معلوم ہوتی ہے اور پیشانی اور ہاتھ پاؤں میں بھی خفیف سا درد معلوم ہونے لگتا ہے لیکن بیمار میں کوئی ایسی علامات بیماری کی نہیں ہوتیں کہ جنکے باعث سے وہ چل پھر نہ سکے رفتہ رفتہ چہرہ پھیکا پڑ جاتا ہے۔ لیکن گالیں سُرخ رہتی ہیں نبض کی تیزی بہ نسبت اور بخاروں کے کم ہوتی ہے بدن گرم اور خشک ہو جاتا ہے۔ بھوک مر جاتی ہے۔ اور پیاس بہت لگتی ہے۔ زبان پر سفیدی جم جاتی ہے۔ دہنی گھٹُّو میں درد اور اپھاؤ معلوم ہوتا ہے۔ ہاتھ لگانے سے یہ جگہ ہوا سے بھری ہوئی معلوم ہوتی ہے اور گڑگڑاہٹ محسوس ہوتی ہے۔ طحال بڑھ جاتی ہے اور دست آنے لگتے ہیں بعض اوقات دست شروع سے ہی لگ جاتے ہیں اور بعض

بعض مریضوں کو شروع میں قبض اور بعد ازاں دست لگ جاتے ہیں اور بعض مریضوں میں خصوصاً بچوں میں بیماری کے آخیر تک برابر قبض رہتا ہے۔ اس مرض میں دست عجیب قسم کے ہوتے ہیں پتلے پیلے رنگ کے مثل مٹروں کے شوربے کے۔ سخت بودار ہوتے ہیں ان دستوں کو کچھ دیر تک ٹھہرنے دیں تو وہ دو حصوں میں تقسیم ہو جاتے ہیں نیچے کچھ چھچھڑے سے ہو جاتے ہیں اور اوپر کا حصہ رقیق ہوتا ہے اور اس میں نمک پایا جاتا ہے۔ مرض کے ساتویں دن سے لیکر دسویں دن تک پیٹ پر گلابی رنگ کے گول باجرہ کے دانہ کے برابر کسی قدر ابھرے ہوئے دھبے نکل آتے ہیں۔ نئے دھبے نکلتے رہتے ہیں اور پرانے معدوم ہوتے ہیں اور ہر ایک دھبہ چار دن سے زیادہ نہیں رہتا۔ دوسرے ہفتہ میں مریض دبلا ہو جاتا ہے بے چینی ہوتی ہے سر کا درد دور ہو جاتا ہے اور مریض چارپائی پر چت پڑا رہتا ہے زبان خشک ہو جاتی ہے اور پھٹ جاتی ہے پیٹ کی داہنی اکھ میں جن علامات کا پہلے ذکر ہو چکا ہے وہ بڑھ جاتے ہیں اور انتڑیوں سے خون جاری ہو جاتا ہے عموماً خفیف کھانسی ہوتی ہے اور بلغم آنے لگتی ہے۔ تیسرے ہفتہ میں علامات زور پکڑتی ہیں بیمار نڈھال ہو کر پیٹھ کے بل پڑا رہتا ہے۔ زبان خشک رہتی ہے۔ اور زبان و دانتوں اور ہونٹھوں پر پیپڑی جم جاتی ہے ہذیان شروع ہو جاتی ہے۔ پاخانہ اور پیشاب خود بخود نکلنے لگتا ہے۔ گاہے پیشاب بند ہو جاتا ہے۔ جب مرض اس حالت کو پہونچے تو انتڑیاں پھٹ جاتی ہیں اور ان سے خون جاری ہوتا ہے چوتھے ہفتہ میں اگر بیمار اچھا ہونیوالا ہو۔ تو علامت آہستہ آہستہ کم ہونے لگتی ہیں بعض اوقات چند روز تک بیمار اچھا رہ کر پھر اسی

مرض میں مبتلا ہوجاتا ہے کبھی کبھی یہہ مرض دوسری تیسری دفعہ بھی ہوجاتی ہے
ٹائیفائیڈ فیور کی میعاد چار ہفتہ یا زیادہ ہوتی ہے۔

حرارت۔ بخار کے شروع کے چار دنوں میں حرارت اس طرح سے بڑہتی ہے کہ ہر ایک شام کو دو درجہ بڑھ جاتی ہے اور ہر ایک صبح کو ایکدرجہ کم ہوجاتی ہے اگر آج شام کو بخار کا درجہ ۱۰۰ ہے تو کل صبح کو حرارت کا درجہ ۹۹ ہوگا۔ کل شام کو ایکسو ایک درجہ۔ پرسوں صبح کو ۱۰۰ اور شام کو ۱۰۲ اور چوتھی صبح کو ۱۰۱ اور شام کو ۱۰۳۔ ایسے ہی حرارت بڑہتی جاتی ہے اور ایک ہفتہ کے اندر اپنی تیزی کو پہنچ جاتی ہے دوسرے ہفتہ میں تیزی حرارت کی قایم رہتی ہے۔ تیسرے ہفتہ میں حرارت میں وقفہ پڑنے لگتا ہے یعنی کم وبیش ہونے لگتی ہے اور چوتھے ہفتہ میں کسی وقت بخار ہوتا ہے اور کسی وقت نہیں۔ جب بیماری سخت ہوتی ہے تو تیزی حرارت کی بہت دیر تک قایم رہتی ہے۔ اس مرض میں کہانسی۔ ذات الجنب ذات الریہ۔ انتڑیوں کا پھٹ جانا۔ انتڑیوں سے خون کا جاری ہونا اور قبض ہوجاتا ہے۔ ماسوائے ان کے کئی اور امراض لاحق ہوتے ہیں۔ اگر تیز حرارت بہت دیر تک قائم رہے یا انتڑیوں سے خون جاری ہوجائے یا انتڑیاں پھٹ جاویں تو عموماً مریض مرجاتا ہے۔

علاج۔ چونکہ یہ مرض متعدی ہے اور اسکا زہر پاخانہ کے ذریعہ پہیلتا ہے اس واسطے اس کے مریض کو علیحدہ رکہنا چاہیئے اور اُن باتوں کا خیال رکہنا چاہیئے جنکا امراض متعدی میں لحاظ کیا جاتا ہے۔ خاصکر مریض کے پاخانہ کو بھوسہ میں ڈال کر جلا دینا چاہیئے اور راکھہ کو ایسی جگہ پر دفن کرنا چاہیئے۔ جو کسی کنوئیں یا

یا ندی یا نالہ کے نزدیک نہ ہو۔ خوراک رقیق مثل یخنی یا دودھ کے دینی چاہیئے اگر دست زیادہ ہوں تو صرف دودھ دینا چاہیئے اگر دودھ ہضم نہ ہو اور پیٹ میں جا کر پھٹ جاوے تو اُس کو سوڈا واٹر یا آش جو کے ہمراہ دینا چاہیئے کسی دوائی ضرورت نہیں پڑتی چونکہ اس مرض میں امعاء سے خون جاری ہو جاتا ہے اس واسطے اس مرض میں شراب کو بہت احتیاط سے دینا چاہیئے۔ اگر شکم میں نفخ ہو تو ہر ۴ گھنٹہ بعد تارپین کا تیل دینا چاہیئے اگر حرارت بہت تیز ہو جاوے تو بیمار کو سرد پانی اور برف کے پانی سے غسل دیں یا دوایات مثل فنا سے ٹین اور انٹی پائرین کے استعمال میں لاویں اگر اسہال جاری ہو جاویں تو افیون اور چانول کی پچھ کا حقنہ کریں یا ڈوور سپوڈر کھلاویں اگر انتڑیوں سے خون جاری ہو جاوے تو پیٹ پر برف لگائیں یا سرد پانی کا حقنہ کریں۔ افیون یا جوگندھک کا تیزاب اور ارگٹ کھلائیں۔ جب بیمار اچھا ہو جاوے تو ایک یا دو ہفتہ تک سوائے رقیق غذا کے اور کچھ نہ دیں اور آب ہوا کی تبدیلی کراویں ؂

## ری لیپسنگ فیور

اِس کو نیمین فیور بھی کہتے ہیں یعنی وہ بخار جو قحط سالی میں پھیلتا ہے۔ سخت متعدی ہوتا ہے۔ غربت۔ غلاظت بدنی و مکانی اسکے موجب ہوتے ہیں۔ اِس بخار میں خون کے اندر مثل پیچ کش کے کیڑے پائے جاتے ہیں۔

**علامات**۔ سردی لگتی ہے بدن کانپتا ہے۔ پیشانی اور ہاتھ پاؤں میں

معلوم ہوتا ہے ۔ جی متلاتا ہے ۔ قے ہوتی ہے ۔ مقام معدہ پر درد ہوتا ہے سخت
بخار چڑھجاتا ہے ۔ قے میں پت یعنی صفرا خارج ہوتا ہے ۔ اور گاہے خون
نکلتا ہے ۔ زبان میلی اور خشک ہو جاتی ہے ۔ پاخانہ نہیں آتا پیشاب سرخ رنگ
کا آتا ہے ۔ بھوک جاتی رہتی ہے ۔ پیاس شدت سے لگتی ہے اور یرقان ہو جاتا
ہے ۔ مرض کے پانچویں یا ساتویں روز مریض پسینہ میں نہا جاتا ہے ۔ بخار جاتا
رہتا ہے اور زبان صاف ہو جاتی ہے ۔ بھوک لگتی ہے ۔ اور مریض اپنے آپکو
اچھا سمجھتا ہے لیکن افسوس سخت غلطی کھاتا ہے ۔ سات روز کے اندر یعنی
بیماری کے شروع سے چودھویں روز کے اندر پھر اُسی مرض میں مبتلا ہو جاتا
ہے لیکن پہلے کی نسبت علامت کم تیز ہوتی ہیں اور بیماری تین یا پانچ روز رہکر
مثل پہلے کے دفع ہو جاتی ہے بعض اوقات تیسری یا چوتھی بار بھی ہو جاتی ہے
اس مرض میں حرارت بہت تیز ہوتی ہے ۔ چوتھے پانچویں روز ۱۰۵ درجہ تک
پہنچ جاتی ہے ۔ اس مرض میں کھانسی ہاتھ پاؤں کا درد ۔ آنکھوں کا دکھنا ۔
جلو دہر ۔ اسہال ہو جاتے ہیں اور حاملہ عورتوں کو اسقاط ہو جاتا ہے ۔

علاج ۔ متعدی ہونے کے باعث سے اصل میں اسکا کوئی علاج نہیں صفائی
کو مدنظر اور نیز اسبابات کا خیال رکھیں کہ مرض پھیلنے نہ پاوے ۔ املی ۔ آلو بخارا
سکنجبین اور برف کا پانی پلاویں اگر قبض ہو تو ہلکا مسہل دیں غذا مقوی اور رقیق مثل
دودھ اور شوربہ کے استعمال کراویں ۔ اگر حرارت تیز ہو تو بدن کو سرد پانی میں
کپڑا بھگو کر پونچھیں اگر نیند نہ آتی ہو تو افیون دیں جب بیمار اچھا ہو جاوے تو کونین
اور مقویات کا استعمال کریں اور آب و ہوا کی تبدیلی کراویں ۔

# اُسکارلیٹ فیور

اس کو سُرخ بخار کہتے ہیں یہ بھی سخت متعدی مرض ہے زہر اسکی تنفس اور اُس سکری میں جو جلد سے مانند چھلکوں کے خارج ہوتی ہے بھری رہتی ہے یہ مرض بچوں میں پائی جاتی ہے مگر ہندوستانیوں کے بچوں میں یہ بہت ہی شاذو نادر دیکھی جاتی ہے - میں نے تو اپنے تجربہ میں ہندوستانی ایک مریض بھی اس مرض کا نہیں دیکھا -

**علامات** - سردی معلوم ہوتی ہے - قے آتی ہے اور بچوں میں تشنج ہونے لگتا ہے - حرارت تیز ہو جاتی ہے - اور کُل علامتیں بخار کی پیدا ہو جاتی ہیں - نبض بہت تیزی سے چلتی ہے زبان میلی ہو جاتی ہے لیکن اُسکے کنارے اور نوک سُرخ رہتے ہیں - گلا سرخ ہو جاتا ہے بعد درد کرنے لگتا ہے - تالو بھی سُرخ ہو جاتا ہے دوسرے روز گردن اور شانوں میں سرخ دھبے نکل آتے ہیں جو بعد ازاں ساری بدن پر پھیلجاتے ہیں یہ سرخ دھبے اسمیں آہستہ آہستہ ملجاتے ہیں اور تمام جلد سرخ ہو جاتی ہے یہ سرخی تین چار دن تک قائم رہتی ہے اور پھر کم ہونے لگتی ہے دوسرے ہفتہ کے شروع میں بالکل جاتی رہتی ہے گلے کی سُرخی اور درد بڑھ جاتے ہیں اور اُس میں کسی قدر زخم پڑ جاتے ہیں نیچے کے جبڑے کے پاس کی گلٹیاں پھول جاتی ہیں اور درد کرنے لگتی ہیں - گردن پر کسی قدر ورم پڑ جاتا ہے - جب جلد کی سرخی کم ہو جاتی ہے تو بخار بھی کم ہو جاتا ہے - اور جلد سے سکری اُترنی شروع ہو جاتی ہے - جہاں پر جلد پتلی ہوتی ہے وہاں کی سکری مانند چوکر کے پتلی

ہوتی ہے اور جہاں پر چمڑہ موٹا ہوتا ہے۔ وہاں سے اُسکے بڑے بڑے ٹکڑے اُترتے ہیں اور اُنگلیوں کا تمام چمڑہ مانند دستانوں کے اُتر آتا ہے۔

# اقسام اسکارلٹ فیور

یہ مرض تین قسم کا ہوتا ہے۔ اول خفیف قسم۔ جسکی علامات کا ابھی ذکر ہو چکا ہے۔ دوئم سخت قسم۔ اسمیں صرف زیادتی اسباب کی ہوتی ہے کہ علامات سخت ہوتی ہیں۔ بخار کی تیزی ہوتی ہے اور گلے میں زخم پڑ جاتے ہیں اور گردن اور دیگر مقامات میں پھوڑے بنجاتے ہیں۔ سوئم قسم۔ بہت ہی سخت ہوتا ہے اور اسکا مریض مشکل سے بچتا ہے۔ سخت کمزوری اور ہذیان ہوتا ہے۔ خون جاری ہوتا ہے۔ گلا بہت خراب ہو جاتا ہے اور چہرہ کی رنگت بہت سیاہ پڑ جاتی ہے

## اسکارلٹ فیور کے عوارضات

گردہ میں سوزش ہو جاتی ہے اور جلو دسر ہو جاتا ہے۔ کان سے پیپ جاری ہو جاتی ہے۔ گردن میں پھوڑے ہو جاتے ہیں۔ جوڑوں میں ورم ہو جاتا ہے ذات الجنب اور ذات الریہ لاحق ہوتے ہیں۔

علاج۔ مریض کو ایک کھلے ہوادار کمرہ میں کہ جہاں سے ہر ایک فالتو چیز اُٹھائی گئی ہو رکھیں اور ٹنکچر ایکونائیٹ یعنی میٹھا تیلیا اور سنکھیا کا استعمال کریں۔ گلے کے اندر سوہاگہ کا پانی کاربالک ایسڈ کا پانی۔ کاربولک ایسڈ کا اور کانڈیز لوشن لگا دیں منہ میں چھوٹے چھوٹے ٹکڑے برف کے چوسیں گردن

پرسیفک دیں اگر بخار تیز ہو تو سرد پانی سے بدن کو پونچیں۔ جب جلد سے سکری اُترنی شروع ہوجاوے تو بدن پر کاربالک آئیل ملیں۔ اگر بیماری سخت ہو اور مریض کمزور تو کونین اور اسٹیمولنٹ مثل شراب کے دیں غذا مقوی کا استعمال کریں اور جو جو مرض اس مرض کے درمیان پیدا ہو اُسکا علاج کریں +

# خسرہ

اسکو انگریزی میں میزلس پنجابی میں دہسرا اور سبرا کہتے ہیں یہ مرض بہی سخت متعدی ہوتی ہے اِسکی زہر کپڑوں میں دیر تک قائم رہتی ہے اور ناک کے مواد اور چہرہ کی سکری میں ہوتی ہے۔ عموماً یہ مرض بچوں میں پائی جاتی ہے خاصکر موسم بہار و خزان و جاڑے میں اور متعدی ہونے کے باعث سے کوچوں اور محلوں میں فوراً پھیل جاتی ہے

**علامات**۔ زہر کے سرایت کرنے کے سات یا دس روز بعد اس مرض کی علامات شروع ہوتی ہیں۔ سردی لگتی ہے اور عضوموں میں تشنج ہونے لگتا ہے بخار ہوجاتا ہے۔ حرارت غریزی ۱۰۱ درجہ سے ۱۰۲ درجہ تک ہوجاتی ہے۔ زکام کی علامات شروع ہوجاتی ہیں۔ آنکھیں سرخ اور آنسو جاری ہوجاتے ہیں۔ ناک سے پانی بہنے لگتا ہے چھینکیں آتی ہیں پیشانی میں درد ہوتا ہے گلا بیٹھ جاتا ہے کھانسی آتی ہے اور کسی قدر بلغم پیدا ہوجاتی ہے سانس میں کسیقدر تکلیف معلوم ہوتی ہے قبض ہوجاتی ہے ہوکہ مرجاتی ہے۔ بعض اوقات دست آنے لگتے ہیں مرض کے چوتہے روز پہلے پیشانی پر دہسرا نکلتا ہے۔ بعد ازاں سارے بدن پر

پھیل جاتا ہے یہہ دہسر چار پانچ روز تک قایم رہتا ہے - بعد ازاں جلد سے سکری اُترنے لگتی ہے - ناک سے گاڑہا مواد خارج ہوتا ہے - آنکھہ کے پپوٹے کسی قدر پھول جاتے ہیں - زبان میلی ہو جاتی ہے - گاہے قے اور دست آتے ہیں اور ساتویں یا آٹھویں روز پسینہ آکر بخار اُتر جاتا ہے -

بعض اوقات بیماری کا زور ہوتا ہے اور گاہے گاہے بیماری خفیف قسم کی ہوتی ہے اور شاذ و نادر ایسی سخت ہوتی ہے کہ ناک اور منہ سے خون جاری ہو جاتا ہے اس مرض میں عوارضات ذیل پیدا ہو جاتے ہیں -

ہوا کی باریک نالیوں کی سوزش - ذات الریہ پھیپھڑے کا دب جانا اور سخت ہو جانا سوزش ناک و آنکھہ و کان وغیرہ یہ مرض خود مُہلک نہیں ہوتا - لیکن جب احتیاط نہ کی جاوے اور بچوں کو سردی سے بچایا نہ جاوے تو عموماً ذات الجنب اور ہوا کی باریک نالیوں میں سوزش ہو کر بچے مر جاتے ہیں -

علاج - اصل میں اس مرض کا کوئی علاج نہیں والدین کو چاہیئے کہ گلی کوچہ میں جب کبھی خسرہ کا مرض ہو تو اُس وقت اپنے بچوں کو اور بچوں کو ساتھ ملنے کی اجازت نہ دیں اور اُن بچوں کو جنکو یہہ مرض ہوا ہو بہت دنوں تک اپنے گھر میں آنے نہ دیں اور جب گھر میں کسی بچہ کو خسرہ نکل آوے تو اُسکو اور بچوں سے علیحدہ ایک کمرہ میں رکھیں - اگر موسم سرما ہو تو اُس کمرہ میں انگیٹھی جلا دیں تاکہ اُس کمرہ کی ہوا گرم رہے - نیز انگیٹھی پر ایک کیتلی پانی کی بھری ہوئی ہر وقت پڑی رہے تاکہ پانی کے بخارات اُس کمرہ کی ہوا کے ساتھ شامل ہوتے رہیں بچہ کو گرم کپڑے پہنا دیں اور سرد ہوا کو اُس کمرہ میں آنے نہ دیں - غذا رقیق اور مقوی

دیں - مثلاً دودھ اور شوربہ - اگر بخار تیز ہو اور دسمر اچھی طرح سے نہ نکلے تو گرم پانی میں کپڑے کو بھگو کر بچہ کے بدن کو پونچھیں - اگر کھانسی اور زکام تکلیف دیں تو زوفا ملٹھ - بنفشہ - ریشہ خطمی وغیرہ کا جوشاندہ بنا کر بچہ کو تھوڑا تھوڑا بار بار پلاویں ورنہ وائینم ایپیکاک امونیا - ایسی ٹیٹس - اور سوئیٹ اسپرٹ آف نائیٹر کا استعمال کراویں - اس عرض میں جلاب کا کرانا مضر ہوتا ہے لیکن اگر قبض ہو اور مسہل کی ضرورت پڑے تو کسٹرائل دیں - اگر بچہ کو ذات الریہ یا اُس کے پھیپھڑے کی باریک نالیوں کی سوزش ہو جاوے تو اُس کی چھاتی پر روئی یا فلالین سے سینک دیں - السی کی پولٹس باندھیں - اسٹیمولنٹ مثل کاربونیٹ آف امونیا مشک اور شراب کے استعمال کریں - اگر اسہال جاری ہیں تو ادویات قابض دیں - جب جلد سے سکری اُترنے لگے تو کاربالک آئل کی مالش کریں جب بچہ صحتیاب ہو جاوے تو اُسکے پارچات کو دھو ڈالیں - اور پھر دیگر بچوں سے ملنے کی اجازت دیں -

## چیچک

اس کو انگریزی میں سمال پاکس اور پنجابی میں سیتلا - ماتا اور بڑی ماتا کہتے ہیں یہ بھی ایک سخت متعدی مرض ہوتی ہے - اس کی زہر مریض کے خون تھوک ناک کے مواد اور سیتلا کے دانوں میں ہوتا ہے - یہ مرض بذریعہ خطوط پارچات اور اسباب خانگی دور تک پھیل جاتی ہے -

جب ہندوستان میں ٹیکا کا رواج نہ تھا تو چیچک چھوٹی عمر میں ہی نکل آتی تھی - لیکن آجکل کسی عمر والا اس مرض سے بچ نہیں سکتا - جب ایک

دفعہ چیچک نکل آئے تو دوبارہ عموماً نہیں ہوتی لیکن ہر ایک بشر کو ایک دفعہ ضرور ہوتی ہے۔

**علامات**۔ زہر کے داخل ہونے سے بارہ دن کے بعد مرض نمودار ہوتی ہے سردی لگتی ہے بخار چڑھ آتا ہے حرارت ۱۰۳ درجہ سے ۱۰۴ درجہ تک پہنچ جاتی ہے سر میں اور خاصکر کمر میں سخت درد ہوتا ہے۔ جی متلاتا ہے مقے ہوتی ہے بچوں میں تشنج بھی ہو جاتا ہے۔ تیسرے روز چیچک پہلے چہرہ پر نمودار ہوتی ہے۔ شروع میں ایک باریک سرخ سا داغ نظر آتا ہے جو آہستہ آہستہ پڑیکر مثل چہرہ کے سخت ہو جاتا ہے۔ قریب چھٹے روز کے اُسپر آبلہ بن جاتا ہے اور اُس آبلہ کی چوٹی بہ نسبت اور سطح کے دبی ہوئی ہوتی ہے اور اُسکے گرد ایک سرخ دائرہ دکھلائی دینے لگتا ہے آٹھویں یا نویں روز آبلہ میں پیپ پڑجاتی ہے۔ بعد ازاں چیچک کے دانے سوکھ جاتے ہیں اور سیاہ رنگ کے کھرنڈ دکھلائی دیتے ہیں تیسرے ہفتہ میں یہ بھی گرجاتے ہیں اگر مرض خفیف ہو تو خفیف نشان ورنہ چمڑے میں گہرے گڑھے پڑجاتے ہیں جنکو عام زبان میں ماتا کا داغ کہتے ہیں۔ جب دانے نکلتے ہیں تو بخار کم ہو جاتا ہے اور جب دانے خشک ہو جاتے ہیں تو بخار تیزی پر ہو جاتا ہے۔ چیچک کی علامات مختلف حالات میں مختلف ہوتے ہیں۔ اگر چیچک کے چند دانے ہی بدن پر نکلیں تو علامات خفیف ہونگی اور اگر دانے زیادہ اور ایک دوسرے سے جدا ہوں تو بھی علامات سخت نہ ہونگی لیکن اگر دانے ایکدوسرے کے ساتھ مل جائیں اور جسم پر بڑے بڑے آبلے بجائے دانوں کے پڑجاتے ہیں یہانتک کہ ایک گال پر ایک ہی آبلہ نظر آتا ہے۔ آنکھ

کے پپوٹے پھول جاتے ہیں۔آنکھوں سے پانی جاری ہو جاتا ہے۔ناک سے بباعث دانے نکلنے کے مواد خارج ہوتا ہے۔گالوں کے اندر گلے اور تالو میں آبلے پڑ جاتے ہیں اور نگلنا دشوار ہوتا ہے اور منہ سے تھوک جاری رہتا ہے جسم کے مختلف مقاموں پر گڑھے پڑ جاتے ہیں اور جوڑوں میں پیپ پڑ جاتی ہے اور دیگر ایسی سخت علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔بعض اوقات چیچک میں منہ اور ناک سے خون جاری ہو جاتا ہے چیچک کے دانوں میں خون بھر جاتا ہے اور چمڑے کے نیچے جمع ہو کر نیلگوں دھبے پیدا کرتا ہے۔

**عوارضات**۔ بال توڑ۔ پھوڑے۔ سر اور چہرہ کا سرخ باد۔ آنکھوں کا دکھنا۔ پھولے کا پڑ جانا۔ آنکھ کے ڈیلے کا بیٹھ جانا۔ کھانسی۔ ذات الریہ۔ سوزش حنجرہ۔ اور جوڑوں میں پیپ کا پڑ جانا۔ شیر خوار بچے اور بوڑھے اس مرض سے زیادہ مرتے ہیں۔ اگر حاملہ عورت کو چیچک نکل آوے تو وہ مر جاتی ہے۔ جن کو ٹیکا نہ لگایا گیا ہو ان میں عموماً مرض مہلک ہوتی ہے۔

**علاج**۔ چونکہ مرض متعدی ہے اس واسطے مریض کو ایک علیحدہ کمرہ میں رکھیں۔ صفائی بدن۔ مکان اور ہوا کا خیال رکھیں۔ غذا مقوی اور رقیق استعمال کراویں درحقیقت اس مرض کا کوئی علاج نہیں۔ ہاں اگر کوئی علامت زیادہ تکلیف دیوے تو اس کا علاج کریں۔ مثلاً اگر گلے میں تکلیف ہو تو غرغرہ کراویں اگر نیند نہ آتی ہو تو نیند آور ادویہ دیں اگر چیچک کے دانے جلدی نہ نکلیں تو گرم پانی سے بدن کو پونچھیں۔ اگر بخار کی تیزی ہو تو میٹھا تیلیا۔ ٹنکچر ا کونائٹ۔ عرق گاؤزبان یا سویٹ اسپرٹ آف نائیٹر استعمال کریں۔ اگر مریض کمزور ہوتا جاوے

تو اِسٹیمولنٹ دیویں اگر جسم پر دانوں کے باعث سے خارش زیادہ ہو تو کشتہ جست اور نشاستہ ہموزن ملا کر دانوں پر چھڑکیں۔ چہرہ کی بدصورتی دور کرنے کی غرض سے بعض اوقات چیچک کے دانوں کو سوئی سے چھیڑ دیتے ہیں اور ان پر کاسٹک لوشن (کاسٹک ۴ ماشہ۔ مقطر پانی یا عرق گلاب نصف چھٹانک) لگاتے ہیں۔ بعض مکھن اور پھوکی ہوئی جست کی مرہم بنا کر لگاتے ہیں عموماً اس علاج سے کامیابی حاصل نہیں ہوتی اور مریض کا چہرہ عمر بھر کے لیئے بدصورت ہو جاتا ہے۔

## ٹیکا

چیچک کے روکنے کے واسطے بطور حفظ ماتقدم کے ٹیکا لگایا جاتا ہے۔ ٹیکا لگانے کا رواج اس ملک میں اس قدر جاری ہو گیا ہے کہ اس کے فوائد کا یہاں پر بیان کرنا لاحاصل معلوم ہوتا ہے۔ ٹیکا ہر عمر میں لگایا جا سکتا ہے اور پہلی بار تین ماہ کی عمر میں لگانا اچھا ہوتا ہے لیکن اگر وبائی چیچک قرب و جوار میں نمودار ہو تو ڈیڑھ ماہ کی عمر کے بچہ کو بھی ٹیکا لگایا جا سکتا ہے۔ اس بات کا خیال ہمیشہ کر لینا چاہیئے کہ جس بچہ کو ٹیکا لگایا جائے وہ تندرست ہو۔ اگر پہلی بار ٹیکا لگانے سے دانے برآمد نہ ہوں تو چند روز کے بعد پھر ٹیکا لگانا چاہیئے۔

عمر بھر میں تین دفعہ ٹیکا لگانا کافی ہوتا ہے اور سات سات سال کا وقفہ دے کر ٹیکا لگاتے ہیں۔ یعنی اگر بچہ کو ایک برس کی عمر کے اندر ٹیکا لگایا گیا ہو تو اس کو ساتویں سال پھر ٹیکا لگانا چاہیئے اور چودھویں سال پھر ٹیکا کرانا مناسب ہوتا ہے

عام لوگوں کا یہ قاعدہ ہے کہ جب کبھی وبائی چیچک پھیلتی ہے وہ ہمیشہ بغیر اس قید
کے ٹیکا کرا لیا کرتے ہیں ٹیکا ہر دو بازو پر کیا جاتا ہے اور عموماً ہر بازو پر تین داغ
نشتر کے جو قریب ایک ایک انچہ کے فاصلہ پر ہوتے ہیں دیئے جاتے ہیں۔
بعض ٹیکا لگانے والے داغ لگانے سے پہلے نشتر پر لاگ لگا لیتے ہیں اور
بعض پہلے داغ لگا لیتے ہیں اور دوبارہ نشتر پر لاگ لگا کر ان داغوں میں لاگ
کو داخل کرتے ہیں داغ گہرے نہیں دیئے جاتے یہانتک کہ خون کا قطرہ بمشکل
نکلتا ہے کیونکہ اگر داغ گہرہ لگایا جاوے تو خون کے زیادہ نکلنے سے لاگ بہ کر
نکل جاتی ہے اور ٹیکا میں ناکامیابی حاصل ہوتی ہے۔ لاگ ٹیکا شدہ بچہ کے
دانوں سے ٹیکا لگانے کے ساتویں روز لیجاتی ہے یا ایک بچھڑے یا کٹی ٹیکا شدہ
کے دانوں سے پانچویں یا چھٹے روز لی جاتی ہے۔ لاگ شفاف اور صاف ہونی چاہیئے
اور اس میں خون یا پیپ کی ملاوٹ نہ ہو۔ اگر لاگ بچہ سے حاصل کر کے ٹیکا بازو
بباز و لگانے کا منشاء ہو تو لاگ اس بچہ کی لینی چاہیئے جو بالکل تندرست ہو اور جس کے
دانے عمدہ پھوٹے ہوئے ہوں اور مرض آتشک و جذام اور دیگر موروثی امراض
سے محفوظ ہو۔ کٹی اور بچھڑیوں میں بھی یہ احتیاط ضروری کر لینی چاہیئے کہ
بالکل تندرست ہوں ٹیکا لگانے کے تیسرے روز بعد ٹیکا کے دانوں میں ورم
ہو جاتا ہے بعد ازاں وہاں آبلے پڑ جاتے ہیں جن میں چھٹے یا ساتویں یعنی شفاف
پانی ہوتا ہے اور آٹھویں روز پیپ پڑنی شروع ہو جاتی ہے آہستہ آہستہ دلے
خشک ہو کر کھرنڈ بنجاتے ہیں جو میعاد پا کر گر جاتے ہیں کھرنڈوں کے گرنے کے بعد
مقام ٹیکا پر گڑھے پڑ جاتے ہیں جو عمر تک قائم رہتے ہیں ان گڑھوں سے

ہی معلوم ہو جاتا ہے کہ آیا کامیابی سے بچہ کو ٹیکا ہوا یا نہیں۔ کامیابی کے لئے کم از کم تین دانوں کا پھولنا ضروری ہوتا ہے ورنہ ٹیکا ناکامیاب سمجھنا چاہئیے۔ ایام ٹیکا میں کبھی کبھی خفیف بخار ہو جاتا ہے اور بازو کا چمڑہ تن جاتا ہے کسی ڈاکٹر کے علاج کرنے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ اگر چمڑہ زیادہ تن جاوے تو اس پر گرم پانی بہا دینا چاہئیے اور اس بات کی زیادہ احتیاط کرنی چاہئیے کہ بچے کے ہاتھ سے دانوں کو نوچ نہ ڈالے۔ کپڑوں کی رگڑ سے دانوں کو بچانا بھی ضروری ہے۔

## کاکڑہ لاکڑہ

اس کو انگریزی میں چکن پاکس کہتے ہیں۔ اس میں خفیف سا بخار ہو جاتا ہے اور فی الفور بدن پر لال لال دانے نکل آتے ہیں جو جلدی سے آبلوں میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ تین چار روز میں پھوٹ پڑتے ہیں اور چھوٹے چھوٹے کھرنڈ بن جاتے ہیں اور گر جاتے ہیں بدن پر کوئی نشان یا دھبہ گر جانے کے بعد نہیں رہتا۔ کاکڑہ لاکڑہ میں بچے کھیلتے پھرتے ہیں۔ کسی نوع کی کوئی تکلیف نہیں ہوتی اور نہ کسی علاج کی ضرورت پڑتی ہے۔ لیکن چونکہ مرض متعدی ہے اسواسطے مریض کو تندرستوں کے ساتھ ملنے کی اجازت نہ دینی چاہئیے۔

## وبائی زکام

اس کو انگریزی میں اِن فلوانزا کہتے ہیں۔ یہ مرض متعدی سمجھا گیا ہے اور

اس کے اسباب اچھی طرح سے معلوم نہیں ہوئے ہندوستان میں پہلے یہ مرض سنی نہیں جاتی تھی لیکن اب سہولیت آمد و رفت کے باعث سے یہ مرض کئی بار ملک یورپ سے آکر اس ملک میں پھیل چکی ہے اور جب کبھی یہ مرض نمودار ہوتی ہے تو وبائی طور پر پھیل جاتی ہے۔ اور ایک ضلع سے دوسرے ضلع میں آدمیوں کی طفیل پھیلتی ہے۔

**علامات** ۔ ہاتھ اور پیشانی میں درد ہوتا ہے سردی لگتی ہے۔ بخار چڑھ آتا ہے۔ نہایت کمزوری معلوم ہوتی ہے۔ ناک اور آنکھوں سے پانی جاری ہوتا ہے چھینکیں آتی ہیں۔ آواز بیٹھ جاتی ہے۔ کھانسی آتی ہے اور خفیف بلغم اخراج پاتی ہے۔ زبان میلی ہو جاتی ہے۔ بھوک مر جاتی ہے۔ مقام معدہ میں درد ہونے لگتا ہے۔ جی متلاتا ہے قے آتی ہے۔ گاہے دست آتے ہیں پیشاب سرخ ہو جاتا ہے۔ پیاس بڑھ جاتی ہے۔ نیند نہیں آتی۔ چار پانچ دن تک ان علامات کی تیزی رہتی ہے بعد ازاں افاقہ ہو جاتا ہے۔ لیکن بیمار مدت تک کمزور رہتا ہے۔ گاہے کھانسی دیر تک رہتی ہے۔ خراب حالتوں میں ذات الریہ یا ہوا کی باریک نالیوں میں سوزش ہو جاتی ہے۔ اگرچہ مریض ان عوارض سے بھی بچ جاتا ہے لیکن کمزور اور بوڑھے عمر رسیدہ مر جاتے ہیں۔ میں نے اپنے تجربہ میں یہ بات دیکھی ہے کہ جب اس مرض کے اندر ذات الریہ ہو جاوے تو مریض کم بچتے ہیں۔ اگر مریض اس مرض کا افیون کھانے کا عادی ہو تو وہ ضرور ہی مر جاتا ہے۔

**علاج** ۔ غذا مقوی دیں۔ شراب کا استعمال کریں۔ کونین۔ اینٹی پائیرین مفید

پڑتے ہیں یا افیون ۔ ڈوور سپوڈر رات کو کھلا دیں تا کہ نیند آجاوے ۔ لائکوار آرسنی کیلس اس مرض میں مفید پڑتا ہے ۔ اگر گلے میں تکلیف ہو تو غرغرے کرا دیں یا گلے میں پانی کی بھاپ دیویں ۔ اگر ذات الریہ یا ہوا کی باریک نالیوں کی سوزش ہو جاوے تو چھاتی پر سینک دیں ۔ رائی کا پلستر لگا دیں یا السی کی پولٹس باندھیں اور مریض کو سردی سے بچاویں اور ادویات دافع کھانسی کا استعمال کریں ۔

## ہیضہ

اس کو وبائی ہیضہ ۔ مروڑی اور کال کرچھی بھی کہتے ہیں ۔ یہ مرض بڑی نامراد ہوتی ہے کوچوں اور شہروں کو تباہ کر دیتی ہے ۔ سخت متعدی ہوتی ہے ۔ اس مرض کی زہر دیہ ایک قسم کے کیڑے ہوتے ہیں ) مریض کے دستوں میں پائی جاتی ہے تازہ دستوں میں یہ زہر کمزور ہوتی ہے اور کچھ اثر پیدا نہیں کر سکتی ۔ لیکن دو سے پانچ روز کے اندر زہر کی طاقت بڑھ جاتی ہے اور نہائیت تیز ہو جاتی ہے اور سخت متعدی ہے ۔ اس میعاد کے بعد پھر زہر کی تاثیر جاتی رہتی ہے ۔ یہ مرض ہوا کے ذریعہ سے نہیں پھیلتی ۔ بلکہ پانی کے ذریعہ سے پھیلتی ہے اور انسانوں کے ذریعہ سے ایک مقام سے دوسرے مقام کو جاتی ہے ۔

اگر مرض ہیضہ ایک شہر یا گاؤں میں پھیلا ہو تو اس گاوں کے آدمیوں کو باہر نکلنے نہ دیویں اور باہر سے کسی آدمی کو اس گاؤں میں آنے نہ دیں تو مرض اسی گاؤں میں محدود رہتی ہے ۔

**علامات** - عموماً ہیضہ کی مرض یک لخت شروع ہو جاتی ہے یا کبھی کبھی مریض کو اس مرض کے ظاہر ہونے کے پیشتر کمزوری معلوم ہوتی ہے اور پاخانہ بار بار اور پتلا آتا ہے اس مرض کے تین درجے ہوتے ہیں۔

**اوّل** - یکایک دست شروع ہو جاتے ہیں پہلے پتلے ہوتے ہیں اور ان میں فضلہ پایا جاتا ہے لیکن تھوڑی دیر کے بعد سفید مانند چاولوں کی پچھ کے اور پانی کی طرح پتلے آنے شروع ہو جاتے ہیں۔ دستوں کی اس قدر کثرت ہوتی ہے کہ بیمار ٹٹی سے اٹھنے ہی نہیں پاتا کہ دوسرے دست کی حاجت ہو جاتی ہے دستوں کے ساتھ ہی قے آنی شروع ہو جاتی ہے اول ہی اول قے میں صفرا خارج ہوتا ہے یا جو کچھ معدہ میں ہوتا ہے بعد ازاں جو پانی مریض پیتا ہے وہی قے کر دیتا ہے اور یہاں تک کہ قے کی رنگت مثل دستوں کی رنگت کے ہو جاتی ہے۔ سخت پیاس لگتی ہے۔ ہاتھ پاؤں میں کڑول پڑنے لگتے ہیں مریض گھبرا جاتا ہے اور بدن اس کا ٹھنڈا پڑ جاتا ہے۔ اور

**دوسرے** درجہ کی علامات شروع ہو جاتی ہیں۔ بدن بالکل سرد ہو جاتا ہے پٹھے سکڑ جاتے ہیں آنکھیں دب جاتی ہیں۔ گالیں اندر گھس جاتی ہیں۔ جلد سرد ہو جاتی ہے۔ رنگ اس کا نیلا پڑ جاتا ہے اور ٹھنڈا پسینہ آتا ہے حرارت غریزی اصلی سے کم ہو جاتی ہے۔ یہاں تک کہ ۹۴-۹۵ درجہ تک پہنچ جاتی ہے۔ نبض تیز چلتی ہے اور بالکل معلوم نہیں ہوتی۔ سانس چھوٹا اور تیزی سے لیا جاتا ہے تنفس کے ساتھ جو ہوا اندر سے خارج ہوتی ہے وہ ٹھنڈی ہوتی ہے۔ آواز بیٹھ جاتی ہے یہاں تک کہ مریض کا بولنا سنائی نہیں دیتا۔ پیشاب کا آنا بالکل بند ہو جاتا ہے اور صفرا

بھی پیدا نہیں ہوتا۔ مریض سخت بے چین ہوتا ہے۔ ہاتھ پاؤں اِدھر اُدھر مارتا ہے
نیند نہیں آتی۔ بدن اور معدہ میں جلن کی شکائیت کرتا ہے۔ بار بار پانی مانگتا
ہے جو ہیں پیتا ہے قے کر دیتا ہے آخر الامر قے اور دست بند ہو جاتے ہیں
یا کم ہو جاتے ہیں اور مریض مردے کی مانند معلوم ہوتا ہے۔ شروع میں ہوش
و حواس درست ہوتے ہیں لیکن مرنے کی حالت میں غنودگی طاری ہوتی
ہے اور ہوش و حواس جاتے رہتے ہیں۔ اکثر مریض چند گھنٹے سے لیکر
۲۴ گھنٹے تک مر جاتے ہیں اور جو مریض رو بہ صحت لانیوالا ہوتا ہے اس میں
تیسرا درجہ شروع ہو جاتا ہے۔ بیماری کی علامات متذکرہ بالا کم ہونے
لگتی ہیں۔ نبض اچھی طرح سے معلوم ہونے لگتی ہے۔ سانس آہستگی سے
آنے لگتا ہے۔ چہرہ کا رنگ نیلگون اور سکڑا کم ہوتا جاتا ہے۔ پیاس۔ دست
اور بے چینی بند ہوتی جاتی ہے اور دستوں کی رنگت زرد ہوتی جاتی ہے اور
پیشاب پیدا ہونے لگتا ہے۔ جسم کی حرارت درستی پر آجاتی ہے مریض سو جاتا ہے
اور بارہ سے چوبیس گھنٹے کے اندر تندرست ہو جاتا ہے۔

عموماً بخار تیز ہو جاتا ہے اور بیمار کچھ دنوں کے پیچھے تندرست ہوتا ہے۔ بعض
اوقات تندرست نہیں ہوتا۔ اس حالت میں بھی کئی عوارضات لاحق ہو جاتے
ہیں مثلاً پیشاب پھر بند ہو جاتا ہے یا انتڑیوں میں سوزش ہو جاتی ہے یا کمزور
قسم کا ذات الریہ ہو جاتا ہے یا قلب میں خون منجمد ہو جاتا ہے بعض اوقات
علامات ہیضہ کی یکایک شروع ہو جاتی ہیں اور مریض ٹھنڈا ہو کر فوراً مر جاتا ہے
گاہے علامات مندرجہ پائی جاتی ہیں۔ دست آتے ہیں۔ لیکن دیگر علامات بہت

خفیف ہوتی ہیں اور مریض اچھا ہو جاتا ہے۔

**علاج** - جب کسی مقام میں ہیضہ پھیل جائے تو اول ان باشندوں کو خاص کر ان کو کہ جو اس جگہ کو چھوڑ سکتے ہیں مناسب ہے کہ فی الفور کسی اور جگہ چلے جاویں اگر جانا مشکل ہو تو وہاں صفائی کا خوب انتظام کریں۔ بدرروں اور نالیوں اور حوضوں کو صاف رکھیں اور ادویات دافع بدبو مثل فینائیل۔ کاربالک ایسڈ یا بلیچنگ پوڈر کا استعمال کریں۔ پھل اور سبزی کو بغیر ابالے جانے کے استعمال نہ کریں۔ خالی معدہ گھر سے باہر نہ جاویں اور کھانا بھی اس قدر زیادہ نہ کھاویں کہ بدہضمی ہو جاوے۔ اگر پاخانہ پتلا آوے تو فی الفور اس کا انتظام کریں۔ پینے کا پانی کسی صاف چاہ یا ندی نالہ سے منگواویں اور اس کو خوب جوش دیکر سرد کر کے استعمال میں لاویں۔

جس کنوئیں یا تالاب کا پانی خراب ہو گیا ہو یعنے جس میں کسی ہیضہ کے مریض کا مادہ قے یا دست داخل ہو جانے کا شبہ ہو یا جس پر کسی مریض کے پارچات دھوئے گئے ہوں تو اس کنوئیں یا تالاب کو بند کر دینا چاہئے تاکہ یہ مرض نہ پھیلنے پاوے جن کنوؤں اور تالابوں میں سے باشندگان بستی پینے کا پانی لیتے ہوں اور جن کا پانی بگڑا ہوا نہ ہو اور پینے میں عمدہ ہو وہاں پہرہ کھڑا کر دینا چاہئے تاکہ وہاں پر کوئی آدمی نہانے نہ پاوے اور نہ پارچات صاف کرے اس میں وہ برتن جو پانی نکالنے کیواسطے ڈالا جاوے صاف ہو۔ سب سے عمدہ طریقہ یہہ ہے کہ ایسے چاہ اور تالاب پر باشندگان باہمی انتظام کر کے چند ایسے کہار اور بہشتیوں کو جو تندرست ہوں اور جن کے گھر میں ہیضہ کسی کو نہ ہوا ہو نوکر

رکھیں تاکہ وہ اپنے برتنوں میں پانی نکال کر باشندگان کے برتنوں میں ڈال
دیا کریں۔ اس طریقہ سے غلیظ برتن پانی میں نہ پڑینگے۔ اشیائے خوردنی
اور دودہ کا انتظام کرنا ضروری ہے۔ اس بات کا خیال رکھیں کہ جو دودہ شہر
کے اندر لایا جاوے اس میں کسی غلیظ تالاب یا چھپڑ کے پانی کی ملاوٹ نہ ہو
کوارن ٹین کا انتظام اگر پورے طور پر ہوسکے تو بہت عمدہ ہے یعنی جب کسی
قرب وجوار میں ہیضہ پھیلے تو وہاں کے آدمیوں کو دوسرے شہر میں داخل
ہونے کے لئے روکا جاوے۔ جب کسی گھر میں کوئی شخص مرض ہیضہ میں
مبتلا ہو جاوے تو اس کے وارثوں کو لازم ہے کہ وہ اس مریض کو ایک
الگ کمرہ میں جگہ دیں اور اس کے پاس صرف وہ آدمی رہے کہ جس نے تیمار
داری کرنی ہو اور جو خود حوصلہ کا اچھا اور بدن کا تندرست ہو۔ مریض کے دست اور
قے ایک ایسے گملے میں رکھنے چاہئے کہ جس میں کسی قسم کی دوائی دافع بدبو ڈالی
گئی ہو۔ عموماً قے اور دست کیواسطے کاربولک ایسڈ (کاربالک ایسڈ) ایک حصہ۔ پانی
بیس حصہ) لوشن یا پرکلورائیڈ آف مرکیوری (دار چکنا ایک حصہ پانی ۵۰۰ حصہ)
لوشن گملوں میں ڈالا کرتے ہیں۔ بعض اوقات ہیراکیس اور گلسپوڈر سے کام
لیتے ہیں۔ سب سے عمدہ طریقہ یہہ ہے کہ دست اور قے کو خبرداری سے ڈھانپ
کر شہر سے باہر دور لیجاکر ان میں بھوسہ ملاکر جلادیں۔ ورنہ ایک گہرہ گڑھا کھود
کر ایسی جگہ پر دفنادیں کہ جس کے نزدیک کوئی چاہ یا تالاب یا ندی۔ نالہ نہ ہو۔ مریض
کے پارچات کو کھولتے ہوئے پانی میں ڈال کر صاف کریں۔ اس کے برتن کھانے
پینے کے بالکل جدا ہوں اور جو چیز مریض کے کمرہ میں لے جاویں پھر

اس کو باہر نکال کر گھر کے آدمی استعمال نہ کریں۔ اگر مریض مرجاوے تو اس کو جلادیویں اور مناسب ہے کہ اس کے پارچات اور چارپائی بھی جلادیں ورنہ ان کو سخت ابلے ہوئے پانی میں دھوویں یا پانی کی بھاپ سے گذاریں مریض کے کمرہ کا فرش اگر کچا ہو تو اس کو چھ انچ کی گہرائی تک کھدواکر یا پلستر کرادیں اور مٹی کو شہر سے باہر لیجاکر دفن کریں۔ اگر فرش پختہ ہو تو اس کو خوب رگڑ رگڑ کر دھلوا دیں اور بعد ازاں کسی دافعہ بدبو دوائی سے دھلوادیں۔ مکان کے اندر سفیدی کرادیں اور گندھک جلاویں۔ گندھک جلانے کے بعد کل کواڑ اور کھڑکیاں دو چار روز تک کھولے رکھیں تاکہ اس کمرہ کی ہوا صاف ہو جاوے بعد ازاں اس کمرہ کو استعمال میں لاویں ہوم یعنے ہون کا کرنا ایسے مکان میں نہائت مفید ہوتا ہے۔

تیماردار مریض ہیضہ کو مناسب ہے کہ بدنی صفائی کا بہت خیال رکھے مریض کے کمرہ کے اندر نہ کوئی چیز کھاوے اور نہ پیوے اپنے آپ کو اس طریقہ سے رکھے کہ مریض اور کھڑکی یا دروازہ کے درمیان میں رہے تاکہ تنفس کے لئے اس کو باہر کی صاف ہوا ملے اور مریض کے تنفس کی خارج شدہ ہوا کو نہ سونگھے جب تک ہاتھوں کو دھو کر صاف نہ کرلے کوئی چیز نہ کھاوے مناسب تو یہ ہے کہ مریض کے کمرہ میں اپنی تھوک بھی نہ نگلے۔ اگر پانی پینے کی حاجت ہو تو کمرہ سے باہر جاکر پہلے گلے کو صاف کرے تاکہ گلے کی تھوک پہلے خارج ہو بعد ازاں مُنہ کو پانی سے کلی کر کے صاف کرے۔ نیز ناک کی نتھلیوں کو بھی صاف کرے اور پھر پانی پیوے۔ تیماردار کو مریض کی خدمت اس حد تک کرنی چاہئے

کہ تھک کر خود بیمار نہ ہو جاوے، اس کو پورے وقت تک سونا بھی ضروری ہے یعنے پوری نیند لینی چاہیئے جب دوسرے تندرست آدمیوں کے ساتھ ملنا چاہے تو پارچات صاف تبدیل کر کے جاوے۔

علاج۔ دراصل ہیضہ کا کچھ علاج نہیں علامات کا علاج کیا کرتے ہیں۔ قے اور دستوں کا بند کرنا نامناسب ہے۔ کیونکہ قے اور دستوں کا آنا قدرتی قاعدہ جسم سے زہر کے خارج کرنے کا ہے۔ پس اگر قے اور دست بند کئے جاوینگے تو ہیضہ کی زہر جسم سے خارج نہ ہو گی اور مریض ضرور مر جاویگا اس لئے ایسی دوا کا دینا کہ جو قابض ہو مثلاً افیون اور مرچ وغیرہ کی گولیاں نہائت ہی مضر ہیں اور اسی باعث سے ڈاکٹروں کی گولیاں بدنام ہوئی ہیں کیونکہ ان گولیوں سے بجائے فایدہ کے نقصان پہنچتا ہے نیز افیون کی یہ بھی تاثیر ہے کہ پیشاب کی تاثیر کو کم کر دیتی ہے اور چونکہ ہیضہ میں پیشاب پہلے سے پیدا ہونا بند ہو جاتا ہے۔ ایسی حالت میں افیون کا دینا گویا پیشاب کے بند ہو جانے کی امداد کرنی ہے۔ نیز گولیاں ہر مریض ہیضہ کو خواہ وہ کسی حالت میں مبتلا ہو بلا سوچے سمجھے دی جاتی ہیں اس سے مریض بہت مر جاتے ہیں اور لوگوں میں جھوٹا وہم پیدا ہو جاتا ہے کہ گولیاں مارنے کی خاطر دی جاتی ہیں اگر گولیوں کے فوائد اور اس بے ترتیبی کو دیکھا جاوے کہ جس سے وہ استعمال کیجاتی ہیں تو لوگوں کا وہم بھی کسیقدر سچا ہی معلوم ہوتا ہے۔ جب کسی کو ہیضہ ہو جاوے تو اس کو آرام سے ایک الگ ہوادار مصفا جگہ میں رکھیں غلیظ پارچات بار بار بدلتے جاویں۔ دست اور قے کا انتظام مذکورہ بالا طریقہ پر کریں پیاس کے کم کرنے کیواسطے منہ میں برف کے

ٹکڑے رکھیں۔ ایفروینگ ڈرافٹ یا تھوڑا تھوڑا سوڈا واٹر پلادیں اگر یہ چیزیں میسر نہ ہوں تو کیوڑہ اور سرد پانی ملا کر استعمال کراویں ورنہ الائچی دانہ اور پانی کو جوش دے کر اور چھان کر سرد کر کے پلاویں مقام معدہ پر رائی کا پلستر لگاویں تاکہ جلن اور درد دور ہو۔ ایک حصہ مشک کا فور نو حصہ شراب ملا کر ایک شیشی میں بند کر کے رکھ چھوڑیں مصری کے ٹکڑے پر اس کے دو چار قطرے ڈال کر گھنٹہ گھنٹہ یا دو دو گھنٹہ کے بعد منہ میں رکھیں۔ عرق دارچینی۔ پودینہ اور الائچی اور کافی تھوڑی تھوڑی مقدار میں استعمال کرا سکتے ہیں۔ زیادہ مقدار میں کوئی چیز نہ دیویں ورنہ قے سے فوراً خارج ہو جاویگی۔ سب سے عمدہ مشک کافور کا نسخہ ہے اگر کٹرول پڑیں تو رائی یا سفوف سونٹھ کو لے کر بدن کی مالش کریں اگر پیشاب بند ہو جاوے تو مقام گردوں پر گلاس کپے یا پھوکیاں لگاویں ورنہ کیسو کے پھولوں کی پوٹلی باندھ کر سینکیں۔

اگر بیمار کا بدن سرد اور کمزور ہو جاوے تو تھوڑی مقدار میں شراب کا استعمال کراویں اور گرم پانی کی بوتلیں بھر کر اس کی ٹانگوں اور پنڈلیوں کے ساتھ لگا دیویں۔ مریض کو پانی پینے سے نہ روکیں۔

میں نے اپنے تجربہ میں سلول کا دینا بہت مفید پایا ہے۔ اس کو ½ ۲ رتی کی خوراک میں تین تین چار چار گھنٹہ کے بعد دینا مفید دیکھا ہے خوراک کے واسطے سرد دودھ یا چوزہ کا شوربہ دیں۔ اگر بیمار کو غنودگی ہو جاوے تو پنڈلیوں پر رائی کا پلستر لگاویں۔ بعد صحت یابی کے آب وہوا کی تبدیلی کرادیں۔

# پیچش

**تعریف** ۔ دستوں میں خون اور آؤں کا پیچش کے ساتھ آنا اور پیٹ میں مروڑہ کا ہونا۔

**اسباب** ۔غلیظ پانی کا پینا۔غلیظ ہوا میں رہنا۔خراب غذا کا کھانا۔تھکاوٹ۔غربت اور کمی غذا وغیرہ وغیرہ۔

**عوارضات** ۔جگر میں پھوڑا بن کر پیپ کا پڑ جانا۔کھانسی۔ذات الریہ۔وغیرہ۔

**اقسام** ۔پیچش کی دو قسمیں ہوتی ہیں۔ایک شدید اور دوسری مزمن جس کو ہندی میں سنگرہنی کہتے ہیں۔

**علامات** ۔جب پیچش کی مرض شروع ہونے لگتی ہے تو طبیعت نہیں لگتی۔کسی کام کو جی نہیں چاہتا۔بھوک کم ہو جاتی ہے۔پیٹ میں میٹھا میٹھا مروڑہ معلوم ہوتا ہے۔بعد ازاں کسیقدر سردی معلوم ہوتی ہے اور بخار ہو جاتا ہے۔پیٹ میں سخت مروڑہ اٹھتا ہے اور بار بار پاخانہ کی حاجت ہوتی ہے۔پہلے اچھی طرح سے پاخانہ خارج ہوتا ہے۔آہستہ آہستہ پاخانہ کا مقدار کم ہوتا جاتا ہے۔خون اور آؤں آنے لگتی ہے دستوں سے بو آتی ہے۔بعد ازاں دست پتلے اور مٹیالے ہو جاتے ہیں اور اس میں چھوٹے چھوٹے ٹکڑے چھچھڑوں کے پائے جاتے ہیں۔کبھی کبھی خون زیادہ آتا ہے بار بار پاخانہ

کی حاجت ہوتی ہے۔ زور لگانا پڑتا ہے اور ٹٹی سے اٹھنے کو طبیعت نہیں چاہتی۔ بار بار دستوں کے آنے سے مقام مقعد جلنے لگتا ہے۔ پیشاب بھی کم اور جلن کے ساتھ آتا ہے۔ زبان سیلی ہو جاتی ہے۔ بھوک نہیں لگتی اور گاہے گاہے جی متلاتا ہے اور قے آتی ہے۔ دبانے سے پیٹ میں درد معلوم ہوتا ہے۔

اگر مریض اچھا ہونیوالا ہو تو ایک ہفتہ میں یا پانچ چھ روز کے بعد آرام ہو جاتا ہے پہلے خون اور آؤں بند ہو جاتے ہیں اور پھر پاخانہ تندرست آنے لگتا ہے۔ زیادتی دستوں کی کم ہونے لگتی ہے۔ اور مریض آہستہ آہستہ تندرست ہو جاتا ہے اگر مرض زور پکڑ جاوے تو مریض کمزور اور نڈھال ہو جاتا ہے۔ زبان خشک ہو جاتی ہے۔ ہچکیاں آتی ہیں۔ قے ہوتی ہے۔ پیٹ پھول کر ڈھول کی طرح بجنے لگتا ہے۔ غنودگی طاری ہو جاتی ہے اور مریض مر جاتا ہے۔ اگر خون کے زیادہ ہونے سے یا انتڑیوں کے پھٹ جانے سے یا جگر میں پیپ پڑ جانے سے موت واقع ہو تو موت سے پیشتر اس بیماری کی علامات ظاہر ہونگی۔ جس سے موت واقع ہوگی۔ جب مرض سنگراہنی ہو تو دستوں میں سے بو آتی ہے۔ رات دن میں پانچ یا آٹھ دفعہ دست آتے ہیں اور مختلف قسم کے ہوتے ہیں۔ گاہے صرف پانی نکلتا ہے اور کبھی کبھی خون اور آؤں نکلتا ہے۔ بیمار کے جسم میں خون کی کمی ہو جاتی ہے چہرہ پھیکا پڑ جاتا ہے۔ مریض دبلا ہو جاتا ہے اور عمر رسیدہ یا زیادہ عمر کا معلوم ہوتا ہے۔

علاج۔ مریض چارپائی پر اور صاف مکان میں رہے۔ شروع میں کسٹر آئل یعنے ارنڈ کا تیل دیویں تاکہ اس کے پیٹ میں سُدہ ہو تو خارج ہو جاوے بعد ازاں ۱۵ بوند ارنڈ کا تیل اور دو ماشہ گوند کیکر ½ رتی افیون نصف چھٹانک عرق سونف رگڑ کر ایک خوراک بناویں اور ایسی تین خوراک دن میں دیویں تخم بالنگوں یا اسبغول ہمراہ شربت مصری کے چار پانچ دفعہ دن میں پلاویں غذا ہلکی اور رقیق دیویں۔ یا تو مریض کو صرف دودھ پلاویں یا چھاچھ کا استعمال کریں۔ اگر مریض کچھ کھانے کا اصرار کرے تو ساگودانہ یا دودھ چانول یا کھچڑی تھوڑی مقدار میں دیویں لیکن دال ہر صورت میں نقصان پہنچاتی ہے۔ خون کے بند کرنے کے لئے اپیکا کوانینا یا سفوف پوست بیخ مدار مفید پڑتا ہے۔ خواہ مفرد ہو خواہ افیون سے مرکب ہو۔ پیاس بجھانے کیواسطے بہدانہ کا لعاب ہمراہ مصری کے اچھا ہوتا ہے پیٹ میں اگر درد ہو تو اسپر سینک کریں۔ جب خون اور آؤں بند ہو جاویں اور مروڑ اور پیچش بھی نہ رہے بلکہ صاف دست آویں تو پھول سپاری۔ کمر کس یا چاک مکسچر دیویں۔ سنگ رہنی میں کم خوراک میں اپیکا کوانینا یا پوست بیخ مدار مفید ہوتا ہے۔ بیل پھل۔ بل کتھ بہت فائدہ کرتی ہیں۔ کاسٹک چوتھائی حصہ رتی کا اور افیون چوتھائی حصہ رتی کا ملا کر ہمراہ گودا روٹی کے گولی بنا کر دینے سے فائدہ ہوتا ہے۔ نیلا طوطیا اور افیون کی گولی بھی مفید پڑتی ہے۔ پیٹ پر روزمرہ گرم تیل سے مساج یعنی مالش کرنا اچھا ہوتا ہے۔ بعض اوقات چانولوں کی پچھ اور افیون کا یا خیسانده کتھ کا حقنہ کرتے ہیں۔ پیچش کے مریض کو پانی صاف اور پاکیزہ اور جوش

دے کر پلانا چاہیئے اور اس کے پیٹ پر کمر بند باندھنا اچھا ہوتا ہے آب وہوا کی تبدیلی سے بہت فائدہ متصوّر ہے۔

# تپ محرقہ

**تعریف**۔ یہ ایک قسم کا تپ ہے جو تین چار روز تک برابر چڑھا رہتا ہے بعد ازاں بیمار اچھا ہو جاتا ہے۔ اس کو انگریزی میں سمپل کنٹی نیوڈ فیور کہتے ہیں۔

**اسباب**۔ نہ تو یہ بیماری متعدی ہے اور نہ کسی زہر کے باعث سے پیدا ہوتی ہے اور اسباب اس کے یہ ہیں۔ سردی یا گرمی کا لگنا۔ زیادہ کھانا یا پینا اور تھکاوٹ۔

**علامات**۔ معمولی علامات بخار کی ہوتی ہیں مثلاً سردی لگتی ہے۔ سر میں درد ہوتا ہے۔ ہاتھ پاؤں ٹوٹتے ہیں۔ بدن گرم ہو جاتا ہے۔ نبض تیز چلتی ہے پیاس لگتی ہے۔ زبان میلی پڑ جاتی ہے۔ بھوک جاتی رہتی ہے اور قبض ہو جاتی ہے۔ پیشاب کم مقدار میں اور سرخ آتا ہے۔ حرارت غریزی چند گھنٹہ میں ۱۰۲ یا ۱۰۴ درجہ تک پہنچ جاتی ہے اور عموماً ایک دو روز کے بعد کم ہو جاتی ہے اور بخار ٹوٹ جاتا ہے۔ گاہے یہ بخار ۲۴ یا ۳۶ گھنٹہ تک رہتا ہے۔ کبھی کبھی تین چار روز تک اس کی میعاد ہوتی ہے۔

**علاج**۔ مریض بستر پر رہے۔ دودھ اور شوربہ کھانے کو دیں۔ مسہل کرا دیں سکنجبین۔ شربت املی و آلو بخارا پلا دیں۔ عرق گاؤزبان ایک چھٹانک میں

قلمی شورہ تین رتی حل کر کے دو دو یا تین تین گھنٹہ بعد پلاویں اگر حرارت غریزی بہت بڑھ جاوے تو بدن کو سرد پانی سے پونچھیں۔ برف اور کلفی کے کھانے سے مریض کو تسکین پڑتی ہے۔ جب بخار اتر جاوے تو کونین کا استعمال کریں۔

## ملیریل فیورس

یعنے وہ بخار جو ملیریا زہر کے باعث سے پیدا ہوتے ہیں۔ ملیریا زہر کے پیدا ہونے کے لئے ان چیزوں کی ضرورت پڑتی ہے۔ مسامدار زمین پر پانی کا ٹھیرا رہنا سورج کی گرمی کی تیزی اور نباتاتی مادہ۔ موسم برسات میں یہہ سب شرائط پوری ہو جاتی ہیں۔ زمین میں بہت سے مقاموں پر پانی ٹھیر جاتا ہے اور اس میں نباتاتی مادہ موجود ہوتا ہے اور سورج کی گرمی بھی زیادہ ہوتی ہے پس وہ نباتاتی مادہ سڑتا ہے اور ملیریا زہر پیدا ہوتا ہے۔ اسی باعث سے بخارات ایسے اضلاع میں زیادہ پھیلتے ہیں کہ جن کی زمین نشیب دار ہو۔ ملیریا کی زہر بات کو زیادہ پیدا ہوتی ہے اور زمین کی سطح سے تھوڑی اونچائی تک جمع رہتی ہے۔ اسواسطے بالائی منزلوں پر سونا بہت مفید ہوتا ہے! ملیریا کی زہر کو بیشک ہوا دور تک اڑا لیجاتی ہے۔ لیکن گنجان درختوں اور اونچی پہاڑیوں کے راستہ میں آجانے سے رک جاتی ہے۔ اونچے پہاڑوں میں ملیریا کی زہر بالکل پائی نہیں جاتی۔

ملیریل بخار موسم برسات کے بعد پائے جاتے ہیں اور متعدی نہیں ہوتے

لیکن بار بار ہو جاتے ہیں۔ پنجاب کے بعض اضلاع کی آب وہوا نہایت عمدہ تھی اور وہاں کے باشندے توانا اور تندرست تھے لیکن ان اضلاع میں نہروں کے جاری ہو جانے سے ملیریا ہوا ہمیشہ رہنے لگی۔ جس کے باعث سے باشندوں کی تندرستی میں فرق آگیا ہے۔ نہ وہ قدوقامت پایا جاتا ہے اور نہ چہرہ کی سرخی دیکھنے میں آتی ہے۔ پیٹ پھول جاتے ہیں۔ طحال اور جگر بڑھ جاتے ہیں۔ چاروں طرف حبس اور دھکا کی شکایت سنائی دیتی ہے۔ مردوں کی قوت باہ کم ہو جاتی ہے اولاد کم پیدا ہوتی ہے اور اموات کی تعداد بڑھتی جاتی ہے۔ ملیریل بخار دو قسم کے ہوتے ہیں ایک کو انٹرمٹنٹ فیور یعنے اترنے چڑھنے والا یا باری کا بخار کہتے ہیں۔ دوسرا ریمیٹنٹ فیور جو تپ محرقہ کہلاتا ہے۔

## باری کا بخار

**تعریف**۔ وقت معینہ پر بخار کا چڑھ جانا اور چند گھنٹہ کے بعد اتر جانا۔

**علامات**۔ اس بخار کے تین درجے ہوتے ہیں پہلے درجہ کو سردی کا درجہ کہتے ہیں اور اس میں سردی لگتی ہے بدن کانپتا ہے۔ دانت بجتے ہیں۔ انگڑائیاں آتی ہیں اور مریض جمائیاں لیتا ہے۔ جلد خشک ہو جاتی ہے۔ رنگ اس کا پھیکا پڑ جاتا ہے۔ سانس جلد جلد آتا ہے۔ سر اور ہاتھ پاؤں میں درد ہونے لگتا ہے۔ نبض تیز چلتی ہے۔ بھوک مر جاتی ہے۔ بعض اوقات قے آتی ہے۔ پیشاب بار بار اور زیادہ مقدار میں آتا

ہے۔حرارت غریزی زیادہ ہو جاتی ہے۔ اس درجہ کی میعاد نصف گھنٹہ سے
ایک دو گھنٹہ تک ہوتی ہے بعد ازاں دوسرا درجہ گرمی کا شروع ہو جاتا ہے
سردی جاتی رہتی ہے۔ جمایاں اور انگڑائیاں بند ہو جاتی ہیں جلد خشک اور
گرم ہو جاتی ہے نبض تیز اور پُر چلتی ہے۔ چہرہ سرخ ہو جاتا ہے۔ پیاس
لگتی ہے۔ سر میں سخت درد معلوم ہوتا ہے اور بعض لوگوں میں ہذیان ہو جاتا
ہے۔ بخار تیز۔ پیشاب سرخ اور کم مقدار میں آتا ہے۔ اس درجہ کی میعاد ایک سے چار
یا پانچ گھنٹہ تک ہوتی ہے۔ گاہے اس سے بھی زیادہ۔ بعد ازاں تیسرا درجہ
یعنے پسینہ کا درجہ شروع ہو جاتا ہے اور پسینہ پہلے چہرہ پھر سارے بدن پر
آجاتا ہے۔ گرمی کے درجہ کی علامات کم ہوتی جاتی ہیں۔ مریض کو تسکین
پڑتی جاتی ہے۔ بخار اتر جاتا ہے اور مریض کو نیند پڑ جاتی ہے۔ اس درجہ
کی میعاد مختلف ہوتی ہے۔ اس کے بعد وقفہ ہوتا ہے۔ اور اس وقفہ میں مریض
بالکل تندرست ہوتا ہے۔ اس وقفہ کے لحاظ سے باری کا بخار تین
قسم پر منقسم ہے۔

**اول**۔ وہ بخار جو روزمرہ وقت معینہ پر ہو جاتا ہے اس کو تپ نیلتکا یا روزمرہ کا بخار کہتے ہیں
**دوسرا**۔ وہ جو ایک روز چھوڑ کر آتا ہے اس کو ترے یا تپ کہتے ہیں۔
**تیسرا**۔ وہ جس میں دو دن کا وقفہ پڑتا ہے اور جس کو چوتھیا تپ کہتے ہیں۔
**علاج**۔ سردی کے درجہ میں مریض کو چارپائی پر رکھیں اور اس لحاف اور کمبل
سے ڈھانکیں۔ ہاتھ اور پاؤں کو دباویں۔ اگر سردی کی زیادہ شکایت ہو تو مریض
کے بستر میں گرم پانی کی بوتلیں بھر کر رکھیں۔ گرم چاء۔ کافی یا دودھ یا پانی

پلاویں۔ گرمی کے درجہ میں فالتو پارچات نکال دیں۔ سرد چیزوں کا استعمال کراویں۔ سکنجبین۔ شربت املی۔ آلو بخارا۔ سرد پانی۔ برف اور میٹھا پانی یعنی لیمونیڈ پلاویں۔ اگر قبض ہو تو مسہل دیں ورنہ معرقات اور مدرات کو برتیں۔ اگر حرارت غریزی بہت تیز ہو تو بدن کو ٹھنڈے پانی سے پونچھیں عرق گاؤزبان۔ اینٹی فبرین ودیگر معرقات دیں۔ دودھ برف اور سوڈا واٹر کو ملا کر پلانے سے تسکین پڑتی ہے۔ اگر سر میں درد ہو تو ماتھے پر ٹھنڈے پانی کی پٹی بھگو کر لگاویں اور پسینہ کے درجہ میں مریض پر ایک آدھ کمبل ڈال دیں جب پسینہ خوب آجاوے تو اس کو آہستہ آہستہ سوکھلاویں۔ پہلے چہرہ کے پسینہ کو خشک کریں۔ تھوڑی دیر کے بعد ہاتھوں اور اسی طریقہ سے سارے بدن کو خشک کر دیویں۔

بخار کے روکنے کیواسطے مختلف ادویات استعمال کی جاتی ہیں۔ لیکن سنکونا فبری فیوج اور کونین کے برابر کوئی دوا نہیں ہے۔ بخار چڑھنے کے وقت سے دو یا اڑھائی گھنٹہ پہلے دس رتی سنکونا کی گولیاں باندھ کر کھلاویں یا پانچ رتی کونین پانی یا دودھ کے ہمراہ کھلادیں۔ اگر مریض کی طبیعت چاہے تو لیموں کے عرق میں کونین کو حل کر کے پلاویں۔ بخار کی باری والے دن مریض کو تا گذر جانے وقت باری کے بھوکا رہنا چاہیئے۔ البتہ دودھ پی سکتا ہے۔ کٹ کرنجا۔ اور پتیس بھی باری کے روکنے کیواسطے اچھے ہوتے ہیں۔ لیکن کونین اور سنکونا فبری فیوج سے کمزور ہوتے ہیں۔

# ریمیٹنٹ فیور

اس بخار اور نوبتی بخار میں صرف اس قدر فرق ہے کہ باری کا بخار وقفہ میں بالکل جاتا رہتا ہے لیکن ریمیٹنٹ فیور بالکل نہیں جاتا۔ البتہ کم ہو جاتا ہے اردو زبان میں اس بخار کا کوئی نام نہیں ہے۔ عام لوگ اس کو تپ محرقہ کہتے ہیں۔

**علامات**۔ اس میں سردی کا درجہ خفیف ہوتا ہے گرمی کا درجہ چھہ یا بارہ گھنٹہ یا اس سے بھی زیادہ دیر تک رہتا ہے۔ قے بہت ہوتی ہے۔ اور اس میں پت خارج ہوتا ہے۔ بعض اوقات خون بھی۔ زبان خشک ہو جاتی ہے اور کسیقدر یرقان کی علامات ظاہر ہوتی ہیں۔ درد سر بہت ستاتا ہے اور گاہے ہذیان ہو جاتا ہے۔ پسینہ کا درجہ ناکمل ہوتا ہے اور اس میں اور وقفہ کے وقت میں تمیز ہونی مشکل ہوتی ہے جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے۔ وقفہ میں بھی بخار بنا رہتا ہے اگرچہ تیز نہیں ہوتا۔ یہہ حالت پانچ سے چوداں دن تک رہتی ہے۔ روزمرہ دوپہر کو بخار کی تیزی ہو جاتی ہے اور ہر صبح کو بخار کسی قدر کم ہو جاتا ہے۔ بعض اوقات دن میں دو دفعہ بخار کی تیزی ہوتی ہے۔ اگر بیمار نے اچھا ہونا ہو تو علامات آہستہ آہستہ کم ہوتی جاتی ہیں۔ اور کوئی عارضہ پیدا نہیں ہوتا۔ درحقیقت باری کے بخار کی نسبت یہ بخار سخت ہوتا ہے۔ ملیریل بخار کے بار بار آنے سے بیمار کی عجیب حالت ہو جاتی ہے۔ چہرہ زرد پڑ جاتا ہے۔ کمزوری ہو جاتی ہے۔ طحال اور جگر بڑھ جاتے ہیں۔ بدہضمی

عصبوں ۔ جوڑوں اور پٹھوں میں درد ہوجاتا ہے ۔ مختلف مقامات سے خون جانے لگتا ہے مثلاً بعض کو نکسیر آنے لگتی ہے ۔ بعض کو پیچش ہوجاتی ہے یعنی انتڑیوں سے خون آتا ہے اور بعض کے پیشاب کے ساتھ خون خارج ہوتا ہے ۔ بعض کے مسوڑے پھول جاتے ہیں اور خون آتا ہے ۔ بعض کی پنڈلیاں سخت ہوجاتی ہیں اور درد کرتی ہیں وغیرہ وغیرہ ۔

**علاج** ۔ ریمیٹنٹ فیور کا علاج مثل باری کے بخار کے ہے ۔ بعض اوقات کونین کو بڑی مقدار میں کھلانے سے بخار ٹوٹ جاتا ہے ۔ ملیریل بخاروں میں سنکھیا اور سنکھیا کا پانی بہت مفید پڑتا ہے ۔ بخار کے بعد جو کمزوری رہجاتی ہے اور بھوک نہیں لگتی اس کے واسطے چرائتہ ۔ گلو ۔ کوڑ اور نمک کا تیزاب مفید ہوتے ہیں ۔ اگر بیمار کمزور ہوجاوے تو مرکبات فولاد کا استعمال کراویں ۔ غذا مقوی دیں ۔ اگر ممکن ہو تو تندرست اضلاع میں آب وہوا کی تبدیلی کراویں ۔ تلی اور جگر کے بڑھ جانے کا علاج کسی اور موقعہ پر بیان کیا جاوے گا ۔

# وجع المفاصل

یہہ دو قسم کا ہوتا ہے ۔ ایک شدید اور دوسرا مزمن

## اوّل شدید وجع المفاصل

**تعریف** ۔ ایک یا ایک سے زیادہ جوڑوں کا سوجنا اور بخار کا ہوجانا ۔

**اسباب** - موروثی۔ سردی کا لگ جانا اور مرطوب جگہ کی رہائش۔ یہہ سولہ اور چھبیس برس کی عمر میں زیادہ ہوتا ہے۔

**علامات** - اس مرض کے شروع ہونے سے پہلے چند دنوں تک مختلف جوڑوں اور پٹھوں میں درد معلوم ہوتا رہتا ہے اور بعد ازاں زانو۔ ٹخنہ۔ کہنی پاہونچہ کے جوڑ میں بیماری نمودار ہوتی ہے۔ مبتلا شدہ جوڑ سوج جاتا ہے۔ درد کرتا ہے اور گرم ہو جاتا ہے۔ اس کی جلد کا رنگ سرخ ہو جاتا ہے عموماً مرض کسی ایک جوڑ میں شروع ہوتی ہے لیکن ایک جوڑ کو چھوڑ کر دوسرے جوڑ میں انتقال کرتی ہے۔ صرف جوڑ ہی نہیں بلکہ پٹھے بھی اس مرض میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ بخار سخت ہوتا ہے۔ عموماً ۱۰۴ درجہ کی گرمی ہوتی ہے۔ بخار کی حرارت کم وبیش ہوتی رہتی ہے۔ پسینہ افراط سے آتا ہے اور اس میں سے کھٹی بو آتی ہے۔ گردن اور چھاتی پر سبار کی شکل آتی ہے۔ پیشاب سرخ اور کم آتا ہے۔ ٹھیرنے سے اس میں سے بہت سا مادہ تہ نشین ہو جاتا ہے۔ پائخانہ نہیں آتا۔ زبان میلی ہو جاتی ہے۔ پیاس لگتی ہے۔ بھوک مر جاتی ہے مریض مارے خوف درد کے حرکت نہیں کر سکتا۔ ہاتھ اور پاؤں کے ہل جانے سے سخت درد ہوتا ہے بیچینی ہوتی ہے اور نیند نہیں آتی۔ جب اس مرض میں قلب کے جھلی کی سوزش ہو جاوے۔ یا مریض شراب پینے کا عادی ہو تو ہذیان ہو جاتا ہے۔ چند روز میں علامات کم ہو جاتی ہیں۔ اگر کوئی عارضہ پیدا نہو جاوے تو مریض رفتہ رفتہ صحت یاب ہو جاتا ہے پہلے بخار اور دیگر تکلیفات دور ہو جاتی ہیں۔ بعد ازاں جوڑوں میں افاقہ

ہونے لگتا ہے۔

**عوارضات۔** قلب کی اندرونی اور بیرونی جھلی کی سوزش۔ ذات الریۃ ذات الجنب۔ سوزش پردہ دماغ یعنے دماغ کی جھلیوں کی سوزش۔ بعض اوقات دماغ میں ایسا عارضہ پیدا ہوتا ہے کہ بخار بہت تیز ہو جاتا ہے اور مریض مرجاتا ہے۔ وجع المفاصل کے مریضوں کو اکثر گلے پڑنے کی بیماری اور جلدی امراض ہو جاتی ہیں۔ وجع المفاصل کے دورہ کی میعاد ایک سے چھ ہفتہ تک ہے لیکن اس کا دورہ بار بار ہو جاتا ہے۔

**علاج۔** وجع المفاصل کے مریض کو ہر وقت بستر پر پڑا رہنا چاہئے متورم جوڑ یا جوڑوں کو تکیوں کے ذریعہ سے آرام سے رکھنا چاہئے۔ تاکہ ان میں حرکت نہ ہو۔ نیز ان کو فلالین یا روئی میں لپیٹ رکھنا چاہیئے۔ غذا مقوی اور سادہ دینی چاہئے۔ سیلی سلیٹ آف سوڈا اس مرض کے لئے اکسیر کا کام دیتا ہے۔ اس کو پانچ دس رتی کے مقدار میں دو دو گھنٹہ بعد کھلاتے جاتے ہیں جب تک کہ بخار اتر نہیں جاتا۔ عموماً اس دوائی کے دینے سے کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ لیکن گاہے گاہے کان بجتے ہیں۔ سر میں درد ہوتا ہے اور بے چینی ہوتی ہے۔ لیکن دوائی بند کر دینے سے سب تکالیف دور ہو جاتی ہیں۔ اگر اس دوائی کے ساتھ احتیاط سے شروع میں علاج کیا جاوے تو مرض ایک ہفتہ یا دس روز سے زیادہ طوالت نہیں پکڑتی جب مرض کی علامات کی شدت کم ہو جاوے تو اس دوائی کو تھوڑی مقدار میں ایک یا دو ہفتہ تک برابر جاری رکھنا چاہئے۔ سیلا سلک ایسڈ اور

ہو دربائی کاربونیٹ آف سوڈا کے دینے سے ویسا ہی فائدہ ہوتا ہے جیسا کہ سیلی سلیٹ آف سوڈا سے۔ قلمی شورہ اور جوکھار بھی عرق گاؤ زبان کے ساتھ دینا اچھا ہوتا ہے۔ بعض اوقات لیموں کی رس فائدہ کرتی ہے۔ نیند لانے کی غرض سے ڈوور سپوڈر یا افیون کھلاتے ہیں یا مارفیا کی جلد کے نیچے پچکاری کرتے ہیں اگر بخار سیلاسلک ایسڈ اور سیلی سلیٹ آف سوڈا کے دینے سے کم نہ ہو تو اینٹی پائرین اور اینٹی فبریں اور میٹھا تیلیا (ٹنکچر اکونائیٹ) دیتے ہیں۔ بدن کو گرم پانی میں کپڑا بھگو کر پونچھتے ہیں۔ بعض اوقات گرم پانی میں تھوڑا سوڈا یا سنجّی ملا دیتے ہیں۔ خاصکر جب سیار کی نکلی ہو۔ جوڑوں پر پوست کے ڈوڈوں کا سینک کرنا اور السی کی پولٹس کا باندھنا مفید پڑتا ہے۔ بعض اوقات جوڑوں پر افیوں کا لیپ کرکے پولٹس باندھنے سے درد کم ہو جاتا ہے۔ دھتورے کے ہرے پتے گرم تیل میں تر کرکے جوڑوں پر باندھنے سے ورم کم ہو جاتا ہے اور درد کو آفاقہ ہوتا ہے۔ اگر قبض ہو تو ایک ہلکا مسہل دیں تاکہ مریض کو پاخانہ کھل کر آجاوے تیز جلاب کے دینے سے مریض کو بار بار حرکت کرنی پڑیگی اور جوڑوں میں درد کی ترقی ہو جاویگی۔ مریض کو گرم کپڑا پہنانا چاہیئے اور سردی سے بچانا چاہیئے۔ جب مریض اچھا ہو جاوے تو اس کو کونین اور آیوڈائیڈ آف پوٹاسیم دینا اچھا ہوتا ہے۔

## وجع المفاصل مزمن

مزمن وجع المفاصل بڑی عمر میں ہوا کرتا ہے بعض اوقات شدید وجع المفاصل

کا نتیجہ ہوتا ہے گا ہے شدید وجع المفاصل نہیں ہوتا شروع سے وجع المفاصل کہنہ ہوتا ہے اس کے اسباب بھی مانند شدید وجع المفاصل کے ہوتے ہیں۔

**علامات**۔ جوڑوں میں درد ہوتا ہے اور کھچاوٹ معلوم ہوتی ہے۔ ظاہرا جوڑوں میں کوئی نرالی بات نظر نہیں آتی یعنے ان میں کوئی تغیر تبدل نظر نہیں آتا۔ لیکن کبھی کبھی جوڑ موٹے معلوم ہوتے ہیں یا ان میں کج پن پایا جاتا ہے مریض کی قوت ہاضمہ کمزور ہوتی ہے اور جسمانی کمزوری بھی معلوم ہوتی ہے۔ موسم کی تبدیلی اور سردی کے لگنے سے اکثر یہ درد بڑھ جاتا ہے اور بعض اوقات قلب کی امراض ہو جاتی ہیں۔

**علاج**۔ کپڑا گرم پہننا چاہیئے اور سردی سے بچنا چاہیئے۔ مالش اور غسل سے جلد کو صاف رکھنا چاہیئے۔ خوراک ہلکی اور سادی کھانی چاہیئے۔ کھلی ہوا میں کثرت کرنا مفید ہوتا ہے۔ جن جوڑوں میں درد ہو ان پر مختلف تیلوں کی مالش کرنی چاہیئے یا ٹنکچر آئیوڈین یا لینمنٹ آئیوڈین لگانا اچھا ہوتا ہے ادویات مقوی مثلاً مچھلی کا تیل۔ آئیوڈائیڈ آف پوٹاش اور سنکھیا مفید پڑتے ہیں۔

## عضلات یعنی پٹھوں کا وجع المفاصل

بعض اوقات پٹھوں میں وجع المفاصل کا درد ہوتا ہے اور مختلف مقاموں پر ہونے سے اس کو مختلف نام سے پکارتے ہیں۔ مثلاً جب پسلیوں کے درمیانی عضلات میں درد ہوتا ہے تو اس کو چھاتی کا درد کہتے ہیں۔ جب کمر کے پٹھوں میں درد ہوتا ہے تو اسکو کمر کا درد کہتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ اس قسم کا

درد پٹھوں کو حرکت دینے سے معلوم ہو جاتا ہے۔

**علاج** شروع میں گرم پانی سے غسل دیں یا جلاب کرا دیں۔ نوشادر، قلمی شورہ جوکھار۔ آئیوڈائیڈ آف پوٹاش۔ اس بیماری میں مفید پڑتے ہیں۔ مقامی علاج میں سینک دینا پولٹس باندھنا۔ مختلف تیلوں کی مالش کرنی مفید پڑتی ہے درد کے مقام پر گرم کپڑا رکھنا چاہیئے۔ کمر کی درد کے لئے پھوکی اور کچا لگوانا اچھا ہوتا ہے بعض اوقات دھوبی کی استری تپا کر کمر پر ایک گیلی چادر کی تہ سے کمر کو ڈھک کر لگانے سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔ کبھی کبھی جلد کے نیچے مارفیا کی پچکاری مفید پڑتی ہے۔

## نقرس

**تعریف** - چھوٹے جوڑوں میں مثلاً ہاتھ اور پاؤں کی انگلیوں کے جوڑوں میں درد کا ہونا۔ نقرس کی مرض یا موروثی ہوتی ہے یا خود بخود ہو جاتی ہے۔ عموماً یہ مرض عمر رسیدوں کو ہوتی ہے لیکن جب مرض موروثی ہوتی ہے تو چھوٹی عمر میں بھی ظاہر ہوتی ہے۔ عموماً یہ مرض امیروں میں پائی جاتی ہے

**اسباب** - عیش سے گذر کرنا۔ عمدہ کھانا اور پینا۔ شراب کا پینا۔ تازہ ہوا کا نہ ملنا اور کثرت کا نہ کرنا۔ اس مرض کے اندر جوڑوں میں ایک سفید سا نمک مانند کھریا مٹی کے جمع ہو جاتا ہے۔

**علامات** - شروع میں جب نقرس کا دورہ پہلے پہل ہوتا ہے تو اس دورہ کے ہونے کے پیشتر مریض پیٹ کی ترشی۔ دل و چھاتی کا جلنا اور پیشاب کے

کم آنے کی شکائیت کرتا ہے۔ بعض اوقات بلاظہوران علامات کے مرض شروع
ہو جاتی ہے۔ عموماً اس مرض کا دورہ رات کے آخری حصہ میں شروع ہوتا ہے بیمار
کی نیند کھل جاتی ہے اور اس کو پیر کے انگوٹھے کے پہلے جوڑ میں سخت درد معلوم
ہوتا ہے پھر فوراً وہ جوڑ سرخ اور گرم ہو جاتا ہے اور اس کی جلد سوج جاتی ہے اور
چمکتی ہے اور اس پر پھولی ہوئی وریدیں نظر آتی ہیں۔ بخار ہو جاتا ہے۔ ترش بودار
پسینہ آتا ہے۔ بھوک مر جاتی ہے۔ قبض ہو جاتی ہے اور سخت بے چینی
ہوتی ہے۔ درد اس قدر ہوتی ہے کہ مریض اپنی رضائی کا بوجھ نہیں اٹھا سکتا
پیشاب کم اور سرخ آتا ہے اور ٹھیرانے سے اس میں درد تہ نشین ہو جاتا ہے
دن ہوتے ہی علامات کی تخفیف ہو جاتی ہے اور رات کے وقت تکلیف پھر بڑھ
جاتی ہے۔ لیکن ہر رات کو مرض میں آہستہ آہستہ تخفیف ہوتی جاتی ہے
اور دن کے وقت علامات مرض کی کم ہو جاتی ہیں۔ اگر نقرس کی بیماری
پہلی بار شروع ہوئی ہو تو ایک ہفتہ کے بعد جوڑ کی سرخی سوجن درد اور
ورم جاتے رہتے ہیں اور وہاں کی جلد سکڑی بن کر اتر جاتی ہے اور جوڑ
اصلی حالت پر آ جاتا ہے۔ نقرس کی مرض کا دورہ بار بار ہوتا ہے اور زیادہ تیز
نہیں ہوتا۔ دیر تک رہتا ہے اور دیگر جوڑ بھی اس مرض میں مبتلا ہوتے ہیں
مثلاً ایڑی اور پنجہ کے جوڑ۔ چند دنوں کے بعد مرض مزمن ہو جاتی ہے۔ اور
اس میں بخار نہیں ہوتا۔ درد اگرچہ زیادہ سخت نہیں ہوتا لیکن ہمیشہ موجود رہتا
ہے۔ بہت سے جوڑ مبتلا ہو جاتے ہیں۔ سوج جاتے ہیں۔ تن جاتے ہیں
کجاپن ان میں معلوم ہونے لگتا ہے۔ کان پر کئی بار ابھار سے نظر آنے لگتے ہیں

مریض ہمیشہ بیمار رہتا ہے۔ ہاضمہ بگڑا رہتا ہے۔ کھٹے ڈکاروں کی شکایت ہوتی ہے۔ نفخ ہو جاتا ہے۔ بھوک جاتی رہتی ہے۔ عموماً قبض رہتی ہے اور طبیعت ناساز رہتی ہے۔ بعض اوقات بجائے جوڑوں کے اندرونی عضوول میں مرض منتقل ہو جاتی ہے۔ جب مرض دماغ کی طرف رجوع کرتی ہے تو سر میں درد ہوتا ہے۔ ہذیان یا تشنج ہو جاتا ہے اور جب معدہ اس مرض میں مبتلا ہو جاتا ہے تو مقام معدہ پر درد معلوم ہوتا ہے۔ جی متلاتا ہے قے آتی ہے وغیرہ وغیرہ اور جب قلب میں اس مرض کا زور ہو جاتا ہے تو دل کی دھڑکن میں بے ترتیبی ہو جاتی ہے۔ دل تیزی سے دھڑکنے لگتا ہے۔ غش ہو جاتا ہے اور بعض اوقات قلب کے مقام پر سخت درد ہونے لگتا ہے۔ جب پھیپھڑے اس مرض میں گرفتار ہو جاتے ہیں تو کھانسی اور دم کشی ستاتی ہے۔ نقرس کے مریضوں کو جلدی امراض زیادہ ہوتی ہیں۔ بعض اوقات گردوں کی بیماری ہو جاتی ہے یا مریض شریانوں کی امراض میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ کسی شریان سے خون جاری ہو جاتا ہے یا دماغ کی بڑی شریان پھٹ جاتی ہے اور مریض کو سکتہ ہو جاتا ہے۔ نقرس کی مرض کی میعاد بہت لمبی ہوتی ہے اور اس سے جان کا خوف نہیں ہوتا۔ اگر مریض مر بھی جاتا ہے تو کسی اور عارضہ سے مرتا ہے۔

**علاج**۔ اگر ہو سکے تو مریض سادہ غذا پر گذارہ کرے۔ گوشت اور شراب سے پرہیز کرے۔ اگر گوشت نہ چھوڑنا چاہے تو گاہے گاہے استعمال کرے۔ دل کو خوش رکھے۔ کھلی ہوا میں کثرت کرے اور جلد اور امعاء کے فعلوں کو درست رکھے

یعنی قبض نہ ہونے دے اور گرم غسل سے جلد کو صاف رکھے۔ جب مرض پُرانا ہو جاتا ہے تو مریض لاچار ہو جاتا ہے۔ صحت اس کی بگڑ جاتی ہے اس وقت غذا مقوی دینی چاہیئے اور شراب بھی اگر ضروری سمجھا جاوے تو دینا چاہیئے جب مرض کا دور ہو تو اس جوڑ کو جس میں مرض موجود ہے حرکت دینی نہیں چاہیئے اور اس پر افیون کا لیپ کریں یا دھتورہ کے پتے باندھیں یا ٹنکچر آرنیکا لوشن یا ٹھنڈے پانی کی پٹی لگاویں۔ مسہل دیں۔ بعد ازاں جوکھار۔ قلمی شورہ اور سورنجاں شیریں ملا کر دیں۔ گرم پانی سے خوب مل کر غسل کراویں۔ اگر بےچینی ہو اور نیند نہ آوے تو مارفیا یا افیون شب کو نیند لانے کی غرض سے دیا کریں۔ گرم کپڑے پہناویں۔ جب مرض پرانی ہو جاوے تو جوڑوں پر جو مرض میں مبتلا ہوں ٹنکچر یا لے نے منٹ آئیوڈین کا لیپ کریں اور ان کو فلالین میں لپیٹے رکھیں۔ آئیوڈائیڈ آف پوٹاش۔ مرکبات سنکھیا۔ نوشادر۔ جوکھار۔ سورنجاں شیریں کا استعمال کراویں۔ آب و ہوا کی تبدیلی اچھی ہوتی ہے۔ اس مرض میں جو عوارضات پیدا ہوں ان کا حسب دستور علاج کریں۔

## اِسکروی

اس مرض کا ہندوستانی میں کوئی نام نہیں ہے۔

**تعریف**۔ یہ وہ مرض ہے کہ جس میں سبزی اور تازہ پھلوں کے نا کھانے کے باعث سے خون بگڑ جاتا ہے اور مسوڑوں سے خون نکلتا ہے۔

**اسباب**۔ بقولات کا استعمال نہ کرنا۔ تازہ پھل کا نہ ملنا۔ سردی کا لگنا۔

مشقت کا اٹھانا وغیرہ۔

**علامات**۔ کام کرنے کو طبیعت نہیں چاہتی سستی معلوم ہوتی ہے۔ عموماً ہاتھ پاؤں درد کرتے ہیں۔ دانتوں کے مسوڑے پھول جاتے ہیں اور چھونے سے ان سے خون جاری ہو جاتا ہے۔ دانت ہلنے لگتے ہیں اور درد کرتے ہیں۔ جلد کے نیچے مختلف مقامات میں خون جمع ہو جانے سے نیلگوں نشان پیدا ہو جاتے ہیں۔ پنڈلیاں سخت ہو جاتی ہیں مختلف جگہوں سے خون جاری ہوتا ہے۔ بہت کمزوری ہو جاتی ہے۔ بدن کا رنگ پھیکا پڑ جاتا ہے تنفس سے بو آتی ہے۔ بھوک جاتی رہتی ہے اور قبض رہتی ہے۔ بخار بالکل نہیں ہوتا اگر مرض کا علاج نہ کیا جاوے تو مریض دن بدن کمزور ہوتا جاتا ہے۔ تھوڑا سا کام کرنے سے ہانپنے لگتا ہے۔ جلد پر ورم ہو جاتا ہے۔ اور بعض اوقات زخم پڑ جاتے ہیں۔ اگر معقول علاج کیا جائے تو مریض اچھا ہو جاتا ہے ورنہ کمزور ہو کر یا کسی عارضہ میں مبتلا ہو کر مر جاتا ہے۔

**علاج**۔ تازہ سبزی کا استعمال کراویں۔ لیموں کی رس نصف چھٹانک سے ایک چھٹانک تک ایک گلاس پانی میں ملا کر اور اس میں تھوڑی سی شکر چھوڑ کر دن میں تین دفعہ پلانے سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔ غذا مقوی دیں تازہ دودھ پلاویں۔ کھلی ہوائیں کثرت کراویں۔ پینے کا پانی بہت مصفّا ہو۔ مسوڑوں پر کتھہ سفوف کیا ہوا چھڑکیں یا لگاویں اور کلی کراویں یا پھٹکڑی کی کلی کراویں۔ ببول کے پتوں کا جوشاندہ کلی کے واسطے بہت مفید پایا گیا ہے نیز مسوڑوں پر ٹنکچر آیوڈین اور ٹنکچر اسٹیل کے لگانے سے بہت فائدہ ہوتا

ہے۔ اگر لیموں نہ ملے تو لیموں کا آچار اور گلگل کا آچار۔ انب چور اور املی کا استعمال کرادیں۔ آم کی چٹنی بہت مفید ہوتی ہے اور تازے پھل بہت فایدہ بخش ہیں۔

## اسکرافیولا یعنے مرض خنازیر

دراصل اسکرافیولا ایک قسم کا مزاج ہے کہ جس میں خفیف باعث سے مختلف مقامات جسم میں ایک قسم کی سوزش ہو جاتی ہے جو شدید نہیں ہوتی۔ مقام سوزش اول دبیز ہو جاتا ہے اور بعد ازاں گلنے لگتا ہے۔ اس قسم کی سوزش عموماً جلد۔ جوڑ۔ استخوان اور عذو دجاذبہ میں پائی جاتی ہے۔ گردن کی گلٹیاں پھول جاتی ہیں اور اسی واسطے اس مرض کو کنجیروں کی مرض کہتے ہیں۔ عموماً یہ مرض موروثی ہوتی ہے اور جو بچے اس مزاج کے اپنے والدین سے ورثہ لیتے ہیں وہ قد میں چھوٹے ہوتے ہیں۔ چمڑہ ان کا موٹا ہوتا ہے چہرہ گول۔ خط و خال بدصورت۔ سر کے بال موٹے۔ اوپر کا ہونٹھ موٹا۔ ناک چوڑا کند فہم۔ ہڈیاں موٹی۔ پیٹ لٹکا ہوا ہوتا ہے۔ اور دانت ان کے جلدی بھر جاتے ہیں۔ عموماً مرض گلے کی گلٹیوں میں جیسا کہ پہلے بیان گیا گیا ہے نمودار ہوتی ہے۔ گاہے جوڑوں اور ہڈیوں میں شروع ہوتی ہے گلے کی گلٹیاں پھول جاتی ہیں اور ان سے مدت تک پیپ جاری رہتی ہے گاہے بدن پر پیپ دار پھنسیاں نکلتی رہتی ہیں۔ آنکھوں کی پلکوں سے مواد

جاری رہتا ہے۔ کان بہتے ہیں۔ ناک سے مواد جاری ہوتا ہے پر لنے پیپ دار پھوڑے ہو جاتے ہیں۔ گاہے جوڑوں میں ورم ہو جاتا ہے اور کبھی کبھی ہڈیوں میں سوزش ہو جاتی ہے۔ پھول جاتی ہیں۔ ان سے پیپ نکلتی ہے اور وہ مردار پڑ جاتی ہیں۔ اگر معقول علاج سے بیماری کو روکا نہ جاوے تو پھیپھڑے اس مرض میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور تپ دق ہو جاتا ہے۔

علاج۔ اسکرافیولا کا علاج معمولی ہے۔ تازہ ہوا میں رکھیں۔ کثرت کراویں غسل دیں۔ غذا مقوی خاصکر گوشت۔ مکھن۔ گھی۔ دودھ۔ انڈے کھلاویں تیل مچھلی کا تیل۔ آئیوڈائیڈ آف پٹاش۔ ٹنکچر آئیوڈین۔ سیرپ فرائی آئیوڈائیڈ۔ چرائتہ اور کو اشیاء وغیرہ کا استعمال کراویں۔

## ٹیوبرکیولوسس

اس مرض کا ہندوستانی میں کوئی نام نہیں ہے یہ ایک خاص متعدی مرض ہوتی ہے جو جسم کے اندر ایک خاص زہریلی جاندار چیز کے داخل ہو جانے سے پیدا ہوتی ہے۔ یہ جاندار زہر خون کے سرخ کسے کی ایک تہائی کے برابر طول میں ہوتی ہے۔ اور جسم میں داخل ہو کر یا تو مقامی علامات پیدا کرتی ہے مثلاً پھیپھڑوں میں یا سارے جسم میں تاثیر کر جاتی ہے۔ اس زہر کے اثر پیدا کرنے کے لئے مریض کی ایک خاص مزاج کی ضرورت ہوتی ہے جس کے بغیر یہ مرض پیدا نہیں ہو سکتی۔ اسکرافیولا والے مزاج میں اس مرض کیطرف خاص میلان ہوتا ہے اور سوائے اسکرافیولا کی مرض ٹیوبرکیولوسس کی طرف

کئی اور مزاج بھی میلان رکھتے ہیں۔ جو یا تو ورثہ میں ملتے ہیں یا طبیعت میں خود بخود پیدا ہو جاتے ہیں۔ اگر ورثہ میں ملیں تو اس حالت میں جسم کی بناوٹ بھی نرالی ہوتی ہے اور اگر طبیعت میں ٹیوبرکیولوسس کی رجوعیت خود بخود پیدا ہو جاوے تو اس حالت میں ایسی حالت کے پیدا ہونے کے پیشتر کوئی خاص مرض ہوتی ہے کہ جس کے باعث سے اس مقامی عضو کی پرورش میں خلل پڑ جاتا ہے مثلاً ذات الریّہ کے ہو جانے سے پھیپھڑے میں ایسی کمزوری پیدا ہو جاتی ہے کہ وہ ٹیوبرکیولوسس کے پیدا ہونے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ مرض ٹیوبرکیولوسس کی یہ خاصیت ہے کہ اس میں مختلف مقامات میں ٹیوبرکلز پیدا ہو جاتے ہیں جو دو قسم کے ہوتے ہیں۔

ایک وہ جو رنگ میں خاکستری ہوتے ہیں اور دوسرے وہ جن کا رنگ زرد ہوتا ہے اور جو دراصل خاکستری رنگ کی ٹیوبرکلز کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ ان ٹیوبرکلز میں بے سی لس ٹیوبرکیولوسس یعنی وہ جاندار چیز جو مرض کا باعث ہوتی ہے پائی جاتی ہے جن بچوں میں ٹیوبرکیولوسس کے پیدا ہونے کے لئے موروثی میلان پایا جاتا ہے یعنی وہ بچے کہ جن میں مرض ٹیوبرکیولوسس پیدا ہو سکتی ہے ان کی شناخت یہ ہے کہ وہ قد و قامت میں اونچے اور پتلے ہوتے ہیں جلد ان کی صاف اور نازک ہوتی ہے۔ چہرہ بیضوی۔ خط و خال خوبصورت سر کے بال پتلے اور ریشمی۔ آنکھیں بڑی۔ پلکیں لمبی۔ زود فہم اور مزاج کے چست گردن لمبی۔ چھاتی پتلی۔ ہاتھوں کی انگلیاں لمبی اور گاؤدم۔ اس مزاج کے آدمیوں کو تپ دق آسانی سے ہو جاتا ہے۔

# بھس

اس کو انگریزی میں انیمیا کہتے ہیں۔ بعض اضلاع میں اس کو دمکا لگ جانا کہتے ہیں اور بعض گرمی کا تاؤ کہتے ہیں۔

**تعریف**۔ خون کا سفید پڑ جانا اور سرخ کیسوں کا کم ہو جانا۔

**اسباب**۔ پوری غذا کا نہ ملنا۔ تازہ ہوا اور روشنی سے محروم رہنا۔ کسی میعاد تک جسم کے کسی حصہ سے خون یا کسی اور مواد کا خارج ہونا۔ مرض بخار میں بار بار مبتلا ہونا۔ ہاضمہ کا بگڑ جانا۔ بڑے شہروں کا رہنا۔ تنگ اور بند کوچوں کی بود و باش۔ نالیوں اور بدرروں کے پاس بیٹھنا۔ اسیواسطے بڑے شہروں کی مستورات کی رنگت پھیکی اور زرد ہوتی ہے۔

**علامات**۔ جلد کا رنگ پھیکا پڑ جاتا ہے۔ منہ کھول کر دیکھنے سے منہ کے اندر کی سطح اور لبوں کی اندرونی سطح اور آنکھ کے نیچے کے پپوٹوں کی اندرونی سطح بجائے سرخ ہونے کے سفید اور رنگت میں پھیکی معلوم ہوتی ہے۔ گویا کہ ان میں خون مدار دہے۔ آنکھ کے پپوٹوں۔ ٹخنوں اور پنڈلیوں میں عموماً ورم معلوم ہوتا ہے۔ ہاتھ پاؤں ٹھنڈے پڑ جاتے ہیں۔ سرد معلوم ہوتے ہیں انگلیوں کے ناخنوں میں سے خون جاتا رہتا ہے اور رنگت ان کی پھیکی پڑ جاتی ہے۔ اگر مریض کی زبان باہر نکلوا کر دیکھی جاوے تو اس کی رنگت بالکل سفید نظر آتی ہے۔ عموماً اگر مریض تندرستی کی حالت میں فربہ ہو تو دبلا ہو جاتا ہے لیکن بعض اوقات بھسا اور فربہ رہتا ہے۔ جسم میں سستی ہو جاتی ہے

کام کرنے کو جی نہیں چاہتا۔ ڈر لگتا ہے۔ یادداشت بھی خراب ہو جاتی ہے۔ تھوڑا سا کام کرنے سے جلدی تھک جاتا ہے اور سونا چاہتا ہے۔ لیکن نیند بھی اچھی طرح سے نہیں آتی بُری طرح سے آتی ہے ہاتھ پاؤں میں درد اور تھکاوٹ اور پٹھوں کی پھڑ پھڑاہٹ مختلف مقامات پر معلوم ہوتی ہے۔ دل دھڑکتا ہے تھوڑا سا کام کرنے سے مریض ہانپتا ہے۔ اگر بیٹھا یا لیٹا ہوا ہو تو کھڑا ہونے سے آنکھوں کے آگے تارے نظر آتے ہیں یا اندھیرا چھا جاتا ہے۔ بعض اوقات مریض کو اندھرا تا ہو جاتا ہے۔ گردن کے عروق تڑپتے ہیں نبض تیز اور کمزور چلتی ہے۔ بھوک اچھی طرح سے نہیں لگتی۔ قوت ہاضمہ کمزور ہو جاتی ہے۔ نفخ کی شکایت ہو جاتی ہے۔ اور قبض بنا رہتا ہے۔ پیشاب پانی کی طرح اور زیادہ مقدار میں آتا ہے۔ مستورات میں یا تو حیض آنا بند ہو جاتا ہے یا کم مقدار میں آتا ہے گاہے درد کے ساتھ خون آتا ہے۔ بعض مستورات کو اندام نہانی سے سفید پانی جاری ہوتا ہے۔

**علاج** - پہلے نقص کے ہونے کا باعث معلوم کریں اور اس کو رفع کریں مریض کو کھلی ہوا میں رکھیں اور ایسے مکان میں کہ جہاں سورج کی روشنی کا اچھی طرح سے گذر ہو۔ کھلی ہوا میں ہوا خوری کراویں۔ گرم یا سرد پانی سے غسل دیں۔ چونکہ ہاضمہ بھی کمزور ہوتا ہے اسواسطے غذا ہلکی اور مقوی تھوڑی مقدار میں اور بار بار دیں کم مقدار میں شراب بیر کا غذا کے ساتھ دینا مفید پڑتا ہے۔ اس مرض میں مرکبات فولاد اکسیر کا کام دیتے ہیں۔ بعض اوقات مرکبات فولاد کے ہمراہ کچلہ کے مرکبات بھی ملا دیتے ہیں۔ لیکن چونکہ مرکبات فولاد قابض ہونے

ہیں اسواسطے بطور ٹانک کے ایلو اسفید ہوتا ہے۔ ہیر کسیس او سلفیٹ آف مگنیشیا ملا کر دینے سے فائیدہ ہوتا ہے۔ کاربونیٹ آف آئیرن۔ سٹریٹ آف آئیرن اینڈ کونین وسٹریٹ آف آئیرن اینڈ امونیا اور دیگر مرکبات فولاد کا استعمال کریں اگر قبض ہو اور مریض کی زبان میلی تو اس حالت میں پہلے مسہل کراویں۔ بعد ازاں کڑوی۔ نباتاتی۔ مقوی ادویات دیں۔ بعض اوقات فولاد طبیعت کے موافق نہیں آتا۔ تو اسوقت فولاد کو ہمراہ کھاری مرکبات کے دینا اچھا ہوتا ہے سنکھیا اور اس کے مرکبات بھی خاص کر بچوں اور عورتوں میں بہت مفید پائے گئے ہیں۔ گوشت۔ شوربہ۔ انڈہ۔ دودھ۔ تازے پھل اور بقولات کا دینا ضروری ہے۔

## مہلک بھس

اس کو انگریزی میں پرنیشس انیمیا کہتے ہیں۔ اس مرض کا اصلی باعث معلوم نہیں ہوا۔ عموماً ۲۵ سال سے لیکر ۴۰ سال کی عمر تک ہوتی ہے۔ اور مرکبات فولاد سے اس مرض کو فائیدہ نہیں پہنچتا۔ عموماً مریض مرجاتا ہے سرخ کیسے خون کے بہت ہی کم ہوجاتے ہیں۔ خون پھیکا پانی سا ہوجاتا ہے۔ اس مرض میں تلی بھی کسیقدر بڑھ جاتی ہے۔ مرد اور عورتوں کو یکساں ہوتی ہے۔

علامات۔ بیمار کا رنگ پھیکا پڑجاتا ہے اور کل علامات بھس کی پائی جاتی ہیں حرارت غریزی عموماً ۲ یا ۳ درجہ بڑھ جاتی ہے۔ آنکھ کے اندرونی عصبی پردہ پر خون عروق سے نکل کر جمع ہوجاتا ہے اور اسواسطے نظر میں فرق پڑجاتا ہے پیشاب سرخ آتا ہے بیماری جلدی زور پکڑ جاتی ہے۔ اور عموماً موت

واقع ہوتی ہے۔ اس مرض کی میعاد چھ ماہ سے ایک برس تک ہے۔ خیال کیا گیا ہے کہ یہ مرض چھوٹی امعاء کے شروع حصہ میں جو معدہ سے شروع ہوتی ہے ایک قسم کے کیڑے پائے جانے سے جو خون کو چوستے ہیں اور جنکو انکلاس ٹوما۔ ڈیوڈی نیلیز کہتے ہیں پیدا ہوتی ہے۔

**علاج** - دراصل اس مرض کا علاج نادارد ہے۔ فولاد سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا کہتے ہیں کہ سنکھیا سے فائدہ ہوتا ہے۔ لیکن میں نے اس مرض کا مریض بچتا نہیں دیکھا۔

## ذیابطس

**تعریف** - پیشاب میں شکر کا خارج ہونا۔ اصل میں ہر ایک بشر کے پیشاب میں بہت سی خفیف مقدار شکر کی خارج ہوتی ہے۔ اسواسطے جب شکر زیادہ مقدار میں خارج ہوگی تو اس کو ذیابطس کہینگے۔

**اسباب** - عموماً یہہ مرض موروثی ہوتی ہے۔ ہر عمر میں ہوتی ہے۔ مردوں میں زیادہ اور عورتوں میں کم ہوتی ہے۔ دل کا شدید رنج کا لگنا۔ اعصاب کو ضرر پہنچنا یا نظام عصبی کی بیماری سے یہہ بیماری ہوتی ہے آجکل ہندوستان میں یہہ مرض عام پھیل گئی ہے۔ امیروں اور تعلیم یافتوں کو اسی مرض سے زیادہ مرتے ہوئے دیکھا ہے۔ دماغی محنت۔ عیش و عشرت شراب نوشی۔ زیادہ مجامعت بھی اس کے سبب خیال کئے گئے ہیں۔ جگر کی خرابی سے یہ مرض پیدا ہوتی ہے۔

علامات۔ شروع میں علامات بہت خفیف ہوتی ہیں۔ مریض کی بھوک اچھی ہوتی ہے۔ لیکن باوجود اچھا کھانے کے اس کو کمزوری معلوم ہوتی ہے اور یہ بھی معلوم ہونے لگتا ہے کہ معمول کی نسبت اسکو زیادہ بار پیشاب کرنی کی حاجت ہوتی ہے۔ ان باتوں سے اس کو اپنے جسم میں خرابی ہونیکا احتمال پیدا ہوتا ہے اور وہ اسیواسطے حکیم کی صلاح لینے کا متلاشی ہوتا ہے یا جہاں وہ پیشاب کرتا ہے وہاں کیڑے اور مکھیاں کثرت سے جمع ہو جاتی ہیں۔ کہ جس کے باعث سے اس کے دل میں وہم کسی مرض کا پیدا ہو جاتا ہے اور وہ حکیم کی صلاح لیتا ہے۔ پیشاب بار بار اور زیادہ مقدار میں آنے لگتا ہے۔ مریض جو تندرستی کی حالت میں رات کو کبھی پیشاب کرنیکیواسطے نہیں اٹھتا تھا اب اس کو بار بار اٹھنا پڑتا ہے۔ پیشاب میں شکر بہت خارج ہوتی ہے اور پیشاب کی مقدار بہت بڑھ جاتی ہے یہانتک کہ بیمار کو چوبیس گھنٹہ کے اندر ۳ سیر سے ۸ سیر تک پیشاب آنے لگتا ہے۔ پیشاب صاف اور چمکیلا ہوتا ہے اور اس میں ترشی زیادہ ہوتی ہے اور اس میں سات چھٹانک سے بارہ چھٹانک تک شکر خارج ہوتی ہے لیکن اس کا مقدار مختلف مریضوں میں مختلف ہوتا ہے۔ کھانا کھانے کے بعد یا روٹی اور مٹھائی کھانے کے بعد شکر زیادہ خارج ہوتی ہے۔ پیاس بڑھ جاتی ہے۔ یہانتک کہ مریض بار بار پانی پینے کی ضرورت ظاہر کرتا ہے۔ عموماً بھوک لگتی ہے۔ اور مریض خوب کھاتا ہے۔ لیکن اسکا بدن سوکھا جاتا ہے۔ بعض بیماروں کو بھوک کم لگتی ہے اور وہ سوکتے بھی کم ہیں۔ ایسے مریض بہ نسبت پہلے مریضوں کے دیر

تک زندہ رہتے ہیں۔ جلد خشک اور کھردری ہو جاتی ہے۔ ٹخنوں کے پاس عموماً سوجن ہو جاتی ہے۔ پھوڑے اور پھنسیاں بہت نکل آتی ہیں۔ بعض اوقات کھکھر پھوڑے نکلتے ہیں۔ زبان سرخ اور خشک ہو جاتی ہے۔ مسوڑے پھول جاتے ہیں اور دانتوں سے جدا ہو جاتے ہیں۔ دانت بھرنے لگتے ہیں دل دھڑکتا ہے۔ کسی کام کے کرتے وقت بیمار ہانپنے لگتا ہے۔ ہاضمہ بگڑ جاتا ہے۔ نفخ شکم ہو جاتا ہے۔ قبض ہو جاتی ہے۔ پاخانہ خشک آتا ہے۔ کسی کام میں طبیعت نہیں لگتی۔ قوت باہ یا تو کمزور یا بالکل جاتی رہتی ہے۔ نظر میں فرق آجاتا ہے۔ اور موتیا بند ہو جاتا ہے۔ گاہے تپ دق ہو جاتا ہے۔ آخر مریض مر جاتا ہے۔

**عوارضات** ۔ تپ دق۔ کھکھر پھوڑہ۔ ذات الجنب۔ ذات الریہ اور ڈایابیٹک کوما اس کو ذیابیطس کی غشی کہنا چاہیئے۔ اس میں مریض کسی غیر معمولی تھکاوٹ کے باعث سے یکایک کمزور اور لاپرواہ ہو جاتا ہے سانس آہستگی اور آہ کے ساتھ لیتا ہے۔ سانس میں سے ایک قسم کی بو آتی ہے آخر غنودگی اور بیہوشی ہو جاتی ہے خراٹے مارنے لگتا ہے اور ایک سے تین دن کے اندر مریض مر جاتا ہے۔ ذیابیطس کی مرض کی میعاد لمبی ہوتی ہے۔ عموماً ایک سال سے تین سال تک ہے۔ گاہے بیمار کا جلدی فیصلہ ہو جاتا ہے اور کبھی کبھی مرض طوالت پکڑتی ہے۔

**علاج** ۔ بیمار کھلی ہوا میں اسقدر کثرت کرے کہ تھکنے نہ پاوے۔ روزمرہ گرم پانی سے کھردرے تولئے کے ساتھ بدن کو مل کر غسل کرے۔ گرم کپڑا اور

فلالین پہنے۔ اگر قبض ہو تو ارنڈ کا تیل یا نمکین جلاب لے۔ اگر ہاضمہ خراب ہو تو ادویہ کھار کو ہمراہ چرائتہ اور کو اشیا کے استعمال کرے۔ اگر نیند نہ آتی ہو تو بروما ئیڈ آف پوٹاش اور افیون کھاوے۔ اگر بھوک بہت تیز ہو تو اس کو کم کرنیکی غرض سے ہینگ ایک یا دو رتی ایک یا دو دفعہ دن میں استعمال کرے۔ اگر پیاس زیادہ ہو تو منہ میں برف کے ٹکڑے رکھے یا سوڈا واٹر پیوے۔ لیتھا واٹر بہت فائدہ کرتا ہے۔ اس مرض میں افیون کھلاتے ہیں بعض مارفیا اور کوڈایا (دست افیون ہیں) کو پسند کرتے ہیں بعض اوقات افیون سے نقصان ہوتا ہے تو اس حالت میں سلی سلیٹ آف سوڈا دیتے ہیں۔ جامن کی گٹھلیاں سفوف کر کے اس مرض میں کھلاتے ہیں۔ سنکھیا کونین۔ فولاد۔ مچھلی کا تیل۔ کچلہ کے مرکبات فائدہ مند سمجھے گئے ہیں۔

ذیابطیس کے مریض کو دماغی محنت چھوڑ دینی چاہئے اور ملکوں کا سفر کرنا چاہئے۔ سفر سے مریض کو بہت فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ آب و ہوا کی تبدیلی بھی اسی غرض سے اچھی ہوتی ہے۔ خوراک کا انتظام اس مرض میں بہ نسبت ادویات کے نہائت ضروری ہے۔ تمام ایسی چیزیں کہ جن میں شکر اور آٹا پایا جاتا ہے جیسے چینی۔ روٹی۔ چاول۔ ساگودانہ۔ آلو۔ مٹر۔ سیم پھلی گاجر۔ شلغم اور دیگر ایسے پھل نہ کھانے چاہئے۔ شراب کا پینا ہرگز مناسب نہیں۔ دودھ۔ مکھن۔ گھی۔ پنیر۔ انڈے۔ گوشت۔ مچھلی اور سبز ترکاریاں کھانی چاہئے۔ روٹی چھان کی کہ جس کو پانی سے پہلے دھویا گیا ہو پکوا کر کھانی چاہئے۔ یا بادام کی بسکٹ کھاوے اگر روٹی نہ چھوڑ سکے اور کچھ کھانا چاہے

تو ڈبل روٹی کے پتلے پتلے ٹکڑے کر کے کوئلوں کے اوپر رکھکر خوب ٹوسٹ کر کے یعنی سینک کر اور شوربہ میں ڈبو کر یا مکھن لگا کر کھاوے۔ بعض ڈاکٹر مریض کو صرف اس دودھ کا استعمال کراتے ہیں کہ جس سے بالائی اتاری گئی ہو اور بعض حکما دہی اور چھاچھ کا پلانا مفید سمجھتے ہیں۔ لیموں کی رس اور دیگر ایسی کھٹائیاں استعمال کر سکتے ہیں۔

## کوکر کھانسی

یہ وبائی اور متعدی مرض ہوتی ہے۔ انگریزی میں اس کو ہُوپنگ کاف اور پنجابی میں کتے کھانسی کہتے ہیں۔ عموماً یہ مرض بچوں کو ہوتی ہے لیکن جوان آدمی بھی اس سے بری نہیں۔ اس کی زہر کپڑوں اور اسباب میں لگ کر دور تک چلی جاتی ہے اور تندرستوں کو اس مرض میں مبتلا کرتی ہے اس مرض کے تین درجہ ہوتے ہیں۔ شروع درجہ میں بخار اور علامات زکام کی ہوجاتی ہیں۔ کھانسی ہوتی ہے اور جما ہوا بلغم نکلتا ہے۔ یہ درجہ ۱ سے ۱۲ روز تک رہتا ہے۔ پھر دوسرا درجہ شروع ہوجاتا ہے۔ اس میں زکام کی علامات کم ہوجاتی ہیں۔ کھانسی بڑھ جاتی ہے اور دیر تک ہوتی رہتی ہے۔ یہ کھانسی ایک خاص قسم کی ہوتی ہے۔ اس کے ہر ایک دورہ میں پہلے مریض لمبا سانس کھینچتا ہے۔ اس کے بعد تھوڑا تھوڑا دیر تک کھانستا رہتا ہے۔ اور پھر ایک لمبا کوکر کی طرح سانس لیتا ہے یعنی مریض یکدم کھانستا کھانستا دیر تک

کھانستا رہتا ہے بعدازاں ایک لمبا سانس کتے کی طرح کھینچتا ہے۔ یہہ دورہ کھانسی کا ایک دفعہ یا بہت ہی خفیف وقفہ کے ساتھ دو دفعہ ہوتا ہے آخرکار تھوڑا سا بلغم خارج ہوتا ہے یا قے ہو جاتی ہے اور پھر مریض سانس درستی سے لینے لگتا ہے۔ اس کھانسی کے دورہ میں چہرہ سرخ ہو جاتا ہے گردن کی ناڑیاں پھول جاتی ہیں۔ آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مریض کا دم بند ہونیوالا ہے۔ کبھی کبھی ناک منہ اور کان سے خون جاری ہو جاتا ہے اس کھانسی کے دوروں کی تعداد دن میں مختلف ہوتی ہے لیکن رات کو اس کے دورے زیادہ ہوتے ہیں۔ یہ درجہ اکیس یا اٹھائیس یوم تک رہتا ہے۔ بعدازاں افاقہ ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ کھانسی کے دوروں کی تعداد اور شدت کم ہونے لگتی ہے بلغم آسانی سے خارج ہوتا ہے اور نیلا پڑ جاتا ہے اور مریض آہستہ آہستہ صحت یاب ہو جاتا ہے۔ کوکر کھانسی کبھی کبھی اور مرضوں کے ساتھ پائی جاتی ہے۔ مثلاً خسرہ۔ کھانسی۔ تشنج۔ ذات الریہ اور اعصابی امراض۔

علاج۔ پہلے درجہ میں بیمار کو گھر کے اندر رکھیں۔ عرق گاؤزبان۔ شربت زوفہ یا جوشاندہ ملٹھ۔ سونف۔ گلسرخ۔ الائچی اور زوفہ یا وائنیم اپیکاک اور ٹنکچر کموز کا استعمال کرادیں۔ گرم پانی کا غسل دیں اور چھاتی پر السی کی پولٹس لگادیں یا سینک دیویں۔ دوسرے درجہ میں بروماائیڈ آف پوٹاش۔ ہائیڈروسیانک ایسڈ۔ کاربولک ایسڈ۔ ٹنکچر آیوڈین۔ مارفیا۔ کلورل ہیڈریٹ کا استعمال کریں۔ پھٹکڑی سب سے عمدہ مفید ہے۔ اس کو یا تو عمدہ سفوف کی شکل میں اکیلا یا ہمراہ کونین کے

یا شہد میں ملا کر دیتے ہیں۔ چھاتی پر تارپین کا تیل یا سرسوں کے تیل کی مالش کریں اور تیسرے درجہ میں مقویات دیں۔ مثلاً مچھلی کا تیل۔ مرکبات فولاد اور کونین اس مرض میں غذا مقوی اور رسا دی دینی چاہیئے اور اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے کہ قبض نہ ہونے پاوے اور مریض ہمیشہ گرم کپڑا پہنے رکھے بعد صحت یابی کے آب وہوا کی تبدیلی کرا دیں۔

## دَمَہ

اس کو ضیق النفس۔ دم کشی۔ اور دم کا اکھڑنا بھی کہتے ہیں۔ یا تو اس کا دورہ بغیر کسی علامت منذرہ کے یکایک رات کے وقت شروع ہو جاتا ہے یا دورہ کے شروع ہونے سے پہلے چھاتی میں کھنچ اور دباؤ معلوم ہوتا ہے۔ سانس آواز کے ساتھ آتا ہے اور پیشاب زیادہ مقدار میں خارج ہوتا ہے۔ جب اس مرض کا دورہ رات کو اچانک شروع ہوتا ہے تو بیمار اٹھ بیٹھتا ہے۔ دم لینے میں تکلیف معلوم ہوتی ہے۔ بیٹھ جاتا ہے یا کھڑا ہو جاتا ہے۔ کندھے اونچے کر لیتا ہے۔ سر پیچھے کی طرف پھینکتا ہے۔ منہ کھول دیتا ہے اور دم لینے کے لئے سخت کوشش کرتا ہے۔ چہرہ سے گھبراہٹ کے آثار پائے جاتے ہیں۔ آنکھیں کھلی رہتی ہیں۔ جلد کا رنگ سیاہی مائل ہو جاتا ہے اور پسینہ آتا ہے۔ ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو جاتے ہیں۔ نبض باریک اور تیز چلتی ہے۔ دم اگرچہ جلدی جلدی نہیں لیا جاتا تاہم جو سانس اندر کی طرف کھینچا جاتا ہے وہ چھوٹا ہوتا ہے اور ساتھ آواز کے کھینچا جاتا ہے

اور باہر نکالنے کا سانس لمبا ہو جاتا ہے یعنی سانس کے لینے میں اتنی دیر نہیں لگتی جتنی کہ سانس کے خارج کرنے میں لگتی ہے۔ دورہ کے اخیر پر کھانسی ہوتی ہے اور سخت جما ہوا بلغم خارج ہوتا ہے۔ دمہ کے دورہ کی میعاد مختلف ہوتی ہے بعض اوقات دمہ چند لمحہ تک رہکر دور ہو جاتا ہے اور بعض دفعہ کئی دنوں تک جاری رہتا ہے یعنی دم کشی ہوتی اور گھٹتی رہتی ہے۔ جب اس کا دورہ دیر تک رہتا ہے یا اس کا کچھ علاج نہیں کیا جاتا تو وہ آہستہ آہستہ جاتا ہے لیکن اگر دورہ طوالت نہ کھینچے یا اس کو علاج سے روکا جاوے تب وہ یکلخت بند ہو جاتا ہے۔ دمہ کے دورہ کے بند ہونے کے بعد چند دنوں تک کھانسی جاری رہتی ہے اور بلغم خارج ہوتا رہتا ہے۔

دم کشی کی مرض بعض اوقات نوبتی ہوتی ہے۔ کسی کو مہینہ میں دو دورہ ہوتے ہیں، کسی کو سال میں ایک۔ اور بعض میں چند دنوں کے اندر ہی دورہ ہو جاتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ عموماً دمہ کی مرض بیس سال کی عمر سے پہلے اور پچاس سال عمر سے پیچھے کم ہوتی ہے اور جب یہ مرض پیچھا نہیں چھوڑتی تو عموماً اس کے ساتھ کھانسی کی مرض بھی ہو جاتی ہے اور پھیپھڑے پھول جاتے ہیں۔

**اسباب**۔ اگر دمہ کی مرض یکایک ہو جاوے اور جلدی سے یکایک دفع ہو جاوے تو ایسی مرض کو اعصابی اسباب کے باعث سے سمجھنا چاہئے۔ دمہ کی مرض عموماً موروثی ہوتی ہے۔ اور گردہ۔ قلب اور پھیپھڑوں کی امراض کے باعث سے بھی ہو جاتی ہے۔ بعض اوقات دمہ کسی غیر جنس کے سانس کی ہوا کے ساتھ پھیپھڑوں میں داخل ہونے کے باعث سے ہوتا ہے۔ مثلاً خاک۔ دھول

وغیرہ اور اسیواسطے دھنیا۔ سنگتراش۔ اناج کے صاف کرنیوالے اور دیگر ایسے پیشہ والے
اس مرض میں مبتلا ہوتے ہیں۔ معدہ امعا اور رحم کی خرابی اور پیٹ میں کیڑوں کے
ہونے سے بھی یہ مرض ہو جاتا ہے۔ جب دمہ کا دورہ ہو چکتا ہے تو مریض عموماً
دوسرے دورہ تک اچھا رہتا ہے۔

**علاج**۔ دورہ کے وقت اس بات کا خیال کر لینا چاہئے کہ مریض نے کوئی تنگ
کپڑا نہ پہنا ہو یعنے کپڑوں کا دباؤ چھاتی اور گردن پر نہ رہنے دیں۔ مارفیا کی پچکاری
جلد کے نیچے کریں یا افیون کھلائیں۔ یا کلورل ہیڈریٹ دیویں۔ تمباکو اور اس
میں دھتورہ کے بیج یا اس کے پتے ڈال کر پلاویں۔ یا سیاہی چٹ کاغذ کی
جو قلمی شورہ کے پانی میں گھول کر خشک کر لیا گیا ہو بتی بنا کر بطور چرٹ کے
پلاویں یا نائیٹرائیٹ آف امایل سونگھاویں۔ بعض اوقات گرم کافی یا گرم پانی
یا رم شراب کے پلانے سے دورہ بند ہو جاتا ہے۔ اگر معدہ میں خوراک
موجود ہو تو قے کرانے سے بھی دورہ بند ہو جاتا ہے۔ اگر قبض ہو تو جلاب دیں
دورہ کے بعد یعنی وقفہ میں بیماری کا باعث دریافت کریں اور اس کے رفع کرنیکا انتظام کریں
آب ہوا کی تبدیلی ضروری ہے۔ دھتورہ۔ آئیوڈائیڈ آف پوٹاش۔ ٹنکچر بلاڈونا اور مقویات
مثل کونین۔ فولاد اور سنکھیا کے مفید ہوتے ہیں۔

## زکام

یہ دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک شدید دوسرا مزمن۔
**اول شدید**۔ یہ سردی کے لگجانے ناک میں کسی قسم کی خراشدار چیز کے لگنے یا رسولی کے ہونے

یا گرم سرد ہو جانے سے ہو جایا کرتا ہے۔

جب اس مرض کے مقامی اسباب ہوں تو علامات ناک میں محدود رہتی ہیں۔ ناک کا راستہ بند ہو جاتا ہے۔ ناک کی جھلی سوج جاتی ہے۔ آواز ناک سے آتی ہے اور چھینکیں آتی ہیں۔ پیشانی اور ناک میں درد ہوتا ہے۔ اول ہی اول ناک سے پانی جیسا مواد کثرت سے خارج ہوتا ہے۔ بعد ازاں مواد گاڑھا ہو جاتا ہے آخر کار پیلا پیپ بن جاتا ہے۔ اگر زکام گرم سرد ہونے یا سردی کے لگنے سے ہو تو خفیف بخار ہو جاتا ہے اور سوائے ناک کی علامات کے جن کا اوپر ذکر ہو چکا ہے مریض کے گلے میں خراش ہوتی ہے۔ کھانسی آتی ہے اور آنکھوں سے بھی پانی جاتا ہے۔

علاج۔ جہاں تک ہو سکے مریض پانی کم پیوے۔ اور اگر ممکن ہو تو پانی بالکل نہ پیوے۔ رات کے وقت خمیرہ بنفشہ۔ ڈورس پوڈر یا افیون اور کونین کی گولی بنا کر کھلا دیں اور صبح ہوتے ہی ایک جلاب دیویں اگر بخار ہو تو معرقات یا ٹنکچر اکونائیٹ دیں۔ سردی سے بچاویں اور گرم کپڑا پہناویں۔ شروع میں گرم پانی کا غسل مفید ہوتا ہے۔ اگر کھانسی ہو تو ٹنکچر کمفر و لعاب بہدانہ۔ شربت بنفشہ اور زوفہ دیں۔ جب مریض اچھا ہو جاوے تو مقوی ادویہ کا استعمال کراویں۔

دوم مزمن۔ جب زکام پرانا ہو جاتا ہے۔ تو اس کی علامات مثل شدید زکام کے ہوتی ہیں۔ اگر مریض کو آتشک ہو چکا ہو یا اس کا مزاج خنازیری ہو تو زکام کا دور کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ کبھی کبھی ناک سے پانی سا مواد

کثرت سے جاری رہتا ہے اور گاہے بہ مواد گاڑھا اور پیپ سا ہو جاتا ہے
شاذونادر یہ مواد بہت خفیف ہوتا ہے اور نتھنوں کے اندر جم جاتا ہے اور
چھوڑے پیدا کرتا ہے جو سٹر جاتے ہیں اور جن سے تعفن آتا ہے
خوش قسمتی سے مریض کی قوت شامہ جاتی رہتی ہے اور اس بو کو معلوم
نہیں کر سکتا۔

علاج۔ ناک میں سوڈا۔ سجی۔ سوہاگہ یا نمک کی پچکاری کریں۔ ان ادویات
کی ۵ یا ۱۰ رتی نصف چھٹانک پانی میں اس مطلب کے لئے کافی ہوتی ہے
اگر ادویات قابضہ کی پچکاری کرنی منظور ہو تو پھٹکری اور ماجو کی پچکاری
عمدہ ہوتی ہے۔ زعفران۔ کونین۔ بسمتھ۔ آئیوڈوفارم یا کتھ کی نسوار مفید
پڑتی ہے۔ اگر مریض کا مزاج خنازیری ہو یا اس کو آتشک ہو چکا ہو۔ تو
اس کا علاج حسب دستور کرنا چاہیئے۔

## سوزش حنجرہ یعنی گھنڈی

اسباب۔ سردی کا لگنا اور خراش دار چیزوں کا سونگھنا یا سانس کے
ساتھ چلا جانا۔ یا پانی پینے کے وقت تھوڑا سا پانی حنجرہ میں چلا جانا۔ زیادہ
بولنا یا حنجرہ کے اندر زخموں کا ہو جانا۔ حنجرہ کی سوزش۔ امراض سرخ
بخار۔ خسرہ اور چیچک وغیرہ میں بھی ہو جاتی ہے۔ نیز بار بار گلوں کا پڑ جانا
عموماً مکان کے اندر زیادہ دیر رہنا اور کثرت کا نہ کرنا۔ بہ نسبت جوانوں کے

بچوں میں یہ مرض زیادہ سخت ہوتی ہے۔
علامات۔ شروع میں زکام کی علامات ہوتی ہیں۔ بخار ہو جاتا ہے۔ آواز بیٹھ جاتی ہے۔ گاہے بولا بھی نہیں جاتا۔ کھانسی آتی ہے۔ حنجرہ کے اندر جلن یا اٹکاؤ معلوم ہوتا ہے۔ جب مریض کو ایک دفعہ یہ مرض ہو جاتی ہے تو وہ اس مرض میں بار بار مبتلا ہونے کے لائق ہو جاتا ہے۔
علاج۔ اگر قبض ہو تو مسہل دیں۔ بخار کے لئے معرقات کو استعمال میں لاویں۔ گرم پانی کی بھاپ سونگھیں۔ پھٹکڑی سے غرغرہ کریں یا گلو کے اندر ٹنکچر آئیوڈین اور گلیسرین (ٹنکچر آئیوڈین ایک حصہ۔ گلیسرین دو حصہ) لگا دیں۔ حنجرہ پر سینک دیں۔ اور مریض کو اس کمرہ میں جس میں پانی ابلتا ہو۔ اور آگ جلتی ہو۔ رکھیں۔

## کروپ

اس کا دیسی زبان میں کوئی نام نہیں ہے۔ یہ مرض عموماً لڑکپن میں ہوتی ہے اور اس کے اندر حنجرہ میں ایک جھلی پیدا ہو جاتی ہے۔ لڑکوں میں بہ نسبت لڑکیوں کے اور دو سال کی عمر سے لیکر سات سال کی عمر تک یہ مرض زیادہ ہوتی ہے۔
علامات۔ یا تو مرض یک لخت شروع ہو جاتی ہے یا پہلے گلا دکھتا ہے اور خفیف سا بخار ہو جاتا ہے۔ آواز بھاری ہو جاتی ہے اور آہستہ آہستہ ایسی کم ہو جاتی ہے کہ مریض کا بولنا سنائی نہیں دیتا۔ کھانسی آنے لگتی ہے۔ شروع میں اس کا دورہ ہوتا ہے۔ اور بھاری آواز کے ساتھ آتی ہے۔ لیکن بعد ازاں آواز

سنائی نہیں دیتی۔ سانس جلدی جلدی اور مشکل سے آتا ہے۔ بعدازاں اس کے ساتھ خرخر کی آواز پیدا ہوتی ہے۔ پہلے تو سانس لینے میں بھی تکلیف معلوم ہوتی ہے۔ لیکن پیچھے سانس کا نکالنا بھی مشکل ہو جاتا ہے۔ ناک کے دونوں نتھنے حرکت کرتے ہیں۔ بچے کی پسلیاں بجائے پھیلنے کے دم لیتے وقت دب جاتی ہیں۔ بدن پیلا پڑ جاتا ہے اور مریض بےچین ہو کر اِدھر اُدھر چارپائی پر ہاتھ پاؤں مارتا ہے۔ گلے کو پکڑتا ہے۔ گویا کہ گلے کے اندر سے کوئی چیز پکڑ کر نکالنا چاہتا ہے۔ عموماً رات کے وقت بعض اوقات مریض کی ایسی حالت ہو جاتی ہے کہ دم گھٹنے لگتا ہے یہ یا تو بلغم کے جمع ہو جانے سے ہوتا ہے یا حنجرہ کے سوراخ کے تشنج ہو جانے سے۔ اول ہی اول بلغم کچھ نہیں نکلتا۔ لیکن پیچھے جما ہوا جھلی کے ٹکڑوں کے خارج ہوتا ہے۔ کبھی کبھی بخار کی تیزی ہو جاتی ہے۔ مریض کمزور ہو جاتا ہے۔ جلد شروع میں گرم اور خشک ہوتی ہے لیکن جوں جوں کمزوری ہوتی جاتی ہے وہ بھی ٹھنڈی ہو جاتی ہے۔ ٹھنڈے پسینے آنے لگتے ہیں۔ بچے کے جبڑے کے پاس عنقی غدود بڑھ جاتے ہیں اور درد کرنے لگتے ہیں۔ نبض کمزور ہو جاتی ہے اور تیز چلتی ہے۔ مریض کی یہ حالت چار پانچ روز تک رہتی ہے اور اگر وہ روبصحت لانیوالا ہو تو کھانسی کے ساتھ جھلی خارج ہو جاتی ہے۔ کھانسی بلا تکلیف آتی ہے۔ دم آسانی سے آتا ہے اور مریض آہستہ آہستہ صحت یاب ہونے لگتا ہے۔ مہلک حالتوں میں دم کی تکلیف بڑھتی جاتی ہے جلد ٹھنڈی اور پسینہ میں تر ہو جاتی ہے۔ آنکھیں دب جاتی ہیں۔ چہرہ کی رنگت نیلی پڑ جاتی ہے اور تشنج ہو کر اور دم گھٹ کر

مریض مرجاتا ہے یا بیہوش ہو جاتا ہے۔ اور خراٹے سے سانس لیتا ہے اور مرجاتا ہے۔ عموماً چوتھے روز موت واقع ہوتی ہے۔

**علاج۔** مثل سوزش حنجرہ کے اس مرض کے مریض کو بھی جہاں کہ پانی ابلتا اور آگ جلتی ہو رکھیں اور اگر مریض عمر کا سیانا ہو تو اس کو پانی کی بھاپ سونگھاویں گردن پر السی کی پولٹس باندھیں یا سینک دیں۔ اگر قبض ہو تو مسہل کرا دیں ورنہ معرقات کا استعمال کریں۔ گرم غسل بہت مفید ہوتا ہے۔ اگر سانس رکتا ہوا معلوم ہو تو اپیکا کوائینا وائن سے بچہ کو قے کرا دیں اور خوراک مقوی دیں۔ کھانسی کیواسطے ادویات دافع کھانسی کا استعمال کریں۔ اور جب مریض اچھا ہو جاوے تو ادویات مقوی دیں۔ بعض اوقات قے کرانے سے مرض رک جاتی ہے اور قے وائنیم اپیکاک یا پھٹکڑی کو شہد میں ملا کر دینے سے اچھی طرح سے ہو جاتی ہے۔ اگر مریض کمزور ہو تو اسٹیمولنٹ دیں۔

## لیرنجس مس اسٹرجولس

اس کا ہندوستانی میں کوئی نام نہیں ہے۔

**تعریف۔** یہ وہ مرض ہے کہ جس میں آواز کے پردے بباعث تشنج کے ایک دوسرے کے نزدیک آجاتے ہیں۔ دم گھٹ جاتا ہے۔ اور خرخر کی آواز آتی ہے۔

**اسباب۔** دماغ کے فعل میں خلل پڑ جانا یا دماغ میں پانی کا پڑ جانا۔ حنجرہ

کے عصب پر بباعث پھول جانے چھاتی کے گلٹی کے دباؤ کا پہنچنا۔ دانت کا نکلنا پیٹ میں کیڑوں کا ہونا اور معدہ کا زیادہ بھر جانا۔ عموماً یہ مرض اُن بچوں کو ہوتی ہے جنکی عمر چھ ماہ سے لیکر دو برس تک ہو اور خاصکر وہ جو کمزور ہوں اور جن میں ناسجیروں کی مرض کا مادہ ہو۔

**علامات**۔ رات کے وقت مرض اچانک شروع ہو جاتی ہے۔ دم تکلیف سے آتا ہے اور سانس کے اندر کھینچنے میں خُرخُر کی آواز ہوتی ہے۔ یہ حالت چند لمحہ تک رہکر دور ہو جاتی ہے اور بچہ ڈرکر چلاّتا ہے اور سو جاتا ہے بعض اوقات سانس بالکل بند ہو جاتا ہے اور بچہ کی زندگی تلف ہو جانیکا خوف ہوتا ہے۔ لیکن فی الفور دم آنے لگتا ہے اور گلے کا تشنج بند ہو جاتا ہے اس مرض میں ہاتھ اور پاؤں کے انگوٹھے سکڑ جاتے ہیں اور بدن کا تشنج بھی ہو جاتا ہے بخار بالکل نہیں ہوتا۔ اگر معقول طور پر علاج کرایا جاوے بشرطیکہ کوئی لاعلاج دماغی مرض موجود نہ ہو تو بچہ اچھا ہو جاتا ہے۔ ورنہ اس مرض کے دورے بار بار ہونے لگتے ہیں یہانتک کہ دن میں دو دو تین تین دفعہ دورہ ہونے لگتا ہے اور بچہ کمزور ہوتا جاتا ہے۔ آخرالامر انہی دوروں کے درمیان میں بچہ کا دم گھٹ جاتا ہے اور مر جاتا ہے۔

**علاج**۔ دورہ کے وقت بچہ کو فی الفور گرم پانی میں بٹھلاویں اور اس کے چہرہ پر ٹھنڈے پانی کا چھینٹا دیں۔ اگر تکلیف زیادہ ہو تو کلورا فارم سونگھاویں دورہ کے بعد مرض کا باعث دریافت کریں اور اس کے دور کرنے کی تجویز کریں۔ اگر معدہ پر ہو تو قے کرا دیں۔ اگر قبض ہو تو مسہل دیویں۔ اگر

دانت نکلتے ہوں تو نشتر لگاویں تاکہ دانت جلدی نکل آویں۔ اگر پیٹ میں کیڑے یا چمونے ہوں توان کے خارج کرنے کی تجویز کریں۔ برومائیڈ آف پوٹاش اس مرض میں بہت مفید پڑتا ہے۔ غذا مقوی دیں۔ مقوی ادویات کا استعمال کرائیں۔ اور آب وہوا کی تبدیلی کی صلاح دیں۔

## کھانسی

یہ مرض دو قسم کی ہوتی ہے۔ شدید اور پرانی کھانسی۔

### اوّل شدید

**اسباب۔** سردی کا لگ جانا۔ خراش پیدا کرنے والے بخارات کا سونگھنا یا ہوا کی نالیوں میں سانس کے ساتھ کسی غیر مادہ کے ذروں کا چلا جانا۔ بخار دل کا ہونا۔ چھوٹی عمر اور بڑھاپا۔ بدنی کمزوری۔ مرطوب آب وہوا۔ بعض اوقات کھانسی وبائی ہوتی ہے یعنی عام پھیل جاتی ہے۔

**علامات۔** سردی معلوم ہوتی ہے۔ بخار ہو جاتا ہے۔ چھاتی میں کمچاوٹ معلوم ہوتی ہے۔ سانس جلد جلد آتا ہے۔ کھانسی آتی ہے۔ سو کر اُٹھنے کے وقت زیادہ آتی ہے اور عموماً کھانسی کے دورے اٹھا کرتے ہیں۔ پہلے بلغم خفیف اور گاڑھا خارج ہوتا ہے۔ لیکن چند دنوں میں بلغم کی مقدار بڑھ جاتی ہے

اور سفید جھاگ سا آتا ہے اور کئی دنوں کے بعد پیلا اور پیپ سا آنے لگتا ہے جب بلغم آسانی سے خارج ہونے لگتی ہے تو کھانسی بھی تکلیف دہ نہیں ہوتی۔ جب کھانسی کی مرض ہوا کی باریک نالیوں میں محدود ہوتی ہے تو سانس تکلیف سے آتا ہے۔ چہرہ کی رنگت سیاہ ہو جاتی ہے اور چہرہ کملا جاتا ہے۔ گردن کی رگیں پھول جاتی ہیں اور سانس کے ساتھ نتھنوں کی حرکت پائی جاتی ہے۔ تنفس اور نبض تیز ہو جاتے ہیں۔ کھانسی ہر وقت اٹھتی رہتی ہے۔ بلغم شروع میں مثل جھاگ کے آتی ہے بعد ازاں پیپ سی آنے لگتی ہے اور کھنگھار دقت سے آتا ہے۔ چھاتی کے پٹھے دکھنے لگتے ہیں۔ بخار تیز ہوتا ہے اور سخت بے چینی ہوتی ہے۔ مہلک حالتوں میں کمزوری بڑھتی جاتی ہے۔ چہرہ کی رنگت نیلی پڑ جاتی ہے۔ ٹھنڈے ٹھنڈے پسینے آتے ہیں۔ ہاتھ پاؤں پھول جاتے ہیں۔ غنودگی ہو جاتی ہے اور مریض کمزور ہو کر مر جاتا ہے۔ اس مرض میں یا تو مریض مر جاتا ہے یا اچھا ہو جاتا ہے یا یہ مرض پرانی کھانسی میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ میعاد اس مرض کی ایک ہفتہ سے تین ہفتہ تک ہوتی ہے۔

**علاج** ۔ مریض کو گرم پانی میں رکھیں۔ گرم پانی کا غسل دیں۔ آش جو۔ قلمی شورہ اور جوکھار کا استعمال کرا دیں۔ رات کو نیند نہ آوے تو ڈوور سپوڈر دیں۔ چھاتی پر سینک کریں۔ تارپین کا تیل ملیں یا پولٹس لگا دیں۔ نزدنہ۔ ملٹھ ریشہ خطمی اور لسوڑیوں کا جوشاندہ دیویں۔ وائنیم اپیکاک اور کاربونیٹ آف امونیا بھی مفید پڑتے ہیں۔ کھانسی کو کم کرنے کے واسطے افیون

اور اس کے مرکبات فائدہ کرتے ہیں۔ خوراک مقوی دینی چاہیئے۔

# پرانی کھانسی

یہ مرض یا تو شدید کھانسی کا نتیجہ ہوتا ہے یا شروع سے ہی پُرانی کھانسی ہوتی ہے۔ خاص کر جب قلب اور گردہ کی امراض موجود ہوں یا نقرس ہو زیادہ شراب کا پینا اور خراش پیدا کرنے والی چیزوں کا سونگھنا بھی اس امرض کے باعث ہوتے ہیں۔ پرانی کھانسی کی تین قسمیں پائی جاتی ہیں۔
اول قسم میں صبح کے وقت کھانسی سخت اٹھتی ہے۔ اور بلغم کم اور مشکل سے خارج ہوتی ہے۔ گاہے بلغم زیادہ ہوتی ہے اور آسانی سے نکل جاتی ہے اس حالت میں بلغم کی رنگت ہری سی ہوتی ہے اور بودار ہوتی ہے کسی طرح کا درد نہیں ہوتا اور نہ دم لینے میں کوئی تکلیف ہوتی ہے۔ بخار نہیں ہوتا۔ اگرچہ مریض کی صحت میں فرق آجاتا ہے شروع میں یہ مرض جاڑے میں نمودار ہوتی ہے اور خفیف ہوتی ہے۔ موسم گرما میں جاتی رہتی ہے آہستہ آہستہ بیماری زور پکڑتی جاتی ہے حتی کہ بیمار اس سے کبھی بری نہیں ہوتا۔
دوئم قسم کی کھانسی میں بلغم بہت کم خارج ہوتی ہے۔ کھانسی کا دورہ اٹھتا ہے اور سخت ہوتا ہے۔ دم لینے میں تکلیف معلوم ہوتی ہے اور سانس گھٹتا ہے۔ یہ مرض نقرس کے مریضوں میں پائی جاتی ہے۔
سوئم قسم کی کھانسی بوڑھوں میں پائی جاتی ہے۔ بلغم پانی سا پتلا اور

بہت مقدار میں خارج ہوتا ہے۔ گاہے لیسدار اور بودار ہوتا ہے۔ کھانسی خوب اٹھتی ہے اور دم میں بھی تکلیف ہوتی ہے۔

**عوارضات**۔ گاہے پھیپھڑے پھول جاتے ہیں اور گاہے سکڑ کر دب جاتے ہیں۔ کبھی کبھی ذات الریہ ہو جاتی ہے۔

**علاج**۔ باعث مرض کو دور کریں اور مریض کی عمر کا خیال رکھیں۔ ادویات دافع کھانسی کو استعمال میں لاویں۔ اس مرض میں نوشادر بہت مفید پڑتا ہے۔ مقوی اور قابض ادویات مثل مرکبات فولاد کے بہت فایدہ کرتی ہیں۔ غذا مقوی دیں اور مچھلی کا تیل پلاویں۔ اگر نقرس کی بیماری ہو تو آیوڈائیڈ آف پوٹاش اور سورنجاں شیریں دیں۔ اگر بلغم کثرت سے خارج ہوتی ہو تو گوند عشق کھلاویں۔ تارپین کے تیل کو گرم پانی کے ساتھ ملا کر بھاپ سونگھاویں۔ چھاتی پر تارپین کے تیل کی مالش کریں۔ بعض اوقات پرانی کھانسی میں ہوا کی نالیاں پھول جاتی ہیں تو اس حالت میں بلغم نہائت سڑی ہوئی اور بودار خارج ہوتی ہے۔ اس کا علاج بھی مثل کھانسی کے ہوتا ہے۔ البتہ سٹیمولنٹس اور مقوی ادویات کا استعمال زیادہ کرنا پڑتا ہے۔

## نفث الدم

اس کو عام زبان میں خون کا تھوکنا اور کھانسی کے ساتھ خون کا آنا کہتے ہیں۔

**اسباب**۔ پھیپھڑے میں خون کا اجتماع ہونا۔ قلب کی مرض۔ تپ دق۔ آتشک اور سرطان پھیپھڑہ۔ کسی بڑی رگ کا پھیپھڑے کے

اندر پھٹ جانا وغیرہ وغیرہ۔

**علامات**۔ پھیپھڑوں سے خون کے نکلنے کی زیادہ تر علامت خون کا تھوکنا ہے کبھی تو خون بطور دھاریوں کے تھوڑی مقدار میں خارج ہوتا ہے اور کبھی کبھی بہت خون نکلتا ہے۔ جب تھوڑا خون خارج ہوتا ہے تو بلغم کیساتھ آتا ہے اور جب زیادہ آتا ہے تو منہ بھر بھر کر آتا ہے۔ خون سرخ رنگ کا اور جھاگدار اور نمکین ہوتا ہے۔ البتہ جب اس کے خارج ہونیمیں دیر لگتی ہے تو سیاہ پڑجاتا ہے۔ اور جب منہ بھر بھر کر آتا ہے تو اسمیں ہوا کم ہوتی ہے خون تھوکنے کا اکثر دورہ ہوا کرتا ہے اور کسی دورہ میں خاصکر جب بہت خون خارج ہو تو مریض مر بھی جاتا ہے۔ جو مریض خون تھوکتا ہو تو اس کے منہ اور ناک کا اچھی طرح سے ملاحظہ کرنا چاہیئے اور اس بات کی اچھی طرح تسلی کرلینی چاہئیے کہ خون مسوڑوں ناک اور گلے سے نہیں آتا۔ جب یہ ثابت ہو جاوے کہ خون پھیپھڑوں سے آتا ہے تو پھر تپ دق کا شبہ پیدا ہو جاویگا۔

**علاج**۔ بیمار کو آرام سے بستر پر رکھیں اور حرکت نہ کرنے دیں۔ مکان سرد اور ٹھنڈا ہو۔ غذا مقوی اور سادی ہو۔ اگر برف دستیاب ہو تو اس کے ٹکڑے منہ میں رکھکر چوسنے چاہئیں۔ چھاتی پر برف یا کُپّے اور پھوکیوں کا لگانا مفید ہوتا ہے۔ پاشویہ سے بھی مرض کو فایدہ پہنچتا ہے۔ اگر مریض طاقتور ہو تو جلاب کرا دیں ورنہ خون کے بند کرنے کا انتظام کریں اور اس کیواسطے افیون۔ ماجو۔ پھٹکری۔ تارپین کا تیل۔ ارگٹ۔ گندھک کا تیزاب مفید ہوتے

ہیں۔

## ذات الریہ یعنی سوزش پھیپھڑہ

**اسباب**۔ اس مرض کے اسباب پورے طور پر دریافت نہیں ہوے کہتے ہیں کہ گرم سرد ہو جانے سے یہ مرض پیدا ہوتی ہے اور اس کو متعدی بھی قرار دیتے ہیں۔ بعض اوقات دیگر مرضوں کے اندر یہ مرض ہو جایا کرتی ہے۔

**علامات**۔ سردی لگتی ہے۔ بخار ہو جاتا ہے۔ حرارت غریزی بہت بڑھ جاتی ہے۔ بچوں میں قے اور تشنج ہو جاتا ہے۔ بعد ازاں مرض کی تین اعلیٰ علامات ظہور میں آتی ہیں۔

**اوّل**۔ جس طرف کے پھیپھڑے میں سوزش ہو اس طرف کے پستان کے پاس درد ہوتا ہے اور دبانے اور دم لینے سے بڑھ جاتا ہے۔

**دوئم**۔ دم لینے میں تکلیف ہوتی ہے۔ دم بار بار لیا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ ۳۰ سے ۶۰ دفعہ ایک منٹ میں دم آتا ہے اور دم کے ساتھ ناک کے دونوں نتھنے حرکت کرتے ہیں۔

**سوئم**۔ درحقیقت کھانسی کا تو زور ہوتا ہے۔ لیکن مارے درد کے بیمار کھانس نہیں سکتا۔ شروع میں کھانسی خشک ہوتی ہے۔ لیکن دوسرے تیسرے روز گاڑھا اور سرخ بلغم خارج ہونے لگتی ہے۔ مگر جب مریض بچہ یا بوڑھا ہو تو بلغم نہیں نکلتی۔ دوسرے یا تیسرے روز بخار کی تیزی ہو جاتی ہے

اور حرارت عزیزی ١٠٣ درجہ یا ١٠٥ درجہ تک پہنچ جاتی ہے۔ بدن جلتا ہے اور جلد خشک ہو جاتی ہے نبض تیز اور کمزور چلتی ہے۔ چہرہ پژمردہ سا ہو جاتا ہے اور ہونٹوں پر باریک باریک آبلے پڑ جاتے ہیں۔ سر میں درد ہوتا ہے۔ نیند نہیں آتی۔ بیچینی ستاتی ہے۔ مریض کمزور ہو جاتا ہے۔ رات کو ہذیان ہو جاتا ہے۔ زبان میلی اور خشک ہو جاتی ہے۔ پیاس بہت لگتی ہے۔ بھوک جاتی رہتی ہے اور قبض ہو جاتی ہے۔ پیشاب کم اور سرخ آتا ہے۔ علامات کمزوری کی خاص کر شراب خوروں میں ظاہر ہوتی ہیں۔ بوڑھوں اور بچوں میں کبھی کبھی زبان صاف سرخ اور تر ہوتی ہے۔ لیکن دم کی سخت تکلیف ہوتی ہے۔ ایسے مریض کم بچتے ہیں۔ پانچ سات روز تک یہہ سب علامات بڑھتی جاتی ہیں۔ اس کے بعد اگر مریض اچھا ہونیوالا ہو تو پسینہ آجاتا ہے۔ بخار جاتا رہتا ہے۔ کھانسی اور دم کی تکلیف کم ہونے لگتی ہے بلغم زرد اور پیپ سا ہو جاتا ہے۔ اگر مہلک مرض ہو تو مریض پہلے یا دوسرے ہفتے کے اخیر میں بباعث بند ہو جانے فعل قلب کے یا دم کی تکلیف کے مر جاتا ہے۔

**علاج** ۔ مرض ذات الریہ کا دراصل کوئی علاج نہیں ہے۔ علامات کا علاج کیا جاتا ہے اور مریض کی طاقت کو قائم رکھا جاتا ہے۔ مریض کو ہوادار مکان میں رکھیں۔ دودھ۔ انڈے۔ شوربہ۔ یخنی کھانے کو دیں۔ کمزور اور ضعیفوں کے واسطے شراب کا استعمال کرا دیں۔ اگر مریض توانا ہو تو میٹھا تیلیا۔ قلمی شورہ اور مگنیشیا اور جوکھار دیں۔ بعض اوقات کونین حل کر کے

کھلاتے ہیں۔ یا ڈجی ٹیلس کے خیسانده کا استعمال کراتے ہیں۔ نمونیا مکسچر کہ جس میں کاربونیٹ آف امونیا اور شراب ہوتا ہے دینے سے فائدہ ہوتا ہے۔ چھاتی پر سینک کراویں اور پولٹس لگاویں۔ اگر مریض زیادہ کمزور ہو تو جونک لگانا اچھا ہوتا ہے۔ میں نے اپنے تجربہ میں دیکھا ہے کہ بہت سے مریض ذات الریہ کے جونکوں کے لگوانے یا فصد کے کرانے سے بچ جاتے ہیں بشرطیکہ احتیاط سے فصد لیا جاوے۔ سرکاری شفاخانوں میں آجکل خون کوئی نہیں نکالتا۔ سینک کے درمیانی وقتوں میں چھاتی پر فلالین کی پٹی یا لوگڑ باندھیں۔ اگر نیند نہ آوے تو پوٹاسی برومائیڈ اور خراسانی اجوائن کا استعمال کراویں۔ اگر بخار کی زیادتی ہو تو ٹھنڈے پانی کے ساتھ مریض کے بدن کو پوچھیں۔ جب مریض صحت یاب ہو جاوے تو آب وہوا کی تبدیلی کراویں۔

## سِل

اس کی دو قسمیں ہوتی ہیں۔ ایک شدید اور دوسری مزمن۔ سِل کو عام زبان میں تپ دق کہتے ہیں۔

### اوّل شدید

یہ مرض بہت سخت ہوتی ہے اور اس میں پھیپھڑہ بہت جلد ہی گل جاتا ہے اور مریض مر جاتا ہے۔ علامات مختصر طور پر بیان کیجاتی ہیں۔

**علامات۔** سردی لگتی ہے۔ بخار ہو جاتا ہے۔ کھانسی ہوتی ہے۔ دم میں تکلیف معلوم ہوتی

ہے اور بلغم کثرت سے خارج ہوتی ہے۔ اور کبھی کبھی اس میں خون کی ملاوٹ ہوتی ہے۔ نبض کمزور اور تیز چلتی ہے۔ زبان سرخ رہتی ہے یا میلی ہو جاتی ہے۔ بھوک مرجاتی ہے اور دست آتے ہیں۔ بخار برابر چڑھا رہتا ہے۔ صبح کو کسیقدر حرارت غریزی کم ہو جاتی ہے۔ بیمار سوکتا جاتا ہے۔ رات کو پسینہ آتا ہے۔ نیند جاتی رہتی ہے اور بیچینی رہتی ہے۔ عموماً مریض مرجاتا ہے۔

علاج۔ عموماً کارگر نہیں ہوتا اور مریض مرجاتا ہے۔ تاہم مریض کو آرام سے بستر پر رکھیں۔ غذا مقوی دیں۔ اسٹیمولینٹس دیں۔ اگر بخار زیادہ ہو تو سرد پانی میں کپڑا بھگو کر بدن کو پونچھیں۔ اگر رات کو پسینہ زیادہ آتا ہو تو افیون پھٹکڑی یا ڈائیلیوٹ سلفیورک ایسڈ یا ماجو اور اس کا ست گیالک ایسڈ دیں اگر دست آتے ہوں تو قابضات کا استعمال کریں اور جو جو علامات تکلیف دہ ہوں ان کا علاج حسب ضرورت کریں۔

## دوئم مزمن

اس مرض کے تین درجے ہوتے ہیں۔ اول درجہ میں پھیپھڑہ سخت ہو جاتا ہے دوسرے درجہ میں پھیپھڑہ گلتا ہے اور تیسرے درجہ میں بلغم کے ساتھ خارج ہوتا ہے اور اس میں گڑھے پڑ جاتے ہیں۔ تینوں درجوں کی تشخیص بہت مشکل ہوتی ہے اور اکثر ایک ہی پھیپھڑہ میں ہر ۳ درجہ پائے جاتے ہیں اسواسطے یہ تفصیل لاحاصل ہے۔

اسباب۔ تپ دق کے اسباب خواہ شدید ہو خواہ پرانی اس

موقعہ پر بیان ہو چکے ہیں۔ جہانکہ اسکرافیولا اور ٹیوبر کیولوسس یعنی خنازیری مزاج کا ذکر ہوا تھا۔ تپ دق کے پیدا ہونے کیلئے مادہ ٹیوبرکل کا پھیپھڑوں میں داخل ہونا ضروری ہے۔

**علامات**۔ یہ مرض بہت ہی آہستگی کے ساتھ شروع ہوتی ہے اور علامات مفصلہ ذیل میں سے ایک یا زیادہ پہلے ظاہر ہوتی ہیں۔ مثلاً بدن کا سوکھتا جانا اور کمزوری کا ہونا۔ دیرینہ بدہضمی۔ اسہال۔ آواز کی (جب سل حنجرہ سے شروع ہو) تبدیلی۔ حیض کا بند ہو جانا۔ کثرت سے خون کا تھوکنا یا زکام کا ہونا بعد ازاں چھاتی میں کسیقدر درد یا بےچینی معلوم ہوتی ہے۔ کام کاج کرنے سے دم پھولتا ہے۔ کھانسی ہمیشہ موجود رہتی ہے۔ کبھی نوبتی ہوتی ہے اور کبھی دائمی۔ بلغم شروع میں جھگدار بعد ازاں پیپ سا ہو جاتا ہے۔ جب پھیپھڑے کے اندر گلنے سے گڑھے سے ہو جاتے ہیں تو بلغم کے ساتھ خون بھی خارج ہوتا ہے اور بلغم پتلی پانی سی ہوتی ہے اور اس میں چھوٹے چھوٹے ٹکڑے جمے ہوئے خون کے پائے جاتے ہیں۔ بلغم کے ساتھ کبھی تو خون بہت کم خارج ہوتا ہے اور کبھی کبھی جب بہت زور سے کھانسی ہوتی ہے تو بہت سا خون یک لخت نکل پڑتا ہے۔ بخار ہر وقت رہتا ہے اور بے ترکیبہ ہوتا ہے۔ رات کو کثرت سے پسینہ آتا ہے اور مریض کو کمزور کر دیتا ہے۔ مریض دن بدن سوکھتا جاتا ہے۔ چمڑے کی رنگت پھیکی پڑ جاتی ہے اور جلد خشک ہو جاتی ہے۔ ٹخنوں کے پاس ورم ہو جاتا ہے۔ زبان یا تو سرخ رہتی ہے یا بہت کم میلی ہوتی ہے۔ جی متلاتا ہے اور قے ہوتی ہے۔ تنفس سے

بو آتی ہے۔ بھوک جاتی رہتی ہے۔ مریض چکنی غذا سے نفرت کرتا ہے۔ کبھی کبھی دست آجاتے ہیں۔ پیشاب سرخ آتا ہے۔ گاہے بباعث نگل جانے بلغم کے اسہال ہو جاتے ہیں۔ گاہے بھگندر کی مرض ہو جاتی ہے۔ یعنی مقعد کے پاس ناسور ہو جاتا ہے۔ دن بدن مریض کی حالت ابتر ہوتی جاتی ہے۔ لیکن ہوش وحواس تندرست رہتے ہیں اور مریض کو اچھا ہو جانے کا حوصلہ بنا رہتا ہے۔ سوکھ کر ہڈی اور چمڑہ رہجاتا ہے۔ کبھی کبھی مریض غذا اچھی طرح سے کھالیتا ہے اور مرتے دم تک ہوشیار رہتا ہے۔ گاہے دم کے پھولنے کی سخت تکلیف ہوتی ہے۔ مریض چارپائی پر بیٹھا رہتا ہے۔ لیٹنے سے دم گھٹتا ہے اور کھانسی ستاتی ہے۔ نیند نہیں آتی اور مریض کمزور ہو کر مر جاتا ہے۔ گاہے زیادہ خون کے تھوکنے سے بھی موت واقعہ ہو جاتی ہے۔ اگر مرض کا شروع ہی میں علاج کر لیا جاوے تو کبھی کبھی مریض بچ جاتا ہے تپ دق کے مریض کی چھاتی چپٹی اور سامنے سے پیچھے کو دبی ہوئی ہوتی ہے اکثر تپ دق کے مریض کے منہ کے اندر چھالے پڑ جایا کرتے ہیں۔

**علاج**۔ گرم کپڑا پہناویں۔ سرد یا گرم پانی سے غسل کراویں۔ صاف ہوا میں رکھیں۔ رہائشی مکان خوب ہوادار ہو۔ کسی طرح کی دماغی محنت نہ کرنے دیں۔ غذا مقوی اور عمدہ دیویں۔ چکنائی کا دینا بہت مفید ہوتا ہے۔ اگر بھوک کم ہو تو شراب دیں۔ معدنی تیزاب۔ کونین۔ فولاد اور مچھلی کا تیل مفید پڑتے ہیں۔ مچھلی کا تیل دودھ میں ملا کر غذا کے بعد دیں۔ یا چونہ کے

پانی کے ہمراہ پلاویں۔ اگر مریض پسند کرے تو چینی کے ہمراہ ملا کر کھلاویں۔
مچھلی کا تیل چار ماشہ سے شروع کر کے بڑھاتے جاویں۔ شرط یہ ہے
کہ معدہ اور امعا اپنا اپنا کام کرتے ہوں ورنہ ہضم نہ ہوگا۔ اگر ہاضمہ میں فرق
آجاوے اور مریض کمزور اور زبان اس کی میلی ہو تو نمک کا تیزاب
اور چرائیتہ کا خیساندہ پلاویں۔ اگر زبان سرخ ہو اور قے آتی ہو تو سمجھ سوڈا
اور ہائیڈروسیانک ایسڈ ڈائیلیوٹ کا استعمال کر دیں۔ رات کا پسینہ
بند کرنے کے لئے ان اشیاء کا استعمال کریں جن کا شدید مرض کے علاج
میں ذکر ہو چکا ہے۔ اگر بلغم کے ساتھ خون آتا ہو تو خون کے بند کرنیکے
لئے وہ علاج کریں جو نفث الدم کے علاج میں تبلایا گیا ہے۔ مریض کو
آب و ہوا کی تبدیلی کیواسطے اس مقام کی اجازت دیویں کہ جہاں کی گرمی معتدل
نظارہ خوشنما۔ زمین اونچی۔ ہوا صاف اور طبیعت کو بشاش کرنیوالی ہو۔ ایسی تعریفیں
سمندر کے کنارے اور اونچے پہاڑ کی چوٹی پر پائی جاتی ہیں۔ اس بات کا
خیال رکھنا بہت ضروری ہے کہ مریض کسی ایسے برتن یا بوتل میں تھوکے
کہ جس میں کوئی دوائی کھنگھار کے زہر کو زائل کرنیوالی ڈالی گئی ہو۔ مثلاً
دار چکنا کا لوشن (دار چکنا ایک حصہ۔ پانی ۵۰۰ حصہ) اور کاربالک لوشن
(کاربالک ایسڈ ایک حصہ۔ پانی ۲۰ حصہ) نیز مریض کے تنفس کو ہرگز نہ سونگھیں
اور اگر ہو سکے تو مریض کے لئے ایک اوزار ایسا خریدیں کہ جس کو
مریض اپنے منہ پر ہر وقت لگائے رکھے اور اس اوزار کے اندر چند بوندیں کاربالک ایسڈ
یا یوکالپٹس آئیل کی ڈالیں۔ ایک ایسے اوزار کو کاگ تلز رسپائی

رے ڑ کہتے ہیں۔ اس کو مریض ہمیشہ منہ پر پہنے رکھے۔

## خفیف بخار

تیسری قسم تپ دق کی دیکھنے میں آئی ہے۔ لیکن کتابوں میں اسکا ذکر کچھ پایا نہیں جاتا۔ اس تیسری قسم تپ دق کو خفیف بخار۔ میٹھا تپ اور ہڈی جر بھی کہتے ہیں۔ اس کے اسباب چنداں معلوم نہیں ہوئے۔ لیکن ایسے مریضوں میں پایا جاتا ہے کہ جن کا مزاج تپ دق ہونیکے لائق ہوتا ہے میں نے اپنے تجربہ میں اس مرض کی مریض کم سن لڑکیاں دیکھی ہیں۔ لڑکوں میں بھی یہ مرض دیکھنے میں آئی ہے۔ لیکن لڑکیاں اس میں زیادہ مبتلا ہوتی ہیں۔ عموماً یہ مرض بارہ سال کے اوپر اور چوبیس سال کی عمر کے اندر دیکھی گئی ہے۔ اس مرض کے مریض کا مزاج نازک ہوتا ہے۔ اس مرض کے شروع ہونے کی کوئی خاص علامت نہیں ہے۔ سوائے خفیف بخار کے صبح کے چار بجے سے لیکر دس گیارہ بجے تک مریض کا بدن ٹھنڈا رہتا ہے۔ نبض میں بخار کی کوئی علامت پائی نہیں جاتی۔ تھرمامیٹر لگانے سے حرارت عزیزی ساڑھے ستانویں یا ساڑھے اٹھانویں یا ساڑھے ننانویں کے اندر پائی جاتی ہے۔ دس گیارہ بجے سے پھر حرارت بڑھنی شروع ہوتی ہے۔ شام کو ½ ۹۹ سے لیکر ایک سو یا اس سے ایک یا نصف درجہ اوپر پایا جاتا ہے۔ علی الصبح یا تو بدن خود بخود آہستہ آہستہ ٹھنڈا ہو جاتا ہے یا بعد میں پسینہ آکر بخار اترتا ہے۔ صبح کو مریض اپنا کھانا اچھی طرح سے کھا لیتا

ہے۔ شام کو کھانا یا تو بالکل کھایا نہیں جاتا یا کم کھاتا ہے۔ پیاس کی چنداں
زیادتی نہیں ہوتی۔ نیند معمولی طور پر آجاتی ہے۔ پاخانہ معمولی آتا ہے۔ زبان
صاف رہتی ہے یا کسی قدر میلی۔ کھانسی ہرگز نہیں ہوتی۔ مریض اپنے کاروبار
میں مصروف رہتا ہے۔ لیکن اس کو شام کی زیادتی حرارت کا فکر ستاتا
رہتا ہے۔ جو کھانا کھاتا ہے وہ بدن کو لگتا نہیں۔ آہستہ آہستہ کمزور
ہوتا جاتا ہے۔ اور اس کی رنگت بدن پھیکی پڑ جاتی ہے۔ چند ماہ تک یہ بخار
برابر جاری رہتا ہے۔ پھر اس کی تیزی بڑھنے لگتی ہے۔ کمزور ہو کر بستر
پر پڑا رہتا ہے۔ بھوک جاتی رہتی ہے۔ بدن سوکھ جاتا ہے۔ بخار کی تیزی کے
وقت کھانسی کا ٹھسکہ اٹھتا ہے۔ لیکن جب صبح کے وقت بخار کم ہو جاتا ہے
تو کھانسی کا ٹھسکہ بھی بند ہو جاتا ہے۔ آہستہ آہستہ نہایت ہی لاغر ہو جاتا
ہے صرف پوست اور ہڈیاں ہی رہ جاتی ہیں آخر کار بخار اور کمزوری سے
مر جاتا ہے یا کچھ دن مرنے سے پہلے دست لگ جاتے ہیں۔ اس مرض کی
میعاد بہت لمبی ہوتی ہے۔ بعض مریض چھ ماہ تک بیمار رہتے ہیں بعض برس یا
ڈیڑھ یا دو برس۔

علاج۔ حقیقت میں اس مرض کا کچھ علاج نہیں۔ لیکن اگر مریض مالدار ہو
تو آب و ہوا کی تبدیلی کسی سمندر کے کنارے کیطرف کرانی چاہئے۔ میں نے
اپنے تجربہ میں دیکھا ہے کہ اس مرض کے مریض کو علاج سے فائدہ نہ ہونے
کی وجہ یا تو غریبی ہوتی ہے یا غفلت علاج۔ جب اس مرض کی تشخیص ہو جاوے
تو فی الفور مریض کو ہوادار مکان میں رکھیں۔ کام کاج چھڑوا دیں۔ اگر

طالب علم ہو تو پڑھنا چھڑوا دیں۔ اگر مریضہ کا بچہ دودھ پیتا ہو تو اس کا دودھ
بند کروا دیں۔ غذا مقوی اور زود ہضم دیویں اور خفیف مقدار میں تہائی مال
اور پتیس دیویں اور جو علامات ہوں حسب ضرورت ان کا علاج کریں۔
جن مریضوں کی آب و ہوا کی تبدیلی کے لئے سمندر کے کنارے کراچی اور
بمبئی کو چند ماہ کے لئے بھیجا گیا وہ سب کے سب تندرست ہو کر واپس آئے
اور جنہوں نے کہنا نہ مانا یا جو غریب تھے اور روپیہ خرچ نہ کر سکتے تھے موت کے
پنجہ سے نہ بچے۔

# ذات الجنب

یہ دو قسم کی ہوتی ہے۔ شدید اور مزمن۔

## اوّل شدید ذات الجنب

**اسباب** ۔ سردی یا ضرب کا لگنا یا کسی متصل کے اعضاء میں سوزش کا ہونا
گردہ کی مرض اور سرخ بخار وغیرہ۔

**علامات** ۔ یا تو مرض آہستہ آہستہ شروع ہوتی ہے یا یکلخت شروع ہو جاتی
ہے اور سردی لگتی ہے۔ بخار ہو جاتا ہے لیکن حرارت عزیزی ۱۰۲ درجہ
سے زیادہ نہیں ہوتی۔ بعض اوقات حرارت عزیزی بہت ہی کم ہوتی ہے
بخار کے ہوتی ہی چھاتی کا درد۔ دم کی تکلیف اور کھانسی ہو جاتی ہے جس
طرف کا ذات الجنب ہو اس طرف کے پستان کے نیچے کیطرف تیز چھری

کی طرح درد معلوم ہوتا ہے۔ کھانسی اور گہرا دم لینے سے یہ درد زیادہ بڑھ جاتا ہے دم کی تکلیف بخار اور چھاتی کے درد کے باعث سے ہوتی ہے۔ لیکن زیادہ نہیں ہوتی۔ جب درد اور بخار دور ہو جاتے ہیں۔ تو دم کی تکلیف بھی رفع ہو جاتی ہے۔ اگر دم کی تکلیف زیادہ ہو تو ذات الجنب کے ساتھ ذات الریہ کا ہونا بھی ضروری ہوتا ہے۔ کھانسی تھوڑی ہوتی ہے اور مثل ٹھسکہ کے ہوتی ہے۔ اول تو بلغم نہیں ہوتا یا بہت خفیف نکلتا ہے۔ مریض عموماً اس طرف کی کروٹ سوتا ہے جس طرف ذات الجنب ہو زبان کسیقدر میلی ہوتی ہے۔ پیاس بڑھ جاتی ہے۔ بھوک جاتی رہتی ہے۔ پاخانہ نہیں آتا۔ آخر کار یا تو مریض اچھا ہو جاتا ہے یا مر جاتا ہے یا مرض کی شدت گھٹ جاتی ہے اور مزمن قسم میں تبدیل ہو جاتی ہے۔

## دوئم مزمن ذات الجنب

اس مرض میں بباعث سوزش کے جو مادہ چھاتی کے اندر پیدا ہوتا ہے وہ جذب نہیں ہوتا اور پیپ بن جاتا ہے یا اصلی حالت میں بنا رہتا ہے۔ ان بچوں اور آدمیوں میں جنکی صحت پہلے سے ہی بگڑی ہوتی ہے پیپ جلدی بن جاتی ہے۔ جب پیپ موجود ہوتی ہے تو بخار بھی کسیقدر رہتا ہے اور رات کو پسینہ بھی آتا ہے۔ بیمار کمزور ہو جاتا ہے۔ اس طرف کی چھاتی کا چہرہ سرخ ہو جاتا ہے یا اس میں ورم ہو جاتا ہے کھانسی تکلیف دیتی ہے اور گاڑھا پیپ سا بلغم نکلتا ہے جو سخت بودار ہوتا ہے۔ اگر مادہ جذب ہو جاوے یا ہوا کی بڑی

نالیوں میں داخل ہو کر خارج ہو جاوے یا چھاتی میں سے پھوٹ کر نکل جاوے یا کوئی حکیم چھاتی میں سوراخ کر کے خارج کرے تو مریض اچھا ہو جاتا ہے ورنہ مریض کمزور ہو کر مر جاتا ہے یا بہت دنوں تک بیمار رہتا ہے چھاتی میں ناسور ہو جاتے ہیں اور پورے طور پر صحت نہیں ہوتی۔

علاج۔ بیمار کو آرام سے بستر پر رکھیں۔ چھاتی پر سینک دیں یا پولٹس لگا دیں یا چھاتی کو اسکن پلاسٹر کی دھجیاں لگا کر خوب کس دیں۔ اس تجویز سے چھاتی کم حرکت کرتی ہے اور دم آرام سے آتا ہے میٹھا تیلیا یا ٹنکچر اکونائٹ کھلا دیں اگر درد کی شدت ہو تو چھاتی پر جونکیں لگا دیں اور جلد کے نیچے مارفیا کی پچکاری کریں۔ اگر پچکاری نہ ہو تو افیون کھلا دیں۔ کیالول امیون کے ہمراہ کھلانے سے فائدہ ہوتا ہے۔ اگر مریض توانا ہو تو فصد کرا دیں۔ فصد کے کرانے سے مرض یک لخت رک جاتی ہے اور مریض کو فوراً تسکین پڑ جاتی ہے۔ البتہ ایسی فصد کرانا کہ جیسی حجام لوگ کرتے ہیں بہت مضر ہے۔ بہت دفعہ دیکھنے میں آیا ہے کہ حجاموں نے ایسی فصد نکالی کہ مریض چند گھنٹہ میں زیادہ خون نکلنے کے صدمہ سے مر گیا یا عمر کے واسطے جس کی مرض مبتلا ہوا۔ چھاتی پر رائی کی پٹی لگانے سے بھی درد بند ہو جاتا ہے اگر چھاتی میں سوزش کا مادہ جمع ہو گیا ہو تو اس کے جذب کرنے کی ترکیب سوچنی چاہیے اور اس مطلب کے حاصل کرنے کے واسطے تیلنی مکھی کا پلاسٹر لگاتے ہیں مختلف چیزوں کی مالش کرتے ہیں۔ رائی کا پلستر لگاتے ہیں اور آئیوڈائیڈ آف پوٹاش کھلاتے ہیں۔ اگر مادہ جذب نہ ہو اور دم کی تکلیف ہو تو کسی ڈاکٹر کے پاس

مریض کو لیجا کر پیپ نکلوائیں اور علاج معالجہ کرادیں۔ غذا مقوی دیں مقویات اور اسٹیمولنٹ کو استعمال میں لاویں۔

# امراض قلب

قلب کی امراض ایسی ہوتی ہیں کہ عام حکماء کو بھی ان کے تشخیص کرنے میں سخت دقتیں پیش آتی ہیں اور ان کا علاج بھی مشکل ہوتا ہے اسواسطے قلب کی امراض کا بیان کرنا عام لوگوں کیواسطے مفید نہیں ہو سکتا۔

جب قلب کے پٹھے چربی میں تبدیل ہو جاتے ہیں تو اس وقت مرض کا پہچاننا نہائیت ہی مشکل ہوتا ہے۔ البتہ آثار معلوم ہونے لگتے ہیں۔ یہ مرض پچھلی عمر میں ہوتی ہے خاصکر شراب پینے والوں۔ نقرس کے مریضوں اور انمیں جو عیش و عشرت سے زندگی بسر کرتے ہیں اور کثرت نہیں کرتے۔

ایسے مریضوں کے چہرے پھیکے معلوم ہوتے ہیں۔ زود رنج ہوتے ہیں۔ ہاتھ پاؤں ان کے ٹھنڈے رہتے ہیں۔ تھوڑی سی رنگت سے پسینہ آنے لگتا ہے اور دم چڑھ جاتا ہے۔ گاہے گاہے خود بخود ٹھنڈی سانسیں آنے لگتی ہیں۔ کبھی کبھی سانس کے آنے سے تکلیف معلوم ہوتی ہے اور چھاتی میں درد ہوتا ہے۔ اس مرض کے مریضوں کی عموماً ناگہانی موت ہوتی ہے۔ اگر اس مرض کا پتہ لگ جاوے تو بیمار کی غذا کا انتظام کریں۔ شراب بند کریں۔ اگر شراب کے بغیر مریض کی زندگی بسر نہ ہو سکے تو تھوڑی مقدار میں پینے کی

اجازت دیں۔ کثرت کراویں۔ سنکھیا۔ ایمونیا۔ فولاد۔ کچلا اور ڈجی ٹیلس کے مرکبات کھلادیں۔

# اینجائینا پک ٹورس یعنی درد قلب

قلب کا درد مختلف ہوتا ہے کبھی تو ایک لمحہ بھر کیواسطے مثل چھری لگنے کے قلب کے مقام پر درد ہوتا ہے اور پھر فوراً رفع ہوجاتا ہے اور کبھی درد سخت جان کندنی کی حالت پیدا کرتا ہے اور نوبتی ہوتا ہے معمولی طور پر یہ درد کمزور اور بھتے اور اعصابی مزاج کے بیماروں میں ہوا کرتا ہے۔ خاصکر جوانی میں چاء۔ کافی اور تمباکو پینے والوں میں بھی لیکن اصلی اینجائینا پک ٹورس کا درد اس سخت دورہ درد کو کہتے ہیں کہ جس میں موت کی شکل دکھلائی دینے لگتی ہے اور اکثر موت واقع ہوتی ہے۔ یہ درد چالیس برس کی عمر کے بعد عموماً ہوا کرتا ہے۔ پس اصلی اینجائینا پک ٹورس کے درد اور قلب کے درد میں صرف درجہ کا فرق ہوتا ہے۔

**علامات**۔ جب اینجائینا پک ٹورس کے درد کا دورہ ہوتا ہے تو چھاتی میں قلب کے مقام پر شدت سے درد ہوتا ہے جو اکثر گردن کے بائیں حصہ بائیں بازو اور بائیں ہاتھ کی انگلیوں تک پھیل جاتا ہے۔ مریض کے چہرہ اور بدن کی رنگت پھیکی پڑجاتی ہے اور بدن ٹھنڈا اور پسینہ سے تر ہوجاتا ہے۔ چہرہ سے جان کندنی کی حالت اور موت کا خوف ظاہر ہوتا ہے مریض

بار بار سانس لیتا ہے۔ سانس چھوٹا ہوتا ہے۔ نبض باریک تاگہ کی مانند ہوتی ہے۔ جب درد کی سختی ہوتی ہے تو مریض غش کھا جاتا ہے یا تشنج ہونے لگتا ہے میعاد اس درد کے دورہ کی چند لمحہ سے کئی گھنٹوں تک ہوتی ہے۔ بعض اوقات ایک ہی دورہ ہوتا ہے اور کبھی کبھی چھوٹے یا بڑے وقفہ پر اس درد کے کئی دورے ہوتے ہیں۔ لیکن ہر ایک دورہ پہلے دورہ کی نسبت سخت ہوتا ہے۔ یہ مرض بہت مہلک ہوتی ہے۔ جلدی یا دیر کے بعد مریض کی اس سے جان ہلاک ہو جاتی ہے۔

**علاج**۔ دورہ کے وقت نائٹریٹ آف امائیل یا ایرومیٹک اسپرٹ آف امونیا سونگھاویں۔ جلد کے نیچے مارفیا کی پچکاری کریں۔ چھاتی کو سینک دیں اور مقام دل پر بجلی لگاویں۔ ایرومیٹک اسپرٹ آف امونیا۔ ایتھر۔ شراب اور مرکبات بالچھڑ دیں۔ جب دورہ ہو چکے تو مرض کے باعث کو دریافت کر کے اس کے دور کرنے کی تجویز سوچیں۔ اس مرض میں سنکھیا اور اس کے مرکبات بہت مفید پڑتے ہیں۔ جو شخص اس مرض میں مبتلا ہو اس کو چند احتیاطوں کا لحاظ کرنا ضروری ہے۔ اول جب کبھی گھر سے باہر جاوے تو اپنے ہمراہ ایرومیٹک اسپرٹ آف امونیا کی شیشی یا نائیٹریٹ آف امائیل اپنے ہمراہ لیجایا کرے تاکہ دورہ کے آغاز ہوتے ہی ان کو فی الفور استعمال کر سکے۔ چکنائی اور چربیدار چیزیں اور مٹھائی وغیرہ کا استعمال نہ کرے۔ حقہ۔ چاء اور کافی کا استعمال چھوڑ دے اور جب کبھی کسی چڑھائی چڑھنے کا اتفاق ہو تو بہت آہستگی سے چڑھے۔ بہت سے آدمی گھر کی سیڑھیاں تیزی کے ساتھ چڑھنے سے اپنی جانیں

تلف کر چکے ہیں۔ چڑھائی چڑھنے سے اس مرض کا دورہ بہت آسانی سے شروع ہو جاتا ہے۔

## اکزآف تھیلمک بر نکوسیل

اس گریوز ڈزیز بھی کہتے ہیں اس مرض کا ہندوستانی میں کوئی نام نہیں ہاں اس کو اس طور پر ضرور ظاہر کر سکتے ہیں کہ گلہڑ کا پھول جانا اور آنکھوں کے ڈیلوں کا باہر کیطرف نکل آنا اور دل کا دھڑکنا۔

**علامات**۔ یہ مرض عموماً ان عورتوں کو جو بھی۔ زود رنج۔ کمزور اور جن کا ہاضمہ بگڑا ہوا ہوا کرتی ہے۔ دل دھڑکتا ہے۔ آنکھوں کے ڈیلے باہر کیطرف نکل آتے ہیں جہانتک کہ پپوٹے ان کو ڈھک نہیں سکتے۔ گلا پھول جاتا ہے اور گلہڑ ہو جاتا ہے۔

**علاج**۔ مقوی ادویات و مقوی غذا۔ کونین۔ فولاد۔ ارگٹ۔ سنکھیا۔ بجلی کا لگانا اور ڈجی ٹیلس مفید پڑتے ہیں۔

## مُنہ کا پک جانا

مُنہ کی سوزش عموماً بچوں میں ہوا کرتی ہے اور اسکی تین قسمیں ہوتی ہیں۔

**اوّل**۔ معمولی سوزش۔ اس میں مُنہ سرخ ہو جاتا ہے۔ پھول جاتا ہے۔ درد کرتا ہے اور تھوک زیادہ پیدا ہوتی ہے۔ بعض اوقات جب بیماری کی شدت ہوتی ہے تو باریک باریک آبلے پڑ جاتے ہیں جو پھٹ کر گول زخم

پیدا کرتے ہیں۔ بدہضمی کی شکایت ہوتی ہے اور خفیف بخار ہو جاتا ہے۔

**دوسری قسم** میں لبوں اور گالوں اور مسوڑوں اور زبان پر زخم ہو جاتے ہیں درد ہوتا ہے۔ روٹی چبائی نہیں جاتی۔ تھوک زیادہ پیدا ہوتا ہے۔ سانس سے تعفن آتی ہے۔ آس پاس کی گلٹیاں پھول جاتی ہیں۔ مریض کمزور ہو جاتا ہے اور بخار ہو جاتا ہے۔ اس قسم کی مرض عموماً کمزور بچوں کو ہوتی ہے خاص کر جن کی پرورش اچھے طور پر نہیں ہوتی اور جن کو خوراک اچھے طور پر نہیں ملتی۔

**سوئم قسم** میں گوشت مردار پڑ جاتا ہے۔ یہہ مرض بہت کم دیکھنے میں آتی ہے اور ان بچوں کو ہوتی ہے جو کمزور ہوں۔ اس میں پہلے سانس میں سے بو آنے لگتی ہے بعد ازاں گال پر سختی اور ورم ہو جاتا ہے اور گال کی جلد کی رنگت سرخ اور چمکیلی ہو جاتی ہے۔ اگر مریض کا منہ کھول کر دیکھا جاوے تو مقام سوجن پر گال کے اندر ایک گندا زخم دکھلائی دیتا ہے گال کا چمڑہ مردار اور سیاہ پڑ جاتا ہے اور گل کر گال میں سوراخ پیدا کر دیتا ہے اس مرض میں سوزش صرف گالوں پر محدود نہیں رہتی بلکہ مسوڑوں کو بھی اس مرض میں مبتلا کرتی ہے۔ دانت ہلنے لگتے ہیں۔ گوشت گلتا جاتا ہے۔ اگر علاج سے مرض کو روکا نہ جاوے تو ہڈیاں برہنہ ہو جاتی ہیں۔ بخار وغیرہ کچھ نہیں ہوتا۔ اگر علاج اچھی طرح سے کیا جاوے تو مرض رک جاتی ہے۔ انگور بن آتا ہے۔ لیکن کبھی کبھی مریض اس مرض سے مر جاتا ہے۔

**علاج** ۔ ہر ۳ قسم میں صحت کا خیال رکھیں۔ مریض کی طاقت کو بڑھاویں

صفائی کیطرف توجہ دیں۔ غذا مقوی اور سادہ کھلاویں۔ ریوند چینی۔ سوڈا اور مگنیشیا کا استعمال کراویں ٹنکچر اسٹیل اور کلوریٹ آف پوٹاش دیں۔ مُنہ کے اندر شہد اور سوہاگہ یا گلیسرین اور سوہاگہ لگاویں۔ سوہاگہ کے پانی سے روئی کے ساتھ مُنہ کو بار بار صاف کریں۔ اگر زخم موجود ہوں تو ان پر کاسٹک لگاویں اگر گال کا چمڑہ مُردار پڑنے لگے تو اُسپر کاربالک ایسڈ یا ٹنکچر آف آیوڈین لگا کر پولٹس باندھیں۔ آیوڈو فارم چھڑکیں۔ بعض اوقات پولٹس میں لکڑی کا کوئلہ ملا کر لگانے سے فائدہ ہوتا ہے۔ جب سڑا ہوا حصہ گر جاوے تو زخم پر کاربولک آئل لگاویں آیوڈو فارم چھڑکیں۔ یوکلپٹس آئل لگانا اچھا ہوتا ہے۔ جب زخم اچھا ہو جاوے اور گال میں سوراخ رہ جاوے تو مریض کو کسی ڈاکٹر کے پاس لیجا کر دستکاری کے ذریعہ سے اس سوراخ کو بند کراویں۔

## تھرش

ایک قسم کے مُنہ آنے کو کہتے ہیں۔ عموماً شیرخوار اور کمزور بچوں میں جن کے ہاضمہ میں فرق آگیا ہو ہوتا ہے پہلے شروع میں سفید سفید چٹاخ پڑ جاتے ہیں۔ جو آپس میں مل جاتے ہیں یہانتک کہ بچہ کا تمام منہ و زبان کے اندر سے بالکل سفید ہو جاتا ہے جیسا کہ کسی نے دہی کا لیپ کر دیا ہو۔ منہ گرم ہو جاتا ہے اور درد کرتا ہے۔ تھوک زیادہ مقدار میں خارج ہوتی ہے۔ بچہ دودھ اگلتا ہے اور ہرے ہرے اور کھٹے کھٹے بودار دست آتے ہیں۔ علاج سے عموماً

بچے اچھے ہو جاتے ہیں اگر جوان آدمیوں میں کسی سخت بیماری کے اندر یہ مرض ہو جاوے تو اس کو موت کا شگون سمجھنا چاہیئے۔

**علاج** - اس کا علاج ویسا ہی کریں جیسا کہ منہ کے پک جانیمیں تبلایا گیا ہے۔

# سوزش زبان

بعض اوقات زبان بباعث ضرب یا کسی کیڑے کے کاٹنے۔ پارہ کے کھانے یا کسی اور باعث سے سوج جاتی ہے اور سخت ہو جاتی ہے اور اپنا فعل پورا نہیں کر سکتی۔ دانتوں سے باہر لٹکنے لگ جاتی ہے۔ درد ہوتا ہے۔ غذا کا چبانا۔ گفتگو کا کرنا اور نگلنا مشکل بلکہ ناممکن ہو جاتا ہے۔ عموماً یہہ سوزش ایک ہفتہ تک خود بخود جاتی رہتی ہے۔ گاہے زبان میں پیپ پڑ جاتی ہے۔ کبھی کبھی زبان کی سوزش گلے اور حنجرے تک پھیل جاتی ہے اور دم بند ہو کر مریض مرجاتا ہے۔

**علاج** - برف چوسیں۔ کلوریٹ آف پوٹاش۔ سوہاگہ اور پھٹکڑی کی کلی اور غرغرہ کراویں۔ دودھ اور شوربہ کھلانے کو دیں۔ اگر مریض کھا نہ سکے تو حقنہ کریں۔ اگر زبان میں پیپ پڑ جاوے تو اس کو نشتر سے خارج کریں۔ اگر سوزش کم نہ ہو تو زبان کی درمیانی لکیر کے ہر دو جانب نشتر سے لمبے شگاف لگاویں۔ کاسٹک لوشن (کاسٹک چار ماشہ۔ عرق گلاب اڑھائی تولہ) کے لگانے سے بھی فایدہ ہوتا ہے۔

# کن پیڑے

یہ مرض متعدی ہوتی ہے اور یا تو خود بخود ہو جاتی ہے یا کسی اور مرض کے باعث سے ہوتی ہے۔ عموماً وبائی طور پر پھیل جاتی ہے یہانتک کہ گلی کوچوں اور مدرسوں میں جب ایک لڑکے کو کن پیڑے نکل آتے ہیں تو متعدی ہونے کے باعث سے اس جگہ کے سب بچے اس مرض میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ عموماً بچوں میں یہ مرض ہوتی ہے لیکن بڑی عمر کے آدمیوں کو بھی بعض اوقات یہ مرض چھوت سے ہو جاتی ہے۔ مرض کن پیڑوں میں سوزش ہوتی ہے لیکن پیپ نہیں پڑتی۔ پہلے بخار ہو جاتا ہے۔ جلد وہاں کی تن جاتی ہے۔ جبڑے کی حرکت میں تکلیف ہوتی ہے اور درد ہوتا ہے۔ نگلنا اور چبانا مشکل ہو جاتا ہے۔ جب ایک طرف کا کن پیڑا ہوتا ہے تو ورم اسی جانب کو محدود رہتی ہے اور جب دونوں کن پیڑے پھولتے ہیں تو ہر دو جانب کی سوجن ٹھوڈی کے نیچے مل جاتی ہے۔ پاخانہ قبض ہو جاتا ہے۔ بھوک نہیں لگتی۔ ایک ہفتہ کے بعد سوزش کم ہو جاتی ہے اور اگر ایک طرف کا کن پیڑا پھولا تھا تو اب دوسری طرف کا ورم کر آتا ہے۔ گاہے جونہی کن پیڑوں کی ورم کم ہوتی ہے۔ مردوں میں خصیوں اور عورتوں میں پستان یا حصیتین کی سوزش ہو جاتی ہے۔

علاج۔ مریض کو گھر کے اندر رکھیں۔ مسہل کراویں۔ بخار کے لئے معرقات

اور کونین کا استعمال کراویں۔ کن پیڑوں پر سینک کریں۔ پولٹس لگاویں اور ٹنکچر آیوڈین یا اسبغول کا لیپ کریں۔ جب تپ محرقہ اور دیگر امراض میں کن پیڑوں کی مرض ہو جاتی ہے تو ایسی حالتوں میں کن پیڑوں میں پیپ پڑ جاتی ہے۔ اس کے علاج میں سینک کرتے ہیں اور پولٹس لگاتے ہیں اور جب پیپ پڑ جاتی ہے تو نشتر سے کھول دیتے ہیں۔

## تھوک کا کثرت سے پیدا ہونا

یہ کوئی بیماری نہیں صرف اور مرضوں کی علامت ہوتی ہے۔

**اسباب**۔ دانتوں کا نکلنا۔ منہ کا پک جانا۔ چہرہ کا اعصابی درد۔ حمل رحم اور خصتین کی خرابی۔ پیٹ میں کیڑوں کا ہونا۔ پارہ کا کھانا۔ اور ترش چیز کا خیال پیدا ہونا۔

**علاج**۔ بیماری کے سبب کو دریافت کر کے اس کے دور کرنے کی کوشش کریں۔ پھٹکڑی۔ سوہاگہ اور کیکر کے پتے کا جوشاندہ بنا کر کلی کراویں مارفیا اور افیون کے کھانے سے بھی تھوک کم ہو جاتی ہے۔ کلوریٹ آف پوٹاش کے غرغرہ اور گم مر کے غرغرہ بھی مفید پڑتے ہیں۔ ٹنکچر بلاڈونا کے کھلانے سے تھوک کم پیدا ہو جاتی ہے۔

## خناق یعنی گلوں کا پڑ جانا

اس کو گنڈے پڑ جانا۔ اور بھیڑے بھی کہتے ہیں عموماً جوانی میں یہ مرض

ہوتی ہے اور اس کے دورے بار بار ہو جایا کرتے ہیں بعض اوقات وبائی
طور پر ہوا کرتی ہے۔ وجع المفاصل کے مریضوں کو یہ مرض اکثر ہو جایا کرتی ہے
سردی کا لگنا۔ اور سرد چیز کے بعد سرد چیز کے فی الفور استعمال کرنے سے
بھی خناق ہو جاتا ہے۔ بعض خاندانوں میں گلوں کا پڑ جانا موروثی ہوتا ہے
اس کی دو قسمیں ہوتی ہیں۔

**اول** گلے کا دکھنا۔ اس میں گلے۔ تالو۔ کوا اور خوراک کی نالی کے شروع
حصہ میں اجتماع خون اور قدرے سوزش ہو جاتی ہے۔ بخار ہو جاتا ہے
گلا درد کرتا ہے۔ اور نگلنے میں تکلیف ہوتی ہے اور گنگناتا ہے۔ بولنے
میں تکلیف ہوتی ہے۔ اور گلے سے کسیقدر بلغم خارج ہوتی ہے۔ چند روز
میں آرام آجاتا ہے۔

**دوئم** گلوں کا پڑ جانا۔ اس میں صرف گلوں کی سوزش ہوتی ہے۔ گلے
سرخ ہو جاتے ہیں اور پھول جاتے ہیں۔ تالو سرخ ہو جاتا ہے۔ گلوں میں کبھی
کبھی پیپ پڑ جاتی ہے۔ عموماً شروع میں مریض کو سردی لگتی ہے۔ جاڑا چڑھ آتا
ہے اور بخار ہو جاتا ہے۔ پیاس بڑھ جاتی ہے۔ بھوک جاتی رہتی ہے۔ گلے میں
درد ہوتا ہے۔ نگلنا دشوار ہو جاتا ہے۔ جب کوئی رقیق چیز نگلی جاتی ہے
تو ناک کے راستہ نکل آتی ہے۔ تھوک زیادہ پیدا ہوتی ہے۔ آواز ناک سے آتی
ہے۔ سماعت میں بھی فرق آجاتا ہے۔ اور نیچے کے جبڑے کے پاس کے
غدود پھول جاتے ہیں۔ کمزوری معلوم ہوتی ہے۔ زبان میلی ہو جاتی ہے
بھوک جاتی رہتی ہے۔ اور پاخانہ نہیں آتا۔ اگر دونوں گلے بہت پھول جاویں تو سانس

لینے میں تکلیف ہوتی ہے۔

علاج۔ گلوں کے بڑھ جانے اور گلے کے دکھنے کا علاج ایک ہی ہوتا ہے مریض کو گرم مکان میں رکھیں۔ برف چوسنے کو دیں یا گرم پانی کا غوغرہ کرادیں اور گرم پانی کی بھاپ دیں۔ چونکہ غذا کے نگلنے میں تکلیف ہوتی ہے۔ اس واسطے غذا رقیق اور بار بار دیویں۔ پھٹکڑی کے غوغرے اس مرض میں بہت مفید پڑتے ہیں۔ گلے پر سینک کریں یا ٹھنڈے پانی کی پٹی لگادیں گل بنفشہ کے جوشاندہ کے پلانے سے اور بنفشہ کی بھوجی گلے پر باندھنے سے فائدہ ہوتا ہے۔ شروع میں جلاب دیں اور معرق ادویات کا استعمال کریں سیلی سلیٹ آف سوڈا بمقدار ایک ماشہ چار چار گھنٹہ کے بعد دینے سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔ کلوریٹ آف پوٹاش ٹنکچر اسٹیل اور کونین دیں بنفشہ۔ گل سرخ۔ گاؤزبان اور سونف کا جوشاندہ مفید پایا گیا ہے۔ گلوں کو گوبر کی راکھ۔ پھٹکڑی یا سوڈا سے انگلی کے ساتھ دبانے سے سوزش بہت جلدی جاتی رہتی ہے۔ گلوں کو باہر سے تیل یا گھی کے ساتھ ملنے سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔ اور گلوں میں کاسٹک لوشن (کاسٹک ۱ ماشہ عرق گلاب نصف چھٹانک) بھی لگاتے ہیں۔ ٹنکچر اسٹیل اور گلیسرین یا ٹنکچر آف آئیوڈین اور گلیسرین کو ہموزن ملا کر لگاتے ہیں۔ ٹینک ایسڈ اور گلیسرین کا لگانا بھی مفید دیکھا گیا ہے۔ اگر گلے ہمیشہ کے واسطے پھول کر سخت ہو گئے ہوں تو آب و ہوا کی تبدیلی کراویں۔ مقویات دیں۔ کاڈلور آئیل پلاویں یا کسی ڈاکٹر کی صلاح لیں۔

# امراض خوراک کی نالی کی

خوراک کی نالی کی سوزش دو قسم کی ہوتی ہے۔
اول شدید جو کسی گرم چیز کے نگلنے یا تیز چیز کے کھانے سے ہو جاتی ہے اس میں ماسوائے بخار کے خوراک کی نالی میں درد ہوتا ہے اور یہ درد نگلنے کے وقت بہت بڑھ جاتا ہے۔ خوراک کی نالی کی پرانی سوزش میں کئی خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اول وہ خرابیاں کہ جنمیں خوراک کی نالی کا تشنج یا فالج ہو جاتا ہے دوسری وہ جنمیں خوراک کی نالی میں زخم ہو جاتے ہیں یا نیا مادہ پیدا ہو جاتا ہے اس سوزش کے نتائج بھی ہوا کرتے ہیں۔ مثلاً خوراک کی نالی کا اسٹرکچر یعنی تنگ ہو جانا اور ڈائی لے ٹیشن یعنی خوراک کی نالی کا پھیل کر بڑا ہو جانا۔ یہ آخری مرض بغیر کسی سوزش کے خود بخود بھی ہو جایا کرتی ہے۔

## خوراک کی نالی کا تشنج

یہ مرض عموماً ان مستورات میں پائی جاتی ہے جو باؤ گولہ یا رحم یا خصیۃ الرحم کی مرض میں مبتلا ہوتی ہیں۔

## خوراک کی نالی کا فالج

یہ مرض موت کے چھیتر اور نیز اور مختلف اقسام کے فالجوں میں پائی جاتی ہے۔

## خوراک کی نالی کے زخم

معمولی زخم کسی سخت اور تیز چیز مثلاً تیزاب و کانچ وغیرہ کے لگنے سے ہو جاتے ہیں۔ بعض اوقات یہ زخم گہرے ہوتے ہیں اور خوراک کی نالی میں سوراخ پیدا کرتے ہیں۔

## خوراک کی نالی میں نئے مادہ کا پیدا ہو جانا

بعض اوقات خوراک کی نالی میں سرطان پھوڑا پیدا ہو جاتا ہے اور بعض دفعہ بباعث مرض آتشک کے خوراک کی نالی میں نیا مادہ پیدا ہو کر نالی کا پردہ موٹا اور دبیز ہو جاتا ہے اور اس مقام پر زخم بھی پڑ جاتے ہیں۔

## خوراک کی نالی کا تنگ ہو جانا

اسباب۔ اول خوراک کی نالی کے عضلات کا تشنج۔ نالی کو تنگ کر دیتا ہے۔

دوئم۔ خوراک کی نالی کا سوزش اور زخموں سے سکڑ جانا۔

سوئم۔ خوراک کی نالی میں پھوڑا سرطان یا رسولی کا ہونا۔

چہارم۔ خوراک کی نالی پر باہر سے دباؤ کا پہنچنا۔ مثلاً گلہڑ۔ رسولی اور کسی غدود کا بڑھ کر دباؤ کا ڈالنا۔

**علامات**۔ عموماً خوراک کی نالی کا وہ حصہ تنگ ہوجاتا ہے جہاں اس کے شروع کی تہائی درمیانی تہائی سے ملتی ہے۔ وہ حصہ نالی کا جو تنگی سے اوپر کیطرف ہوتا ہے پھیل جاتا ہے اور اسکی دیواریں موٹی ہوجاتی ہیں اور برخلاف اس کے وہ حصہ نالی کا جو تنگی سے نیچے کیطرف ہوتا ہے دب جاتا ہے اور دیواریں اس کی پتلی پڑجاتی ہیں۔ اس مرض میں نگلنا مشکل ہوجاتا ہے اور نگلنے میں کبھی کبھی درد ہوتا ہے۔ پہلے پہل خوراک کے بڑے لقمے نگلنے میں رکاوٹ اور تکلیف معلوم ہوتی ہے۔ لیکن جوں جوں رکاوٹ بڑھتی جاتی ہے رقیق غذا کا بھی نگلنا مشکل ہوجاتا ہے۔ تھوڑی مدت کے بعد خوراک رد ہونے لگتی ہے یا تو نگلنے کے بعد ہی رد ہونے لگتی ہے یا کچھ دیر بعد نکل جاتی ہے اور جسقدر خوراک کی نالی کی تنگی معدے کے نزدیک ہوگی اور جس قدر نالی اوپر کیطرف پھیل گئی ہوگی اسیقدر دیر کے بعد خوراک رد ہوگی۔ اگر نالی میں زخم ہوں تو خوراک کے ہمراہ گاڑھی پیپ اور خون بھی خارج ہوتا ہے۔ خوراک کے اس طرح رد ہوجانے کو اصلی قے سے یوں تمیز کیا کرتے ہیں کہ اس میں آسانی سے خوراک نکل جاتی ہے۔ ذائقہ میں کھاری ہوتی ہے اور رد ہوجانے سے پیشتر جی نہیں متلاتا۔ قے میں پہلے جی متلایا کرتا ہے۔ معدہ کی ترشی کے باعث سے قے کا مادہ ترش ہوا کرتا ہے اور نیز قے کے کرنے میں مریض کو بہت تشدد ہوتا ہے۔ بعض اوقات تنگی مقام میں درد ہوتا ہے اور یہ درد چھاتی کی ہڈی کے پچھلی طرف معلوم ہوتا ہے اور چونکہ مریض کو اس مرض کے باعث سے خوراک پوری نہیں پہنچتی وہ کمزور ہوتا چلا جاتا ہے اور سوکتا

جاتا ہے حالانکہ بھوک اس کی عمدہ ہوتی ہے اور آخر کار مارے بھوک کے مر جاتا ہے۔ دیگر عام علامات تنگی نالی خوراک کی حسب اسباب مرض ہونگی۔

**تشخیص۔** ایک ملائم بتی کے داخل کرنے سے معلوم ہو جاویگا کہ آیا رکاوٹ تشنج۔ فالج یا کسی غیر مادہ کے پیدا ہو جانے سے ہے۔ اگر تنگی تشنج عضلات کے باعث سے ہو تو یکایک ہو جاتی ہے۔ کبھی بالکل جاتی رہتی ہے اور کبھی پھر ہو جاتی ہے۔ اس قسم کی مرض اعصابی امزاج کے مریضوں کو ہوا کرتی ہے۔ اگر فالج کے باعث سے یہ مرض ہو تو شروع میں روٹی وغیرہ بجائے رقیق چیزوں کے آسانی سے نگلی جاتی ہے۔ بعد ازاں ہر شے کا نگلنا دشوار ہو جاتا ہے یہانتک کہ تھوک بھی بباعث نہ نگلے جانے کے منہ سے بہ نکلتا ہے۔

**نالی کا پھیل جانا۔** اس وقفہ سے ظاہر ہوتا ہے جو خوراک کے کھانے اور رد ہونے میں گذرتا ہے۔ ہچکی بھی عموماً ہوا کرتی ہے اور جب نالی بہت پھیل جاوے تو تنفس میں بھی بو آنے لگتی ہے۔ علاوہ بریں مریض کی عمر۔ مزاج اور بیماری کی حالت دریافت کرنے سے اس مرض کی تشخیص میں بڑی امداد پہنچتی ہے۔ مثلاً اگر مریض عمر رسیدہ ہو۔ درد سخت ہو۔ بدن سوک گیا ہو اور حال دریافت کرنے سے معلوم ہو کہ بیماری بہت جلدی زور پکڑ گئی ہے تو اس حالت میں تنگی نالی خوراک سرطان پھوڑا کے ہونیسے ہوگی اور اگر خوراک کے رد ہونے کے وقت خون اور پیپ خارج ہوں تو پورا گمان ہو جاویگا کہ خوراک کی نالی میں زخم موجود ہیں۔ گردن اور

چھاتی کا بھی امتحان کرنا چاہئے اور معلوم کرنا چاہئے کہ مریض کو گلٹر یا رسولی تو نہیں۔
علاج۔ اگر تنگی تشنج یا فالج کے باعث ہو تو نرم بتی کے داخل کرنے سے وہ تنگی رفع ہو جاویگی لیکن ساتھ اس کے اندرونی علاج بھی اس کا کرنا ضروری ہوتا ہے مثلاً اگر تشنج ہو تو ادویات دافع تشنج کا استعمال کراویں اور اگر فالج ہو تو مقوی ادویات اعصاب و دماغ دیں۔ جب خوراک کی نالی میں کوئی نیا مادہ پیدا ہو گیا ہو یا اس کی دیواریں دبیز ہو گئی ہوں تو اس حالت میں برائے تشخیص مرض نرم بتیوں کا نالی میں داخل کرنا مضر ہوتا ہے۔ لیکن اگر کوئی زخم نہ ہو اور بباعث دبیز ہو جانے دیواروں کے تنگی ہو تو اس حالت میں بتیوں کے داخل کرنے سے بعض اوقات فائدہ ہوتا ہے۔ جب مریض بباعث نہ ملنے غذا کے کمزور ہو جاوے تو غذا کا حقنہ کریں اور مریض کو کسی ہسپتال میں لیجا کر اس کا علاج کراویں۔

## امراض معدہ

معدہ کی امراض کی عام علامات کا بیان کرنا ضروری ہے اور وہ یہ ہیں۔
درد۔ نفخ۔ کھٹے ڈکار۔ دل کی جلن۔ قے اور خون کی قے

### (۱) درد

بعض اوقات درد نہیں ہوتا۔ جب ہو تو سینہ کی ہڈی کے پیچھے یا معدہ میں یا دونوں شانہ کے درمیان یا بائیں پہلو میں معلوم ہوتا ہے۔ کبھی تو یہ درد خفیف ہوتا ہے اور کبھی تیز۔ اس کے اسباب مختلف ہوتے ہیں۔

(ا) معدہ میں غیر ہضم شدہ غذا کے سڑنے اور نفخ ہو جانے سے۔

(ب) معدہ کی دیواروں کی امراض کے باعث سے۔

(ج) معدہ کی رطوبت کے زیادہ پیدا ہونے یا اس میں زیادہ تغیر و تبدل ہو جانے سے۔

(د) اعصابی امراض کے باعث سے۔ جب درد معدہ کی ساخت کی خرابی سے پیدا نہ ہو تو غذا کے کھانے سے عارضی طور پر درد کو آفاقہ ہو جاتا ہے لیکن غذا کے کھانے کے چند گھنٹہ کے بعد پھر معلوم ہونے لگتا ہے دبانے سے بھی آرام آجاتا ہے۔ جب درد معدہ کی ساخت میں کسی خرابی سے ہوتا ہے تو غذا کے کھاتے ہی معلوم ہونے لگتا ہے اور جب تک غذا خارج نہ ہو جاوے تب تک آرام نہیں آتا۔ اور دبانے سے درد زیادہ ہو جاتا ہے۔

(۲) **نفخ**۔ عموماً معدہ اور امعا میں نفخ ہوتا ہے۔ اور وہ دو طرح سے ہوتا ہے یعنے یا تو ہوا کے نگلنے سے یا ہاضمہ میں فرق ہو جانے اور غذا کے سڑنے سے۔ جب ہوا سے نفخ ہوتا ہے تو ان میں ہوا بھر جاتی ہے اور وہ ہوا معدہ سے گذر کر انتڑیوں میں چلی جاتی ہے۔ جب معدہ اور گلو میں کوئی بیماری ہوتی ہے تو ہوا عموماً نکلی جاتی ہے۔ جب غذا کے سڑنے سے نفخ ہو تو ہوا بدبودار ہوتی ہے۔

(۳) **کھٹے ڈکار**۔ عموماً جوانی کے بعد یہ شکائیت ہوتی ہے۔ اول مقام معدہ میں درد یا بےچینی سی معلوم ہوتی ہے۔ بعد ازاں کچھ وقفہ کے

بعد بغیر کسی متلی کے گلو میں کھارہ پانی آجاتا ہے اور بعض اوقات قے ہوجاتی ہے۔ اس پانی کی خاصیت تھوک سی ہوتی ہے۔ بشرطیکہ اس میں قے کے مادہ کی ملاوٹ نہ ہو۔ اس پانی کی مقدار مختلف ہوتی ہے۔ بعض دفعہ مُنہ بھر کر آتا ہے۔ اور گاہے مقدار میں کئی چھٹانک ہوتا ہے۔

(۴) **دل کی جلن**۔ اس میں خوراک کی نالی میں سینہ کی ہڈی کے پیچھے سخت جلن معلوم ہوتی ہے اور پھر ترش یعنے کھٹے ڈکار آتے ہیں۔

(۵) **قے**۔ اس کے کئی اقسام ہوتے ہیں۔

(ا) وہ جو معدہ کی ساخت یا اس کے فعل میں فرق آجانے سے ہوتی ہے۔

(ب) اعصابی قے۔ اس کی دو قسمیں ہوتی ہیں اوّل وہ جو معدہ سے فاصلہ پر کسی خراش کے ہونے سے ہوتی ہے۔ مثلاً امراض رحم رخضبة الرحم قولنج گردہ۔ قولنج جگر۔ فتق۔ امراض پردۂ دماغ اور دماغ میں رسولی کے پائے جانے سے۔ دوئم۔ نظام عصبی میں کسی خرابی کے ہو جانے سے جب قے معدہ کے باعث سے ہوتی ہے تو زبان میلی ہو جاتی ہے اور قے کے ہو جانے سے متلی۔ درد سر اور چکر موجود ہوں تو بند ہو جاتے ہیں جب قے اعصابی باعث سے ہو تو متلی نہیں ہوتی۔ زبان صاف رہتی ہے اور اگر دماغ کی امراض کی علامات موجود ہوں تو قے کے بند ہونے سے ان کو افاقہ نہیں ہوتا۔ قے کا مادہ مختلف ہوتا ہے۔ یا تو غیر ہضم شدہ یا نیم ہضم شدہ غذا یا جھاگدار یا بودار غذا خارج ہوتی ہے یا اس میں صفرا

بلغم۔ خون اور پیپ پائی جاتی ہے۔ ذائقہ قے کا ترش ہوتا ہے۔ جب سخت قولنج ہو جاتا ہے اور انتڑیوں میں رکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے تو فضلہ الٹ کر معدہ میں آتا ہے اور قے میں خارج ہوتا ہے۔ ایسی حالت میں قے میں سے پاخانہ کی بو آتی ہے۔ بعض اوقات قے میں نباتاتی مادہ جو غذا کے سڑنے سے پیدا ہوتا ہے خارج ہوتا ہے۔

(۶) **قے میں خون کا آنا**۔ ایسی حالت میں صاف طور پر سمجھنا چاہئے کہ خون معدہ سے جاری ہے۔ بشرطیکہ وہ خون مُنہ۔ ناک اور ہوا کی نالی سے نگلا جا کر معدہ سے خارج نہ ہوتا ہو۔ معدہ سے خون کے جاری ہونیکے اسباب یہ ہیں۔ سوزش معدہ۔ حیض کا بند ہو جانا۔ جگر کا سکڑ جانا۔ امراض دل و جگر زخم و سرطان معدہ۔ امراض خون۔ معدہ کی کسی رگ کا پھول کر پھٹ جانا۔ جب معدہ سے خون بہت کم مقدار میں خارج ہوتا ہے تو عموماً اس کا چنداں خیال نہیں ہوتا۔ لیکن جب خون کا مقدار بہت زیادہ ہو تو شروع میں مقام معدہ پر جی کا گھٹنا معلوم ہوتا ہے۔ بدن کی رنگت پھیکی پڑ جاتی ہے نبض تیز اور کمزور ہو جاتی ہے اور غش آ جاتا ہے۔ جی متلاتا ہے۔ سیاہ رقیق اور جما ہوا خون خارج ہوتا ہے۔ پاخانہ میں بھی سیاہ خون خارج ہوتا ہے اور چند دنوں تک پاخانہ سیاہ آتا رہتا ہے۔ اگر خون کم ہو تو پاخانہ میں سیاہ رنگ کے دانے جمے ہوئے خون کے خارج ہوتے ہیں۔

اگرچہ خون کی قے آنے سے مریض کمزور ہو جاتا ہے تاہم قے کے ایکدفعہ ہونیسے موت واقعہ نہیں ہوتی جب تک کہ کئی بار نہ ہو۔

# بدہضمی

بدہضمی دو باعث سے ہوتی ہے یا تو معدہ کی رطوبت ہاضمہ کم مقدار میں پیدا ہوتی ہے یا معدہ کی حرکات میں فرق آجاتا ہے ان ہر دو حالتوں کے اسباب یہ ہیں۔ اچھی غذا کا نہ ملنا۔ زیادہ کھا جانا۔ کسی باعث سے تمام بدن کی کمزوری کا ہو جانا۔ خون کی خرابی۔ تھکاوٹ بدن اور دماغ۔ منشی مسکرات کا استعمال، وغیرہ۔

## علامات

جب بدہضمی کمی رطوبت معدہ کے باعث سے ہو

غذا کے بعد درد کا ہونا۔

نفخ کا نہ ہونا

کاٹنے والا یا تشنجی درد ہوتا ہے۔

قبضی نہیں ہوتی بلکہ بعض اوقات دست آنے لگتے ہیں۔

جب بدہضمی خرابی حرکات معدہ کے باعث سے ہو

غذا کے بعد مقام معدہ میں بھینی اور کھچاوٹ کا معلوم ہونا

نفخ کا ہو جانا۔

درد نفخ کے باعث سے معلوم ہوتا ہے

عموماً سخت قبضی کی شکایت ہوتی ہے۔

ہر دو قسم میں بھوک بند ہو جاتی ہے۔ زبان کی رنگت پھیکی پڑ جاتی ہے نبض کمزور ہو جاتی ہے اور دل دھڑکتا ہے۔ کثرت کرنے سے کوتاہ دمی اور خشک کھانسی کی شکایت ہوتی ہے۔ چہرہ کی رنگت پھیکی پڑ جاتی ہے۔ پیشاب بعض اوقات جلن کے ساتھ آتا ہے یا اس میں دودھ سا سفید مادہ خارج ہوتا ہے بدہضمی کے باعث سے مریض میں مختلف قسم کے وہم پیدا ہو جاتے ہیں

نیند اچھی طرح سے نہیں آتی۔ سر بھاری رہتا ہے اور طاقت بدنی میں فرق آتا جاتا ہے۔ باؤ گولہ کے مریضوں کے معدہ میں سخت درد ہو جاتا ہے جس کو غذا کے کھانے اور دبانے سے آرام آجاتا ہے۔ ایسے مریضوں کی بھوک عجیب ہوتی ہے۔ کوئلہ اور مٹی اور دیگر ایسی اشیاء کے کھانے کو طبیعت چاہتی ہے۔ پاخانہ نہیں آتا۔ عموماً قے ہو جاتی ہے۔ بعض اوقات معدہ میں سخت تشنجی درد ہوتا ہے۔ بیمار مارے درد کے لوٹتا ہے اور مقام درد کو دباتا ہے۔ پسینہ میں تر ہو جاتا ہے۔ ایسا درد زیادہ کھا جانے نفخ ہو جانے۔ ثقیل غذا کے کھا جانے اور برف کا پانی پی جانے سے خاص کر جب بدن گرم ہو۔ ہوتا ہے۔

علاج۔ اول غذا کا انتظام کریں۔ ثقیل غذا۔ نمکین گوشت۔ پلاؤ۔ قورما وغیرہ کھانے کو نہ دیں۔ بقولات و پھل بھی کم کھانے کو دیں۔ اگر کھٹے ڈکار آتے ہوں تو ہر قسم کی مٹھائی بھی بند کر دیں۔ دودھ اور آش جو پینے کو دیں۔ چاء۔ کافی اور شراب مضر ہیں۔ اگر مریض کی عادت چاء پینے کی ہو تو بہت کم مقدار میں پینے کی اجازت دیں۔

اگر بدہضمی حرکات معدہ کی خرابی سے ہو تو شراب از قسم وائن اور بیئر اعتدال کے ساتھ استعمال کرا دیں۔ مریض کو ہوا خوری اور کثرت کی تاکید کریں دماغی محنت اور بیٹھک بند کریں۔ سرد یا شیر گرم پانی سے روزمرہ غسل کرا دیں جب بدہضمی کے ساتھ کھٹے ڈکار آتے ہوں اور پیشاب کم اور سرخ آتا ہو تو مرکبات کھار مثلاً سوڈا۔ لوٹا سجی۔ سوہاگہ۔ چاروں نمک بعد غذا

کے استعمال کراویں اگر معدہ کی ترشی اور بضس ہو تو معدنی تیزاب مفید پڑتے ہیں۔ مثلاً نمک کا تیزاب اور نمک اور شورہ کا تیزاب۔ مرکبات کچلہ اور چرائتہ مفید پائے گئے ہیں۔ اگر قے ہو تو برف چوسنے کو دیں مقام معدہ پر رائی کا لیپ کریں یا پلاسٹر لگا دیں۔ بسمتھ۔ ہیڈروسیانک ایسڈ کھلاویں سنکھیا کا پانی بمقدار ایک بوند غذا کے پہلے مفید پایا گیا ہے۔ اگر نفخ ہو تو دافع ریح مثلاً سونٹھ۔ اجوائن اور سونف وغیرہ مفید ہوتے ہیں اگر نفخ غذا کے معدہ میں جا کر سڑ جانے کے باعث سے ہو تو لکڑی کا کوئلہ سفوف کرکے کھلاویں۔ باؤ گولہ کی مریضہ کے درد شکم کیواسطے مرکبات فولاد۔ ایلوا۔ افیون بسمتھ اور سنکھیا مفید پڑتے ہیں۔

## سوزش معدہ

یہہ مرض دو قسم کی ہوتی ہے ایک شدید اور دوسری مزمن۔

### شدید سوزش معدہ

**اسباب۔** ثقیل غذا کا استعمال سمیات از قسم سنکھیا وغیرہ زیادتی شراب۔ مرض نقرس وغیرہ۔

**علامات۔** مقام معدہ پر سخت درد ہوتا ہے جو غذا کے کھانے سے بڑھ جاتا ہے اور قے ہو جانے سے کم ہو جاتا ہے۔ جی متلاتا ہے اور قے

ہوتی ہے۔ قے میں سفید بلغم مع صفرا کے خارج ہوتا ہے۔ زبان میلی ہو جاتی ہے۔ پیشاب کم اور سرخ آتا ہے اور قبض ہوجاتی ہے۔ سردی معلوم ہوتی ہے بخار ہوجاتا ہے۔ بےچینی ہوتی ہے اور نیند نہیں آتی۔ خراب حالتوں میں بدن ٹھنڈا پڑجاتا ہے اور سرد پسینہ آتا ہے۔ نبض کمزور اور تیز چلتی ہے اور ہچکی تکلیف دیتی ہے۔ یا تو یہ علامات آہستہ آہستہ کم ہوجاتی ہیں اور مریض اچھا ہو جاتا ہے یا مرض مزمن میں تبدیل ہوجاتی ہے۔

علاج۔ اگر مرض کسی زہر یا ثقیل غذا کے باعث سے پیدا ہوئی ہو تو پہلے قے کراویں۔ اور بعدازاں ملین دیویں۔ کھانے کیواسطے صرف دودھ یا دودھ اور سوڈا واٹر یعنے کھارا پانی ملاکر پلاویں۔ برف چوسنے کو دیں تاکہ پیاس کم ہوجاوے۔ کسی قسم کا شراب پینے کی اجازت نہ دیویں۔ لیکن اگر مریض کمزور ہوجاوے اور قے بند نہ ہو تو شمپین شراب کا دینا مفید پڑتا ہے۔ درد کیواسطے افیون کھلاویں۔ یا جلد کے نیچے مارفیا کی پچکاری کریں۔ مقام معدہ پر جونک لگانے اور پلٹس باندھنے اور سینک کرنے سے فائدہ ہوتا ہے۔

## مزمن سوزش معدہ

اسباب۔ یا تو یہہ مرض شدید مرض سوزش معدہ کا نتیجہ ہوتی ہے یا بار بار استعمال ثقیل غذا اور زیادتی شراب سے ہوتی ہے۔ غذا کو اچھی طرح سے نہ چبانا۔ معدہ کی ساخت کی امراض اور جگر کی خرابی سے

بھی یہ مرض پیدا ہوتی ہے۔

**علامات۔** اس مرض کی علامات مثل بدہضمی کی علامات کے ہوتی ہیں۔ تفاوت صرف اتنا ہی ہوتا ہے کہ اس مرض میں مقام معدہ میں زیادہ درد ہوتا ہے پیاس زیادہ لگتی ہے۔ زبان پر زرد رنگ کی میل جم جاتی ہے۔ ترشی معدہ زیادہ تکلیف دیتی ہے۔ دل جلتا ہے۔ قے ہوتی ہے اور پیشاب بہت سرخ رنگ کا آتا ہے۔ علی ہذالقیاس سب علامتوں کی تیزی پائی جاتی ہے۔

**علاج۔** اول باعث مرض کو دور کریں۔ اور ملین ادویات مثلاً مگنیشیا سلفاس سوڈا سلفاس یعنی کھاری مٹی۔ ایفروے سینٹ سٹریٹ آف مگنیشیا۔ اور کھارے جلاب دیں۔ لیکن جب قے کی شدت ہو تو جلاب مضر پڑتا ہے۔ بعد ازاں ادویات از قسم کھار مثلاً سوڈا۔ سوہاگا۔ بسمتھ کھانا کھانے سے دس منٹ پہلے پانی میں گھول کر پلانے سے بہت فائدہ ہوتا ہے معدہ کی ترشی کم ہو جاتی ہے۔ غذا ہضم ہونے لگتی ہے اور قے بند ہو جاتی ہے ہیڈروسیانک ایسڈ ڈائیلوٹ کو ان ادویات کے ساتھ ملا کر دینے سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔ بعد میں مرکبات کچلہ اور معدنی تیزاب پلانے سے فائدہ ہوتا ہے۔

## زخم معدہ

**اسباب۔** مستورات میں یہ مرض عموماً ہوتی ہے۔ خاص کر ان میں جن کی عمر اٹھارہ سال سے ۲۵ سال تک ہو۔ بوڑھے آدمیوں میں بھی یہ

بیماری پائی جاتی ہے۔ درحقیقت اس مرض کے اسباب ابتک پورے طور پر معلوم نہیں ہوئے۔ اگرچہ حکما رکا خیال ہے کہ زیادتی استعمال شراب اور خراب غذا سے، یہ مرض ہوتی ہے۔

**علامات۔** مقام معدہ پر ایک خاص جگہ میں ابھاؤ اور درد بنا رہتا ہے غذا کے کھانے سے فوراً یہ درد ترقی پکڑتا ہے۔ قے ہوجاتی ہے اور عموماً خون کی قے ہوتی ہے۔ پاخانہ نہیں آتا اور غذا کے ہضم نہ ہونے کے باعث سے مریض کمزور ہوتا جاتا ہے اور یا تو زخم کے بھرجانے کے باعث مریض اچھا ہوجاتا ہے یا معدہ کے پھٹ جانے سے مرجاتا ہے یا مارے بھوک کے کمزور ہوجاتا ہے اور آخر الامر کمزوری کے باعث سے مرجاتا ہے۔

**علاج۔** سب سے ضروری بات اس مرض کے علاج میں یہ ہے کہ معدہ کو آرام دیں یعنی غذا رقیق اور بہت ہی کم مقدار میں کھلاویں۔ اگر معدہ اس کو قبول نہ کرے تو حقنہ کریں درد کیواسطے افیون کھلاویں یا مارفیا کی پچکاری کریں قے کے بند کرنے کیواسطے عرق الائچی۔ دارچینی۔ منقہ۔ ہیڈروسیانک ایسڈ ڈائیلوٹ اور بسمتھ مفید پڑتے ہیں۔ اگر قے کے ساتھ خون جاری ہو تو برف چوسنے کو دیں۔ افیون۔ ماجو۔ تارپین کا تیل اور ارگٹ کھلاویں۔ جب علامات زخم معدہ کی دور ہوجاویں تو مقویات کا استعمال کراویں۔

# اسہال

## یعنے دستوں کا آنا

**اسباب** ۔ خراش ۔ زخم اور سوزشِ امعا ۔ وریدی خون کے جو جگر سے ہو کر قلب کی طرف جاتا ہے دوران میں رکاوٹ کا ہونا ۔ یکلخت سردی کے لگنے سے پسینہ کا بند ہو جانا ۔ صدمۂ دل ۔ فکر و غم ۔ خوف نتیجہ دیگر مختلف امراض ۔ خرابی غذا ۔ غلیظ پانی کا پینا ۔ ملیریا کی زہر اور امعا میں کرموں کا پایا جانا وغیرہ وغیرہ ۔

دستوں کی رنگت یا تو معمولی پاخانہ جیسی ہوتی ہے یا سبز ۔ پیلے اور بھورے رنگ کے دست آتے ہیں ۔ گاہے دستوں میں صرف پاخانہ خارج ہوتا ہے اور گاہے ان میں سفید بلغم ملی رہتی ہے کبھی کبھی ان میں خون پایا جاتا ہے اور کبھی کبھی دست پھٹے ہوئے آتے ہیں یعنے پانی الگ اور فضلہ الگ ۔ گاہے دستوں میں بغیر یا نیم ہضم شدہ غذا ملی ہوئی ہوتی ہے ۔ دست یا تو کھارے ہوتے ہیں یا ان میں کھٹی سی بو آتی ہے ۔ جب دستوں سے ترش بو آتی ہے تو اس حالت میں مقام مقعد پر بباعث خراش کے سخت جلن معلوم ہوتی ہے ۔ یا تو دست آسانی سے آتے ہیں یا کسیقدر زور لگانے سے ۔ گاہے گاہے پیٹ میں مروڑہ اٹھتا ہے اور گڑگڑاہٹ پیدا ہوتی ہے جب دستوں میں بلغم خارج ہو تو سمجھنا چاہئے کہ امعا میں کسیقدر سوزش ہے

اور جب دست کچھ مدت تک جاری رہتے ہیں تو مریض کمزور ہو جاتا ہے۔ بدن سوکھنے لگتا ہے۔ چہرہ کی رنگت پھیکی پڑ جاتی ہے۔ زبان سرخ ہو جاتی ہے اور گاہے گاہے اس پر باریک باریک آبلے یا زخم پڑ جاتے ہیں اور یا تو علاج سے مریض اچھا ہو جاتا ہے یا راہی ملک بقا ہوتا ہے۔

**علاج**۔ پہلے سبب مرض کو دور کریں۔ اگر امعا میں کسی خراش پیدا کرنیوالی غذا کے ہونے سے دست آتے ہوں تو کسٹر آئیل پلاویں۔ ورنہ قابضات مثلاً افیون۔ گندھک کا تیزاب۔ کتھ۔ پھول سپاری۔ ماجو۔ شربت موڑیوں۔ بسمتھ اور ایرومیٹک چاک پوڈر دیں۔ اگر دستوں میں تعفن ہو تو کوئلہ کاربولک ایسڈ عرق دار چکنا مفید پڑتے ہیں۔ دستوں کے واسطے بھنگ اور بل کتھ وغیرہ بھی فائدہ بخش ہیں۔

## قبض

**اسباب**۔ سختیٔ پاخانہ۔ کمی فعل عضلات امعا۔ رکاوٹ نالی امعا۔ کمزوری فعل امعا۔ کمزوری بدن۔ زیادہ دیر تک بیٹھنا۔ کثرت کا نہ کرنا۔ بھس اور وقت مقررہ پر اجابت سے غفلت کرنا۔ پانی کا کم پینا۔ پھل اور سبزی کا کم کھانا۔

**علامات**۔ قبض کے ہونے سے بھوک مر جاتی ہے۔ چہرہ کا رنگ پھیکا پڑ جاتا ہے۔ ہاضمہ بگڑ جاتا ہے اور مریض مضمحل رہتا ہے۔ وقت پر پاخانہ نہیں آتا۔ اگر آتا ہے تو کم اور سخت اور حاجت بنی رہتی ہے۔ اس حاجت

کو رفع کرنیکیواسطے مریض بار بار پاخانہ کو دوڑتا ہے اور اسی خرابی سے عموماً اکی چوبیس گھنٹہ میں چار پانچ دفعہ حاجت روائی کی عادت ہو جاتی ہے بعض اوقات رقیق مادہ فضلہ کا خارج ہوتا ہے اور سخت پیچھے رہ جاتا ہے اس سے مریض کو خیال ہو جاتا ہے کہ دستوں کی بیماری ہو گئی ہے۔ حالانکہ وہ قبض کی بیماری میں مبتلا ہوتا ہے۔

علاج۔ پھل اور بقولات یعنے سبز ترکاریوں کا استعمال کراویں۔ اُس آٹے کی روٹی جس میں سے چھان نہ نکالا گیا ہو کھلاویں۔ پانی پوری مقدار میں پینے کی تاکید کریں اور مریض کو سمجھاویں کہ وقت معینہ پر رفع حاجت روائی کو جاوے اور اس امر کی کوشش کرے کہ حاجت روائی ہو جاوے۔ جلدی سے اُٹھ بھاگنا مضر ہوتا ہے۔ ہواخوری کراویں اور کثرت کرنیکی اجازت دیں۔ اگر سخت قبض ہو تو مسہل دیں۔ لیکن مسہل دینے کی عادت نہ ڈالیں کیونکہ یہ نہایت بری عادت ہوتی ہے۔ جہانتک ممکن ہو مختلف غذا سے دوائی کا کام لیں۔ مریض کو فہمائش کریں کہ رات کو سونے سے پیشتر اور صبح کو اٹھتے ہی تھوڑا پانی پی لیا کرے۔ مرکبات کچلہ اور ایلوا مفید پڑتے ہیں۔ بعض اوقات لیکوئڈ اکسٹرا کٹ آف کسکرا سگرڈا بمقدار ۳۰ یا ۴۰ بوند رات کو سوتے وقت پانی اور چینی کے ہمراہ پینے سے علے الصبح اجابت بافراغت ہو جاتی ہے۔ پیٹ پر مالش کرنا اور بجلی لگانا اور گلیسرین بمقدار ۶۰ بوند کے مقعد کے اندر پچکاری کرنے سے پاخانہ کھل کر آجاتا ہے بعض اوقات صابن کی ٹکک یعنی شیافہ بنا کر مقعد کے اندر داخل کرتے ہیں۔ اگر قبض کی عادت

ہو جاوے تو غذا کے ہمراہ انجیر کا استعمال بہت مفید ہوتا ہے۔

# قولنج

**اسباب۔** انتڑیوں میں غیر ہضم شدہ یا خراب غذا کا ہونا غیر جنس کا پایا جانا۔ فضلہ کا رک جانا۔ انتڑیوں کی ساخت کی مرض اور انتڑیوں کی نالی کا بند ہو جانا۔ سردی کا لگنا۔ سیسہ کی زہر اور رحم اور خصیۃ الرحم میں کسیطرح کی خراش کا ہونا۔

**علامات۔** پیٹ میں سخت درد ہوتا ہے۔ جو ناف سے شروع ہو کر سارے پیٹ میں پھیل جاتا ہے۔ یہ درد اکثر اپنا مقام بدلتا ہے۔ اور دبانے سے آفاقہ معلوم ہوتا ہے۔ مریض مارے درد کے دوہرا ہو جاتا ہے اور بےچینی سے اچھلتا ہے۔ پیٹ سخت کھچا ہوا اور دبا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ کبھی کبھی نفخ ہو جاتا ہے۔ قولنج کا درد یک لخت شروع ہو جاتا ہے اور اس میں افاقے بھی ہوتے ہیں۔ یعنی کسیوقت سخت درد ہوتا ہے اور کسی وقت درد سے فرصت ملتی ہے اور پھر ہونے لگتا ہے۔ عموماً قبضی ہوتی ہے۔ بخار نہیں ہوتا۔ جی متلاتا ہے اور قے بھی ہو جاتی ہے۔ اس درد کے دورہ کی میعاد مختلف ہوتی ہے۔

**علاج۔** شروع میں کسٹرائیل یا کسٹرائیل اور تارپین کا حقنہ کریں۔ اگر مرض سخت نہ ہو تو جلاب دیں۔ سب سے عمدہ جلاب کسٹرائیل ہمراہ ٹنکچر او پیم یا افیون کے ہے۔ اگر معدہ پر ہو تو قے کرا دیں۔ درد اور تشنج کو رفع کرنے کیواسطے

افیون - عرق الائچی - سونف - پودینہ - ایرومیٹک - اسپرٹ آف امونیا ملا کر پلاویں یا مارفیا کی پچکاری جلد کے نیچے کریں - پیٹ پر سینک کریں - تارپین کے تیل یا کڑوے تیل کی مالش کریں - اگر ہوا اچھی طرح سے خارج نہ ہو تو اجوائن سونٹھ یا اور ادویات از قسم دافع ریح کا استعمال کرا دیں -

# سوزشِ امعاء

**اسباب** - خرابی اور زیادتی غذا - موسم گرما - امراض قلب و جگر - سردی کا لگ جانا - بچوں میں عموماً ساری امعا کی سوزش ہو جاتی ہے اور جوانوں میں سوزش اکثر کسی خاص حصہ امعا میں محدود ہوتی ہے اور اس حصہ امعا کے نام سے مشہور ہوتی ہے جس میں وہ پائی جاتی ہے -

**علامات** - درحقیقت علامات سوزش امعا جب اس حصہ امعا کے موجود ہوتی ہیں کہ جس میں سوزش ہو - لیکن عام طور پر انتڑیوں کی سوزش کی علامات یہ ہوتی ہیں - پیٹ میں قولنج کا درد ہوتا ہے اور دبانے سے تیز ہو جاتا ہے - نفخ ہو جاتا ہے اور گڑ گڑ کی آواز آتی ہے - دست آتے ہیں اور دستوں میں بلغم لگا ہے خون پایا جاتا ہے - بخار ہو جاتا ہے - بھوک مر جاتی ہے - پیاس کی شدت ہوتی ہے اور قے ہوتی ہے - اگر یہ مرض بچوں میں ہو تو بچے کمزور ہو جاتے ہیں - دست قے اور بخار کی زیادتی ہوتی ہے - پہلے دستوں میں پاخانہ آتا ہے پھر آؤں آتی ہے آخرکار

پانی جیسے دست آتے ہیں اور مریض کمزور ہو جاتا ہے۔ اگر سوزش شروع حصہ انتڑیوں میں ہو تو یرقان ہو جاتا ہے۔ اگر بڑی امعاء کی سوزش ہو۔ تو پیچش کے ساتھ دست آتے ہیں۔ اگر سوزش بڑی امعاء کے شروع حصہ میں ہو جو داہنی کُکھ میں واقع ہے تو وہ دو قسم کی ہوتی ہے۔

**اوّل معمولی۔** عموماً سوزش معمولی قسم کی ہوتی ہے اور امعاء کے اُس حصہ میں فضلہ کے بھر جانے اور رکنے سے ہوتی ہے۔ شروع میں سخت قبض ہو جاتی ہے۔ دائیں کُکھ میں درد اور اپھار معلوم ہوتا ہے اور خفیف بخار ہو جاتا ہے۔ مقام درد سوج جاتا ہے اور دبانے سے نرم معلوم ہوتا ہے اکثر قے ہوتی ہے۔ پاخانہ نہیں آتا۔ ایک ہفتہ کے اندر سب علامات جاتی رہتی ہیں۔ لیکن بعض اوقات انتڑی پھٹ جاتی ہے۔ تمام پیٹ میں سخت درد ہونے لگتا ہے اور مریض کمزور ہو جاتا ہے۔

**دوئم۔** وہ سوزش کہ جس کے باعث سے پیپ پیدا ہو جاتی ہے یہ بھی پاخانہ کے بھر جانے اور کسی غیر جنس کے ہونے سے ہوا کرتی ہے۔ اس مرض میں پھوڑا یا تو پیٹ کی دیوار کو پھاڑ کر پیپ کو خارج کرتا ہے یا کسی حصہ انتڑی میں پھوٹ جاتا ہے۔ اس میں پہلے قبضی نہیں ہوتی۔ علامات یکلخت شروع ہو جاتی ہیں اور معمولی سوزش سے زیادہ تر شدید ہوتی ہیں۔ بخار بہت تیز ہوتا ہے اور قے کی زیادتی ہوتی ہے۔ درد صرف تیز ہی نہیں ہوتا بلکہ ران اور دیگر متصل مقامات میں معلوم ہونے لگتا ہے مثانہ اور مقعد میں بھی خراش ہوتی ہے۔ شروع میں چنداں ورم معلوم نہیں

ہوتا۔ لیکن بعد ازاں سوجن دکھلائی دینے لگتی ہے اور دبانے سے اسمیں پیپ کے آثار پائے جاتے ہیں۔ اگر پھوڑا خود بخود پھٹ جاوے تو ناسور بن جاتا ہے۔

علاج۔ بیمار کو آرام سے بستر پر رکھیں۔ مقام مرض پر سینک دیں اور پولٹس باندھیں۔ حقنہ کے وزیعہ سے انتڑیوں کو صاف کریں اور گاہے گاہے نمکین مسہل بھی دیں درد کے دور کرنے کے لئے افیون کھلاویں قے کے بند کرنے کے واسطے برف چوسنے کو دیں اور ایفزولیسنگ ڈرافٹ اور بسمتھ وغیرہ اشیاء کا استعمال کراویں اور اگر پیپ پڑ جاوے۔ تو نشتر لگا کر خارج کریں۔

## عام علاج سوزش امعا کا

غذا سادی دیں۔ دستوں کو نہ روکیں۔ بسمتھ اور سوڈا کھلاویں۔ جب امعاء میں کوئی خراش پیدا کرنیوالا مادہ موجود ہو تو کسٹر آئیل پلاویں اور اگر سوزش امعا جگر کی خرابی کے باعث سے ہو تو بجائے دستوں کے روکنے کے دست آور ادویات کا استعمال کراویں۔ اگر دستوں کی تکلیف ہو اور ان میں سے بلغم اور خون خارج ہوتا ہو تو اس حالت میں افیون اور چاول کی پچھ کا حقنہ کریں۔ یا افیون اور سعوف پوست بیخ مدار کھلاویں ڈوور سپوڈر اور بسمتھ دینے سے فائدہ ہوتا ہے۔ اگر قبض ہو تو جلاب

ہرگز نہ دیں ورنہ سوزش امعاء بڑھ جائیگی۔ برخلاف اس کے افیون کھلا دیں۔ اگر مریض افیون کو برداشت نہ کر سکے تو بھنگ اور خراسانی اجوائن کا استعمال کریں۔ البتہ حقنہ کے ذریعہ سے امعاء کو صاف رکھ سکتے ہیں۔

## بندش امعاء

یعنی انتڑیوں میں رکاوٹ کا ہونا اور ان کے فعل کا بند ہو جانا جس کے باعث سے فضلہ رک جاتا ہے۔

**اسباب**۔ پاخانہ کا ٹھوس پر بھر جانا۔ پتھری مرارہ اور غیر جنس کا انتڑیوں میں بھر جانا۔ انتڑیوں کے اندر زخم ہو کر گرہ کا بنجانا یا سرطان پھوڑے کا ہونا یا بباعث سوزش کے انتڑی کا سکڑ جانا۔ فتق کا ہو جانا کسی بندھن یا رسولی سے دباؤ کا پہنچنا۔ ایک حصہ انتڑی کا دوسرے حصہ انتڑی میں چلا جانا اور پھنس جانا۔ انتڑی میں بل کا پڑ جانا۔

**علامات**۔ پیٹ میں سخت درد ہوتا ہے جو دبانے سے بڑھ جاتا ہے نفخ ہو جاتا ہے۔ قے ہوتی ہے۔ تھوڑی دیر کے بعد قے میں فضلہ خارج ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ پاخانہ نہیں آتا۔ ہچکیاں آنے لگتی ہیں نبض کمزور ہو جاتی ہے اور مریض کا چہرہ دب جاتا ہے۔ زبان میلی پڑ جاتی ہے۔ پیشاب نہیں آتا۔ یا بہت تھوڑی مقدار میں خارج ہوتا ہے اور سرخ ہوتا ہے۔ سخت بے چینی ہوتی ہے۔ پیاس لگتی ہے۔ لیکن

جو کچھ معدہ میں جاتا ہے خارج ہوتا ہے۔ آخر کار یا تو مریض علاج سے اچھا ہو جاتا ہے یا نفخ بڑھتا جاتا ہے۔ ہچکیاں ستاتی ہیں۔ مریض تڑپتا ہے اور کمزور ہو کر مر جاتا ہے۔

**علاج۔** درحقیقت اس مرض کا علاج بہت ہی مشکل ہے۔ کیونکہ جب تک باعث مرض معلوم نہ ہو تب تک علاج کامل طور پر نہیں ہو سکتا۔ تشخیص کرنا بھی مشکل ہے۔ اس واسطے جب باعث مرض معلوم نہ ہو سکے تو حقنہ کریں۔ جلاب ہرگز نہ کرادیں۔ چونکہ قے کے باعث سے معدہ میں کوئی چیز ٹھیر نہیں سکتی اسواسطے غذا کو بھی بذریعہ حقنہ کے دیں۔ اس مرض کی دوا افیون سے بڑھکر اور کوئی نہیں ہے۔ یا تو خالص افیون مریض کو کھلاویں یا ہمراہ بلاڈونہ کے استعمال کرادیں۔ پیاس کے بجھانے کیلئے برف کا چوسنا مفید ہوتا ہے۔ پیٹ پر گرم پانی یا پوست کے ڈوڈوں کا سینک کریں۔ بعض اوقات کیالومل خفیف مقدار میں ہمراہ افیون کے بہت مفید پڑتا ہے مثلاً کیالومل $\frac{1}{4}$ حصہ رتی کا سفوف افیون $\frac{1}{8}$ حصہ رتی کا ملا کر دو دو گھنٹہ کے بعد کھلاتے ہیں۔ بعض اوقات جب نفخ شکم بہت ہی زیادہ ہوتا ہے۔ یہانتک کہ مریض سانس بھی مشکل سے لیتا ہے تو اس حالت میں بعض حکما ربڑی امعاء کو دائیں یا بائیں گکھ میں ایک باریک سوئی سے چھیدتے ہیں تاکہ ہوا انتڑیوں سے خارج ہو کر نفخ کو کم کرے اور اگر انتڑیوں میں بل پڑ گیا ہو تو وہ نکل جاوے۔ اگر علاج مذکورہ بالا سے فائدہ نہ ہو تو دستکاری کرنے کی ضرورت پڑتی ہے۔

# کرم شکم

انتڑیوں میں کئی قسم کے کرم پائے جاتے ہیں مثلاً کدو دانہ۔ کینچوا یعنی ملہپ۔ چمونے یا چلونے۔

## کدّو دانہ

یہ لمبا اور چپٹا ہوتا ہے۔ طول میں ۵ فٹ سے ۳۰ فٹ تک ہوتا ہے اور چھوٹی انتڑیوں میں اس کا مسکن ہے۔ اس کا سر سوئی کی نوک کے برابر ہوتا ہے جسمیں ہک اور چار چوسنے والے اعضا لگے رہتے ہیں جنکے ذریعہ سے انتڑی میں کیڑا لگا رہتا ہے۔ سر سے دم تک اسکے کئی ٹکڑے مثل کدو کے دانوں کے جڑے ہوئے ہوتے ہیں۔ گردن کے نزدیک کے ٹکڑے چھوٹے ہوتے ہیں لیکن جتنا گردن سے دور چلے جاویں اسیقدر بڑے ہوتے ہیں ہر ایک ٹکڑے میں نر اور مادہ کا اعضا موجود رہتا ہے۔ دم کیطرف کے ٹکڑے فضلہ کے ساتھ خارج ہوتے رہتے ہیں اور سر کے پاس سے نئے ٹکڑے اور پیدا ہوتے جاتے ہیں۔ عموماً انتڑی میں ایک کیڑا پایا جاتا ہے۔ اس کیڑے کے ٹکڑے جو فضلہ کے ساتھ خارج ہوتے ہیں اِدھر اُدھر کھیتوں میں پڑے رہتے ہیں جن کو جانور ہمراہ چارہ کے نگل جاتے ہیں معدہ میں ٹکڑے جاکر گل جاتے ہیں بعد ان کے اندر سے انڈے خارج ہوتے ہیں۔ انڈوں کا

چھلکا پھٹ جاتا ہے اور جنین کرم انتڑیوں میں سے گذر کر جانور کے گوشت میں مسکن پذیر ہوتا ہے جب ایسے جانوروں کا گوشت انسان کھاتا ہے تو یہ کرم انتڑیوں میں جاکر سکونت پکڑتا ہے اور آہستہ آہستہ بڑھ کر کدو دانہ بن جاتا ہے۔

**علامات**۔ بعض اوقات کوئی علامات پائی نہیں جاتیں اور بعض دفعہ انتڑیوں میں درد اٹھتا ہے۔ بھوک کم یا زیادہ لگتی ہے۔ پیاس زیادہ ہوتی ہے سر میں درد ہوتا ہے۔ نیند اچھی طرح سے نہیں آتی۔ چکر آتے ہیں طبیعت مضمحل رہتی ہے۔ اور مریض مقعد یا ناک کو کھجلاتا رہتا ہے۔ پاخانہ کے ملاحظہ سے کدو دانہ کے ٹکڑے پائے جاتے ہیں۔

**علاج**۔ اس کے علاج میں اس بات کا ضرور خیال رکھنا چاہیئے اور علاج کو اسوقت تک کافی نہ سمجھنا چاہیئے جب تک کدو دانہ کا سر خارج نہ ہو جائے۔ پہچان سر کی یہ ہے کہ وہ پچھلے حصہ کی نسبت مع گردن کے باریک ہوتا ہے بہت حکما اس کے علاج میں ایک بڑے ٹکڑے کیڑے کے خارج ہونے سے غلطی کھا جاتے ہیں اور قیاس کر لیتے ہیں کہ مریض کے پیٹ سے کرم خارج ہو چکا ہے۔ حالانکہ میعاد کیڑے کی موجود رہتی ہے۔ اسواسطے جب تک کرم کا سر خارج نہ ہو تب تک مریض کو شفایاب نہ سمجھیں۔ علاج اس کا تین طور کرتے ہیں۔

(۱) پوست بیخ انار کا جوشاندہ تیار کر کے علی الصبح خالی پیٹ میں پلاتے ہیں اور چند گھنٹہ کے بعد کسٹر آئل کا جلاب دیتے ہیں۔

(۲) سفوف بابڑنگ بمقدار ½ تولہ ہمراہ قند سیاہ کے تین دفعہ دیکر کھلاتے ہیں اور کھانے کو سوائے لپا کے اور کسی چیز کی اجازت نہیں دیتے۔ یہ طریقہ نہائت ہی عمدہ ہے۔ اس میں جلاب دینے کی بھی ضرورت نہیں پڑتی البتہ زیادہ مقدار میں سفوف کا کھانا مشکل ہوتا ہے۔

(۳) پہلے ہر دو طریقوں سے یہ طریقہ نہائت مفید پایا گیا ہے۔ دوائی تہائی مال کہا سفوف بمقدار ½۲ یا ۵ رتی تین دفعہ دن میں کھلاویں۔ اس سے کرم معہ سر کے خارج ہو جاتا ہے۔ غذا دودھ۔ چانول یا دلیا کم مقدار میں کھلانی چاہئے۔ مذکورہ بالا ادویات کے سوائے کمیلا بھی بہت مفید پایا گیا ہے۔

تنبیہہ۔ میں نے اپنے تجربہ میں کسی ہندو کو کدو دانہ کی مرض میں مبتلا نہیں دیکھا۔ عموماً یہہ مرض انگریزوں اور عیسائیوں یعنی کرانیوں اور غریب قوم مسلمانوں میں پائی جاتی ہے اور ان میں گائے کے گوشت کے استعمال کرنے سے پیدا ہوتی ہے۔

## کینچوا یعنی ملھپ

یہہ مثل گنڈوے کے ہوتے ہیں۔ مادین نر کی نسبت دوگنی لمبی ہوتی ہے اور طول میں دس سے چودہ انچ ہوتی ہے۔ یہ کیڑا دونوں سروں سے پتلا اور بیچ میں موٹا ہوتا ہے۔ رنگت میں بھوسلا یا بایل سفیدی ہوتا ہے اور عموماً

ان کی مسکن چھوٹی انتڑیاں ہیں۔ لیکن یہ اور جگہوں میں بھی پائے جاتے ہیں مثلاً معدہ میں چلے جاتے ہیں۔ عموماً پانچ سے زیادہ ہوتے ہیں۔

**علامات**۔ یا تو کوئی علامات پائی نہیں جاتیں یا خفیف بخار رہتا ہے۔ نیند اچھی طرح نہیں آتی۔ پیاس لگتی ہے۔ بھوک کی یہ حالت ہوتی ہے کہ خراب چیزوں کو طبیعت چاہتی ہے۔ مریض ناک اور مقعد کو کھجلاتا ہے۔ بچے دانت کریچتے ہیں اور بعض اوقات انہیں تشنج ہو جاتا ہے۔ عموماً بچوں کو پیٹ کے درد کی شکایت رہتی ہے پیٹ پھولا رہتا ہے اور بچہ بغیر کسی ظاہرا باعث کے کمزور ہوتا جاتا ہے۔ گاہے گاہے کینچوے قے میں خارج ہوتا ہے۔ یا فضلہ میں کبھی کبھی کینچوے لپٹ کر انتڑی میں ایک ڈھیر بناتے ہیں۔ جس کے باعث سے عارضی طور پر بندش امعا کی مرض پیدا ہو جاتی ہے۔ کینچوے کے مریض کے پاخانے کو خوردبین کے نیچے ملاحظہ کرنے سے کینچوے کے انڈے معلوم ہو جایا کرتے ہیں۔

**علاج**۔ سنٹونین اس مرض کیلئے اکسیر ہے۔ بچوں کو ½ رتی سے لیکر ۱½ رتی تک ہمراہ چینی کے ملا کر خالی معدہ میں ایک یا دو بار دن میں کھلاتے ہیں اور جوانوں کو بمقدار ۲½ یا ۳ رتی کے دیتے ہیں۔ گاہے گاہے کسٹرائل کا جلاب دیتے ہیں۔ اس علاج سے پانچ چھ روز کے اندر کل کینچوے انتڑیوں سے خارج ہو جاتے ہیں۔

## چمونے یا چلونے

یہ بہت چھوٹے سفید اور مثل دھاگہ کے ہوتے ہیں۔ مادین نر کی نسبت لمبی

ہوتی ہے اور اس کا طول ½ انچ سے لیکر ½ انچ تک ہوتا ہے۔ عموماً یہ امعائے مستقیمہ میں پائے جاتے ہیں۔ لیکن کبھی کبھی سب کے سب مقعد میں موجود رہتی ہیں اور کرموں کی نسبت عام اور زیادہ تعداد میں پائے جاتے ہیں۔ خاصکر خراب پرورش شدہ بچوں میں اکثر یہ مقعد سے نکلکر مستورات کی اندام نہانی میں چلے جاتے ہیں اور خراش پیدا کرتے ہیں۔

**علامات**۔ سب سے بھاری علامت یہ ہوتی ہے کہ مریض مقام مقعد کو کھجلاتا رہتا ہے اور یہ کھجلی رات کے وقت زیادہ ہوتی ہے اور کبھی کبھی ایسی ستاتی ہے کہ برداشت بھی نہیں ہوسکتی۔ مریض اکثر ناک کو بھی کھجلاتا ہے۔ اس کے مثانہ میں خراش رہتی ہے۔ یعنے پیشاب کرنیکی بار بار حاجت ہوتی ہے۔ ہاضمہ بھی خراب رہتا ہے اور مارے کھجلی کے صحت میں فرق آجاتا ہے۔ پاخانہ میں کیڑے اور ان کے انڈے خارج ہوتے ہیں عموماً بچوں کا ان کے باعث سے بستروں پر رات کو پیشاب نکلجاتا ہے۔

**علاج**۔ نمک کے پانی کو اشیا اور چرائتہ کے خیساندہ یا چونہ کے پانی کا روزمرہ چند دنوں تک حقنہ کریں۔ اگر قبض ہو تو مسہل کراویں۔ عموماً ایلوے کا مسہل مفید پایا گیا ہے۔ ٹنکچر اسٹیل کا پلانا بھی مفید پڑتا ہے بعض حکماء سنٹونین کھلاتے ہیں۔ اگر شب کو بچہ نہ سووے اور تکلیف زیادہ ہو تو چاہئے کہ مقعد کے اندر ایک چھوٹا ٹکڑا قند سیاہ کا رکھدیں۔ جس کے باعث سے بہت سے کرم اس قند سیاہ پر فراہم ہوجاوینگے۔ بعد ازاں انگلی سے اس قند سیاہ کو مع کرموں کے نکال دیں اور مقعد کے اندر کڑوا تیل لگاویں۔ اس ترکیب سے

بچہ کو راحت ہو جاوگی اور سو جاویگا۔
یہہ یاد رہے کہ چلونے غلیظ بیماروں میں جو مرقت مقام مقعد کو کھجلاتے رہتے ہیں اور بغیر دھونے ہاتھوں کے انگلیوں کو منہ کے نزدیک لیجاتے ہیں ہمیشہ موجود رہتے ہیں۔ کیونکہ مقعد کو کھجلانے سے ان کیڑوں کے انڈے ناخونوں کے نیچے بھر جاتے ہیں اور بباعث نہ دھونے ہاتھوں کے پھر منہ میں جاکر نگلے جاتے ہیں اور پیٹ میں جاکر چھوٹے بن جاتے ہیں اس سلسلہ سے بعض چلونوں سے ہرگز بری نہیں ہو سکتا۔

## ٹرائی کینا اسپائریلس

یہ بھی ایک قسم کا کیڑا ہوتا ہے۔ ہندوستانی زبان میں اسکا کوئی نام نہیں ہے اور یہ سور کے گوشت کھانے سے پیدا ہوتا ہے۔ سور کے گوشت میں باریک باریک تھیلیاں مثل ساگودانہ کے ہوتی ہیں۔ معدہ میں جاکر یہہ تھیلیاں پھٹ جاتی ہیں اور کرم آزاد ہو جاتا ہے اور بڑھکر بیشمار جنین پیدا کرتا ہے جو امعاء کی دیواروں کو پھاڑکر آس پاس کے گوشت میں جاکر مسکن پذیر ہو جاتے ہیں۔
علامات۔ بخار ہو جاتا ہے۔ قے آتی ہے۔ دست جاری ہو جاتے ہیں۔ زبان میلی پڑجاتی ہے اور پیٹ میں درد ہوتا ہے۔ چند یوم میں پٹھوں میں سوزش ہو جاتی ہے۔ جس کے باعث سے انمیں درد ہوتا ہے سوجن

جلتے ہیں اندسخت ہوجاتے ہیں چہرہ پر ورم ہوجاتا ہے۔ خاصکر آنکھوں کے پپوٹے سوج جاتے ہیں اور بعد ازاں تمام جسم مانند استسقا کے سوج جاتا ہے جب مرض کی شدت نہیں ہوتی تو مریض ایکماہ یا تین چار ماہ میں صحت یاب ہوجاتا ہے۔ لیکن جب مرض کا زور ہوتا ہے تو مریض عموماً ذات الریہ سے یا سوزش اس جھلی کی سے جو انتڑیوں کو لپٹتی ہے ایک ہفتہ سے لیکر چھ ہفتہ کے اندر مرجاتا ہے۔

علاج۔ اگر جسم کے اندر کیڑوں کا داخل ہوجانا معلوم ہوجاوے تو فی الفور جلاب دیکر ان کو خارج کریں ورنہ علامات کا علاج کریں۔

نوٹ۔ کرم شکم کے بیان سے صاف طور پر ظاہر ہوگیا ہے کہ زیادہ تر تکلیف دینے والے کرم استعمال گوشت گائے و سور سے پیدا ہوتے ہیں اور اسی سبب سے رہنمایان مذاہب اہل ہنود و اہل اسلام نے گائے اور سور کے گوشت کا کھانا برخلاف مذہب ظاہر کیا ہے۔ لیکن افسوس یہ ہے کہ دونوں قوموں نے صرف ایک ہی قسم کے گوشت کو مضر سمجھا ہے۔ حالانکہ دونوں قسموں کا گوشت مضر صحت انسان ہے۔

## اسائٹیس یعنی جلودھر

جب پانی کا بھرجانا صرف پیٹ میں محدود ہو تو اس کو پیٹ میں پانی کا بھرجانا یا جلودھر کہتے ہیں۔ اگر سوائے پیٹ کے ہاتھ پاؤں کی جلد کے

نیچے بھی پانی بھر جاوے تو اس کو خبرل ڈراپسی۔ استسقاء اور پانا روگ بھی کہتے ہیں۔

**اسباب**۔ قلب۔ پھیپھڑہ اور گردہ کی بیماری۔ جگر کا سکڑ جانا اور وریدوں پر دباؤ کا پہنچنا۔ اس جھلی کی مرض جو امعا کو لپیٹتی ہے خاص کر اسکی سوزش سرطان پھوڑہ اور ٹیوبر کل۔ تلی کا بڑھ جانا۔ ملیریا کی زہر۔ پانی کا مقدار مختلف مریضوں میں ہوتا ہے۔

**علامات**۔ پیٹ کے ملاحظہ سے وہ پھولا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ اگر مریض کو چت سلاویں تو اس کا پیٹ بہت چپٹا ہو جاتا ہے اور دونو کھیں باہر کی طرف نکل جاتی ہیں۔ پیٹ کی جلد صاف اور تنی ہوئی معلوم ہوتی ہے اور اس میں سفید باریک باریک لکیریں پائی جاتی ہیں اور جلد پر پھولی ہوئی وریدیں دکھلائی دیتی ہیں۔ ناف باہر کو نکل آتی ہے یا بالکل ہمعلوم ہو جاتی ہے۔ اگر پیٹ پر ایک طرف یعنے کھ پر ایک ہاتھ چپٹا رکھیں اور دوسری کھ پر دوسرے ہاتھ کی سب انگلیوں کو اکٹھا کر کے آہستہ آہستہ ٹھوکر دیں تو مقام ٹھوکر سے لیکر چپٹے ہاتھ تک ایک لہر سی حرکت کرتی ہوئی معلوم ہوگی۔ اس لہر کو معلوم کرنے کیواسطے مریض کو چت سلانا چاہیئے اور ہاتھ بالمقابل اس جگہ پر لگانے چاہئیں کہ جہاں پانی کی زیادتی ہو۔ یہ عموماً دو کھوں میں زیادہ پایا جاتا ہے اگر پیٹ کو بجا کر دیکھیں تو خالی جگہ سے مثل ڈھول کے آواز نکلیگی اور جہاں پر پانی ہے ہانکی آواز ٹھوس ہوگی اور یہ ٹھوس اور ڈھول سی آواز کا مقام مریض کو

کو کروٹ دلا کر سلانے سے بدلتا رہیگا۔ جو طرف نیچے ہوگی وہ ہمیشہ ٹھوس ہو گی اور جو اوپر ہوگی اس کی ڈھول سی آواز ہوگی۔ دم لینے میں تکلیف معلوم ہوتی ہے دل دھڑکتا ہے۔ پیٹ کی وریدوں پر پانی کا دباؤ پہنچنے سے اور ٹانگوں کی جلد کے نیچے پانی بھر جانے سے ٹانگیں پھول جاتی ہیں۔

اگر جلودھر گردہ کی مرض کے باعث سے ہو تو پہلے چہرہ پر ورم ہو جاتا ہے اور اوسکی رنگت پھیکی پڑ جاتی ہے اور دیگر مرض گردہ کی علامات بھی پائی جاتی ہیں اگر قلب اور پھیپھڑہ کے باعث سے جلودھر ہو تو پہلے ورم ٹخنوں کے پاس معلوم ہوتا ہے اور آہستہ آہستہ اوپر کی جانب بڑھتا جاتا ہے۔ چہرہ کی رنگت نیلگون پڑ جاتی ہے اور قلب یا پھیپھڑہ کی مرض کی دیگر علامات موجود ہوتی ہیں۔ اگر جلودھر جگر کی مرض کے باعث سے ہو تو پہلے پانی پیٹ میں بھرتا ہے اور دیگر علامات جگر کی مرض کی پائی جاتی ہیں۔

**علاج۔** پہلے باعث مرض کو معلوم کریں اور اس کے دفعیہ کا انتظام کریں مدرات و معرقات و ملینات کا استعمال کراویں۔ اگر مریض کمزور ہو تو مرکبات فولاد دیں۔ پانی کم پلاویں۔ غذا مقوی دیں۔ اونٹنیوں کا دودھ باعث کھا ہونے کے بہت مفید پایا گیا ہے۔ آب و ہوا کی تبدیلی خاص کر جہازی سفر فائدہ بخش ہوتا ہے اگر علاج سے مرض اچھی نہ ہو تو ناف سے نیچے نشتر لگا کر پیٹ سے پانی کو خارج کریں اور ٹانگوں کا پانی بھی نشتر سے مختلف مقامات پر ٹمک دیکر نکالیں۔ صفائی کا بہت خیال رکھیں۔

# سوزشِ جگر

**اسباب۔** ماسوائے سوزش کے جگر میں اجتماع خون بھی ہو جایا کرتا ہے جو عموماً زیادہ شراب کے پینے۔ ثقیل غذا کے کھانے۔ ضرب کے لگنے۔ بخاروں کے آنے اور مرض پھیپھڑہ اور دل اور قبض سے ہوتا ہے۔ آہستہ آہستہ یہ بیماری بھی سوزش جگر میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ اسباب سوزش جگر کے بھی قریباً وہی ہوتے ہیں مثلاً شراب نوشی۔ ثقالت غذا۔ ملیریا کی زہر۔ بخاروں کا آنا سوزش امعاء اور سنگرہنی۔ نیز بباعث ہونے پیپ کسی حصہ جسم میں خون کے زہریلا ہو جانے۔ ضرب اور کینچوے کے امعا سے نکلکر جگر میں چلے جانے سے سوزش جگر ہو جاتی ہے۔

**علامات۔** طبیعت میں بے چینی اور خفیف درد سر رہتا ہے۔ داہنی پسلیوں کے نیچے مقام جگر پر تناوٹ معلوم ہوتی ہے اور ایسے ہی داہنے کندھے میں محسوس ہوتی ہے۔ زبان میلی رہتی ہے۔ بھوک نہیں لگتی۔ عموماً جی متلاتا ہے اور گاہے قے بھی ہو جاتی ہے۔ پاخانہ یا تو قبضی کے ساتھ آتا ہے یا پتلا آتا ہے۔ پیشاب سرخ آتا ہے۔ جگر کسیقدر بڑھا ہوا معلوم ہوتا ہے اور دبانے سے درد کرتا ہے۔ کبھی کبھی خفیف یرقان ہو جاتا ہے۔ اگر سوزش جگر بڑھ جاوے اور جگر میں پیپ پیدا ہونے لگے تو سردی معلوم ہوتی ہے۔ بخار چڑھ آتا ہے اور پسینہ آتا ہے اور دن میں کئی بار لرزہ

ہوتا ہے اور بخار ہو جاتا ہے اور پسینہ آتا ہے۔ اگر پھوڑا جگر کے بالائی حصہ میں ہو تو اس کا ابھار داہنی طرف کی پسلیوں کے مقام پر یا سینہ کی ہڈی اور ناف کے درمیان محسوس ہوگا اور اس میں دلدلاہٹ معلوم ہوگی اور وہاں کی جلد میں بھی سوزش کی علامات پائی جاوینگی۔ اگر پیپ جگر کے درمیانی حصہ میں پیدا ہو تو جگر سارے کا سارا بڑھا ہوا معلوم ہوگا۔ اور کسی خاص مقام پر ابھار معلوم نہیں ہوگا۔ اگر ایک فیتے سے جگر کے مقام پر جسم کے گرداگرد کو ناپیں تو داہنی طرف کا حصہ بہ نسبت بائیں طرف کے بہت بڑا ہوگا۔ نیز اگر مریض کو چت لٹا کر یا کھڑا کر کے دیکھینگے تو داہنی طرف کی پسلیوں کا درمیانی فاصلہ بڑھا ہوا معلوم ہوگا۔ یعنی داہنی طرف بہ نسبت بائیں طرف کے سوجی ہوئی معلوم ہوگی۔ نیز بائیں جانب کے نیچے کی پسلیوں پر دبانے سے کچھ تکلیف معلوم نہ ہوگی۔ لیکن داہنی والی مقابل جانب پر دباؤ لگانے سے مریض درد کی شکائیت کریگا۔ اگر شبہ ہو تو باریک خول دار نشتر لگا کر دیکھنے سے پیپ خارج ہوگی اور شبہ دور ہو جاویگا۔

**علاج**۔ مریض کو آرام سے لٹائے رکھیں۔ خوراک زود ہضم اور سادی دیں مثلاً دودھ اکیلا یا سوڈا واٹر کے ہمراہ اور یخنی۔ گرم مصالحہ اور ہر قسم کا شراب بند کریں۔ اگر ممکن ہو تو مریض کی ایسے اضلاع سے جہاں ملیریا زہر پھیلی ہو کسی تندرست اضلاع کی آب وہوا کی تبدیلی کرا دیں۔ بلیو پل یعنی پارہ کی گولی رات کو کھلا دیں اور صبح کو نمک کا جلاب مثلاً سلفیٹ آف مگنیشیا اور سلفیٹ آف سوڈا ہمراہ خیساندہ سنا کے

پلاویں۔ مقام جگر پر سینک کریں یا پولٹس باندھیں اگر مریض توانا ہو تو دس یا بیس جوکیں لگاویں۔ اگر سوزش کی شدت کم ہو تو آیوڈائیڈ آف پوٹاش نوشادر اور نمک اور شورہ کا تیزاب دیں۔ اگر پیٹ میں ترشی ہو تو سوڈا۔ جوکھار ریوند چینی۔ سونٹھ اور سبھتہ دیں۔ اگر جگر میں پھوڑا بن گیا ہو تو سوائے کھولنے کے مواد کسیطرح سے خارج نہیں ہو سکتا۔ اگر پھوڑا وقت پر کھولا نہیں جاویگا تو وہ خود بخود سطح جسم پر یا پھیپھڑہ میں یا بڑی انتڑی میں یا پیٹ کے خول میں پھٹ جاویگا۔

## شرابخوروں کا جگر

در حقیقت یہ بھی ایک قسم کی سوزش جگر ہے لیکن اس سوزش میں جسکا ذکر پہلے آچکا ہے اور اس میں یہ فرق ہے کہ پہلے میں جگر کی کل ساخت مبتلا ہوتی ہے اور اس میں صرف اس حصہ جگر میں سوزش ہوتی ہے جو جگر کے مختلف اجزاؤں کو پیوست کرتا ہے اور جو سوزش کے باعث سے پہلے پہل پھول جاتا ہے۔ بعد ازاں سکڑ کر جگر کے اجزاؤں پر دباؤ پہنچاتا ہے اور جگر کی اصلی ساخت کو کسی قدر مٹا دیتا ہے اور نیز جگر کے عروق اور پت کی نالیوں کو دباتا ہے۔ یہ مرض عموماً تیس یا چالیس برس کی عمر میں مردوں کو ہوا کرتی ہے اور عموماً کثرت شراب نوشی کے باعث سے ہوتی ہے۔

**علامات۔** شروع میں علامات وہی ہوتی ہیں جو سوزش جگر میں پائی جاتی ہیں لیکن جب جگر کی ساخت کا سکڑنا شروع ہو جاتا ہے تو اور علامات بھی پیدا ہو جاتی ہیں مثلاً جگر کا کنارہ بجائے صاف معلوم ہونے کے کھردرا معلوم ہوتا ہے۔ جلو دھر ہو جاتا ہے۔ تلی بڑھ جاتی ہے۔ پیٹ کی جلد کی وریدیں پھول جاتی ہیں۔ بواسیر ظہور میں آتی ہے۔ معدہ یا انتڑیوں سے خون نکلنے لگتا ہے۔ بدہضمی ہو جاتی ہے۔ جلد کی رنگت زردی مائل ہو جاتی ہے۔ پیشاب کم اور سرخ آتا ہے۔ مریض کمزور ہو جاتا ہے اور اس کا بدن دبلا ہو جاتا ہے۔

**علاج۔** اول شراب کو بند کریں۔ گرم مصالحہ کی ممانعت کریں۔ خوراک ہلکی اور سادی دیں۔ کھلی ہوا میں کثرت کرنے کی تاکید کریں۔ آیوڈائیڈ آف پوٹاشیم۔ نوشادر۔ معدنی تیزاب اور کڑوی نباتاتی ادویات مثلاً چرائیتہ۔ کوڑ۔ گلو کا استعمال کراویں۔ جگر پر ریڈ آیوڈائیڈ آف مرکیوری کی مرہم کا ضماد کراویں۔ چند ہی بیمار اس علاج سے صحت یاب ہوتے ہیں۔ عموماً مرض کو فائدہ کچھ نہیں ہوتا اور مریض کمزوری یا سوزش جھلی شکم کے باعث سے کہ جو بار بار پانی نکالنے کے باعث سے ہو جاتی ہے۔ مر جاتا ہے۔ جب پیٹ میں پانی پڑ جاوے تو جلاب دیں۔ مدرات کا استعمال کریں۔ خاصکر قلمی شورہ۔ جوکھار۔ نائیٹرک ایتھر۔ عرق گاؤزبان۔ ڈجی ٹیلس۔ گندابروزہ۔ جنگلی پیاز۔ اور پارہ مفید پڑتے ہیں۔ اگر مریض کمزور ہو تو کونین اور مرکبات فولاد کا استعمال کراویں۔ اور اگر پیٹ کا پانی کم نہ ہو تو نشتر لگوا کر پانی نکلوا دیں۔

# یرقان

اس کو ہندی میں پرنہہ کہتے ہیں۔ دراصل یرقان بذات خود کوئی بیماری نہیں ہے بلکہ اور بیماریوں کی علامت ہے۔ لیکن چونکہ یرقان ضروری شکایتوں میں سے ہے اسواسطے اس کا الگ بیان کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے یرقان میں آنکھوں کی سفیدی اور جلد کی رنگت زرد پڑ جاتی ہے اور خون میں پت یعنے صفرا زیادہ مقدار میں داخل ہوتا ہے یا جو خون میں داخل ہوتا ہے ہمیں وہ تبدیلیاں نہیں ہوتیں جو تندرستی کی حالت میں ہونی چاہئیں۔

اسباب۔ پت کی نالی کا بند ہو جانا۔ پتھری مرارہ یا کسی غیر جنس کے باعث سے یا پت کی نالی میں سوزش ہو کر اس کا بند ہو جانا۔ یا کسی چیز کا باہر سے دباؤ کا پہنچانا جیسے غدود یا رسولی۔ زیادہ پت کا پیدا ہونا مثلاً پہلے شروع درجہ سوزش جگر میں خون میں مختلف قسم کی زہروں کے داخل ہونے سے بھی یرقان ہو جاتا ہے۔ مثلاً سعدی بخارات کی زہر ملیریا کی زہر۔ سانپ کی زہر۔ تانبا اور فاسفورس کی زہر۔ نیز خوف۔ صدمۂ دل۔ جگر کے سکڑنے۔ دماغ کے باعث ضرب لگ جانے اور مرض ذات الریہ میں بھی خون کی صفائی نہ ہونے کے باعث سے یرقان ہوتا ہے۔ سردی کے لگنے اور حمل کے باعث سے بھی گاہے گاہے یرقان ہو جاتا ہے۔

علامات۔ آنکھیں پیلی اور جلد زرد ہو جاتی ہے۔ پیشاب بہت گہرے رنگ کا آتا ہے اور کپڑے پر لگنے سے کپڑے پر پت کا داغ مثل زعفران کے پڑ جاتا ہے پیشاب میں پت کے معلوم کرنیکے واسطے سہل طریقے یہ ہیں۔

اول۔ اگر ایک چینی کی رکابی میں چند قطرہ پیشاب ڈالیں اور تھوڑے سے فاصلہ پر اسی رکابی میں شورہ کے تیزاب کے ایک دو قطرہ ڈالکر رکابی کو اس طور پر حرکت دیں کہ پیشاب اور تیزاب آپس میں مل جاویں تو مقام دونوں رقیقوں کے ملنے پر مختلف رنگ مثلاً سبز اور نیلا آسمانی۔ لال اور بعد ازاں زرد معلوم ہوگا۔

دوسرا۔ صفرا کے تیزاب معلوم کرنیکے واسطے عمدہ طریقہ یہ ہے کہ شیشی کی نلکی میں تھوڑی سی چینی اور آٹھ ماشہ پیشاب ڈالدیں اور بعد ازاں اسمیں ایک شیشی سے تیزاب گندھک اسطرح آہستگی سے ٹپکاویں کہ دونوں رقیق پیوست نہ ہو جاویں۔ بلکہ نلکی میں الگ الگ معلوم پڑیں۔ بمقام ملنے دونوں رقیقوں کے ایک گہرا بینگنی رنگ پیدا ہو جاویگا۔

منہ کا ذائقہ کڑوا رہتا ہے۔ ہاضمہ میں فرق آجاتا ہے۔ قبض ہو جاتی ہے اور پاخانہ مٹیالے رنگ کا آتا ہے۔ چکنی چیز ہضم نہیں ہوتی اور نفخ شکم ہو جاتا ہے۔ بدن پر سخت خارش ہوتی ہے اور عموماً کئی اقسام کے دھبے پڑ جاتے ہیں۔ اگر کسی باعث سے یرقان کے ساتھ بخار نہ ہو گیا ہو تو حرارت غریزی بہ نسبت صحت کی نسبت بہت کم ہو جاتی ہے نبض بھی کمزور ہو جاتی ہے۔ مریض کمزور۔ دبلا اور بھدا ہو جاتا ہے اور اکثر مختلف

مقامات جسم سے جریان خون ہونے لگتا ہے۔ مریض کا کام کرنیکو جی نہیں چاہتا اور آہستہ آہستہ کمزور ہوتا جاتا ہے اور بعض اوقات ہذیان تشنج اور لرزہ عضلات شروع ہو جاتا ہے۔ ایسی حالت میں مریض کے بچنے کی امید منقطع ہو جاتی ہے۔

علاج۔ سبب مرض کو دور کریں اور اس امر کی کوشش کریں۔ کہ پت کی رکاوٹ دور ہو جائے اور پت اچھی طرح سے پیدا ہو اور خارج ہو اور اگر زیادہ مقدار میں پیدا ہوتی ہو تو اس کے کم کرنیکی کوشش کریں شراب۔ چینی۔ چکناہٹ آٹا اور چانول بند کریں۔ دودھ اور یخنی استعمال کراویں۔ دودھ کے ساتھ سوڈا واٹر کا دینا مفید ہوتا ہے۔ اگر پاخانہ سفید اور قبضی کے ساتھ آتا ہو تو نفخ اور قبضی کے دور کرنیکی تجویز کریں۔ مدرات و معرقات سے گردہ اور جلد کے فعلوں کو درست کریں اگر جریان خون ہو تو خون کے روکنے کی تجویز کریں۔ بدن کی خارش کیواسطے سجی کے پانی سے غسل کراویں اور ادویات کھار اور افیون کا استعمال کراویں۔ ملینات دیں۔ مسہل کراویں۔ اگر پاخانہ میں پت خارج ہونیلگے تو یرقان کی چنداں پرواہ نہ کریں۔ کیونکہ وہ آہستہ آہستہ خود بخود رفع ہو جاویگا

## پتھری مرارہ

یعنی وہ پتھری جو مرارہ یعنے تھیلئی صفراء (جو جگر میں ہوتی ہے) میں پائی جاتی ہے۔ شاذونادر یہ پتھری پت کی نالیوں میں بھی پیدا ہو جاتی ہے

تعداد میں یا تو یہ ایک ہی ہوتی ہے یا کئی پتھریاں پائی جاتی ہیں۔ مقدار میں بھی کم و بیش ہوا کرتی ہیں۔ شروع میں شکل میں گول ہوتی ہیں بعد ازاں آپس کی رگڑ سے پہلدار ہو جاتی ہیں۔ عموماً جس جگہ پائی جاتی ہیں وہاں کا پوست انکو بناتی ہیں۔ ان کی سطح صاف ہوتی ہے یا کھردری اور رنگت میں سبزی مائل یا بھوسلی ہوتی ہیں۔ جب تازی ہوتی ہیں تو پانی میں ڈوب جاتی ہیں اور چاقو سے کاٹی جا سکتی ہیں یا تو مرارہ میں بھری رہتی ہیں اور کوئی خرابی پیدا نہیں کرتیں یا مرارہ میں سوزش ہو جاتی ہے اور انتڑی کے ساتھ پیوست ہو جاتا ہے بعد ازاں انتڑی میں پھٹ جاتا ہے اور اس میں سے پتھری کو خارج کرتا ہے یا مرارہ سے نکلکر پت کی نالی سے گذر کر امعاء میں داخل ہوتی ہیں یا پت کی نالی میں پھنس جاتی ہیں اور رکاوٹ پیدا کر کے پت کے بہاؤ کو بند کرتی ہیں۔

**علامات** مختلف حالتوں میں مختلف ہوتی ہیں۔ جب مرارہ میں پتھری ہو تو ماسوائے مرارہ کے پھولے رہنے کے اور کوئی علامات نہیں پائی جاتیں لیکن اگر مرارہ میں سوزش ہو جاوے تو سردی لگتی ہے بخار ہو جاتا ہے اور مقام مرارہ پر (جو داہنی جانب کی سب سے نیچے والی پسلیوں کے زیرین ہے) درد ہوتا ہے اور ورم ہو جاتا ہے۔ جب پتھری نالی سے گذرتی ہے تو جگر کا قولنج ہو جاتا ہے۔ سخت درد ہوتا ہے جو مثل پھاڑنے اور چھری لگنے کے معلوم ہوتا ہے یہ درد چند گھنٹہ سے لیکر قریب ایک دن تک رہتا ہے۔ جی گھبراتا ہے۔ لرزہ ہوتا ہے۔ کمزوری معلوم ہوتی ہے نبض کی رفتار کمزور ہو جاتی ہے اور قے ہوتی ہے یہ درد عموماً یکلخت شروع ہوتا ہے اور کھانا کھانے

سے دو یا تین گھنٹہ کے بعد اور دبانے سے اس کو آرام آتا ہے اور جیسے درد تیزی سے یک لخت شروع ہوا تھا۔ ویسے ہی یکلخت پتھری کے مرارہ میں واپس چلے جانے یا امعا میں گذر جانے سے بند ہو جاتا ہے اگر پتھری جلدی سے نہ گذرے تو پت کے بہاؤ میں روکاوٹ کے ہو جانیسے یرقان ہو جاتا ہے اور یہ عموماً درد کے شروع ہونے سے ۲۴ گھنٹہ سے لیکر ۳۶ گھنٹہ کے بعد ہوتا ہے۔ جگری قولنج کا درد بار بار ہوا کرتا ہے لیکن آہستہ آہستہ اس کا زور کم ہوتا جاتا ہے اگر فضلہ کو بہت سے پانی میں ملا کر ایک چھاننی میں سے دھویا جاوے تو پتھری مرارہ ملجاویگی۔ اگر پتھری پختہ طور پر رک جاوے تو پہلے جگر بڑھ جاتا ہے بعد ازاں سکڑ جاتا ہے۔ مریض کی طاقت کم ہوتی جاتی ہے پیٹ میں درد اٹھتا رہتا ہے اور آخر کار مریض کمزور ہو کر یا کسی اور مرض میں مبتلا ہو کر مر جاتا ہے

علاج۔ جگری قولنج کے واسطے جلد کے نیچے مارفیا اور اٹروپیا کی پچکاری کریں یا درد کے رفع کرنیکے واسطے کلورافارم سونگھاویں بمقام جگر پر سینک کریں یا مریض کو گرم پانی میں بٹھلاویں۔ وقفہ میں کھاری مٹی یا سلفیٹ آف سوڈا چار ماشہ کی مقدار میں بہت سے پانی میں حل کر کے تین دفعہ دن میں پلاویں سوڈا اور ایتھر مفید پڑتا ہے۔ بعض اوقات جب مرارہ میں پتھری یا پت کی نالی میں پتھری ہو تو دستکاری سے نکال لیتے ہیں۔

# تلی کا بڑھ جانا

اس کو عام زبان میں تلی۔ ببر۔ لپھ۔ تاپ تلی۔ پلئی اور ہانچہ کہتے ہیں۔

**اسباب**۔ بار بار بخار کا آنا۔ ملیریا کی زہر۔ جگر کا سکڑنا۔ بعض اوقات کوئی سبب معلوم نہیں ہوتا۔

**علامات**۔ تلی بائیں جانب کی اخیری پسلیوں کے نیچے ہوتی ہے خاص کر ساتویں پسلی سے گیارھویں یا بارھویں تک۔ اس کا سامنے والا کنارہ نویں پسلی کے محاذی رہتا ہے۔ تندرستی میں دبانے سے تلی معلوم نہیں ہو سکتی لیکن ٹھوک کر بجانے سے بباعث ٹھوس ہونے کے تلی کی حد معلوم ہو سکتی ہے۔ جب تلی بڑھ جاتی ہے تو اس کا سامنا کنارہ پسلی کے نیچے معلوم ہونے لگتا ہے۔ بعض حالتوں میں ناف تک اور بعض میں اس سے بھی آگے بڑھ جاتی ہے اس کے سامنے کنارے میں پیٹ کے چمڑے کو دبانے سے ایک گڑھا معلوم ہوتا ہے بعض مریضوں میں تلی نصف اور بعض میں دو تہائی اور بعض میں تین چوتھائی پیٹ کو روک لیتی ہے۔ پیٹ پھول جاتا ہے اور بڑھا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ دبانے سے تلی کی سخت ساخت معلوم ہو جاتی ہے۔ مریض کمزور ہو جاتا ہے۔ چہرہ کی رنگت پھیکی ہو جاتی ہے اور بعض اوقات حبس ہو جاتا ہے۔ کھانا اچھی طرح سے ہضم نہیں ہوتا اور نہ اشتہا معلوم ہوتی ہے۔ پاخانہ قبضی سے آتا ہے۔ مریض دیر تک کوئی سخت کام نہیں کر سکتا۔ تھوڑا سا چلنے یا کثرت کرنے سے ہونکنے لگتا ہے

یعنی ورم اس کا پھول جاتا ہے۔ بعض اوقات نکسیر چلتی ہے اور کبھی کبھی پاخانہ میں کالا خون نکلتا ہے۔ کئی حالتوں میں کمزوری بڑھ جاتی ہے دل دھڑکتا ہے نبض تیز اور کمزور چلتی ہے۔ گاہے گاہے بخار آجاتا ہے اور اس بخار کے صدمہ سے تلی کا مقدار اور بھی بڑھ جاتا ہے۔ ٹخنوں اور پاؤں پر ورم ہو جاتا ہے۔ چہرہ پھولا ہوا معلوم ہوتا ہے اور گاہے پیٹ میں پانی پڑ جاتا ہے کبھی کبھی دست لگ جاتے ہیں اور سنگرہنی ہو جاتی ہے اگر تلی چھوٹی عمر میں بہت بڑھ جاوے تو مریض جوانی کے وقت بھی پورا تندرست نہیں ہوتا۔ اسکی قوت باہ کمزور رہتی ہے۔ مردوں کو موچھیں اور داڑھی نہیں آتی اور عورتوں کے حیض میں فرق رہتا ہے اسیواسطے اُن اضلاع میں جہاں نہریں جاری ہو گئی ہیں تلی طحال کے بڑھ جانے کے باعث سے اولاد کم پیدا ہوتی ہے۔

علاج۔ خوراک مقوی دیں۔ گوشت۔ انڈا۔ دودھ۔ یخنی۔ مکھن۔ گھی وغیرہ کھانے کو دیں۔ تندرست جگہ میں آب و ہوا کی تبدیلی کراویں۔ مرکبات فولاد معدنی تیزاب۔ کونین اور سلیسن او دیات کا استعمال کراویں۔ مرکبات سنکھیا اور کڑوے نباتاتی مرکب مثلاً چرائیتہ۔ کواشیاء۔ کوڑ۔ گلو اور جنٹین مفید پائے گئے ہیں۔ مقام تلی پر ریڈ آیوڈائیڈ آف مرکیوری یا آیوڈین کی مرہم کا ضماد کراویں۔ ٹنکچر آیوڈین کے لگانے سے بھی فائدہ ہوتا ہے۔ جب مرض بہت پرانی ہو جاوے تو تیلنی مکھی کا پلاستر لگا دیں۔ عموماً تلی کیواسطے کونین۔ ہیراکسیس۔ گندھک کا تیزاب اور مگنیشیا ملا کر (جس کو اسپلین مکسچر کہتے ہیں) پلاتے ہیں۔

تلی کے علاج کیواسطے ضروری ہے کہ علاج مدت تک جاری رکھا جاوے کیونکہ تلی کی مرض کو برسوں ہی میں فائدہ ہوا کرتا ہے۔ چونکہ تلی کے مریضوں کو عموماً اسکروی کی بیماری (جس میں دانتوں سے خون جاری ہوتا ہے) ہو جاتی ہے۔ اسواسطے تازہ گائے کا دودھ۔ سبز ترکاریاں۔ تازے پھل اور لیموں کا عرق کھانے کو دیں۔ اگر جلودھر کی مرض ہو جاوے تو بار بار جلاب کراویں۔ اور ہدہد کے بچوں کا دودھ پینے کو دیں۔ اگر اس علاج سے فائدہ نہو تو بذریعہ نشتر کے پیٹ سے پانی کو خارج کراویں اور مقویات دیں۔ تلی کے مریضوں کو اپنی جان کی حفاظت بڑی ہوشیاری سے کرنی چاہیئے کیونکہ ذراسے صدمہ سے بڑھی ہوئی تلی پھٹ جاتی ہے اور مریض مرجاتا ہے۔ مثلاً پیٹ پر زیادہ دباؤ اور مکہ لگنے اور پیٹ کے بل گرنے سے تلی پھٹ جاتی ہے۔ بعض اوقات بغیر کسی ضرب کے عضلات کے تشنج سے تلی خودبخود پھٹ جاتی ہے۔

## قارورہ

دراصل قارورہ آتشی شیشی کو کہتے ہیں۔ لیکن چونکہ پیشاب ایسے شیشوں میں لیجاکر حکماء کو ملاحظہ کرایا جاتا تھا۔ اسواسطے پیشاب کو بھی قارورہ کہنے لگے قارورہ کے امتحان کیواسطے اشیاء مفصلہ ذیل کی ضرورت پڑتی ہے پہلا یورینامیٹر اور اسکا گلاس کہ جس پر درجے لکھے رہتے ہیں۔ یوری نامیٹر کی ڈنڈی پر بھی لکھے رہتے ہیں۔ سب سے چوٹی والے نشان یعنے

لکیر پر صفر لکھی ہوئی ہوتی ہے۔ جس کے یہ معنی ہیں کہ اگر یورینا میٹر پانی
میں ڈالا جاوے تو وہ صفر تک پانی میں ڈوبیگا۔ گویا کہ صفر پانی کا وزن
متناسبہ ظاہر کرتی ہے۔ اس صفر سے نیچے کا فاصلہ مختلف درجوں میں
منقسم ہوتا ہے اور یہ درجے وزن متناسبہ قارورہ ظاہر کرتے ہیں۔
دوسرا۔ شیشی کی باریک باریک دو چار نلکیاں۔ تیسرا۔ اسپرٹ لمپ یعنی
وہ چراغ جس میں شراب جلتا ہے۔ چوتھا۔ بلیو اور ریڈ یعنی نیلا اور سرخ
لٹمس پیپر یہ ایک قسم کا کاغذ ہوتا ہے کہ جسپر ایک قسم کی دوائی چسپاں رہتی ہے
پانچواں لائیکوار پوٹاسی یعنی جوکھار کا پانی۔ چھٹا۔ نیلا طوطیا کا پانی کہ جس کے
بنانیکی ترکیب یہ ہے (نیلا طوطیا ۲ رتی۔ پانی مقطر نصف چھٹانک) ساتواں شورہ
کا تیزاب۔ قارورہ کی اصلی رنگت ہلکی زردی مائل اور اس کا وزن متناسبہ
۱۰۱۲ سے ۱۰۲۵ تک ہوتا ہے۔ لٹمس پیپر کے ڈالنے سے اسمیں خفیف ترشی
پائی جاتی ہے اور دیکھنے سے صاف ستھرا شفاف معلوم ہوتا ہے۔ اگر قارورہ
میں خون ہو تو اسکی رنگت بھوسلی سرخی مائل ہو جاتی ہے اور اسکا وزن متناسبہ
بھی کسیقدر کم ہو جاتا ہے۔ نیز ایسے پیشاب کو خوردبین کیساتھ دیکھنے
سے اس میں خون کے کیسے پائے جاتے ہیں اور دیگر ترکیبوں سے بیضہ
کی سفیدی بھی ایسے پیشاب میں معلوم ہو سکتی ہے۔ جب پیشاب میں
پیپ ہوتی ہے تو پیشاب گاڑھا اور کثیف معلوم ہوتا ہے۔ ایسے پیشاب
میں لائیکوار پوٹاسی ڈالنے سے پیپ کی تاریں کھلائی دینے لگینگی اور دیگر
طریقوں سے پیشاب میں سفیدی بیضہ پائی جاویگی۔ خوردبین کے نیچے

بھی دیکھنے سے پیپ کے کیسے دانہ دار نظر آوینگے۔ جب پیشاب میں میوکس یعنی دوہ رطوبت جو مثانہ کی اندرونی جھلی سے پیدا ہوتی ہے موجود ہو تو پیشاب گاڑھا اور کثیف ہوگا۔ پیپ والے پیشاب سے ایسے پیشاب کی لائکوار پوٹاسی کے ڈالنے سے تشخیص کرتے ہیں۔ پیپ والے پیشاب میں اس دوائی کے ڈالنے سے پیپ کی تاریں بنجاتی ہیں۔ لیکن میوکس والے پیشاب میں کچھ تبدیلی نہیں ہوتی۔ نیز اور طریقوں سے ایسے پیشاب میں سفیدی بیضہ نہیں پائی جاویگی۔ پیپ والے پیشاب میں عموماً ترشی ہوتی ہے۔ اور میوکس والا پیشاب کھاری ہوتا ہے۔ یہ سرخ یا نیلا لٹمس پیپر کے ڈالنے سے معلوم ہو جاتا ہے۔ اگر پیشاب کھاری ہو تو نیلے لٹمس کاغذ پر کچھ اس کا اثر نہیں ہوتا اور سرخ لٹمس کاغذ نیلا ہو جاتا ہے اور اگر پیشاب میں ترشی ہو تو نیلا لٹمس سرخ ہو جاتا ہے اور سرخ لٹمس پر کچھ اثر نہیں ہوتا۔ اگر پیشاب کا وزن متناسبہ کم ہو تو ایسے پیشاب میں سفیدی بیضہ کے پائے جانے کا اشتباہ ہوتا ہے۔ اس سفیدی بیضہ کے دیکھنے کیواسطے تھوڑا سا پیشاب شیشے کی نلکی میں ڈال کر اسپرٹ لمپ پر جوش دیں۔ اگر البیومن ہوگا تو وہ منجمد ہو جاویگا۔ اور پیشاب سفید ہو جاویگا۔ فاسفیٹ بھی اسیطرح سے جم جاتے ہیں۔ ان دونوں میں تشخیص کرنے کیواسطے چند قطرے شورہ کے تیزاب کے ڈالیں۔ اگر البیومن ہوگا تو منجمد اور بھی زیادہ ترقی پکڑیگا اور اگر فاسفیٹ ہونگے تو جوش کھا کر حل ہو جاوینگے اور پیشاب بالکل صاف ہو جاویگا۔ دوسرا طریقہ یہ ہے کہ شیشے کی نلکی میں تھوڑا سا

شورہ کا تیزاب ڈالیں اور پھر اس نلکی کو ٹیڑھا پکڑ کر اسمیں آہستہ آہستہ قارورہ گراویں مقام ملنے تیزاب و قارورہ پر ایک سفید لکیر منجمد شدہ البیومن کی بنجاویگی۔ اگر پیشاب میں البیومن کا مقدار زیادہ ہو تو بجائے سفید لکیر کے بہت سا البیومن منجمد ہو جاویگا۔ اور پیشاب سفید ہو جاوے گا۔ اگر پیشاب میں شکر ہو تو اس میں سے سیب جیسی خوشبو آویگی اور جہاں پر وہ پیشاب ہوگا وہاں پر کیڑے مکوڑے جمع ہو جاوینگے۔ وزن متناسبہ ایسے پیشاب کا ۱۰۲۵ سے ۱۰۵۰ تک ہو جاتا ہے عموماً ۱۰۳۵ یا ۱۰۳۰ پایا جاتا ہے شکر کے معلوم کرنے کیواسطے ایسے پیشاب کو شیشے کی نلکی میں ڈالیں اور اسی مقدار میں لائیکوار پوٹاسی چھوڑیں۔ بعد ازاں نیلا طوطیا کے پانی کے دو چار قطرہ ڈال کر اس کو اسپرٹ لمپ پر جوش دیں۔ اگر شکر ہوگی تو پیشاب کی رنگت گہری نارنگی جیسی ہو جاویگی۔ اگرچہ بعض مریضوں کا پیشاب بباعث بدہضمی اور خرابی جگر کے بوقت اخراج صاف ہوتا ہے۔ لیکن تھوڑی دیر کے بعد گندلا ہو جاتا ہے۔ یہ گندلا پن یوریٹس کے باعث سے ہوتا ہے اس قسم کا پیشاب بہت ہی ترش ہوتا ہے اور جوش دینے سے بالکل صاف ہو جاتا ہے۔ لائیکوار پوٹاسی کے ڈالنے سے بھی صاف ہو جاتا ہے۔

بعض اوقات پیشاب میں مثل دودہ کے ایک مادہ پایا جاتا ہے۔ جس کو کائیل (یہ بعد ہضم ہونے غذا کے بنتی ہے اور خون میں شامل ہوتی ہے) کہتے ہیں۔ جہاں پر مریض پیشاب کرتا ہے وہاں ایک سفید سی چکناہٹ جم جاتی ہے۔ ایسے پیشاب میں خوردبین کے نیچے دیکھنے سے روغنی

کیسے پائے جاوینگے۔ نیز ایسے پیشاب میں ایتھر کے ڈالنے سے چکناہٹ حل ہو جاتی ہے۔ پیشاب میں صفراء کے معلوم کرنیکے طریقے یرقان کے بیان میں بتلائے جا چکے ہیں اب دوبارہ بیان کرنا انکا لاحاصل معلوم ہوتا ہے۔

## یوریمیا

اس مرض کا اردو میں کوئی نام نہیں ہے۔ یہ مرض بباعث نہ خارج ہونے چند اجزاء کے کہ جنکو گردے خون سے خارج کرتے رہتے ہیں ہو جاتی ہے اور پیشاب کے بند ہو جانے سے بھی یہ مرض ہو جایا کرتی ہے۔

علامات۔ تنفس میں سے ایمونیا کی بو آتی ہے۔ سر درد کرتا ہے غنودگی ہوتی ہے بصارت میں فرق آجاتا ہے۔ عضلات میں تشنج کے آثار معلوم ہوتے ہیں جی متلاتا ہے اور قے ہو جاتی ہے۔ دست آنے لگتے ہیں۔ تشنج ہونے لگتا ہے اور غشی ہو جاتی ہے اور سانس خراٹے سے آنے لگتا ہے۔ بعض اوقات یہ مرض بے معلوم ہی شروع ہو جاتی ہے۔ سر درد ہوتا ہے۔ نیند آتی ہے اور یکلخت یا تو مرگی کیطرح تشنج ہونے لگتا ہے یا بیہوشی ہو جاتی ہے۔ یا مریض ناگہانی اندھا ہو جاتا ہے۔ اس مرض کو سکتہ۔ مرگی اور افیون کے زہر سے تشخیص کرتے ہیں۔

علاج۔ اگر پیشاب بند ہو اسکو نکالیں۔ اگر پسینہ نہ آتا ہو تو مدرات کا استعمال کراویں۔ اگر پیشاب پیدا نہ ہو تو کمر پر گلاس اور پھوکی لگاویں اور سینک کریں نیز جلاب دیں۔ جب یکلخت تشنج شروع ہو جاویں تو کلورا فارم سنگھاویں۔ اگر

گردہ کی کوئی سخت کہنہ مرض موجود نہو تو بیہوشی کیحالت میں فصد کراویں۔

## ایکیوٹ برائیٹس ڈیزیز

اس مرض کا ہندوستانی میں کوئی نام نہیں۔ ہاں اس کو شدید سوزش گردہ کہہ سکتے ہیں۔

اسباب۔ سرخ بخار۔ ڈفتھیریا۔ شدید متعدی بخار۔ حمل۔ سردی کا لگنا۔ جلد کا زیادہ مقدار میں جل جانا۔ شراب خوری۔ عموماً یہ مرض موروثی ہوتی ہے۔

علامات۔ لرزہ ہوتا ہے۔ سردی لگتی ہے۔ بدن ٹوٹتا ہے۔ جی متلاتا ہے سردرد کرتا ہے۔ قے ہوتی ہے اور بخار ہو جاتا ہے۔ پیاس بڑھ جاتی ہو اشتہا جاتی رہتی ہے۔ پاخانہ نہیں آتا۔ کمر میں یعنے مقام گردہ پر درد معلوم ہوتا ہے۔ بخار چند روز رہتا ہے۔ پیشاب کم اور گاڑھا آتا ہی اور رنگ اس کا مثل دھوئیں کے ہوتا ہے اور اس میں خون اور البیومن یعنی سفیدی بیضہ پائے جاتے ہیں۔ استسقا اس مرض میں ہمیشہ نہیں ہوتا۔ لیکن جب ہوتا ہے تو شروع مرض میں ہی شروع ہو جاتا ہے۔ پہلے آنکھوں کے پپوٹے اور فوطہ میں شروع ہوتا ہے اور بعد ازاں سارا بدن سوج جاتا ہے۔ اگر مریض نے اچھا ہونا ہوتا ہے تو سب علامات چند ہفتہ میں جاتی رہتی ہیں۔ سوجن بھی آہستہ آہستہ دور ہو جاتی ہے۔ ورنہ یا تو مرض مزمن ہو جاتی ہے یا مریض عوارضات ذیل سے مرجاتا ہے۔ ذات الریہ۔ ذات الجنب۔ کمزوری۔ سوجن پھیپھڑہ اور حنجرہ یوریمیا وغیرہ چونکہ یہ مرض بعد آرام ہو جانے کے بھی پھر ہو جایا کرتی ہے اس واسطے

مریض کی اس وقت تک بہت احتیاط رکھیں جب تک کہ پیشاب میں البیومن کا نکلنا بند نہ ہو جاوے۔

علاج۔ مریض کو گرم کپڑا پہنا دیں اور بستر پر لٹائے رکھیں۔ شروع میں جلاب کراویں۔ گرم پانی اور بھاپ کا غسل دیں۔ کمر پر سینک کریں اور گلاس یا پھوکی لگاویں۔ مدرات و معرقات کا استعمال کریں۔ ڈجی ٹیلس اور نائیٹرک ایتھر مفید ہوتے ہیں۔ غذا ہلکی دیں۔ اگر مریض صرف دودھ پر ہی گذارہ کرے تو نہائیت عمدہ ہے۔ شراب ہرگز نہ دیں۔ جتنا مریض پانی پی سکے پلاویں اگر جلد کے نیچے پانی زیادہ موجود ہو تو اس کو نشتر سے خارج کریں۔ صرف ایک یا دو مقام پر نشتر لگانا کافی ہوتا ہے۔

# کرانک برائیٹس ڈزیز

اسکو ہندوستانی میں مزمن سوزش گردہ کہہ سکتے ہیں۔

اسباب۔ یا تو یہ مرض شروع ہی سے مزمن ہوتی ہے اور اس کا کوئی باعث معلوم نہیں ہو سکتا یا کوئی خفیف باعث ہوتا ہے یا شدید مرض کا نتیجہ ہوتی ہے۔ شرابخوری۔ سیسہ کا لگنا۔ بدہضمی۔ نقرس۔ خون میں سیسہ کا پایا جانا اور بڑھاپا اس کے دیگر اسباب ہیں۔

علامات۔ اگر یہ مرض شدید سوزش گردہ کا نتیجہ نہ ہو تو علامات اس کی آہستگی سے اور بے معلوم شروع ہوتی ہیں۔ بار بار پیشاب آتا ہے اور خاصکر

شب کے وقت۔ کمزوری ہوتی چلی جاتی ہے۔ مریض کی رنگت پھیکی پڑ جاتی ہے۔ شب کو یا تو ٹخنے پھول جاتے ہیں یا صبح کو آنکھوں کے پپوٹے سوجے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔ شاذونادر یہ مرض تشنج کے ساتھ شروع ہوتی ہے جب یہ مرض ظہور میں آتی ہے تو علامات ذیل پائی جاتی ہیں۔ پیشاب میں البیومن خارج ہوتا ہے۔ ہاتھ پاؤں میں سوجن ہو جاتی ہے یعنے استسقا کی علامات کم وبیش ظاہر ہوتی ہیں۔ نبض پر ہوتی ہے۔ بھس اور کوتاہ دمی ہو جاتی ہے۔ جلد خشک ہو جاتی ہے۔ ہاضمہ میں فرق آجاتا ہے۔ سر درد کرتا ہے اور چکر آتے ہیں۔ قلب بڑھ جاتا ہے۔ بصارت میں فرق آجاتا ہے اگرچہ مرض مزمن ہوتی ہے تاہم کبھی کبھی دورہ مرض میں شدید سوزش گردہ کے دورے بھی ہو جاتے ہیں۔ آخر الامر یوریمیا سوجن پھیپھڑہ اور حنجرہ۔ سوزش پھیپھڑہ کمزوری استسقاء یا سل سے موت واقع ہوتی ہے۔ اگر گردے صاف ہوں تو پیشاب کی مقدار کم ہوتی ہے اور اگر گردے کی سطح کھردری ہو تو پیشاب زیادہ مقدار میں آتا ہے۔ جب پیشاب کم آتا ہے تو استسقاء زیادہ ہوتا ہے اور جب پیشاب مقدار میں زیادہ آتا ہے تو استسقاء سے بیمار بچا رہتا ہے۔

علاج سے چنداں فائدہ نہیں ہوتا۔ مریض کو گرم کپڑے پہناویں سردی سے بچاویں۔ گرم جگہہ میں رکھیں اور کھانے کے لئے صرف دودھ دیں یا وہ دودھ جس سے بالائی اتاری گئی ہو۔ شراب کا دینا مضر ہوتا ہے لیکن اگر مریض کمزور ہو اور شراب کی ضرورت پڑے تو شراب از قسم کلارٹ اور ہاک

کے دیں۔ مرکبات فولاد اور کونین کھلاویں ٹنکچر اسٹیل بہت مفید پایا گیا ہے لیکن اگر اس سے ہاضمہ بگڑے تو دیگر مرکبات فولاد استعمال کریں۔ استسقا کیلئے جلاب دیں اور سعرقات کا استعمال کراویں۔ جلاب بہت تیز ہونا چاہئے۔ کمپونڈ پوڈر آف جلپ کا جلاب بہت مفید پڑتا ہے۔ گرم پانی سے غسل کراویں۔ حمام میں نہلاویں۔ اگر پانی کو بذریعہ نشتر کے خارج کرنا منظور ہو تو احتیاط سے نشتر لگا دیں اور جو جو علامات تکلیف دہ ہوں ان کا مناسب طور پر علاج کریں۔

## پتھری گردہ

جب گردہ میں پتھری پیدا ہوتی ہے تو وہ گردہ کی پیشاب پیدا کرنیوالی نالیوں میں بھری رہتی ہے اور آہستہ آہستہ پتھری کے اجتماع سے زیادہ موٹی ہوتی ہے۔ پتھری کی شکل ویسی ہوتی ہے جیسے پیشاب پیدا کرنیوالی نالی کی کیونکہ یہ اس کا سانچہ بناتی ہے۔ پتھری تعداد میں ایک یا ایک سے زیادہ پائی جاتی ہے۔ مقام گردہ میں درد کا ہونا۔ گردہ کا باعث پیشاب بند بند ہونے کے پھول جانا یا اس میں پیپ کا پڑ جانا پتھری کے باعث سے ہوتا ہے۔ چلنے پھرنے اور سخت حرکت کرنے سے گردہ میں درد بڑھ جاتا ہے اور پیشاب میں عموماً خون خارج ہوتا ہے اور گاہے پیپ بھی پائی جاتی ہے۔ گاہے گاہے وہ پتھری پیدا ہوتی ہی گردہ سے خارج ہو جاتی ہے اور پیشاب کے ساتھ نکل جاتی ہے اس کو ریگ مثانہ کہتے ہیں۔ اگر

پتھری باریک ہو اور پیشاب کی نالی سے بآسانی گذر جاوے تو کوئی علامت پیدا نہیں ہوتی اور آرام سے پتھری خارج ہو جاتی ہے اور اگر نالی سے آسانی سے گذر نہ سکے تو علامات قولنج گردہ کی پیدا ہو جاتی ہیں۔ مقام گردہ میں سخت درد مثل چھری لگنے کے ہوتا ہے اور یکایک شروع ہوتا ہے۔ یہ درد کلکہ سے ہو کر اس جانب کے خصیہ تک جاتا ہے اور بعض اوقات اسطرف کی ران میں محسوس ہوتا ہے۔ اس جانب کا فوطہ سکڑ جاتا ہے۔ نہایت بے چینی ہوتی ہے۔ مریض تڑپتا ہے۔ جی متلاتا ہے اور قے ہوتی ہے پیشاب کی بار بار حاجت معلوم ہوتی ہے۔ لیکن کم آتا ہے اور سخت جلن ہوتی ہے اور بہت زور لگانا پڑتا ہے اور بعض اوقات پیشاب کے ساتھ ہی پاخانہ خارج ہو جاتا ہے۔ چند گھنٹے کے بعد عموماً یہ درد بند ہو جاتا ہے اور سب علامات جاتی رہتی ہیں کیونکہ پتھری پیشاب کی نالی سے نکلکر مثانہ میں آجاتی ہے اور خارج ہو جاتی ہے۔ اگر پتھری نالی میں پہنچی ہی اور مثانہ میں نہ آوے اور نہ گردہ میں واپس جاوے تو علامات بہت دیر تک قایم رہتی ہیں اور آہستہ آہستہ کم ہوتی ہیں۔ لیکن گردہ یا تو پیپ یا پیشاب سے پھول جاتا ہے جن لوگوں میں ریگ مثانہ عموماً خارج ہوتا رہتا ہے ان میں قولنج گردہ کا دورہ بار بار ہوا کرتا ہے۔ اکثر سال میں دو چار یا زیادہ دو دفعہ قولنج کے اٹھا کرتے ہیں۔

علاج۔ جب قولنج گردہ کا دورہ ہو تو مریض کو گرم پانی میں اسطرح بٹھلاویں کہ ناف تک اس کا بدن ڈوب جاوے۔ مارفیا کی زیر جلد پچکاری کریں۔ ورنہ افیون

کھلاویں۔ بلا ڈونا اور افیون کو ملا کر دینے سے زیادہ فائدہ ہوتا ہے۔ اگر قے
ہو تو گرم پانی پلا کر قے کی امداد کریں۔ کیونکہ قے کے ہونے سے پیشاب کی
نالی پھیل جاتی ہے اور پتھری گذر جاتی ہے۔ اگر قبض ہو تو جلاب دیں۔ عموماً
مارفیا کی پچکاری لگانے سے مریض سو جاتا ہے جب ہو کر اٹھتا ہے تو
اپنے آپ کو تندرست پاتا ہے اسواسطے اور قسم کی دوائی دینے کی اکثر
ضرورت نہیں پڑتی۔ وقفہ میں مریض کو چاہیئے کہ اپنے آپ کو کسی ڈاکٹر یا حکیم
کے زیر علاج رکھے اور قارورہ کا ملاحظہ کرا کر مناسب علاج کراوے۔ عموماً یوریک
ایسڈ کی پتھری خارج ہوا کرتی ہے اور یوریٹس کے امتحان کرنیکا طریقہ قارورہ
کے بیان میں بتلایا گیا ہے اسواسطے اسکو کھاری چیزیں استعمال کرنی چاہئیں
گوشت بھیجہ۔ زیادہ گھی۔ شراب گرم مصالحہ ہرگز نہ کھانا چاہیئے۔ مریض کو
بقولات پر اکتفا کرنا چاہیئے۔ سوڈا۔ سجی۔ سوہاگہ۔ جوکھار۔ لیتھیا۔ سائیٹراس
یا کاربوناس دیں۔ اگر پتھری سخت خارج ہو تو وہ چونہ کی قسم کی پتھری سمجھنی
چاہیئے۔ ایسی حالت میں سادی غذا کھانے کو دیں۔ شیرینی اور مٹھائی وغیرہ
بند کر دیں۔ مقویات دیں۔ سنگ گردہ کے مریضوں کو ہمیشہ پانی مصفا پینا چاہیئے
اور جہانتک ہو سکے پانی کو جوش دیکر بالو اور کوئلہ سے چھان کر استعمال کریں
اگر پتھری گردہ میں جم گئی ہو۔ تو ڈاکٹر کے پاس جا کر دستکاری
کے ذریعہ سے اس کو نکلوادیں۔

# کائی لیوریا

یہ مرض عموماً جوان عورتوں میں پائی جاتی ہے۔ اس پیشاب دودھ کی طرح آتا ہے اور یہ کائل کے باعث سے ہوتا ہے (جب غذا ہضم ہوتی ہے تو اس کے دو اجزاء بنتے ہیں ایک کو کیلوس اور دوسری کو کیموس کہتے ہیں۔ کیلوس خون میں جاکر خون بناتا ہے اور کیموس فضلہ ہوتا ہے (کیلوس کو انگریزی میں کائل کہتے ہیں) تھوڑی دیر تک ٹھیرانے سے پیشاب میں ایک بڑا چھچھڑہ بن جاتا ہے۔ کبھی کبھی یہ چھچھڑہ پیشاب کے خارج ہونے سے پہلے مثانہ میں بنجاتا ہے۔ پیشاب میں چربی کسیقدر خون البیومن اور فائیبرن پائے جاتے ہیں۔ چربی ایتھر کے ڈالنے سے الگ ہوجاتی ہے گو کہ چربی نہیں ہوتی لیکن اور اجزاء متذکرہ بالا پائے جاتے ہیں۔ اس حالت میں پیشاب کی رنگت دودھ جیسی نہیں ہوتی۔ اگرچہ اس میں چھچھڑہ ٹھیرنے سے بنجاتا ہے۔ پیشاب میں کائل کے ملجانے کا باعث صاف طور پر معلوم نہیں ہوسکا۔ خیال ہے کہ یہ باعث کرموں کے عروق جاذبہ (جس میں کائل پائی جاتی ہے) اور پیشاب کی پیدا کرنیوالی نالیوں میں کم و رفت پیدا ہوجاتی ہے۔ ان کرموں کو فائلیریس سنگوئنیس ہومینس کہتے ہیں اور یہ عموماً مصر کے ملک میں پائے جاتے ہیں۔ اس مرض کا کوئی علاج نہیں لیکن مریض بہت مدت تک زندہ اور باوجود اس بیماری کے اچھی حالت اور صحت میں رہتا ہے۔

# پیشاب میں نوبتی طور پر خون کا نکلنا

یہ مرض مردوں میں سردی کے لگ جانے سے ہو جاتی ہے مختلف وقفہ کے بعد نوبتی طور پر سردی معلوم ہوتی ہے۔ جی متلاتا ہے۔ بدن ٹوٹنے لگتا ہے اور مریض جمایاں لیتا ہے لیکن حرارت عزیزی اصلی سے بھی کم ہوتی ہے بعد ازاں سیاہ رنگ کا خون والا پیشاب خارج ہوتا ہے کہ جس کو رکھنے سے خون منجمد ہو جاتا ہے بعد ازاں سب علامات کم ہو جاتی ہیں اور جو پھر پیشاب آتا ہے بالکل صاف ہوتا ہے۔ پیشاب میں خون کا آنا بعض اوقات وقت معینہ پر ہوتا ہے اور بعض دفعہ مختلف وقفہ کے بعد خارج ہوتا ہے۔ اس مرض کا باعث بھی صاف طور پر معلوم نہیں ہوا۔ خیال ہے کہ یہ بھی مثل کائی لہو یا کے کرموں کے باعث سے یا ملیریا کے زہر سے پیدا ہوتی ہے۔

علاج۔ مریض کو سردی سے بچنا چاہیے۔ کپڑا گرم پہننا چاہیے۔ کونین۔ سنکیہ اور مرکبات فولاد مفید سمجھے گئے ہیں۔

## زیادتی پیشاب

بعض اوقات پیشاب کی مقدار بڑھ جاتی ہے۔ لیکن نہ تو اس میں البیومن اور نہ شکر پائی جاتی ہے۔ پیشاب کا وزن متناسبہ بھی بہت کم ہو جاتا ہے اکثر یہ مرض جوان لڑکوں میں پائی جاتی ہے۔ اسباب اس کے اچھی طرح سے

معلوم نہیں ہوئے۔ کہتے ہیں کہ مرض اور ضرب دماغ۔ صدمہ اور سردی کے لگ جانے سے ہوتی ہے۔ مریض کمزور ہوتا جاتا ہے اور سستی کی شکایت کرتا ہے اور کام نہیں کر سکتا۔ کمر اور رانوں میں درد کی شکایت کرتا ہے پیاس بڑھ جاتی ہے اور پاخانہ نہیں آتا۔ اس مرض کی میعاد بہت لمبی ہے بعض اوقات ذیابیطس ہو جاتا ہے۔

**علاج**۔ مچھلی کا تیل۔ مقویات۔ افیون۔ بالچھڑ اور کچلہ مفید پائے گئے ہیں۔

## سوزش مثانہ

یہ مرض کئی باعث سے پیدا ہوتی ہے لیکن حکیم کو اُس سوزش مثانہ سے تعلق پڑتا ہے جو حرام مغز کی امراض کے سبب سے پیدا ہوتی ہے بعض حالتوں میں سوزش کی فالج اور پیشاب کے بند ہو جانے سے بھی ہوتی ہے۔ لیکن عموماً اعضائی امراض کا نتیجہ ہوتی ہے۔ مثانہ کی اندرونی جھلی میں شدید یا زمن طور پر سوزش ہوتی ہے اور اس کی آلائش جس کو میوکس یا بلغم کہتے ہیں زیادہ مقدار میں پیدا ہوتی ہے۔ پیشاب جس کے باعث سے جلدی سڑ جاتا ہے اور امونیا کی بو پیدا ہو جاتی ہے۔ مقام مثانہ میں درد ہوتا ہے۔ پیشاب کرتے وقت سخت جلن ہوتی ہے۔ پیشاب میں میوکس یعنے بلغم اور پیپ خارج ہوتی ہے اور امونیا کی سخت بو آتی ہے اور اس میں چھیچھڑے پائے جاتے ہیں۔ بار بار پیشاب کی حاجت ہوتی ہے۔ لیکن تکلیف سے آتا ہے۔ جب مرض شدید ہوتی ہے

تو لرزہ اور بخار ہو جاتا ہے۔ زبان میلی رہتی ہے۔ بھوک نہیں لگتی۔ پیاس زیادہ لگتی ہے۔

**علاج**۔ مریض کو گرم پانی میں بٹھلاویں۔ مثانہ پر سینک کریں۔ غذا ہلکی اور سادی دیں مثلاً دودھ اور چانول۔ مقعد میں افیون کا شیافہ لگادیں۔ مثانہ کو بذریعہ پچکاری اور سلائی کے کمزور لوشن کونین۔ دار چکنا یا بوریک ایسڈ سے دھوئیں اگر پیشاب نہ آتا ہو تو سلائی سے نکال دیا کریں۔ مرض کے سبب کو دور کرنیکی کوشش کریں۔ بوریک ایسڈ اور سیلول کھانے کو دیں۔ بوریک ایسڈ بمقدار ۵ رتی اور سیلول بمقدار ۲½ رتی تین چار دفعہ دن میں کھلاویں تاکہ پیشاب سڑنے نہ پاوے۔

## سوزش پردۂ دماغ

دماغ کے پردے یعنی ملفوف کرنیوالی جھلیاں تعداد میں تین ہوتی ہیں اور عموماً ان تینوں جھلیوں میں سوزش ہو جاتی ہے۔ گاہے سوزش ایک جھلی میں ہی محدود رہتی ہے۔

**اسباب**۔ بیماری یا ضرب استخوان سر۔ متعدی بخارات۔ سرخ باد۔ اعصابی صدمہ مرض آتشک اور بچوں میں ٹیوبرکیولوسس کے باعث سے سوزش ہوتی ہے۔ جب سوزش شدید ہوتی ہے تو جھلیوں میں اجتماع خون ہو جاتا ہے سوزش پائی جاتی ہے۔ نیز مادہ سوزش کا بھی موجود ہوتا ہے۔ جب مرض

مزمن ہو تو جھلیاں موٹی اور دبیز ہو جاتی ہیں اور آپس میں اور نیز دماغ کے ساتھ جُڑ جاتی ہیں۔ جب سوزش بچوں میں ٹیوبرکیولوسس کے باعث سے ہوتی ہے تو وہ دماغ کے پیندے میں محدود ہوتی ہے اور یہ ٹیوبرکل کے باعث سے ہوتی ہے۔

**علامات**۔ بیماری کے شروع ہونے سے پیشتر معمولی سوزش دماغ میں کوئی علامت پائی نہیں جاتی۔ لیکن اگر سوزش ٹیوبرکیولوسس کے باعث سے ہو تو مریض کو بے چینی ہوتی ہے۔ سوتے ہوئے ڈر اٹھتا ہے۔ اشتہا نہیں لگتی۔ زبان میلی رہتی ہے۔ پاخانہ کھلکر نہیں آتا۔ دردِ سر ہوتا ہے۔ نبض تیز چلتی ہے اور خفیف بخار رہتا ہے۔ جب بیماری شروع ہو جاوے تو اس کے تین درجے پائے جاتے ہیں۔

**درجہ اوّل**۔ لرزہ آتا ہے۔ سردی معلوم ہوتی ہے۔ بخار چڑھ جاتا ہے اور سر میں سخت درد ہوتا ہے۔ گاہے سخت قے شروع ہو جاتی ہے۔ چہرہ ڈراونا بنجاتا ہے یا تشنج ہوتے ہیں۔ بخار تیز ہو جاتا ہے۔ نبض جلد جلد چلتی ہے۔ سانس لمبے لمبے وقفوں سے لیا جاتا ہے۔ جی متلاتا ہے۔ سخت قے ہوتی ہے۔ ہوک جاتی رہتی ہے۔ تشنگی ستاتی ہے اور پاخانہ نہیں آتا۔ سر میں ایسا سخت درد ہوتا ہے کہ مریض چیخ اٹھتا ہے اور دونوں ہاتھوں سے سر کو دباتا ہے۔ مریض ڈر اٹھتا ہے۔ بے چین معلوم پڑتا ہے اور سخت ہذیان ہو جاتا ہے۔ چہرہ اور ہاتھ پاؤں کے عضلات پھڑ پھڑاتے ہیں۔ بھینگا پن ہو جاتا ہے اور آنکھ کی پتلی سکڑ جاتی ہے یا تشنج ہوتا ہے۔ مریض کو روشنی اور اونچی آواز کی برداشت نہیں ہوتی۔

**درجہ دوئم۔** درد سر اور دیگر علامات اول درجہ کی آہستہ آہستہ کم ہو جاتی ہیں اور مریض چپ چاپ اور غنودگی کی حالت میں رہتا ہے۔ بخار جاتا رہتا ہے حرارت غریزی اصلی یا اصلی سے بھی کم ہو جاتی ہے۔ نبض سست چلتی ہے اور مریض ٹھنڈی سانسیں لیتا ہے۔ سست اور بے پرواہ رہتا ہے اگر غذا دیجاوے تو کھالیتا ہے لیکن مشکل کے ساتھ۔ سر کو ادھر ادھر مارتا ہے اور بستر کو نوچتا ہے۔ آنکھ کی پتلی پھیل جاتی ہے۔ آنکھ کا اوپر کا چھپر اُٹھ نہیں سکتا یعنے مفلوج ہو جاتا ہے اور مختلف وقفہ کے بعد مریض چیخ اٹھتا ہے یا اس کا پیٹ سکڑ جاتا ہے یا آنکھ کے عصابی پردہ کی سوزش ہو جاتی ہے۔

**درجہ سوئم۔** جن علامات کا دوسرے درجہ میں ذکر ہو چکا ہے ان میں سے بہت سی اس درجہ میں بھی جاری رہتی ہیں۔ مریض بالکل بیہوش ہو جاتا ہے۔ تشنج ہوتا ہے اور خراٹے سے سانس لیتا ہے۔ زور سے جگانے سے بھی ہوش میں نہیں آتا اور حس جاتی رہتی ہے۔ نبض کمزور اور تیز چلتی ہے تنفس میں بھی فرق آجاتا ہے۔ اگر موت عنقریب ہو تو حرارت غریزی یا بہت بڑھ جاتی ہے یا اصلی سے بھی نیچے چلی جاتی ہے۔ تشنج کا دورہ بار بار ہونے لگتا ہے۔ زبان میلی اور خشک ہو جاتی ہے اور مریض مرجاتا ہے۔ بعض اوقات جو علامات اس مرض کی بیان ہو چکی ہیں۔ ان میں کم و بیشی ظہور میں آتی ہے۔ اس مرض کی میعاد ایک ہفتہ سے تین ہفتہ تک یا کسیقدر زیادہ ہوتی ہے۔

# سوزش دماغ

اسباب۔ مرض اور ضرب کاسہ سر۔ خون کا دماغ میں بہ جانا اور کسی رسولی یا پھوڑے کا دماغ میں پیدا ہو جانا۔

علامات۔ ان کا تشخیص کرنا بہت مشکل ہے۔ کیونکہ سوزش دماغ کے ساتھ سوزش پردہ دماغ کی بھی عموماً موجود ہوتی ہے۔ علی ہذالقیاس سوزش پردہ دماغ کے ساتھ سوزش دماغ کی بھی موجود ہوتی ہے اور انکی علامات میں چنداں فرق نہیں ہو سکتا۔

علاج۔ مریض کو آرام سے ایک ہوادار کمرے میں چپ چاپ رکھیں اگر ممکن ہو تو کمرہ میں اندھیرا کر دیں۔ سر کے بال منڈوا دیں اور سر پر ٹھنڈا پانی یا برف لگا دیں۔ بذریعہ حقنہ یا جمال گوٹہ انتڑیوں کو صاف کریں۔ دودھ اور یخنی پینے کو دیں۔ اگر بخار اور سر درد زیادہ ہوں تو کن پٹیوں پر جونکیں لگوائیں۔ تشنج کے روکنے کیواسطے برومائیڈ آف پوٹاش کھلاویں۔ مرض کے آخیری درجوں میں گردن پر پلاسٹر تیلنی مکھی یا لال چتراکا لگا دیں۔ اگر مریض کمزور ہو جاوے تو شراب ، امونیا۔ ایتھر اور مشک کھلاویں۔ اگر بیمار بیہوش ہو اور نگل نہ سکے تو دانتوں کے اندر ایک پچکاری کے ذریعہ سے منہ میں ڈالدیں۔

# جریان خون دماغ

دماغ میں خون کسی عروق کے پھٹ جانے سے جمع ہوتا ہے اور اس

عروق کے پھٹنے کے اسباب یہ ہوتے ہیں۔ مرض نالی عروق۔ تیز دباؤ دوران خون۔ اس مقام کی ساخت کا کہ جہاں عروق پھٹتا ہے نرم پڑجانا اور اس عروق کو پورے سہارے کا نہ ملنا جریان خون دماغ عموماً بوڑھے مردوں میں ہوتا ہے۔

**علامات۔** علامات منذرہ عموماً پائی نہیں جاتیں لیکن جب پائی جاتی ہیں تو مفصلہ ذیل ہوتی ہیں۔ دردسر۔ چکر دماغ۔ لکنت زبان۔ فراموشی الفاظ کمزوری قوت حافظ۔ ہاتھ پاؤں میں چیونٹیوں کا رینگنا۔ آنکھوں کے سامنے ستاروں کا نظر آنا۔ کان میں بھن بھناہٹ کا ہونا۔ کمزوری نصف دھڑ یا کھبیر کا چلنا۔ جریان خون دماغ سے دو حالتیں پیدا ہوتی ہیں یعنے فالج یا سکتہ۔

## فالج

فالج کی قسم موقعہ دماغ اور مقدار خون پر منحصر ہوتی ہے جس طرف دماغ کے جریان خون ہوتا ہے اس کے مقابل طرف کے دھڑ کا فالج ہو جاتا ہے گاہے صرف بازو اور گاہے صرف ٹانگ اور گاہے عضلات چہرہ اور ان عضلات کا جو زبان کو باہر نکالتے ہیں فالج ہوتا ہے۔ عموماً ادھرنگ ہوتا ہے یعنی نصف دھڑ کا فالج ہو جاتا ہے۔ اگر خون دماغ کے داہنی طرف نکلے تو فالج بائیں ہاتھ اور ٹانگ کا ہوگا۔ علی ہذالقیاس اگر خون دماغ کے بائیں طرف نکلے تو فالج داہنے ہاتھ اور ٹانگ کا ہوگا اور اس پچھلی حالت میں گفتگو کی

طاقت بھی جاتی رہیگی۔ بعض اوقات نصف دھڑ کی حس جاتی رہتی ہے لیکن حرکت قایم رہتی ہے۔ عموماً حس و حرکت دونوں جاتے رہتے ہیں۔ کبھی کبھی مفلوج پٹھوں کا اکڑاؤ بھی ہوتا ہے۔

## سکتہ

مریض یک لخت بیہوش ہو جاتا ہے اور حس و حرکت جاتی رہتی ہے نبض تیز اور پر چلتی ہے۔ سانس آہستہ اور خراٹے سے آتا ہے۔ ہر ایک سانس کے ساتھ گالیں پھول جاتی ہیں۔ چہرہ سرخ ہو جاتا ہے اور گردن کے بڑے عروق زور سے تڑپتے ہیں۔ آنکھ کے پپوٹے بند ہو جاتے ہیں اور جس طرف کا فالج ہوتا ہے اس کے مقابل جانب کو آنکھیں اور سر پھر جاتا ہے۔ آنکھ کی پتلیاں سکڑ جاتی ہیں یا دونوں میں تفاوت ہو جاتا ہے خود بخود پاخانہ اور پیشاب نکل جاتا ہے۔

**علامات**۔ مختلف موقعہ پر مختلف ہوتی ہیں بعض اوقات جب سکتہ تشنج کے ساتھ ہوتا ہے تو مریض چند منٹ یا چند گھنٹوں میں مرجاتا ہے بعض دفعہ سکتہ کا دورہ چند گھنٹوں کے بعد جاتا رہتا ہے۔ مریض ہوش میں آجاتا ہے۔ لیکن ادھرنگ میں مبتلا ہو جاتا ہے یا تو صرف ادھرنگ ہی ہوتا ہے یا طاقت گفتگو بھی جاتی رہتی ہے اور یہ ادھرنگ کچھ مدت تک یا زندگی بھر کے لئے قایم رہتا ہے۔ بعض اوقات مریض کو مرض سے کسی قدر آفاقہ ہو جاتا ہے۔ لیکن دوبارہ جریان خون کے صدمہ سے مرجاتا ہے

بعض دفعہ جب خون آہستہ آہستہ نکلتا ہے تو بیہوشی بالکل نہیں ہوتی مگر ادہرنگ ہو جاتا ہے۔ گاہے ادہرنگ کے بعد پھر سکتہ ہو جاتا ہے۔ بعض اوقات صرف عارضی طور پر ادہرنگ ہوتا ہے اور پھر اچھا ہو جاتا ہے۔ کچھ مدت کے بعد مفلوج اعضاؤں میں کھچاوٹ پیدا ہو جاتی ہے یعنی ہاتھ اور پاؤں سکڑ جاتے ہیں بعض اوقات پردۂ دماغ میں بھی جریان خون ہو جاتا ہے لیکن اسکی علامات اور علامات جریان خون دماغ میں تشخیص کرنا بہت مشکل ہے۔ البتہ جریان خون پردۂ دماغ میں تشنج زیادہ ہوتا ہے۔

علاج۔ بیمار کو بستر پر آرام سے سر اونچا کر کے لٹائے رکھیں۔ گردن اور چھاتی کے کپڑے ڈھیلے کر دیں تازہ ہوا کو آنے دیں اگر خون کی زیادتی ہو تو فصد لگائیں عموماً اس کی ضرورت نہیں پڑتی۔ اگر مریض کمزور ہو تو اسٹیمولنٹ کا حقنہ کریں ہاتھ پاؤں کی مالش کریں۔ تیل جمالگوٹہ کا ایک قطرہ مکھن میں ملاکر زبان پر ملیں۔ اگر پیشاب نہ آتا ہو تو سلائی سے نکالیں۔ اگر مریض ہوش میں آجاوے تو اس کو ہلکی غذا کھلاویں تاکہ خون کے اجتماع سے سوزش دماغ نہ ہو جاوے۔ اگر سوزش دماغ ہو جاوے تو اس کا سر منڈوا کر ٹھنڈا پانی ڈالیں اور گردن پر پلستر لگادیں اگر بعد سکتہ کے فالج ہو گیا ہو یا سکتہ ہو کر فالج باقی رہ گیا ہو تو فالج کا علاج کریں بیمار کو آرام سے رکھیں اور مقویات دیں۔ مرکبات پارہ اور آئیوڈائیڈ آف پوٹاش منجمد خون کو جذب کرنے کے لئے مفید سمجھے گئے ہیں۔

# دماغ میں پانی کا بھر جانا

عموماً یہ مرض بچوں میں پیدائیشی ہوتی ہے۔ لیکن بعض اوقات جنم کے بعد ہو جاتی ہے۔ یہ مرض مزمن ہوتی ہے۔

**علامات۔** سر بہت بڑھ جاتا ہے۔ بچہ سر کو اٹھا نہیں سکتا پیشانی چوڑی اور نکلی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ آنکھوں کے ڈیلے بباعث پہنچنے دباؤ ہڈیوں کے باہر نکل آتے ہیں اور نیچے کیطرف رخ کرتے ہیں۔ بچہ کا تالو چوڑا معلوم ہوتا ہے۔ سر کی ہڈیوں کے جوڑ کھل جاتے ہیں۔ تالو کے مقام پر دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کے دبانے سے دلدلاہٹ معلوم ہوتی ہے۔ سر کی وریدیں پھولی ہوئی دکھلائی دیتی ہیں۔ چہرہ بمقدار سر کے بہت کم معلوم ہوتا ہے اور اس پر آثار پرانی بیماری کے پائے جاتے ہیں۔ عموماً بچے کو تشنج کا دورہ ہوا کرتا ہے۔ بچہ چونک اٹھتا ہے اور سست رہتا ہے اور بہت دیر تک سوتا ہے۔ بچے کا فہم دن بدن کمزور ہوتا جاتا ہے اور بے عقل سا ہو جاتا ہے۔ بچہ کی چال عجیب ہوتی ہے۔ گرتا پڑتا معلوم ہوتا ہے۔ ہاتھ اور ٹانگیں کمزور ہوتی ہیں اور انمیں کبھی کبھی تشنج ہونے لگتا ہے۔ بصارت اور قوت سامع میں یا تو فرق آجاتا ہے یا بالکل جاتے رہتے ہیں۔ بچہ خوب اچھی طرح سے کھاتا ہے اور قبض بھی رہتی ہے۔ تاہم بدن اس کا دبلا ہوتا جاتا ہے میعاد مرض کی مختلف ہوتی ہے یا تو بچہ پہلے یا دوسرے سال میں بباعث تشنج یا کسی اور عارضہ کے مرجاتا ہے یا موت کچھ مدت تک واقعہ نہیں آتی

علاج۔ مدرات دیں سر پر بذریعہ پٹی یا اسٹکن کی پٹی کے دباؤ پہنچاویں یا کسی ڈاکٹر کے پاس لیجا کر سر میں سے پانی خارج کرا دیں۔ آیوڈائیڈ آف پوٹاش اور پارہ کے مرکبات خاص کر گرے پوڈر مفید پڑتے ہیں۔ اگر مریض کمزور ہو تو مقویات دیں۔ قبض نہ ہونے دیں۔ اگر تشنج ہو تو برومائیڈ آف پوٹاش کھلاویں اور جو جو علامات ہوں ان کا علاج کریں۔

## سوزش پردہ حرام مغز

مثل پردہ دماغ کے حرام مغز کے بھی تین پردے ہوتے ہیں۔ یہ مرض دو قسموں پر منقسم ہے یعنے شدید مزمن۔

اسباب۔ بھیگ جانا۔ سردی کا لگنا۔ ضرب۔ مرض فقرات اور ٹیوبرکل کی موجودگی

علامات۔ جب مرض شدید ہوتی ہے تو سردی لگتی ہے۔ بخار ہو جاتا ہے۔ پیٹھ میں سخت درد ہوتا ہے جو دبانے سے اور حرکت سے بڑھ جاتا ہے۔ یہ درد ہاتھ پاؤں میں پھیل جاتا ہے۔ جلد کی حس بڑھ جاتی ہے۔ پٹھے بدن کے اکڑ جاتے ہیں اور بعض اوقات تشنج کے باعث سے بدن کمان کیطرح تن جاتا ہے بعد ازاں کمزوری شروع ہو جاتی ہے بجائے تشنج کے فالج ہو جاتا ہے اور چمڑہ سن ہو جاتا ہے۔ فالج پورا نہیں ہوتا۔ مثانہ اور مقعد پورے مفلوج نہیں ہوتے مریض خاص حالتوں میں بچتا ہے۔ عموماً دو یا تین ہفتہ کے اندر تنفس کے عضلات کے فالج یا کمزوری سے مرجاتا ہے۔ گاہے مرض مزمن ہو جاتی ہے۔ مرض

مزمن اور شدید کی علامات میں بہت فرق ہوتا ہے بخار نہیں ہوتا اور بیماری آہستگی سے شروع ہوتی ہے پیٹھ میں درد بھی کم ہوتا ہے۔ پٹھوں کی کھچاوٹ کم ہوتی ہے اور نامکمل طور پر فالج ہو جاتا ہے۔ جلد سن نہیں ہوتی۔ عموماً مریض کمزور ہو کر سوزش مثانہ۔ سوزش پھیپھڑہ اور لاگوں (بڈسور) سے مرجاتا ہے۔

# حرام مغز میں جریان خون

حرام مغز کے کسی عروق کے پھٹنے سے جریان خون ہوتا ہے اور خون کے نکلتے ہی نیچے کے دھڑ کی حس و حرکت جاتی رہتی ہے اور مثانہ اور مقعد کا بھی فالج ہو جاتا ہے اگر جریان خون حرام مغز کے اس حصہ میں واقع ہو کہ جس سے تنفس کے عضلات کو اعصابی پرورش پہنچتی ہے تو مریض ان عضلات کے فالج سے فوراً مرجاتا ہے ورنہ برسوں تک زندہ رہتا ہے اور آخرالامر لاگ، سوزش مثانہ اور دیگر عوارضات سے مرجاتا ہے۔

# سوزش حرام مغز

اسباب۔ ضرب۔ فقرات کا گلجانا۔ سوزش پردہ حرام مغز۔ سخت گرمی یا سردی کا لگنا وغیرہ۔

علامات۔ سردی معلوم ہوتی ہے۔ بدن ٹوٹتا ہے اور دیگر علامات بخار کی ظاہر ہو کر بخار چڑھ آتا ہے۔ پیٹھ میں درد ہوتا ہے اور یہ درد انگلیوں کے ساتھ کنگر وڑ کو ٹھوکنے سے یا اس پر گرم یا سرد کپڑا لگانے سے بڑھ جاتا ہے

لیکن حرکت سے نہیں بڑھتا۔ بدن کے گرداگرد ایک سخت رسہ باندھا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ نیچے کے دھڑ کی حس و حرکت معدوم ہو جاتی ہے۔ مثانہ اور مقعد کا بھی فالج بھی ہو جاتا ہے۔ پیشاب اور پاخانہ خود بخود تھوڑا تھوڑا نکلتا رہتا ہے۔ ٹانگوں کے پٹھے ڈھیلے پڑ جاتے ہیں اور جلدی سوکتے جاتے ہیں سوزش مثانہ ہو جاتی ہے۔ اور لاگے لگ جاتے ہیں۔ عموماً سوزش حرام مغز کے ساتھ سوزش پردہ حرام مغز بھی کسیقدر ہوتی ہے۔

شدید سوزش حرام مغز سخت مہلک ہوتی ہے اور عموماً ایک ہفتہ سے لیکر چار ہفتہ کے اندر مریض کمزوری یا دیگر عوارضوں سے مرجاتا ہے۔ شاذونادر مکمل یا نامکمل طور پر مریض صحت یاب ہو جاتا ہے۔ جب مرض مزمن ہوتی ہے تو وہ حرام مغز کو صدمہ یا دباؤ کے پہنچنے یا اس کے ہل جانے۔ سردی کے لگنے۔ زیادتی شراب اور ورزش اور آتشک سے ہوتی ہے۔ عموماً جوانوں اور درمیانی عمر کے آدمیوں میں پائی جاتی ہے۔ نیچے کے دھڑ کا فالج ہو جاتا ہے مفلوج جسم سن ہو جاتا ہے۔ مثانہ کمزور ہو جاتا ہے اور لاگے پڑ جاتے ہیں۔ پہلے عام صحت میں چنداں فرق نہیں آتا۔ بعد ازاں مریض کی صحت بگڑ جاتی ہے اور موت آخر الامر کمزوری یا کسی عارضہ سے واقع ہوتی ہے۔

## بچوں کا فالج

عموماً بچوں میں دو سے کر سال کی عمر میں یہ مرض ہوتی ہے۔ گاہے جوانوں میں بھی ہو جاتی ہے۔

**اسباب** - بھیگ جانا۔ سردی کا لگنا۔ دانت تکلیف سے نکالنا۔ بخار کا ہونا
عموماً مرض کا باعث معلوم نہیں ہو سکتا۔

**علامات** - مرض یک لخت شروع ہو جاتی ہے۔ بخار ہو جاتا ہے جو کبھی کبھی تیز ہوتا ہے اور بہت دنوں تک جاری رہتا ہے۔ گاہے اتنا خفیف ہوتا ہے کہ معلوم بھی نہیں ہوتا۔ فالج فی الفور شروع ہو جاتا ہے یا دونوں ٹانگیں ماری جاتی ہیں یا ایک گروہ عضلات کا مفلوج ہو جاتا ہے یا ایک ہی ٹانگ کا فالج ہوتا ہے یا ایک ٹانگ اور ایک ہاتھ کا فالج ہوتا ہے یا دونوں بازو اور ٹانگوں کا فالج ہوتا ہے۔ شروع سے ہی عضلات ڈھیلے پڑ جاتے ہیں۔ مثانہ اور مقعد کا فعل درست رہتا ہے۔ درد بھی کسی قسم کا نہیں ہوتا اور جلد کی حس بھی قائم رہتی ہے اس درجہ تک مرض پہنچکر جاتی رہتی ہے اور مریض پورا پورا صحت یاب ہو جاتا ہے۔ بچوں کی نسبت جوان زیادہ صحت یاب ہوتے ہیں۔ بچوں میں عموماً چند مجموعہ پٹھوں کا۔ ایک تمام عضو یا زیادہ اعضائے ہمیشہ کے لئے مفلوج رہتے ہیں اور مفلوج پٹھے پتلے پڑ جاتے ہیں۔ حرارت غریزی بھی مفلوج اعضا کی کم ہو جاتی ہے اور بباعث حرکت تندرست پٹھوں کے اعضائے کبدار ہو جاتے ہیں۔ عام صحت بدنی میں کسی طرح کا فرق نہیں آتا۔ یہ مرض مہلک نہیں ہوتی لیکن اسکی میعاد مختلف ہوتی ہے۔

## پیرالے سس اجی ٹانس یعنی رعشہ

عمر رسیدوں کو یہ مرض ہوتی ہے سبدن کے کانپنے سے رعشہ پہچانا جاتا ہے

اس کے اسباب چنداں معلوم نہیں ہوئے۔

**علامات**۔ مرض بے معلوم شروع ہوتی ہے ایک طرف کا ہاتھ یا پاؤں کانپنے لگتا ہے۔ خواہ اعضائے مبتلا شدہ کو حرکت دیجاوے یا نہ دیجاوے رعشہ موجود رہتا ہے۔ البتہ تیزی طبیعت اور بدنی کثرت سے بڑھ جاتا ہے اور نیند کے وقت بند ہو جاتا ہے۔ جس عضو میں شروع ہوتا ہے مہینوں تک اسی میں محدود رہتا ہے بعد ازاں بڑھنا شروع ہو جاتا ہے۔ دھڑ تک پہنچ جاتا ہے اور دھڑ کا مقابل حصہ بھی اس مرض میں مبتلا ہو جاتا ہے جب رعشہ مدت تک رہتا ہے تو پٹھے کمزور ہونے شروع ہو جاتے ہیں اور جب کمزوری شروع ہو جاتی ہے تو بہت جلدی بڑھ جاتی ہے۔ جوں جوں مرض ترقی پکڑتی جاتی ہے پٹھے کسی قدر سخت ہوتے جاتے ہیں۔ زبان میں بھی لکنت ہو جاتی ہے۔ چال بھی نرالی ہو جاتی ہے۔ مریض چلتے وقت ایسا جھکتا ہوا معلوم ہوتا ہے جیسا کہ کوئی اپنے آپ کو گرنے سے بچانے کی کوشش کرتا ہے۔ چلتے وقت زمین سے پیروں کو کم اٹھاتا ہے۔ دماغی مرض کی کوئی علامت نہیں پائی جاتی۔ نہ حس میں فرق آتا ہے اور نہ چہرہ کے عضلات مبتلا ہوتے ہیں۔ برسوں کے بعد کمزوری یا کسی اور عارضہ سے موت واقعہ ہوتی ہے۔

## حرام مغز کی بیماریوں کا علاج

سوزش حرام مغز اور اس کے پردہ کے علاج میں کنگروڑ پر پھوکی یا کچھے لگا دیں۔ خوراک

سادی اور مقوی دیں - شراب نہ دیں لیکن اگر مریض کمزور ہوجاوے تو اخیر درجہ
مرض میں شراب دے سکتے ہیں - مریض کا بستر ملایم اور صاف رکھیں - اگر
پیشاب بند ہو تو سلائی سے نکال دیں - اگر سوزش مثانہ ہو تو مثانہ کو دار چکنا
یا بوریک ایسڈ کے پانی سے دہو دیں - اگر تشنج ہو تو برومائیڈ آف پوٹاش اور
کلورل ہائیڈریٹ دیں - مزمن مرض کا علاج مشکل ہے - تازہ ہوا اور مقوی
خوراک مچھلی کا تیل اور مقویات دیں - مرکبات پارہ اور آیوڈائیڈ آف پوٹاش اگر آتشک
کا شبہ ہو تو استعمال کرادیں - اعصابی کمزوری کیواسطے کا سٹک یعنی کشتہ چاندی اور
دیگر ادویہ مقوی اعصاب دیں -

**علاج بچوں کے فالج کا** - اگر بخار ہو تو معرقات دیں - اگر قبض ہو تو مسہل
کی تجویز کریں - اگر موروثی آتشک ہو تو مرکبات پارہ کھلاویں ورنہ مرکبات فولاد
اور کچلہ دیں - بچے کو گرم کپڑا پہناویں اور کڑوے تیل میں سفوف سونٹھ یا جائفل
ملا کر بدن کے نیچے سے اوپر کی جانب مالش کریں - بچے کو پیڑھی پر یا چوکی
پر بٹھلا کر بند جگہ میں تپتی ہوئی اینٹ کا بھپارہ دیں - اگر علاج چند روز تک کوشش
کیساتھ کیا جاوے تو بچہ صحت یاب ہو جاتا ہے - ورنہ مرض پرانی ہو جاتی ہے
اور علاج کارگر نہیں ہوتا -

## لقوہ

اسباب - جو عصب چہرہ کے عضلات کی پرورش کرتا ہے وہ کان
میں سے گذر کر چہرہ کی طرف آتا ہے اسواسطے لقوہ کان کی ہڈیوں کی

بیماری اور کان کے اندر عصب پر کسی رسولی کے دباؤ سے ہوتا ہے۔ بنوش اور کان سے پیپ کے نکلنے کے باعث سے بھی ہو جاتا ہے۔ دماغ کے اس حصے میں کہ جہاں سے یہ عصب شروع ہوتا ہے کسی مرض کے ہونیسے بھی لقوہ ہو جاتا ہے بعض اوقات صرف سردی یا سرد ہوا کے لگنے مثلاً چلتی ہوئی ریل گاڑی میں بیٹھ کر کھڑکی سے سر نکال کر جھانکنے سے بھی لقوہ ہو جاتا ہے آتشک والے مریضوں میں بھی لقوہ ہو جاتا ہے۔

**علامات۔** چہرہ کے جس جانب کا لقوہ ہوتا ہے اس جانب کے پٹھے حرکت نہیں کرتے اور ڈھیلے پڑ جاتے ہیں۔ چہرہ کے اسطرف کے خط بھی معدوم ہو جاتے ہیں۔ آنکھ بھی بند نہیں ہوتی اور کھلی رہتی ہے جس کے باعث سے آنسو گال پر بہتے رہتے ہیں۔ منہ ٹیڑھا ہو جاتا ہے اور تندرست جانب کیطرف کھنچ جاتا ہے۔ غذا دانتوں اور گال کے درمیان کھاتے وقت جمع ہو جاتی ہے ناک بھی تندرست جانب کیطرف کھنچا جا کر ٹیڑھا دکھلائی دیتا ہے۔ مریض سیٹی نہیں بجا سکتا اور درستی سے پھوک بھی نہیں مار سکتا۔ اگر مریض کو زبان نکالنے کیلئے کہا جاوے تو زبان سیدھی نہیں نکلتی۔ لقوہ کی طرف ٹیڑھی نکلتی ہے۔ اگر مریض کو تیوری چڑھانے یا ہونٹھوں کو ملانے یا دانت دکھلانے کو کہا جاوے تو لقوہ ظاہر ہو جاتا ہے۔ حس قایم رہتی ہے۔ اگر دماغ کی مرض سے لقوہ ہو تو دماغی علامات موجود ہونگی اور اگر کان کے اندر کسی خرابی کے ہونے سے لقوہ ہوا ہو تو کان کے ملاحظہ سے کان کی مرض یا پیپ کا نکلنا معلوم ہو جاویگا۔ اگر لقوہ ادھرنگ کے ساتھ ہو تو آنکھ بند ہو سکتی ہے اور زبان

مگر چند عرصہ کے بعد دوسرا ہاتھ بھی اسی مرض میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ بعض اوقات کلائی کے پٹھے اور گاہے بازو کے پٹھے بھی اس مرض میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ جس میں کچھ فرق نہیں آتا اور ہاتھوں سے مریض اور سب کام سوائے اس کے کہ جس کے باعث سے مرض پیدا ہوئی ہے عمدہ طور سے کر سکتا ہے مثلاً کاتب قلم کا استعمال نہیں کر سکتا اور سب کچھ کر سکتا ہے۔

علاج۔ تشفی بخش نہیں ہوتا۔ مقویات سے بھی فائدہ نہیں ہوتا۔ بجلی لگاتے ہیں لیکن اس کا اثر بھی کم ہوتا ہے۔ عمدہ طریقہ یہ ہے کہ مریض اس پیشہ کو کہ جس کے باعث سے مرض پیدا ہو کچھ عرصہ تک چھوڑ دیں۔

# گردن میں بل کا پڑ جانا

اسباب چنداں معلوم نہیں ہوئے گردن کو ٹیڑھا کر کے سونے اور سردی کے لگنے سے عموماً یہ مرض ہو جاتی ہے۔

**علامات**۔ سر سیدھا رہتا ہے۔ مریض شانوں کیطرف سر کو گھما نہیں سکتا گردن کے سیدھا رہنے کے باعث سے سخت تکلیف ہوتی ہے بعض اوقات قبض اور کبھی کبھی خفیف بخار بھی ہو جاتا ہے۔

**علاج**۔ مریض کے سر کو پکڑ کر ہلانے سے بل نکل جاتا ہے۔ لیکن چونکہ اسمیں درد زیادہ ہوتا ہے اسواسطے مریض عموماً ہلانے نہیں دیتا۔ اگر قبض ہو تو مسہل کرا دیں۔ اگر بخار ہو تو معرقات دیں۔ گردن پر روئی کا سینک اور تیل کی مالش کریں۔ گردن کی جلد کے نیچے مارفیا کی پچکاری کرنے سے آرام

مفلوج ہوجاتی ہے۔

**علاج** - اگر دماغ اور کان کی مرض کے باعث سے لقوہ ہو تو ان عضوں کا علاج کرنا چاہیئے - اگر سردی کے باعث سے ہو تو ٹھاٹھا باندھنے کی تاکید کریں بجلی لگاویں - ادویات مقوی مثلاً مرکبات فولاد اور کچلہ کا استعمال کراویں - غذا مقوی دیں - آب وہوا کی تبدیلی کراویں - اگر لقوہ آتشک کے باعث سے ہو تو آیوڈائیڈ آف پوٹاش اور دار چکنا استعمال کراویں۔

## کاتبوں کا فالج

اس قسم کا فالج کلارک - منشی - محرر - کاتب - درزی - کمپازیٹر - بڑھئی جولاہ اور ایسے پیشہ وروں کو کہ جن کو ایک ہی قسم کا کام کرنا پڑتا ہے ہوا کرتا ہے - عموماً بابوؤں اور منشیوں کو زیادہ ہوتا ہے - اس کے اسباب چنداں دریافت نہیں ہوئے۔

**علامات** - شروع میں ہاتھ کے عضلات میں لکھنے کے شروع کرنے کے بعد ہی کمزوری تھکاوٹ اور درد معلوم ہوتا ہے - تھوڑے عرصہ کے بعد عضلات کا برخلاف مرضی کاتب تشنج ہو جاتا ہے اور قلم یا دیگر اوزار پیشہ ور کا ٹیڑھا ہو جاتا ہے اس لئے دستخط بدصورت اور لکیروں سا ہو جاتا ہے حالانکہ کاتب خوشنویس ہو - پہلے پہل تو مریض دل کے زور سے قلم کو کسیقدر قابو میں رکھ سکتا ہے لیکن بعد ازاں قلم کا پکڑنا بھی ناممکن ہو جاتا ہے - لاچار ہو کر مریض کو تحریر کا کام دوسرے ہاتھ سے کرنیکی عادت ڈالنی پڑتی ہے

ہوجاتا ہے۔ پوٹاسی برومائیڈ بھی مفید پایا گیا ہے۔

## صرع یعنی مرگی

یہ دماغی مرض ہوتی ہے اور یکلخت بیہوشی اور تشنج کے ہوجانے سے شناخت ہوتی ہے۔ عموماً دس برس کی عمر سے لیکر بیس برس کی عمر کے اندر ہوا کرتی ہے اور اکثر موروثی ہوتی ہے۔ اگر خاندان میں پہلے کسی کو مرگی نہ ہوئی ہو تو کوئی اور اعصابی مرض یا دیوانگی ضرور کسی کو ہوئی ہوگی۔

**اسباب**۔ ڈر۔ فکر۔ کثرت کام۔ درد سر اور جلق عموماً اس مرض کے اسباب ہوتے ہیں۔ مرض آتشک۔ دماغ کی رسولی اور سر کی کھوپری کی ہڈی کے کسی حصہ کے دب جانے سے بھی مرگی ہوجایا کرتی ہے۔

**علامات**۔ مرگی دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک خفیف اور دوسری شدید۔

**اوّل خفیف مرگی**۔ مرض کا دورہ یکایک بغیر کسی علامت منذرہ کے شروع ہوجاتا ہے۔ اور لمحہ بھر کے واسطے رہتا ہے۔ مریض بیہوش ہوجاتا ہے چہرہ کی رنگت پھیکی پڑ جاتی ہے اور پتلیاں پھیل جاتی ہیں۔ کوئی اختیاری فعل کہ جس کو مریض مرضی سے کر رہا ہو یک لخت بند ہوجاتا ہے اور غیر اختیاری فعل مثلاً چلنا جاری رہتا ہے مریض گرتا نہیں اور چند لمحہ میں ہی ہوش میں آجاتا ہے اور جو حالت اسپر طاری ہوئی تھی اس سے بے خبر رہتا ہے۔ یہ بھی یاد رہے کہ گاہے ایسے دورہ کے بعد کئی عجیب قسم کے فعل خود بخود سرزد ہوجاتے ہیں مریض اسحالت میں ایسے فعل مجرمانہ کر بیٹھتا ہے

کہ جن پر اس کا قابو نہیں ہوتا اور جن کا نہ وہ ذمہ وار ٹھیرایا جاسکتا ہے مثلاً مریض اشیا کو چرا یا چھپا دیتا ہے یا حملہ کرتا ہے یا برہنہ ہوکر چل دیتا ہے۔ وغیرہ۔

**دوئم شدید مرگی۔** اس کے دورہ کے شروع ہونے سے پیشتر علامات منذرہ پائی جاتی ہیں۔ جن کو اورا ایپی لیپٹی کا یعنی لہر یا جھوکا سر ہوا کا (متعلقہ مرگی) کہتے ہیں۔ اگرچہ یہ ہوا کا جھوکا مختلف مریضوں میں مختلف ہوتا ہے تاہم جس مریض میں ہو اُس میں ہمیشہ پایا جاتا ہے اور وہ کسی شکل میں پایا جاتا ہے کسی عضو کے آخیر پر مثلاً ہاتھ اور پاؤں میں جھنجناہٹ یا سُن سُناہٹ محسوس ہوتی ہے۔ گاہے مقام معدہ پر بے چینی معلوم ہوتی ہے۔ گاہے گلا گھٹتا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ کبھی کبھی سر کو چکر آنے لگتے ہیں یا بصارت میں فرق آجاتا ہے۔ گاہے بازو یا ٹانگ میں ٹھنڈا پانی چلتا ہوا یا ٹھنڈی ہوا لگتی ہوئی معلوم ہوتی ہے اور جب وہ سر کے قریب آجاتی ہے تو مرض کا دورہ شروع ہوتا ہے اس واسطے اگر ہاتھ سے یہ شروع ہو تو فی الفور بازو کو کھینچکر باندھنے سے یہ حس رک جاتی ہے اور مرض کا دورہ بند ہوجاتا ہے بشرطیکہ مریض میں فی الفور باندھنے کی طاقت اور حوصلہ رہے۔ بعض اوقات چیونٹی سی رینگتی ہوئی معلوم دیتی ہے اور گاہے یہ حس بجلی کی تیزی کی طرح چلتی ہے اور یکایک مرض کا دورہ شروع ہوجاتا ہے۔ اس قسم کی مرگی کے دورہ کے تین درجے ہوتے ہیں۔

**درجہ اول۔** مریض چیخ مار کر گر جاتا ہے اور فی الفور بیہوش ہوجاتا ہے مٹھیاں ہاتھ کی بند ہوجاتی ہیں۔ ٹانگیں اور بازو تشنج کے باعث بل کھاکر

اکڑ جاتے ہیں۔ سر اور آنکھیں ایک طرف کو پھر جاتی ہیں۔ چہرہ ڈراونا سا بنجاتا ہے۔ سانس بند ہو جاتا ہے۔ چہرہ کی رنگت پہلے پھیکی اور پھر نیلی پڑ جاتی ہے۔ نبض بہت کمزور ہو جاتی ہے۔ آنکھ کی پتلیاں پہلے پہل سکڑ جاتی ہیں لیکن چہرہ کے نیلگون ہوتے ہی پھیل جاتی ہیں۔ اس درجہ کی میعاد ۳۰ ثانیہ سے لیکر ۱۲۰ ثانیہ تک یعنی نصف منٹ سے لیکر ۲ منٹ تک ہوتی ہے۔

**درجہ دوئم**۔ سانس آنے لگ جاتا ہے لیکن بہت زور اور بے ترتیبی سے آتا ہے۔ بیہوشی جاری رہتی ہے۔ پٹھوں کا بجائے اکڑا رہنے کے سکڑنا اور پھیلنا شروع ہو جاتا ہے۔ آنکھیں اِدھر اُدھر حرکت کرتی ہیں۔ منہ کے کونے سکڑنے اور پھیلنے لگتے ہیں۔ جبڑے کھلنے اور بند ہونے لگتے ہیں۔ جس کے باعث سے زبان دانتوں سے کٹ جاتی ہے۔ ہاتھ پاؤں سکڑتے اور پھیلتے ہیں۔ منہ سے جھاگ نکلتی ہے۔ چہرہ کی رنگت نیلگون رہتی ہے کثرت سے پسینہ جاری ہو جاتا ہے۔ نبض پُر چلتی ہے اور دل زور سے دھڑکنے لگتا ہے۔ پاخانہ اور پیشاب خود بخود نکل جاتے ہیں۔ اس درجہ کی میعاد تین یا چار منٹ ہوتی ہے۔

**درجہ سوئم**۔ آہستہ آہستہ مریض ہوش میں آتا جاتا ہے۔ پٹھوں کا تشنج بند ہو جاتا ہے۔ آنکھ کھولتا ہے۔ گھبرایا ہوا دکھلائی دیتا ہے اور اٹھنے کی کوشش کرتا ہے۔ لیکن چونکہ کمزور ہوتا ہے اور ہوش و حواس درست نہیں ہوتے اسواسطے تھوڑے عرصہ کے بعد ہی سو جاتا ہے اور کئی گھنٹوں تک سویا رہتا ہے۔ دورہ کے بعد پیشاب کثرت سے آتا ہے اور کبھی عارضی

طور پر کسی عضو کا فالج ہو جاتا ہے۔ اس مرض کا دورہ مختلف عرصہ کے بعد ہوا کرتا ہے لیکن کبھی کبھی دو یا زیادہ دورے پے در پے ہوتے ہیں۔ اکثر ہفتہ بہفتہ ماہ بماہ یا سال بسال دورہ ہوا کرتا ہے۔ رات اور دن میں بھی دورہ ہو جایا کرتا ہے۔ ایام وقفہ میں مریض بالکل اچھا رہتا ہے۔ لیکن اس کی عام صحت بدنی درست نہیں رہتی ہے۔ یادداشت کمزور ہو جاتی ہے۔ یا دیوانگی ہو جاتی ہے۔ ایک دورہ سے مریض نہیں مرتا۔ لیکن مرگ مفاجات کا خوف رہتا ہے۔ مثلاً مکان پر سے گر کر مرجانا یا پانی میں ڈوب کر مرجانا یا آگ میں جل کر مرجانا وغیرہ۔ جوان بچے اگر جلدی سے زیر علاج آجاویں اور انکی مرض کا باعث بھی معلوم ہو جاوے اور وہ قابل علاج بھی ہوں تو وہ صحت یاب ہو جاتے ہیں۔

علاج۔ مرض کے اسباب دریافت کر کے ان کے رفع کرنے کی کوشش کریں۔ سب سے عمدہ دوائی برومائیڈ آف پوٹاش ہے۔ اس کو پوری خوراک میں بہت مدت تک دیں۔ آئیوڈائیڈ آف پوٹاش الگ یا ہمراہ برومائیڈ آف پوٹاش کے بھی مفید پڑتا ہے۔ لیکن چونکہ ان ادویات سے کمزوری ہوتی ہے اسواسطے مرکبات سنکھیا اور کچلہ اور مچھلی کا تیل بعد غذا کے استعمال کراویں۔ اگر برومائیڈ آف پوٹاش کے دینے سے جسم پر دھپڑ نکل آویں اور دوائی کے بند کرنے سے بھی رفع نہ ہوں تو سنکھیا کھلادیں۔ اگر مرض آتشک کے باعث سے ہو۔ تو مرکبات پارہ اور آئیوڈائیڈ آف پوٹاش دیں۔ مرض پرانی ہو تو گردن پر پلستر لگانے سے فایدہ ہوتا ہے۔ غذا مقوی دیں۔ مریض کو پورے آرام کرنیکی

تاکید کریں۔ شراب نہ دیں۔ مرض کے دورہ کی حالتمیں سوائے پارچات کے ڈھیلا کرنے اور ہاتھ پاؤں کو ضرب سے بچانے کے اور کچھ نہیں کر سکتے۔

## باؤ گولہ

**تعریف۔** باؤگولہ اس بیماری کو کہتے ہیں کہ جس میں اعصابی فعل میں خلل پڑجاتا ہے۔ مگر یہ اختلال کسی خاص بیماری کے باعث سے نہیں ہوتا صرف اسی میں مریضہ کی مرض میں کمزوری ہو جاتی ہے اور وہ اپنے آپکو قابو میں نہیں رکھ سکتی۔ باؤگولہ کی مرض عموماً سن بلوغت سے پچیس برس کی عمر تک شروع ہوتی ہے اور عموماً مستورات میں پائی جاتی ہے۔

**اسباب** اچھی طرح سے معلوم نہیں ہوئے۔ دل کا جوش۔ صدمۂ دل لذت انسانی سے سیر نہ ہونا۔ نکماپن۔ عیش عشرت کے سامان۔ عموماً یہ مرض ایسی نازک اندام عیش وعشرت میں زندگی بسر کرنیوالی مستورات کو ہوتی ہے جو لذت مستورانہ سے بے بہرہ رہتی ہیں اور ان کو کہ جنکی خواہش پوری نہیں ہوتی یا بیوہ اس مرض میں مبتلا ہوتی ہے۔

**علامات۔** دورہ باؤگولہ پہلے مریضہ ٹھنڈی سانسیں لیتی ہے ہنستی ہے۔ روتی ہے۔ کبھی آہیں مارتی ہے۔ اور گلے میں ایک گولہ معلوم کرتی ہے۔ بعد ازاں چیخ مار کر پڑ جاتی ہے۔ تشنج ہونے لگتا ہے اور ظاہرا بیہوش ہو جاتی ہے۔ یہ حالت کئی گھنٹوں تک بنی رہتی ہے بعد ازاں ٹھنڈی سانس لیکر مریضہ ہوش میں آجاتی ہے اور کمزوری کی شکایت کرتی ہے در اصل بیہوشی نہیں ہوتی

ظاہراً آنکھیں بند ہو جاتی ہیں لیکن جو کچھ مریضہ کی بابت دورہ مرض کیوقت کہا جاوے وہ سب کچھ سن لیتی ہے۔ تشنج بھی جھوٹے ہوتے ہیں۔ آنکھوں کے پپوٹے بند رہتے ہیں اور کانپتے رہتے ہیں لیکن جب ان کو کھولا جاوے تو مریضہ فوراً آنکھ بند کر لیتی ہے۔ مریضہ زبان باہر نہیں نکالتی اور نہ اپنے آپ کو آزار پہنچاتی ہے کیونکہ دورہ ہونے سے پیشتر ہی اپنے بالوں اور لباس کو آراستہ کر کے لیٹ جاتی ہے گویا کہ دورہ کی آمد کیواسطے تیار ہو جاتی ہے اور اسیواسطے دورہ کے وقت اس کی ناشائستہ حرکات سے اس کے بدن کو کسیطرح کا ضرر نہیں پہنچتا نہ منہ میں سے جھاگ نکلتی ہے نہ دورہ کے بعد بیہوشی اور نیند آتی ہے اور نہ دورہ نیند کے وقت ہوتا ہے۔

**دوئم**۔ مریضہ کی مرضی اور قابو کی طاقت کمزور ہو جاتی ہے اسواسطے خفیف خفیف باتوں سے بھڑک اٹھتی ہے۔ بعض اوقات مریضہ میں عجیب طرح کے خیالات اور وہم پیدا ہو جاتے ہیں اور اس کے دل میں اس قسم کا خیال بیٹھ جاتا ہے کہ کسی طور پر اپنی فضیلت ظاہر کرے اور لوگوں کو اپنی طرف توجہ دلائے اور اس مطلب کو پورا کرنیکی غرض سے مریضہ بڑے دھوکہ کے کام کرتی ہے مثلاً بھوتوں اور چڑیلوں کا چڑھا لینا۔ آسیب کا ظاہر کرنا۔ در پردہ خوب مزے سے پیٹ بھر کر غذا کا کھانا اور ظاہرا ہفتوں تک بھوکا رہنا اور صحت کا قایم رکھنا بیان کرنا۔ باؤ گولہ کے مریض انگریزوں میں گاہے شراب کا کثرت سے پینا شروع کر دیتے ہیں۔

**سوئم**۔ کسی خاص مقام میں درد کا معلوم ہونا مثلاً چوٹی سر پر ایسے درد کا معلوم

ہونا کہ جیسے کسی نے کھونٹا گاڑ دیا ہو۔ پستان۔ پشت۔ جوڑ۔ خصیۃ الرحم میں سخت
درد کا ہونا کانوں میں زور کی آواز کا سنائی دینا۔ آنکھوں کے سامنے بجلی جیسی چلک
کا معلوم ہونا۔ اعضاؤں میں چیونٹیوں کا رینگنا۔ بائیں پستان کے نیچے سے
گولے کا اٹھکر گلے میں آکر سانس کا روک لینا کسی مقام بدن پر جلن کا معلوم
ہونا۔ آواز اور روشنی کی برداشت کا نہ ہونا۔ کسی مقام کا سن پڑ جانا۔ بعض اوقات
چمڑے کی یہہ حالت ہو جاتی ہے کہ دردانگیز چیز کے لگانے کو بھی محسوس
نہ کرنا۔ چند عضلات کا تشنج ہونا مثلاً منہ کے کونوں کا کھچ جانا۔ بازو کا
سکڑا رہنا۔ ٹانگ کا سیدھا رہنا اور سکیڑا نہ جانا۔ کسی عضو کا لرزہ یا فالج ہو
ہو جانا۔ ادھرنگ کا ہو جانا۔ نیچے کے دھڑ کا مارا جانا۔ بباعث فالج عضلات
حنجرہ آواز کا بند ہو جانا۔ بائوگولہ کے فالج کو اور فالجوں سے اسطرح شناخت
کرتے ہیں کہ بائوگولہ کا فالج مریضہ کی بیماری کے قصہ سے ظاہر ہو جاتا ہے
دوئم بائوگولہ کے دورہ کے پیچھے ہوتا ہے۔ سوئم ناکمل ہوتا ہے۔ چہارم جلدی
سے آتا ہے اور فوراً جاتا رہتا ہے اور مقام بھی بدلتا رہتا ہے۔ پنجم حس بھی
جاتی رہتی ہے یا پٹھوں کی کھچاوٹ ہمراہ فالج کے ہوتی ہے۔ ششم لاگے
نہیں لگتے اور سوزش مثانہ ہوتی ہے۔ ہفتم بائوگولہ کے ادھرنگ میں چہرہ
کا کبھی فالج نہیں ہوتا۔ معدہ بھی اس مرض میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ سخت قے
ہوتی ہے پیٹ پھولا رہتا ہے یا وقت معینہ پر قے ہو جایا کرتی ہے یا سخت
قبض ہو جاتی ہے یا سخت اسہال ہو جایا کرتے ہیں یا زیادہ مقدار میں پانی
جیسا پیشاب خارج ہوتا ہے۔ گاہے پیشاب نہیں آتا۔ دل کی دھڑکی۔ خفیف

کی خرابی اور نفس کی بے ترتیبی عموماً دیکھی جاتی ہے۔

علاج۔ اگر ممکن ہو تو مریضہ کو وارثوں سے جدا کریں اور اکیلے عمدہ ادہوادار مکان میں دو یا زیادہ کستعد اور مضبوط دل اور بدن کی مستورات کے زیر نگرانی رکھیں۔ دوستوں اور رشتہ داروں کی ملاقات کی اجازت نہ دیں جب تک کہ مریضہ صحت یاب نہ ہو جاوے۔ اس کا صحت یاب ہونا نگہبان عورتوں کے اختیار میں ہوتا ہے اگر وہ ہوشیار اور ڈھنگ کی عورتیں ہونگی تو مریضہ جلدی صحت یاب ہو جاویگی۔ دورہ کے وقت چہرہ پر سرد پانی کا چھینٹا دیویں اور امیونیا یا چونہ اور نوشادر کو ملا کر سونگھانے سے اکثر دورہ بند ہو جاتا ہے۔ دورہ کے وقت مریضہ کے برخلاف کوئی الفاظ منہ سے نہ نکالیں اور اگر ممکن ہو تو ایسی گفتگو کریں کہ جس سے مریضہ کی ہمدردی ظاہر ہو۔ علاج کے واسطے ضروری ہے کہ حکیم اس ترکیب سے چلے کہ مریضہ اس کا ادب کرے اور اس کے علاج میں اعتقاد رکھے۔ اس صورت میں ہر ایک دوائی سے فائدہ ہو جاویگا برومائیڈ آف پوٹاش۔ بھنگ۔ بالچھڑ۔ سنبل اور ایرومیٹاک اسپرٹ آف امیونیا مفید پڑتے ہیں۔ فالج کیواسطے مرکبات کچلہ اچھے ہوتے ہیں۔ ہینگ بھی بادِ گولہ کے علاج میں بہت مفید ہوتی ہے اور جو جو علامات پیدا ہوں ان کا علاج کریں۔

## وہم

درمیانی عمر کے مردوں میں یا تو کسیقدر بدہضمی کے باعث سے یا بغیر بدہضمی کے

وہم پیدا ہو جاتا ہے۔ مریض اپنے بدن کیطرف زیادہ تر توجہ دیتا ہے یہانتک کہ اپنے وہموں میں ہی غرقاب رہتا ہے اور کئی امراض فرضی بنا لیتا ہے عموماً تندرست معلوم ہوتا ہے اگرچہ بدہضمی قبض اور کمزوری کی شکایت کرتا ہے جہاں بیٹھتا ہے وہاں اپنی داستان شروع کر دیتا ہے۔ مختلف ڈاکٹروں اور حکیموں کے پاس جاکر صلاح لیتا ہے اور انکو عجیب وغریب نسخے سناتا ہے جو اس نے استعمال کئے ہوں۔ اگر کوئی حکیم اس سے یہ کہدے کہ تو تندرست ہے اور تجھکو کوئی بیماری نہیں تو بجائے کہ اپنی غلطی کو تسلیم کرے حکیم کی لیاقت کے بارہ میں قہقہہ اڑاتا ہے۔ ایسے مریضوں کے علاج کیواسطے سب سے عمدہ طریقہ یہ ہے کہ مریض کو کسی کام میں مصروف کراویں بیکار نہ بیٹھنے دیں اور اس کو شب و روز سمجھاتے رہیں کہ اپنی بیماری کا خیال چھوڑ دے لیکن اس طور پر چلیں کہ مریض کا اعتقاد بھی بنا رہے اور حسب ضرورت مثل باؤ گولہ کے کچھ دوائی بھی کھلا دیا کریں۔

## کوریا

اس کا ہندوستانی میں کوئی نام نہیں۔ یہ ایک قسم کا رعشہ ہوتا ہے جو بچوں میں پایا جاتا ہے اور چھ سال کی عمر سے پہلے اور بیس سال کی عمر کے بعد شاذ و نادر ہوتا ہے۔ گاہے گاہے جوان عورتوں میں حمل کے ایام میں ہو جاتا ہے بڑی عمر میں یہ مرض بہت کم دیکھی گئی ہے۔ عموماً مستورات اس مرض میں مبتلا ہوتی ہیں۔ مرض کوریا۔ مرض قلب اور شدید وجع المفاصل میں ایک عجیب

تعلق پایا جاتا ہے مثلاً کوریا میں وجع المفاصل ہو جاتا ہے علی ہذالقیاس اکثر وجع المفاصل کے بعد کوریا ہو جاتا ہے اور کوریا میں قلب کی مرض ہو جاتی ہے۔

**اسباب۔** خوف۔ طبیعت کا بھڑکنا۔ کرم شکم۔ رکتا لیف حیض جمل۔ بچوں میں نقل کرنے سے کوریا ہو جاتا ہے۔

**علامات۔** کوریا آہستگی سے شروع ہوتا ہے۔ بچہ بے آرام معلوم ہوتا ہے اور اس کی حرکات میں درستی نہیں پائی جاتی۔ اعضاؤں کو ادھر ادھر ہلاتا رہتا ہے چہرہ بناتا رہتا ہے یا اس کے ہاتھ سے چیزیں گر پڑتی ہیں۔ شروع میں حرکات خفیف ہوتی ہیں اور کسی حصہ میں محدود رہتی ہیں۔ مثلاً چہرہ یا بازو میں۔ بعد ازاں یہ حرکات شدید ہو جاتی ہیں اور تمام بدن اس میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ جسم کی حالت عجیب ہو جاتی ہے۔ سر۔ دھڑ اور اعضاء ادھر ادھر ہلائے اور پھینکے جاتے ہیں خط و خال میں فرق آ جاتا ہے۔ آنکھوں کے ڈیلے ادھر ادھر حرکت کرتے ہیں۔ ہونٹھ پھٹ پھٹاتے ہیں اور ہر جانب کھنچتے ہوئے دکھلائی دیتے ہیں۔ زبان گاہے گاہے منہ سے باہر نکل آتی ہے۔ سر کبھی ایک طرف کبھی دوسری طرف حرکت کرتا رہتا ہے۔ بازو سکڑ جاتے ہیں یا پھیل کر باہر کی طرف پھر جاتے ہیں۔ چلنا اور کھڑا ہونا مشکل ہو جاتا ہے اور دھڑ ادھر ادھر ایسے زور سے اچھلتا رہتا ہے کہ مریض کو بستر میں آرام سے رکھنا مشکل ہوتا ہے یا تو غذا مریض سے کھائی نہیں جاتی یا بڑی مشکل سے کھاتا ہے۔ تنفس میں بھی ترتیب نہیں رہتی۔ گفتگو مشکل ہو جاتی ہے اور زبان اور لبوں کی ادھر ادھر حرکت سے گفتگو پورے صحیح طور سے نہیں کیجاتی۔ یہ حرکات

مرضی اور جوش سے یا مریض کے ملاحظہ کئے جانے سے تیز ہو جایا کرتی ہیں
لیکن نیند میں بند ہو جاتی ہیں۔ کوریا چہرہ یا کسی عضو جسم یا آدھے دھڑ میں محدود
رہتا ہے۔ یا سارا جسم مبتلا ہو جاتا ہے۔ جب مرض پرانی ہو جاتی ہے۔ تب
دماغ میں بھی فرق آجاتا ہے۔ بھوک اچھی نہیں لگتی یا خراب چیزیں کھانے کو طبیعت
چاہتی ہے۔ پاخانہ نہیں آتا اور جسم کی پرورش اچھی طرح سے نہیں ہوتی۔ بھس
ہو جاتا ہے۔ بخار نہیں ہوتا۔ قلب کی مرض ہو جاتی ہے۔ کہنیوں اور ایڑیوں کے
چارپائی کے ساتھ گھسنے سے بباعث زیادتی حرکت رگڑ کے نشان ہو جاتے
ہیں اور مریض کمزور ہو جاتا ہے۔ اس مرض کی میعاد ایکماہ سے ڈیڑھ ماہ تک
ہوتی ہے۔ کوریا سے موت شاذونادر واقع ہوتی ہے لیکن اگر مریض غذا نہ کھا سکے
اور اس کے بدن پر لاگے پڑ جاویں تو وہ کمزور ہو کر مر جاتا ہے۔ گاہے کوریا اچھا
ہو کر پھر بھی ہو جایا کرتا ہے۔

**علاج**۔ مریض کو بستر پر آرام سے رکھیں اور اس کے دل میں کسیطرح کا جوش
نہ ہونے دیں۔ باعث مرض کو دور کرنے کی کوشش کریں۔ شروع میں تیز جلاب
دیں۔ ادویات مفصلہ ذیل اس مرض میں مفید پڑتی ہیں۔ کلورل ہیدریٹ۔
برومائیڈ آف پوٹاش۔ سنکھیا۔ مرکبات جست و فولاد و چاندی۔ جب مرض سخت ہو
تو مریض کو کلورل ہیڈریٹ اس طور پر کھلاتے جاویں کہ مریض زیر تاثیر اس دوائی
کے رہے۔ درمیان میں غذا دیں۔ غذا مقوی اور شراب دیں اگر مریض غذا کو نہ کھا سکے
تو اس کا حقنہ کریں۔ اگر کلورل ہیڈریٹ کے دینے سے کمزوری زیادہ ہو تو مریض
کو کلورا فارم کے ذریعہ سے نیم بیہوش رکھیں اور جوں جوں حرکات کی تیزی

کم ہوتی جاوے مقوی ادویات کا استعمال کریں۔ سنکھیا کا پانی ہمراہ عرق فولاد یعنی ٹنکچر اسٹیل کے مفید پڑتا ہے۔ مچھلی کا تیل بھی فائدہ بخشتا ہے تبدیلی آب وہوا بھی مفید ہوتی ہے۔ اگر کسی پٹھے کا فالج ہو جاوے تو بجلی لگا دیں اور مالش کریں۔

## تپش کا صدمہ

بہت گرمی یعنی تپش کے لگنے سے نظام عصبی میں خلل پڑ جاتا ہے۔

**اسباب**۔ بہت دیر تک دھوپ میں رہنا۔ گرمی کا شدت سے پڑنا۔ بھاری کپڑوں کا پہننا یا تنگ پوشاک۔ زیادتی کثرت۔ پینے کا پانی کم دستیاب ہونا۔ یہ سب اسباب جب آدمی دھوپ میں زیادہ رہے تو بیماری کی امداد کرتے ہیں لیکن اصلی باعث مرض دیر تک دھوپ میں رہنا یا گرمی کا شدت سے پڑنا ہے اکثر دیکھنے میں آیا ہے کہ جیٹھ ہاڑ کے مہینہ میں جب دھوپ سخت پڑتی ہے تو کئی آدمی دھوپ کے صدمہ سے مرجاتے ہیں۔ لیکن جہلا ایسی موت کو چڑیل یا جن سے منسوب کرتے ہیں خاص کر اگر وہ شخص بوقت دوپہر گاؤں سے باہر جنگل میں گیا ہو۔

**علامات**۔ مرض یک لخت شروع ہو جاتی ہے۔ بیمار بیہوش ہو کر گر پڑتا ہے ٹھنڈی سانسیں لیتا ہے بعد ازاں خراٹے سے سانس آنے لگتا ہے۔ نبض کمزور ہو جاتی ہے اور جسم کی حرارت بہت تیز ہو جاتی ہے۔ گاہے مرض آہستہ آہستہ شروع ہوتی ہے۔ کمزوری معلوم ہوتی ہے۔ جی متلاتا ہے۔ بےچینی ہوتی

ہے اور تیز بخار چڑھ آتا ہے۔ ہذیان ہو جاتا ہے یا تشنج ہونے لگتا ہے عموماً ۲۴ گھنٹہ سے لیکر ۴۸ گھنٹہ کے اندر مریض مرجاتا ہے۔ حرارت غریزی ۱۰۵ درجہ سے ۱۱۰ درجہ تک بڑھ جاتی ہے۔ اگر مریض اچھا بھی ہو جاوے تو عموماً اعصابی امراض یا مرگی میں مبتلا رہتا ہے۔

**علاج۔** سرد پانی سے غسل کراویں۔ سر پر مشک میں سے ٹھنڈے پانی کا تڑاڑہ چھوڑیں۔ برف سے بدن کو ملیں۔ حقنہ کریں اور جب امعا صاف ہو جاویں تو غذا کا حقنہ کریں۔ بعض حکماء کونین کا حقنہ کرتے ہیں۔ ہندوستان میں کچے آم کو بھوبل میں دبا کر اور اس کا گودا نکال کر اور پانی میں ملا کر مریض کو پلاتے ہیں اور گٹھلی سے تلووں میں مالش کرتے ہیں۔

**حفظ ماتقدم۔** تپش کے صدمہ سے بچنے کے لئے ضروری ہے کہ وقت دھوپ کے سفر نہ کیا جاوے اگر ایسے وقت پر سفر کرنے کی ضرورت پڑے تو پارچات ہلکے اور ڈھیلے پہننے چاہیئے۔ گردن اور سر پر بھاری کپڑا رکھنا چاہیئے تاکہ گردن دھوپ سے اچھی طرح سے ڈھکی رہے۔ پینے کا پانی اپنے ہمراہ رکھنا چاہیئے تاکہ جس وقت پیاس لگے اسیوقت پی لیا جاوے اور بار بار گردن اور سر پر ٹھنڈا پانی ڈالنا چاہیئے پیاس بجھانے کیواسطے کمزور چاء بہت مفید پڑتی ہے۔

## عصبی درد

جب درد کسی عصب میں ہوتا ہے تو اس کو عصبی درد کہتے ہیں۔

**اسباب۔** سردی اور ضرب کا لگنا۔ عصب پر کسی طرح کے دباؤ کا پہنچنا۔

بعض اوقات کوئی سبب معلوم نہیں ہو سکتا۔ عموماً عصبی درد باؤ گولہ کے مریضوں اور عصبی مزاج کے آدمیوں میں ہوا کرتا ہے۔

**علامات۔** عصبی درد مانند جلنے اور چھری لگنے کے ہوتا ہے۔ عموماً نوبتی اور بہت شدید ہوتا ہے۔ اس درد کے ساتھ یا تو پٹھوں کا تشنج پایا جاتا ہے یا اس مقام کی جلد سرخ ہو جاتی ہے یا سن پڑ جاتی ہے یا وہاں پر باریک باریک چھالے نکل آتے ہیں اور درد کا مقام بدلتا رہتا ہے۔ ماسوائے اس درد کے اور بھی علامات پائی جاتی ہیں مثلاً دل کا غم۔ حبس۔ نقرس۔ وجع المفاصل۔ آتشک اور بدہضمی۔ جب درد اس عصب میں ہوتا ہے جو ابرو میں پایا جاتا ہے تو اس کو ماتھے کا درد کہتے ہیں۔ جب ران کی پچھلی طرف ہو تو اس کو رینگڑا کہتے ہیں وغیرہ۔

**علاج۔** سبب مرض کو دریافت کر کے اس کے دور کرنے کی کوشش کریں غذا مقوی اور اچھی دیں۔ گھی کھلاویں۔ مریض کو تھکاوٹ اور جوش بدنی سے بری رکھیں اور اسکے دل کو خوش کریں۔ کونین۔ سنکھیا۔ نوشادر۔ کلورل ہیڈریٹ مفید پڑتے ہیں مقام درد پر سینک کریں پلستر لگاویں۔ تارپین کا تیل ملیں۔ مشک کافور اور تیل ملا کر مالش کریں میٹھا تیلیا کی مرہم بنا کر لگاویں یا پلاسٹر لگاویں۔ اگر ان سے فائدہ نہ ہو تو جلد کے مارفیہ کی پچکاری کریں۔

## درد شقیقہ

اس کو آدھے سر کا درد اور ادھ ورتا اور آدھی سیسی بھی کہتے ہیں۔

**اسباب۔** کمزوری بدن۔ نزلہ کا آنا۔ ملیریا کی زہر وغیرہ۔

علامات۔ آدھے سر میں سخت درد ہوتا ہے۔ بے چینی ہوتی ہے۔ مریض کوئی کام نہیں کر سکتا۔ سر کو ہاتھ سے دباتا ہے اور گاہے اس طرف کی آنکھ بھی کھول نہیں سکتا کیونکہ آنکھ کے کھولنے۔ گفتگو کرنے یا غذا کے چبانے سے درد تیز ہو جاتا ہے۔ یہ درد طلوع آفتاب کے ساتھ ہی یا کسیقدر اس سے پہلے شروع ہوتا ہے اور جوں جوں آفتاب چڑھتا آتا ہے یہ درد بھی تیز ہوتا جاتا ہے اور یا تو بوقت دوپہر بند ہو جاتا ہے یا دوپہر سے پہلے کم ہونا شروع ہوتا ہے اور غروب آفتاب کے وقت بالکل بند ہو جاتا ہے۔ اکثر اشتہا بند ہو جاتی ہے اور قبض کی شکایت رہتی ہے۔

علاج۔ اگر قبض ہو تو مسہل کرا دیں۔ غذا مقوی دیں۔ تازہ دودھ پلا دیں اور طلوع آفتاب سے دو گھنٹہ پیشتر علی الصبح ۵ رتی کونین یا ۱۰ رتی سنکونا فبری فیوج یا ۴ ماشہ سفوف پتیس یا ایک ماشہ مرچ سیاہ کوفتہ ہمراہ تین ماشہ سفوف کرنجوا کھلا دیں۔ دو تین روز میں درد جاتا رہیگا۔ درد کی حالت میں پوٹاسی بروما ئیڈ۔ فے ناسے ٹین۔ اینٹی فبرین یا اینٹی پائرین کے کھلانے سے فائدہ ہوتا ہے۔

## مائی گرین

یہ بھی ایک قسم کا درد شقیقہ ہوتا ہے۔ لیکن اسمیں قے کی علامت پائی جاتی ہے عموماً یہ درد موروثی ہوتا ہے اور سن بلوغت سے لیکر تیس برس کی عمر کے اندر ظہور میں آتا ہے۔

**اسباب**۔ سخت گرمی۔ دل کا رنج۔ جوش طبیعت۔ تھکاوٹ۔ کثرت جماع اور ہاضمہ کی خرابی۔

**علامات**۔ یہ درد کن پٹی یا ایک آنکھ سے شروع ہو کر نصف سر میں پھیل جاتا ہے اور بہت تیز ہوتا ہے۔ سر گرم ہو جاتا ہے اور سر کا چمڑا ہاتھ لگانے سے درد کرتا ہے۔ آنکھ سرخ ہو جاتی ہے اور آنسو چلنے لگتے ہیں۔ لیٹنے سے درد بڑھ جاتا ہے۔ مریض کا چہرہ پھیکا پڑ جاتا ہے۔ ہاتھ پاؤں میں سردی معلوم ہوتی ہے اور آنکھ کی پتلی سکڑ جاتی ہے۔ بھوک مر جاتی ہے۔ جی متلانے لگتا ہے۔ قے ہوتی ہے۔ بعد ازاں مریض سو جاتا ہے اور نیند سے اٹھتے ہی درد کو آرام معلوم ہوتا ہے۔ اس درد کا دورہ چوبیس گھنٹہ سے زیادہ شاذ و نادر رہتا ہے لیکن یہ درد بار بار ہو جایا کرتا ہے۔ جب مریض بوڑھا ہو جاتا ہے تو یہ درد خود بخود جاتا رہتا ہے۔

**علاج**۔ مثل عصبی درد کے کریں۔ چاء، کافی۔ نوشادر اور برومائیڈ آف پوٹاش سے فائدہ ہوتا ہے۔ سر پر ٹھنڈے پانی کی پٹی لگانے سے افاقہ ہوتا ہے۔ جس طرف سر کے درد ہو اس طرف کی گردن کی بڑی شریان کو دبانے سے عارضی طور پر درد بند ہو جاتا ہے۔

## شراب نوشی

اگر شراب بہت زیادہ مقدار میں پیا جاوے تو بہت مہلک ہوتا ہے لیکن اگر اعتدال سے زیادہ مقدار میں پیا جاوے یا بار بار پیا جاوے تو اس سے دو حالتیں پیدا

ہو جاتی ہیں۔ رعشہ اور زیادہ شراب پینے کے **نتائج**۔ **اوّل رعشہ**۔ رعشہ
کثرت شراب کے استعمال سے پیدا ہوتا ہے اور آہستہ آہستہ شروع ہوتا ہی
مریض بے آرام رہتا ہے۔ اور اکثر جاگتا رہتا ہے۔ نیند میں خوفناک خواب
آتے ہیں۔ اس کی مرضی اور قوت قابو جاتی رہتی ہے بھوک نہیں لگتی اور قبض
رہتی ہے۔ جب رعشہ شروع ہوتا ہے تو نیند نہیں آتی۔ ہذیان ہو جاتا ہے
اور لرزہ ہونے لگتا ہے۔ بدن کمزور پڑ جاتا ہے۔ طبیعت گھبرائی رہتی ہے
اور جلدی عقل میں فتور آجاتا ہے۔ ہذیان میں بھی خصوصیت پائی جاتی ہے
مریض آس پاس کے آدمیوں سے شاکی ہو جاتا ہے۔ اس کو خوفناک چیزیں
دکھلائی دیتی ہیں اور اس وہم میں پڑ جاتا ہے کہ اس کے دشمن اس کے
درپے ہیں یا یہ خیال ہو جاتا ہے کہ اس کی تباہی ہونیوالی ہے ہمیشہ چار
پائی سے اٹھ کر بھاگ جانے کی کوشش کرتا ہے۔ اگر اس کی پوری حفاظت
نہ کیجاوے تو کمرہ سے بھاگ جائیگا۔ دوسروں پر حملہ کریگا یا اپنی جان کو
تلف کریگا۔ گاہے سخت دیوانگی کی حالت میں ہوتا ہے اور شور وغل
مچاتا ہے۔ گاہے سست اور غمگین رہتا ہے۔ کوئی کام کرنے لگے تو ہاتھ
پاؤں کانپنے لگتے ہیں۔ بدن نڈھال ہو جاتا ہے۔ چہرہ کی رنگت پھیکی یا
نیلگوں پڑ جاتی ہے جسم پسینہ میں تر رہتا ہے۔ حرارت غریزی یا تو اصلی حالت پر
رہتی ہے یا کسیقدر بڑھ جاتی ہے۔ زبان میلی پڑ جاتی ہے۔ سانس سے سخت
بو آتی ہے۔ پیاس بڑھ جاتی ہے۔ بھوک جاتی رہتی ہے۔ پاخانہ نہیں آتا تو
نبض نرم چلتی ہے۔ شب کے وقت یہ سب علامات ترقی پکڑ جاتی ہیں۔ عموماً

تین چار روز کے بعد نیند آجاتی ہے اور جب مریض نیند سے اٹھتا ہے تو تندرست ہوتا ہے لیکن کمزور ہوتا ہے۔ اگر بخار ہو جاوے اور لرزہ کی زیادتی ہو۔ زبان بھی لرزتی ہو۔ بدن کمزور ہو تو مریض کی جان کا خطرہ ہوتا ہے۔ اس مرض کے دورہ میں اگر بخار ہو جاوے تو ذات الجنب کا اندیشہ ہو جاتا ہے۔

**علاج**۔ شراب بالکل بند کردیں۔ غذا مقوی اور رقیق دیں۔ مسہل کراویں۔ افیون کھلاویں۔ کلورل ہیڈریٹ اور برومائیڈ آف پوٹاش ملا کر بھی کھلاتے ہیں۔ مارفیا کی جلد کے نیچے پچکاری کرتے ہیں۔ دو مضبوط تیمار دار مریض کی خدمت کیلئے مقرر کرنے چاہیئے۔ اگر مریض جوش میں ہو تو گرم پانی میں بھگوئی ہوئی چادر سے اس کے بدن کو لپیٹیں۔ جب مریض اچھا ہونے لگے تو کونین اور دیگر ایسی ادویات کا استعمال کراویں۔

**(۲) شراب نوشی کے نتایج**۔ مدت تک شراب پینے سے یا تو مریض بباعث چربی کے فربہ ہو جاتا ہے یا سوکھ جاتا ہے یا بدن اس کا ڈھیلا پڑ جاتا ہے چہرہ سرخ رہتا ہے۔ آنکھیں سرخ رہتی ہیں۔ ناک اور چہرہ پر کیل نکل آتے ہیں اشتہا خاص کر صبح کے وقت کم ہوتی ہے۔ زبان میلی ہوتی ہے۔ سانس بودار ہوتا ہے اور کھٹے ڈکار آتے ہیں۔ دردسر ہوتا ہے اور چکر آتے ہیں صبح کو لرزہ ہوتا ہے۔ نیند اچھی طرح سے نہیں آتی۔ کچھ مدت کے بعد اعصاب۔ جگر گردہ اور قلب اور عصبی امراض پیدا ہو جاتی ہیں۔ جب عادت شراب نوشی کی بڑھ جاتی ہے تو شراب کا چھوٹنا مشکل ہو جاتا ہے۔

# سکہ یعنی سیسہ کی زہر

یہ مرض عموماً رنگساز۔ شیشہ کاٹنے والے۔ چھاپے خانوں کے ملازم اور ان لوگوں میں پائی جاتی ہے جن کے پیشہ میں سیسہ یعنے سکہ زیادہ کام میں آتا ہو۔ بعض اوقات پینے کا پانی جب سیسہ کی نلکیوں میں سے گذر کر آتا ہے تو اس کے پینے سے بھی یہ مرض ہو جایا کرتی ہے۔ سیسہ کی زہر کے مریض زرد رہتے ہیں اور بدہضمی کی شکائت کرتے ہیں۔ اور ان کی عام صحت بدنی خراب رہتی ہے۔ مسوڑوں کے کناروں پر ایک نیلی لکیر نظر آتی آتی جو سیسہ سے بنتی ہے۔ پیٹ میں قولنج کا درد۔ مروڑہ اور سخت قبض رہتی ہے۔ کلائی کے پٹھوں کا فالج ہو جاتا ہے اور پہنچا ہاتھ کا گرا رہتا ہے عموماً دونوں کلائیوں کا فالج ہوتا ہے۔ کلائی کے عضلات سوکھ جاتے ہیں۔ لیکن جلد کی حس برابر قایم رہتی ہے۔ بعض اوقات ٹانگوں کے عضلات بھی کمزور ہو جاتے ہیں۔ ان علامات کی میعاد مختلف ہوتی ہے۔ لیکن مرض کا دورہ بار بار ہو جایا کرتا ہے۔ اگر فالج کے علاج میں غفلت کیجاوے تو وہ لاعلاج ہو جاتا ہے۔ اس مرض کے مریضوں کو نقرس اور گردہ کی بیماری ہو جایا کرتی ہے۔

**علاج**۔ جو آدمی سیسہ کا کام کرتے ہوں ان کو بعد کام کے اپنے ہاتھ اور ناخنوں کو خوب اچھی طرح ہوشیاری سے صاف کرنا چاہیئے اور روزمرہ میٹھے ولائتی پانی یعنی لیمونیڈ میں چند قطرے گندھک کا تیزاب چھوڑ کر پینا چاہئے۔ تاکہ جو

سیسہ لگا ہوا معدہ میں موجود ہو وہ غیر محلل مرکب بنکر فضلہ کے ساتھ خارج ہو جاوے اور خون میں جذب نہ ہونے پاوے۔ سیسہ کے قولنج کے علاج میں افیون کھلاویں۔ پیٹ پر سینک کریں۔ پاخانہ چند روز میں خود بخود آجاوے گا اگر مسہل کی ضرورت ہو تو حقنہ کریں یا ارنڈ کا تیل ہمراہ قلیل خوراک افیون کے پلاویں۔ سلفیٹ آف مگنیشیا بھی مفید ہوتا ہے۔ فالج کیلئے بجلی لگاویں۔ آیوڈائیڈ آف پوٹاش اور گاہے گاہے سلفیٹ آف مگنیشیا کے دینے سے جسم سے زہر سیسہ کا خارج ہوتا ہے۔

## خارش یعنے کھجلی

اس کو پک پان۔ کھرک اور پان بھی کہتے ہیں۔ یہ مرض سخت متعدی ہوتی ہے اور اس میں ایک قسم کا کیڑا پایا جاتا ہے۔ نر کیڑا جلد کی سطح پر رہتا ہے، مادین جلد کے اندر گھس جاتی ہے۔ وہاں انڈے دیتی ہے۔ کھجلی کی پھنسیاں مادین کیڑے کے سبب سے پیدا ہوتی ہیں۔ شروع میں کیڑے کے باعث سے کھجلی معلوم ہوتی ہے مریض ناخنوں سے کھجلاتا ہے جس کے باعث سے باریک باریک آبلے یا سفید منہ کی پھنسیاں بنجاتی ہیں۔ رات کو کھجلی عموماً زیادہ ستاتی ہیں۔ عموماً کھجلی کی پھنسیاں انگلیوں پر۔ انگلیوں کے درمیان پہنچوں پر۔ ہتھیلیوں۔ پاؤں کے تلووں اور انگلیوں میں۔ اعضائے تناسل اور چوتڑوں پر نمودار ہوتی ہیں۔ بعض اوقات سارے بدن پر پھنسیاں نکل

آتی ہیں۔ لیکن چہرہ اور گردن پر عموماً نمودار نہیں ہوتیں کچھ دنوں کے بعد مریض کے بدن پر کئی پھنسیوں کے پھٹ جانے اور مل جانے کے باعث سے کھرنڈ دکھلائی دینے لگتے ہیں۔ کھجلی سخت ہوتی ہے۔ مریض مارے کھجلی کے انگلیوں کے ناخنوں اینٹوں کے ٹکڑوں اور دیگر کھردری چیزوں کیساتھ چمڑہ کو چھیل ڈالتا ہے۔

**علاج۔** مریض کو گرم پانی اور صابن کے ساتھ مل کر خوب صاف کریں بعد ازاں اس کے بدن پر گندھک کی مرہم کا لیپ کریں۔ شام کو پھر گرم پانی اور صابن کے ساتھ غسل کراویں اور اس کے بدن پر کاربولک آئیل۔ یا کاربالک آئینٹ منٹ ملیں۔ اس کے پارچات کو ایک سی پر ٹانگ کر گندھک کی دھونی دیں۔ اس طرح سے تین چار روز تک روزمرہ علاج کرنے سے مرض جاتی رہتی ہے۔ جب مریض مرہم کو لگانا پسند نہ کرے تو لائیکوار کیلسس سلفیورٹیا بدن پر ملیں۔ گندھک کی مرہم میں بعض دفعہ جوکھار بھی ملا لیا کرتے ہیں۔ کھجلی کے علاج میں بدن و پارچات کی صفائی کا بہت خیال رکھنا چاہیئے سجی کے پانی سے غسل کرانا مفید پایا گیا ہے۔ گندھک کی مرہم لگانے سے پیشتر جتنی پھنسیاں بدن پر موجود ہوں ان کو غسل کرتے وقت ایک جھاڑن یا اینٹ کے ٹکڑے کے ساتھ رگڑ کر پھوڑ دینا چاہیئے تاکہ مرہم کا اثر پورے طور پر پیدا ہو۔ کھجلی کے مریض کو مناسب ہے۔ کہ وہ تندرست آدمیوں سے تا صحت یابی جدا رہے۔

# جوئیں

اس کی تین قسمیں ہوتی ہیں۔ اول وہ جو سر کے بالوں میں پائی جاتی ہیں۔ دوئم وہ جو پارچات پوشیدنی میں پائی جاتی ہیں۔ سوئم وہ جو کالے بالوں یعنے موئے زہار میں پائی جاتی ہیں۔ جوئیں سخت تکلیف دیتی ہیں اور تعداد میں بہت جلد بڑھ جاتی ہیں۔

**علاج**۔ اگر بچوں کے سروں میں جوئیں پڑ جاویں تو ان کے سر کے بال کٹوا دینے چاہئے۔ بعدازاں تیل لگا کر کھرنڈ کو اتار دیں پھر سر کو مٹی کے تیل یا کاربالک ایسڈ لوشن یا سوہاگے کے پانی سے دھوئیں اور سر پر پارہ کا مرہم ملیں۔ اگر پارچات پوشیدنی میں جوئیں پڑ جاویں تو ان کو کھولتے ہوئے پانی میں ڈال کر جوش دیں اور مریض کا بدن صابن اور گرم پانی سے دھو کر اس پر گندھک کی مرہم لگاویں۔ تیسری قسم کی جوؤں کا بھی اسیطور پر علاج کریں۔

# داد

اس کو پنجابی میں دھدر کہتے ہیں۔ داد عموماً ایک دائرہ کی شکل میں پھیلا کرتا ہے اور اس دائرہ کے کنارہ پر باریک باریک آبلے یا پھنسیاں دکھلائی دیتی ہیں حالانکہ اس کے مرکز کا مقام بالکل صاف معلوم ہوتا ہے کچھ مدت کے بعد دائروں کے مل جانے سے داد کی گولائی جاتی رہتی ہے

داد عموماً بغل اور سنبھل یعنے چڈوں میں پایا جاتا ہے اور جب ان مقامات میں ہوتا ہے تو سوزش کی خاصکر گرم ملکوں میں زیادتی ہوتی ہے اور داد بہت مشکل سے اچھا ہوتا ہے۔ ہاتھ۔ پاؤں۔ چھاتی۔ گردن وغیرہ کی مرض اچھی ہو جاتی ہے۔ جب داد سر میں ہوتا ہے تو وہ بالوں پر اثر پیدا کرتا ہے۔ بال بُھر جاتے ہیں اور پسماندہ بال بھُر بھُرے ہو جاتے ہیں۔ سر کے چمڑے سے پیپ جاری ہو جاتی ہے۔ بعض اوقات مرض مزمن اور خشک ہوتی ہے اور سر بالوں سے اس طرح خالی ہو جاتا ہے۔ جیسے کہ ٹڈی میں۔ جب داد بہت پھیل جاوے تو اس کی تشخیص اور علاج مشکل ہو جاتا ہے۔ بعض اوقات داد داڑھی و موچھ میں ہو جاتا ہے اور جب انگلیوں کے ناخون اس مرض میں مبتلا ہوتے ہیں تو ان کی چمک جاتی رہتی ہے۔ شکل بگڑ جاتی ہے اور بھُربھُرے ہو جاتے ہیں۔

## گنج

اول سر کا ایک مقام سرخ ہو جاتا ہے اور یہ سرخی مثل ایک حلقہ کے پھیلتی جاتی ہے اور اسپر پیالہ کی شکل اور گندھک کے رنگ کے چھلکے جمتے جاتے ہیں۔ ان چھلکوں سے مثل چوہے کے بو آتی ہے اور چمڑے کے ساتھ مضبوطی سے جمے رہتے ہیں۔ جب ان کو اتار لیا جاوے تو چمڑہ پر گڑھے پڑ جاتے ہیں۔ یہ چھلکے خشک اور بھُربھُرے ہوتے ہیں۔ گنج عموماً سر پر ہوتا ہے لیکن جسم کے اور حصوں پر بھی ہو سکتا ہے۔

# تھم

تھم عموماً چھاتی پر ظاہر ہوتے ہیں اور چونکہ عوام الناس اس مرض کو جانتے ہیں۔ اسواسطے اس کی تشریح کی چنداں ضرورت نہیں۔

**علاج۔ داد اور تھم۔** صابن اور گرم پانی کے ساتھ دھونے۔ کاربالک لوشن اور پارہ کی مرہم لگانے سے اچھے ہو جاتے ہیں۔ داد کیواسطے گوا آئینٹمنٹ اور گوا پوڈر بہت مفید پائے گئے ہیں۔ گندھک کی مرہم میں چونہ ملاکر لگانے سے بھی فائدہ ہوتا ہے۔ داد کے اچھا ہونے کے لئے صفائی کی بہت ضرورت ہوتی ہے۔ تھموں پر گندھک اور دہی لگایا کرتے ہیں۔ سرخ چندن کا لیپ بھی فائدہ کرتا ہے۔ پانی میں سنکھیا گھول کر لگانے سے بھی مرض اچھی ہو جاتی ہے لیکن اس بات کی احتیاط رکھنی ضروری ہوتی ہے کہ چمڑہ صحیح اور سالم ہو ورنہ سنکھیا جذب ہو کر زہر کی تاثیر پیدا کرے گا۔ اگر سر کا داد تازہ ہو تو ٹنکچر آف آئیوڈین یا بلسٹر لگانے سے اچھا ہو جاتا ہے۔ اگر مرض پرانی ہو تو سر کے بال منڈواویں اور سر کو صابن اور پانی سے دھوئیں اور کاربولک آئیل (کاربولک ایسڈ ایک حصہ میٹھا تیل ۲۰ حصہ) ملیں۔ گنج میں پہلے اس امر کی کوشش کریں کہ چھلکے اتر جاویں اور اس مطلب کے حاصل کرنے کے لئے کاڈ لور آئیل یا کاربولک آئیل ملیں تاکہ وہ نرم ہو جاویں بعد ازاں پولٹس باندھیں۔ جب چھلکے اتر جاویں تو پارہ کی مرہم۔ بلواکسائیڈ آف مرکیوری آئنٹمنٹ یا کاربولک آئینٹمنٹ لگاویں۔ صفائی کا

بہت خیال رکھیں۔

# خشک کھجلی

اس کو سوکھی کھجلی اور سوکھی کھاج بھی کہتے ہیں۔ بعض اوقات خشک کھجلی سارے بدن پر ہوتی ہے اور عموماً بوڑھوں میں پائی جاتی ہے۔ گاہے یہ کھجلی مقعد اور اعضائے تناسل پر محدود رہتی ہے۔

**اسباب**۔ جب کھجلی سارے بدن پر ہوتی ہے تو حمل۔ نقرس۔ یرقان اور ذیابیطس کے باعث سے ہوا کرتی ہے اور جب مقعد اور اعضائے تناسل پر ہوتی ہے تو وہ بواسیر۔ کرم شکم۔ زیادتی پسینہ۔ مستورات میں حیض کی خرابی اور سفید پانی کی زیادتی سے ہوتی ہے۔

**علامات**۔ سوائے کھجلی کے اور کوئی علامت مرض کی پائی نہیں جاتی۔ کوئی پھنسی نہیں نکلتی۔ نہ کسی قسم کی رطوبت خارج ہوتی ہے۔ جلد صاف ہوتی ہے کھجلی بہت ستاتی ہے خاص کر شب کو زیادہ تکلیف دیتی ہے۔

**علاج**۔ جلاب دیں۔ خوراک مقوی اور سادی کھلاویں۔ سبجی کے پانی سے غسل کرادیں۔ اسپرٹ اور پانی بمقدار (اسپرٹ ایک حصہ۔ پانی ۲۰ حصہ) ملاکر لگاویں کاربولک ایسڈ لوشن۔ لیڈ لوشن اور ہائیڈروسیانک ایسڈ ڈائیلیوٹ بہت سے پانی میں ملاکر لگانے سے بھی فائدہ ہوتا ہے۔ خالص منتھول لگاتے ہیں یا اس کی مرہم بناکر استعمال کرتے ہیں (منتھول دو ماشہ۔ سمپل آئینٹ منٹ دو چھٹانک) مشک کافور اور کلورل ہائیڈریٹ کا ملاکر لگانا بھی فائدہ کرتا ہے

بوریک ایسڈ لوشن اور دار چکنا کا لوشن ر دار چکنا ایک حصہ پانی ...۱۰حصہ)
بھی مفید ہوتا ہے۔ کوکین کی مرہم بنا کر یا کوکین کو پانی میں حل کر کے لگانے
سے بھی فائدہ ہوتا ہے۔ اعضائے تناسل کی خارش کو پوست کے ڈوڈوں کے
جوشاندہ کے ساتھ دھونے اور افیون کا لیپ کرنے سے فائدہ ہوتا ہے۔ ایک
مریض کی بغلوں میں اس قسم کی کھجلی ہوا کرتی تھی۔ اس کا ہر چند علاج کیا گیا لیکن
کچھ فائدہ نہ ہوا۔ آخر کار ٹنکچر آئیوڈین کا لیپ دو چار روز تک متواتر کیا گیا پہلے
اس کے لگانے سے مریض سخت تڑپتا تھا۔ لیکن تھوڑی دیر بعد ٹھنڈک پڑ جایا کرتی
تھی۔ برسوں کی بیماری دو چار روز کے لیپ سے جاتی رہی اور اب تک مریض اس
مرض سے بری ہے۔

## چھپاکی

اس کو بعض اضلاع میں کہن اور بعض میں دھپڑ کہتے ہیں۔

**اسباب** ۔ سردی لگنا۔ مچھروں اور پسوؤں کا کاٹنا۔ کرم شکم۔ امراض رحم۔ ثقالت
غذا۔ مثلاً مچھلی اور بادام کا کھانا۔ بعض ادویات کا استعمال۔ مثلاً گندہ بروزہ۔
خرابی معدہ۔

**علامات** ۔ چھپاکی دو قسم کی ہوتی ہے۔ شدید اور مزمن۔ عام طور پر شدید
دیکھنے میں آتی ہے۔ اسواسطے صرف اس جگہ اسی کا ذکر کیا جاویگا۔ عموماً
چھپاکی کھانا کھانے کے بعد نکلا کرتی ہے۔ خاصکر جب کسی قسم کی ثقیل چیز
استعمال کی گئی ہوتی ہے اور سارے بدن پر چھپاکی نکل آتی ہے

رات کو خفیف بخار ہو جاتا ہے۔ بدن پر سخت جلن اور کھجلی ہوتی ہے۔ مریض کھجلاتے کھجلاتے بے چین ہو جاتا ہے۔ جب مریض کو کھجلانے سے روکا جاوے چھپاکی غائب ہو جاتی ہے۔ مگر جب وہ کھجلاتا ہے تو چھپاکی پھر نکل آتی ہے۔

علاج۔ اگر معدہ پر ہو تو قے کراویں۔ اگر قبض ہو تو مسہل دیں۔ کھانے کو کھچڑی اور دودھ چانول کے سوائے اور کچھ نہ دیں۔ اگر بخار ہو تو معرقات کو استعمال میں لادیں۔ چمڑہ کی جلن کو کم کرنے کی منشاء سے بدن کو سرکہ اور پانی سے پونچھیں سجی یا سوڈے کا پانی لگاویں۔ اسپرٹ یا پانی یا لیڈ لوشن کے لگانے سے ٹھنڈک پڑ جایا کرتی ہے۔

## جلدی مرض کہ جسمیں باریک باریک آبلے پڑ جاتے ہیں

بعض اوقات بخار یا ذات الریہ کے مریضوں کی لبوں اور ناک پر خاص کر اس وقت جب مرض اچھا ہونیوالا ہوتا ہے۔ باریک باریک آبلے پڑ جاتے ہیں جس کو عام لوگ بخار کا پھگ جانا کہتے ہیں۔ اس کا علاج چنداں مشکل نہیں گلسرین۔ بادام روغن۔ زنک آئینٹ منٹ یا گرم گھی کے لگانے سے یہ آبلے اچھے ہو جاتے ہیں۔ بعض اوقات کسی عصب کے محاذی باریک باریک آبلے پڑ جاتے ہیں۔ ان کے نکلنے سے پہلے سخت جلن ہوتی ہے اور چھالے یکایک نکل آتے ہیں۔ اس قسم کی بیماری عموماً پیشانی۔ چھاتی یا پیٹ پر ہوا کرتی ہے

اور اس کی خصوصیت یہ ہے کہ چھالے جسم کے درمیانی خط کو عبور نہیں کرتے یعنے اگر آبلے چھاتی پر ہوں تو پیٹھ کی کنگروڑ سے شروع ہو کر چھاتی کے سامنے درمیانی لکیر تک محدود رہتے ہیں۔ گویا نصف بدن اس مرض میں مبتلا ہوتا ہے اور دوسرا نصف تندرست رہتا ہے۔

علاج۔ افیون کھلاویں یا مارفیا کی جلد کے نیچے پچکاری کریں سینک دیں اور الکوہل پر شاستہ کشتہ جست اور مشک کافور سفوف کر کے چھڑکیں اور روئی رکھ کر پٹی باندھیں زنک آئنٹمنٹ میں مارفیا ملا کر بھی لگاتے ہیں۔ کونین۔ مرکبات سنکھیا اور فولاد دیں۔

## جلد کی مرض کہ جسمیں بڑے بڑے آبلے پڑجاتے ہیں

اس مرض میں جلد پر بڑے بڑے آبلے بیر کے برابر ہو جایا کرتے ہیں۔ اور عموماً آتشک کے باعث سے ہوتے ہیں۔ خاص کر بچوں میں یہ بیماری دیکھنے میں آتی ہے۔ ہتھیلیوں اور تلووں میں بھی چھالے نکل آتے ہیں۔ اور یہ یا تو خشک ہو جاتے ہیں یا پھٹ کر زخم بن جاتے ہیں اور ہر ایک زخم پر موٹا سا کھرنڈ بن جاتا ہے۔

علاج۔ مصفی خون۔ مرکبات سنکھیا اور پارہ کھلاویں۔ غذا مقوی دیں گرم پانی کے ساتھ غسل کراویں۔ اور زخموں پر آئیوڈوفارم آئنٹمنٹ لگاویں۔

## جلدی مرض کہ جس میں سفید منہ والی چھوٹی چھوٹی پھنسیاں نکل آتی ہیں

اس مرض میں جسم پر سفید سفید منہ والی چھوٹی چھوٹی پھنسیاں نکل آتی ہیں اور ان میں پیپ پائی جاتی ہے۔ کھجلی اور جلن ہوتی ہے بعد ازاں پھنسیاں پھٹ جاتی ہیں۔ اور زرد رنگ کے چھوٹے چھوٹے کھرنڈ بنجاتے ہیں۔ جو مضبوطی سے بدن پر چسپاں رہتے ہیں

علاج۔ زنک آئینٹ منٹ لگاویں۔ سوہاگہ یا سوڈا کے پانی دیتے ہوئیں اگر کھرنڈ ہوں تو ان کو اتارنے کی کوشش کریں اور بعد ازاں کتھ یا جست کی مرہم لگاویں۔

## جلدی مرض کہ جسمیں سکری بنتی اور جھڑتی ہے

اس مرض میں سرخ سرخ چٹاخ پڑ جاتے جو خشک ہوتے ہیں اور جن پر سے جلد سکری بنکر جھڑتی ہے۔ گاہے خارش ہوتی ہے۔ اسبابیے اس کے چنداں معلوم نہیں ہوئے۔ اس مرض کے چٹاخوں کی شکل اور مقدار مختلف مریضوں میں مختلف ہوتی ہے۔ بعض کا خیال ہے کہ یہ مرض آتشک نقرس اور کمزوری سے پیدا ہوتی ہے۔

**علاج۔** گرم پانی اور صابن سے غسل کراویں۔ کولٹار کی مرہم لگادیں۔ گواپوڈر کی مرہم لگانے سے بھی فائدہ ہوتا ہے۔ اس مرہم کے لگانے میں اتنی بات کی احتیاط رکھنی ضروری ہے کہ آنکھ میں نہ لگ جاوے گوآپودر کا کلورافام میں حل کر کے لیپ کرنا مفید ہوتا ہے۔ آئیوڈائیڈ آف پوٹاش۔ مرکبات پارہ اور مقوی ادویات کھلاویں۔

# چنبل

اول ہی اول ایک سرخ چٹاخ دکھلائی دیتا ہے بعد ازاں وہ جگہ بجا اسپر چھپڑ۔ سفید منہ کی پھنسیاں یا سکری بنجاتی ہے اور چمڑے کی رنگت گہری پڑجاتی ہے یہ مرض جسم کے ہر حصہ پر ہوسکتی ہے۔ عموماً ایسے مقاموں پر نکلتی ہو کہ جہاں کی جلد پتلی ہوتی ہے۔ چنبل کی بیماری مزمن ہوتی ہے اور اچھی ہوکر پھر ہوجایا کرتی ہے۔ مقام چنبل پر یا تو باریک باریک آبلے یا پھنسیاں دکھلائی ہیں یا ان کے پھٹنے سے زخم بنجاتے ہیں یا بھوسلے رنگ کے کھرنڈ بنجاتے ہیں۔

**اسباب۔** نقرس۔ بدہضمی۔ خنازیری مزاج اور وریدوں کا پھولنا۔

**علاج۔** مریض کو آرام سے رکھیں۔ غذا ہلکی دیں۔ انتڑیوں کو صاف کریں۔ مقام چنبل پر صابن نہ لگاویں۔ سردی اور کپڑوں کی رگڑ سے بچاویں۔ اگر چنبل سے پانی یا پیپ نکلتی ہو تو اسپر کشتہ جست اور نشاستہ ہموزن ملاکر چھڑکیں یا زنک آئینٹمنٹ لگاویں یا چونہ کے پانی میں جست ملاکر اور اسمیں کپڑا تر کر کے لگادیں۔ کول ٹار کی مرہم خشک چنبل میں فائدہ کرتی ہے۔ ادویات مصفی خون و مقوی دیں۔

# بال چر

ایک محدود حصہ جلد پر سے بال یکایک گرجاتے ہیں۔ جلد صاف اور چمکیلی ہو جاتی ہے۔ گرد نواح کے بال بھی اشارے سے گرنے لگتے ہیں۔

علاج۔ پلسٹر لگاویں یا ٹنکچر کنتھرائیڈس۔ گلسرین اور اسپرٹ ملاکر ملیں۔

# نارووا

نارووا کی مرض عموماً ہندوستان کے اس حصہ میں پائی جاتی ہے کہ جہاں جھپڑ تالاب اور ٹوبے بارشی پانی کے موجود ہوں مثلاً تھل۔ بیکانیر۔ حصار اور سرسہ وغیرہ۔ خیال ہے کہ ننگ پاؤں جوہڑوں میں سے گذرنے سے ایک قسم کا کیڑا جو پانی میں پایا جاتا ہے جلد کے نیچے گھس جاتا ہے اور سوزش پیدا کرتا ہے ورم ہو جاتا ہے۔ تناوٹ معلوم ہوتی ہے اور مثل پھوڑے تکلیف ہوتی ہے بعد ازاں ایک آبلہ بنکر پھٹ جاتا ہے اور کیڑا دکھلائی دینے لگتا ہے۔ اگر سارا کیڑا نکل آوے تو مریض اچھا ہو جاتا ہے اور اگر ٹوٹ کر کچھ حصہ اس کا بیچ میں رہ جاوے تو سخت سوزش ہو جاتی ہے اور مقام سوج جاتا ہے۔ درد ہوتا ہے پیپ نکلنی لگتی ہے اور چلنے پھرنے سے بیزار ہو جاتا ہے

علاج۔ ہینگ کھلاویں۔ اور پولٹس میں ہینگ ملاکر لگاویں۔ جب کیڑا نظر آنے لگے تو اس کو شکن کی بتی یا موٹے تنکے پر روزمرہ لپیٹتے جاویں۔ جب تک کہ سارا نکل نہ جاوے بعض آدمیوں کو اس بیماری کا یہاں تک تجربہ ہے کہ وہ انگلیوں سے ٹٹول کر جلد کے نیچے سے کیڑے کے گچھے کو معلوم کر لیتے ہیں اور نشتر سے چیرہ دیکر ثابت کیڑا نکال لیتے ہیں۔

پانی ۶۰ بوند۔ اس کی ایک خوراک بناویں او تین تین یا چار چار گھنٹہ کے بعد دیتے جاویں جب تک کہ تشنج بند نہ ہوں۔

(۲) ہینگ ½ گرین۔ مشک ½ گرین۔ مشک کافور ½ گرین شہد ۲ ماشہ۔ ایسی دو یا تین خوراک دن میں چٹاویں۔

**نوٹ** ۔ جو مقدار خوراک نسخہ جات متذکرہ بالا میں بیان کیگئی ہے وہ ایکسال کی عمر کے بچوں کیواسطے ہے۔ اگر بچہ کی عمر ایک سال سے چار سال تک ہو تو ادویات کا مقدار دوچند کر دینا چاہیئے۔ اگر چار سال سے زیادہ ہو تو سہ چند دیں۔

# نسخہ جات برائے جوانان

## نسخہ جات برائے بخار

(۱) سفوف پتیس یا گلو یا کوڑ ۲۰ گرین۔ کالا دانہ ۲۰ گرین سفوف گول ۵ گرین۔ اس کی ایک خوراک بناویں اور ایسی دو یا تین خوراک دن میں کھلاویں۔

(۲) کونین ۱۰ گرین۔ عرق لیموں ایک تولہ یا گندھک کا تیزاب ڈائیلیوٹ کیا ہوا ۵ ابوند پانی ½ چھٹانک۔ بخار چڑھنے سے دو گھنٹہ پیشتر پلاویں۔

(۳) اسی طور پر سنکونا فبری فیوج بھی بجائے کونین کے استعمال کرتے ہیں لیکن اسکی مقدار دوچند ہونی چاہیئے۔

(۴) سنکونا فبری فیوج ۲۰ گرین۔ ڈائیلیوٹ سلفیورک ایسڈ حسب ضرورت۔ اسکی چار گولیاں بناویں اور بخار چڑھنے سے دو گھنٹہ پیشتر خالی معدہ میں کھلاویں۔

(۵) لائیکوار آرسنی کیلس ۷ بوند۔ خیسانده چرائتہ ایک چھٹانک۔ ایسی خوراک دن میں کھانا کھانے کے بعد پلاویں۔

(۶) سفوف پتیس ۲۰ گرین۔ سفوف کنگر نجہ ۳۰ گرین۔ اسکی ایک خوراک بناویں اور بخار چڑھنے سے چار گھنٹہ پہلے کھلاویں۔ اور ایسی ایک اور خوراک دو گھنٹہ کے بعد کھلاویں۔

(۷) سفوف گول مرچ ۱۵ گرین۔ ست گلو ۳۰ گرین۔ سفوف کنگر نجہ ۲۰ گرین۔ بخار چڑھنے سے تین گھنٹہ پہلے کھلادیں۔

(۸) لائیکوار ایمونیا ایسی ٹیٹس ۶۰ بوند۔ ٹنکچر اکونائیٹ ۳ بوند۔ اسپرٹ ایتھر نائیٹرک ۲۰ بوند۔ قلمی شورہ ۵ گرین۔ مگنیشیا سلفاس ۳۰ گرین۔ عرق پودینہ ½ چھٹانک۔ اسکی ایک خوراک بناویں۔ بخار کی حالت میں دو دو گھنٹہ کے بعد پلاویں۔ اور اگر قبض نہ ہو تو اس نسخہ میں سے مگنیشیا کو نکال دیں۔

(۹) اینٹی فبرین یا فی نا سے ٹین ۵ گرین چینی ۱۰ گرین۔ اسکی ایک پڑیہ بناویں اور ایسی تین پڑیہ چار چار گھنٹے کے بعد استعمال کراویں۔

(۱۰) اینٹی پائیرین ۱۰ گرین۔ اسپرٹ امونیا ایرومیٹک ۲۰ بوند۔ شربت نیلوفر ایک تولہ۔ پانی ۲ تولہ اسکی ایک خوراک بناویں اور چار چار گھنٹہ کے بعد بخار میں پلاویں۔

(۱۱) سوڈا سیلی سلیٹ ۱۵ گرین۔ مگنیشیا سلفاس ۳۰ گرین۔ عرق سونف ½ چھٹانک۔ اسکی ایک خوراک بناویں اور چار چار یا چھہ چھہ گھنٹہ کے بعد پلاویں۔

(۱۲) املی اور آلو بخارا کا شربت بخار کی حالت میں بار بار پلانے سے تسکین

پڑتی ہے اور بخار میں اضافہ ہوتا ہے۔

(۱۳) عرق گاؤزبان ½ بوتل۔ عرق بادیان ½ بوتل۔ مصری ۲ چھٹانک حالت بخار میں بمقدار دو چھٹانک چار چار گھنٹہ کے بعد پلاویں۔ اگر مریض زیادتی پیاس کی شکایت کرے تو بجائے عرق بادیان کے عرق کاسنی کا استعمال کریں۔

(۱۴) سکنجبین سرکہ اور لیموں بخار کی حالت میں مفید پڑتے ہیں۔

(۱۵) جب بخار کے ساتھ قبض بھی موجود ہو تو گلسرخ ۲ تولہ۔ گاؤزبان ½ چھٹانک سونف ۲ تولہ گل بنفشہ ایک تولہ۔ الائچی دانہ ۶ ماشہ مصری ۲ چھٹانک پانی ۲ چھٹانک کا جوشاندہ پکا کر ایک بوتل تیار کریں اور ۲۴ گھنٹہ میں پلاویں۔

## نسخہ جات برائے طحال

(۱) ہیرا کسیس ۲ گرین۔ کونین یا سنکونا فبری فیوج ۳ گرین۔ مگنیشیا سلفاس ۲۰ گرین۔ ڈائیلیوٹ سلفیورک ایسڈ ۱۰ بوند۔ عرق بادیان ½ چھٹانک ایسی دو خوراک دن میں پلاویں۔

(۲) ٹنکچر سٹیل ۱۵ بوند کونین ۲ گرین۔ مگنیشیا سلفاس ½ ڈرام عرق پودینہ ½ چھٹانک اسکی ایک خوراک بناویں اور ایسی دو خوراک دن میں پلا دیں۔

(۳) کونین ۲ گرین سنکھیا سفید ¹⁄₃₂ گرین۔ ہیرا کسیس ایک گرین ایلوا ایک گرین۔ ہینگ ½ گرین۔ گوند کے پانی کے ساتھ ایک گولی بناویں اور ایسی دو گولی دن میں کھانا کھانیکے بعد صبح و شام کھلا دیں۔

## نسخہ جات برائے پیچش

(۱) سفوف پوست بیخ مدار یا اپیکا کوانہا ۱۰ گرین سفوف افیون ایک گرین۔ ا

ایک پڑیہ بنادیں ایسی دو پڑیہ دن میں کہلادیں۔

(۲) کسٹرائیل ۳۰ ٹنکچرادپیم ۱۰ بوند۔ گوندکا پانی ½ چھٹانک۔ ایسی دو یا تین خوراک دن میں پلادیں۔

(۳) اسبغول ۶ ماشہ تین تین گہنٹہ کے بعد کھلادیں۔

(۴) تخم بالنگوں ۳ ماشہ مصری ۶ ماشہ لعاب بہیدانہ ½ چھٹانک۔ ایسی تین خوراک دن میں پلادیں۔

(۵) مرض سنگرہنی میں سفوف بل کتھ ۸ ماشہ۔ تین دفعہ دن میں استعمال کراویں۔

(۶) افیون ایک گرین۔ سفوف نیلا طوطیا ۲ گرین۔ گوند کے پانی کے ہمراہ گولی بنادیں اور ایسی دو گولی دن میں کہلاویں۔

(۷) ہینگ کا استعمال اس مرض میں بہت مفید پایا گیا ہے۔

## نسخہ جات برائے اسہال

(۱) افیون ایک گرین۔ سفوف گمرکس ۱۰ گرین۔ ایسی دو یا تین خوراک دنمیں کہلاویں

(۲) ٹنکچر اوپیم ۱۰ بوند۔ ڈائیلیوٹ سلفیورک ایسڈ ۳۰ بوند۔ عرق پودینہ ½ چھٹانک۔ ایسی دو یا تین خوراک دن میں کہلاویں۔

(۳) ٹنکچر اوپیم ۵ بوند ٹنکچر کیپی کیم ۶ بوند چاک مکسچر ½ چھٹانک۔ ایسی دو یا تین خوراک دنمیں استعمال کراویں۔

(۴) کتھ ۲۰ گرین سفوف ناجو ۳۰ گرین شربت موڑیون ۲ تولہ اسکی ایک خوراک بناویں اور ایسی تین خوراک دنمیں پلادیں۔

## نسخہ جات برائے قبض

(۱) سفوف کالا دانہ ۸ ماشہ سفوف سونٹھ ½ ۱ ماشہ۔ صبح کے وقت پانی کے ساتھ کہلادیں

(۲) کمپونڈ جلب پوڈر ۶۰ گرین۔ کیلمل ۴ گرین۔ صبح کیوقت پانی کے ہمراہ کھلاویں

(۳) مگنیشیا سلفاس ۱/۲ تولہ خیسانده سنا مکی ۲ چھٹانک۔ یہ نسخہ بھی بہت عمدہ دست آور ہے

(۴) ترنجبین ۵ تولہ۔ عرق گلاب ۲ چھٹانک ملا کر پلاویں۔

(۵) شیرخشت ایک چھٹانک۔ دودھ ۴ چھٹانک ملا کر پلاویں۔

## نسخہ جات برائے بدہضمی

(۱) بائی کاربونیٹ آف سوڈا ۱۰ گرین۔ سب نائیٹریٹ آف بسمتھ ۱۰ گرین۔ اسکی ایک پڑیہ بناویں اور ایسی دو پڑیہ دن میں چند لمحہ کھانا کھانے سے پیشتر پانی ملا کر پلاویں یہ نسخہ اس قسم کی بدہضمی میں کہ جس میں کھٹے ڈکار آتے ہوں اور سینے مین جلن رہتی ہو سفید ہوتا ہے۔

(۲) سوڈا ۱۰ گرین۔ سفوف اجوائن ۱۰ گرین۔ سفوف الائچی خورد ۱۰ گرین۔ اسکی ایک پڑیہ بناویں اور ایسی دو پڑیہ دن میں غذا کے پہلے خاص کر جب غذا کھانے کے بعد نفخ ہو جاتا ہو کھلاویں۔

(۳) سوڈا ۱۰ گرین۔ عرق دارچینی ۲ تولہ عرق پودینہ ۲ تولہ عرق بادیان ۲ تولہ۔ ایسی دو خوراک دن میں پلاویں۔

(۴) ڈائیلیوٹ ہائیڈروکلورک ایسڈ ۱۵ بوند۔ انفیوژن کولمبیا یا خیسانده چرائتہ ۱/۲ چھٹانک ایسی دو خوراک دن میں پلاویں۔

(۵) ڈائیلیوٹ سلفیورک ایسڈ ۱۵ بوند۔ عرق بادیان ایک چھٹانک ایسی ۲ خوراک دن میں پلاویں۔

(۶) لائیکوار اسٹرکنیا ۵ بوند سوڈا ۱۰ گرین۔ خیسانده ریوند چینی ۱/۲ چھٹانک۔ اسکی ایک خوراک بناویں اور دو دفعہ دن میں پلاویں۔

(۷) سفوف ہرڑ کلاں ۲ ماشہ۔ کالا نمک ایک ماشہ۔ اجوائن ۱۰ گرین ہمراہ پانی کے کھلاویں خاص کر جب قبض ہو۔

(۸) نائیٹرو میوریٹک ایسڈ ڈائیلیوٹ ۵ ابوند۔ عرق کاسنی ایک چھٹانک ۲ دفعہ دن میں پلاویں۔

## نسخہ جات برائے بواسیر

(۱) گندھک ۳۰ گرین۔ جوکھار ۱۰ گرین۔ گول مرچ ۵ گرین۔ ایسی دو پڑیہ دن میں کھلاویں۔

(۲) نوشادر ۱۰ گرین جوکھار ۱۰ گرین سفوف ریوند چینی ۱۰ اجوائن ۵ گرین ایسی دو پڑیہ دن میں کھلاویں۔

## نسخہ جات برائے کھانسی

(۱) ٹنکچر اکونائیٹ ۲ بوند۔ وائینم اپیکاک ۸ بوند۔ اسپرٹ ایتھر نائیٹرک ½ ڈرام قلمی شورہ ۵ گرین۔ پانی ½ چھٹانک۔ ایسی تین خوراک دن میں پلاویں۔ یہ نسخہ خشک کھانسی میں بہت مفید پڑتا ہے۔

(۲) ڈوورس پوڈر ۵ گرین۔ کاربونیٹ آف امونیا ۵ گرین۔ ایک خوراک۔ ایسی دو خوراک دن میں کھلاویں۔

(۳) امونیا کاربوناس ۵ گرین۔ لائیکوار مارفیا ۱۵ بوند۔ وائینم اپیکاک ۱۰ بوند پانی ½ چھٹانک اسکی ایک خوراک بناویں اور ایسی تین خوراک دن میں پلاویں۔

(۴) ٹنکچر کمفر کمپونڈ ۳۰ بوند۔ وائینم اپیکاک ۱۰ بوند۔ کاربونیٹ آف امونیا ۳ گرین۔ اسپرٹ کلوروفارم ۱۵ بوند۔ پانی ½ چھٹانک۔ اسکی ایک خوراک بناویں اور ایسی ۳ خوراک دن میں پلاویں۔

(۵) سوڑیاں ۲۰ دانہ۔ ریشہ خطمی ایک تولہ بہیدانہ ۲ ماشہ۔ ملٹھ ۲ تولہ سونف ایک تولہ مصری ۲ چھٹانک۔ پانی ½ اسیر۔ ان کا جوشاندہ پکاکر اور مصری ملاکر ایک بوتل میں بند

کر کے رکھ چھوڑیں اور بمقدار ½ چھٹانک تین یا چار دفعہ دن میں پلاویں۔

(۶) آٹا ملٹھ ۶ ماشہ۔ سفوف الائچی خورد ۳ ماشہ۔ سفوف پیپل دراز ۲ ماشہ۔ شربت زوفا ایک تولہ چٹاویں۔

## نسخہ جات برائے کوتاہ دمی

(۱) سنکھیا سفید ½ گریں۔ مشک کافور ایک گرین۔ ہنگدہ ہہنگ۔ ۱ گریں۔ قند سیاہ حسب ضرورت۔ اس کی ایک گولی بناویں اور ایسی دو گولی دن میں بعد کھانا کھانیکے کھلاویں۔

(۲) آئیوڈائیڈ آف پوٹاش ۵ گرین۔ اسپرٹ ایتھر ۱۵ بوند۔ اسپرٹ کلورافارم ۱۰ بوند ٹنکچر بلاڈونا ۷ بوند۔ پانی ½ چھٹانک۔ اس کی ایک خوراک بناویں اور ایسی دو خوراک دنمیں پلاویں۔

## نسخہ جات برلئے وجع المفاصل

(۱) سوڈا سیلی سلیٹ ۱۵ گرین۔ عرق بادیان ½ چھٹانک۔ اس کی ایک خوراک بناویں اور چار چار گھنٹہ کے بعد پلاویں۔ وجع المفاصل شدید کے واسطے یہ نسخہ اکسیر ہے

(۲) جوکھار ۱۰ گرین۔ نوشادر ۱۰ گرین سفوف پیتیس ۱۰ گرین۔ ایسی تین پڑیہ دن میں استعمال کراویں۔ پرانی دردوں میں یہ دوائی بہت فائدہ کرتی ہے۔

## لیپ برلئے عصبی درد

(۱) مشک کافور اور کلورل ہیڈریٹ کو ہموزن لیکر کھرل کریں۔ مقام درد پر اس کا لیپ کریں۔

(۲) منتھول کو ملنے سے بھی درد کو آرام ہوتا ہے۔

(۴) افیون مشک کافور اور زعفران کا لیپ کرنے سے بھی درد کو افاقہ ہوتا ہے۔

## نسخہ جات برائے استسقا

(۱) ٹنکچر ڈجی ٹیلس ۱۰ بوند۔ ٹنکچر اسٹیل ۲۰۔ نائیٹرک ایتھر ۲۰ بوند لائیکوار امونیا ایسی ٹیٹ ۲۰ بوند پانی ½ چھٹانک۔ ایسی دو خوراک دن میں پلاویں۔

(۲) ہیرا کسیس ۲ گرین۔ جو کھارہ ۵ گرین۔ قلمی شورہ ۵ گرین۔ عرق گاؤزبان ۲ ½ چھٹانک ایسی ۳ خوراک دن میں پلاویں۔

## نسخہ جات حیض آور

(۱) سنکھیا سفید ½ اگرین۔ ہیرا کسیس ۲ گرین۔ ایلوا ۲ گرین۔ مر ایک گرین۔ ہینگ ایک گرین۔ اس کی ایک گولی بناویں۔ ایسی دو گولیاں دن میں بعد کھانا کھانے کے کھلاویں۔

(۲) سوہاگہ ۱۰ گرین۔ جوشاندہ بیخ کپاس ۲ ½ چھٹانک۔ ایسی دو یا تین خوراک دن میں پلادیں۔

(۳) پرمینگنیٹ آف پوٹاش ۲ گرین۔ ریزن آئینٹ منٹ ۲ گرین۔ اس کی ایک گولی بناویں اور ایام حیض سے ایک ہفتہ پہلے تین گولی دن میں کھلانی شروع کریں۔ یہ نسخہ خاصکر اس حالت میں مفید پڑتا ہے کہ جب حیض کم اور درد کے ساتھ آتا ہو۔

(۴) کونین ۳ گرین۔ افیون ½ گرین۔ اکسٹراکٹ بلاڈونا ½ گرین۔ اسکی ایک گولی بناویں اور ایسی دو یا تین گولی دن میں کھلاویں۔ یہ نسخہ اس حالت میں فائدہ کرتا ہے جبکہ حیض کثرت سے آتا ہو۔ اور اس کو اعتدال پر لانا منظور ہو۔

## نسخہ جات برائے سوزاک

(۱) سفوف کباب چینی ۳۰ گرین۔ قلمی شورہ ۵ لوٹا سجی ۱۰ گرین۔ اس کی ایک پڑیہ بنادیں اور ایسی دو پڑیہ دن میں ہمراہ عرق کاسنی یا دودھ بکری کے کہلادیں۔

(۲) گندہ بروزہ صاف کیا ہوا ۲۰ گرین۔ لوٹا سجی ۱۰ گرین۔ ایسی دو خوراک ہمراہ جوشاندہ السی کے پلادیں۔

(۳) کوپیبا ۲۰ بوند۔ لائیکوار پوٹاسی ۱۵ بوند پانی گوند کیکر ایک تولہ۔ عرق سونف ½ ۱ چھٹانک ایسی دو خوراک دن میں پلاویں۔

## نسخہ جات برائے امراض جلدی

(۱) سنکھیا سفید $\frac{1}{20}$ گرین۔ سفوف شاہترہ ۱۰ گرین۔ شہد حسب ضرورت۔ ایسی دو گولی دن میں بعد غذا کہلاویں۔

## نسخہ جات برائے آتشک

(۱) دارچکنا $\frac{1}{12}$ گرین۔ سفوف افیون $\frac{1}{2}$ گرین۔ قند سیاہ حسب ضرورت۔ اس کی ایک گولی بناویں اور ایسی دو گولی دن میں بعد غذا کے کہلاویں۔

(۲) بلیوپل ۳ گرین۔ سفوف افیون $\frac{1}{2}$ گرین ایسی دو گولی دن میں کہلاویں۔

(۳) گرے پوڈر ایک گرین۔ چینی سفید ۲ گرین۔ سفوف کہریا مٹی ۳ گرین۔ ایسی دو پڑیہ دن میں ہمراہ جوشاندہ عشبہ کے کہلاویں۔

**تنبیہ**۔ ہر سنخہ جات مذکورہ کے جو مرض آتشک کے واسطے بتلائے گئے

ہیں ستعمال کرنے میں ہمیشہ اس بات کی احتیاط رکھیں کہ مسوڑوں پر پارہ کا اثر نہ ہونے پاوے اور اسی غرض سے مریض سے روزمرہ دریافت کرتے رہیں کہ آیا اس کو مسوڑوں میں درد معلوم ہوتا ہے یا نہیں اور جب خفیف شکایت مسوڑوں کے درد کی ہوجاوے تو فی الفور دوائی کا دینا بند کردیں۔

## نسخہ جات برائے نیومونیا یعنے ذات الریہ

(۱) کاربونیٹ آف امونیا ۵ گرین۔ اسپرٹ آف کلورافارم ۱۰ بوند۔ رم یا کسی دیگر قسم کا شراب ایک تولہ۔ پانی ½ چھٹانک۔ اس کی ایک خوراک بناویں اور دو دو یا تین تین گھنٹہ کے بعد پلاتے جاویں۔

(۲) ٹنکچر ڈجی ٹیلس ۵ بوند۔ جوکھار ۱۰ گرین۔ سوڈا ۱۰ گرین۔ قلمی شورہ ۵ گرین شیر گرم پانی ایک چھٹانک۔ اس کی ایک خوراک بناویں اور چار چار گھنٹہ کے بعد پلاتے جاویں۔ یہ نسخہ جوان اور توانا ذات الریہ کے مریضوں کیواسطے مفید ہوتا ہے۔

(۳) کونین ۱۰ گرین۔ ایرومیٹک اسپرٹ آف امونیا ۳۰ بوند پانی ½ چھٹانک ایسی تین خوراک دن میں پلادیں۔

تمت